تیرا عشق و جنون
ناولز کلب
از ثناء عباسی
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

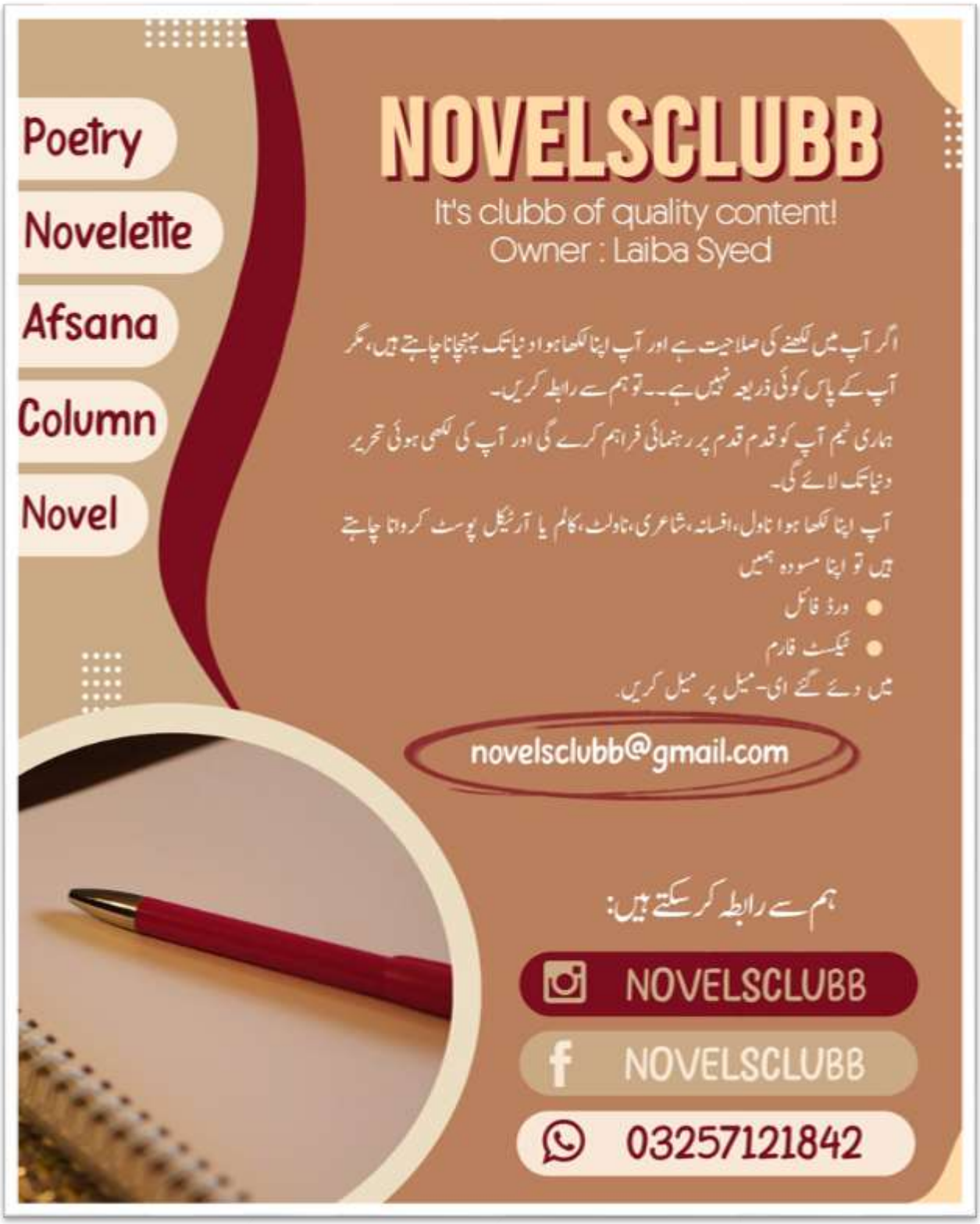
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای۔میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تیرا عشق و جنون

از قلم

ثناء عباسی

www.novelsclubb.com

کمرے کے خواب ناک ماحول میں بیڈ پر اندھے منہ بیلور نگ کے نائٹ ڈریس میں سویا شخص خواب و خرگوش کے مزے لے رہا تھا_ جس کے چہرے کو دیکھ کر کسی شہزادے کا سا گمان ہو رہا تھا مگر یہ ہی شہزادہ جاگتے ہوے ایک ظالم جلاد کا روپ دھار لیتا تھا جو اپنی خوشی کے لئیں _ کسی کا بھی نقصان کر سکتا تھا

یہ منظر تھا شبیر علی خان کے اکلوتے اور لاڈلے بیٹے کے کمرے کا جس کی چکاچوند سے انسان کی آنکھیں چوندیا جائیں_ شبیر علی خان ملک کے مشہور سیاسی شخصیات میں سے ایک تھے اور وہ اب سیاست میں اپنی جگہ اپنے بیٹے کو دینا چاہتے تھے_ شبیر علی خان کا تعلق کوئٹہ کے قریب گاؤں سے تھا ان کے والد حیات علی خان اس گاؤں اور قریب کے سو سے زیادہ گاؤں کے سردار _ تھے

حیات خان کے دو بیٹے تھے شبیر علی خان تیمور علی خان_ شبیر علی خان کا ایک بیٹا ضیغم خان اور _ ایک بیٹی زریش تھی_ تیمور خان کی ایک بیٹی تھی جو زریش خان سے دو سال چھوٹی تھی

ہزاروں ایکڑ زمین جائیداد کا اکیلا وارث ضیغم یار خان تھا جس کی وجہ سے اس کا سب سے خاص مقام تھا اس کی کہی بات پتھر پر لکیر ہوتی تھی_ اس کے بابا شبیر علی خان کی وجہ سے وہ خود سر اور ضدی ہو چکا تھا کبھی کبھی اپنی ماں مریم خانم کی بھی بات نہیں مانتا تھا_ لیکن کون جانتا تھا کہ اس پر بھی حکم چلانے والی بھی آئے گی_

کمرے کی خاموشی کو فون کی بیل نے ارتعاش پیدا کیا جس کی وجہ سے اس سوئے ہوئے وجود میں جمبش پیدا ہوئی اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل کان سے لگایا_

کیا مصیبت آگئی ہے شیر خان؟؟؟؟؟ وہ بولا نہیں دھاڑا تھا ایسا لگ رہا تھا سوئے ہوئے شیر کو جگا دیا ہو_

خان آپ کو ایک گھنٹے بعد بڑے خان کے ساتھ پریس کانفرنس میں شرکت کرنی ہے شیر خان نے اداب سے جواب دیا_

شیر خان ان کے ملازم کا بیٹا تھا ضیغم خان کے ساتھ پچھلے دس سالوں سے تھا ہر جگہ اس کے ساتھ رہتا اس کی حفاظت اپنی جان سے زیادہ پیاری تھی_

www.novelsclubb.com

!!!!!ہوں

اس نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیا اور فریش ہو کر اپنے جم گیا جو اس نے گھر کے بیگ سائیڈ پر بنوایا تھا جس میں جدید ترین باہر سے ایکسر سائز مشین منگوائی گئی تھی بوڈی سے وہ خود کاریسلر لگتا تھا فل آواز میں میوزک اون کر کے وہ اکسر سائز میں مصروف ہو چکا WWF بھی تھا"_

****

"آپ کا نام؟

"_ علیزے تیمور

"آپ کی کوالیفکیشن؟

_ فوراہی دوسرا سوال تھا

www.novelsclubb.com

فائل میں درج ہیں جو اس وقت آپ کے سامنے رکھی ہے_ ہنوز لاپرواہی و بے نیازی کا مظاہر
_کیا گیا

_آپ کا ایکسپرینس؟" تیسرا سوال کیا گیا

_یقینا" یہ شرط ایڈ میں درج نہیں تھی

اس کے لفظوں پر آفس کے ریسٹ روم میں بیٹھا کال پر بات کرتا ضیغم یار خان چونک اٹھا_ اور
گلاس وال سے آفس میں دیکھنے لگا_ یہ وال ایسی تھی جس سے آفس روم کا سب کچھ دیکھا اور سنا
_جا سکتا تھا لیکن آفس روم میں یہ صرف ایک مرر کا کام کرتا تھا

اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلی اور گلاس وال کے پاس آکر اسے دیکھنے لگا_ جو پر اعتماد
انداز میں اس طرح جواب دے رہی تھی جیسے تمام دنیا فتح کر کے ائی ہو یا پھر اس نے یہاں آکر
_ احسان عظیم کیا ہو

نیلی بڑی بڑی آنکھوں پر سیاہ کرتی لمبی گھنیری پلکیں، سفید گلابی رنگت، پر کھڑی مغرور ناک
میں ہیرے کی لونگ، گلاب کی پنکھڑی جیسے خون جھلکاتے ہونٹ، گولڈن براؤن سٹیپ میں

کٹے ہوئے بال، وائٹ کرتی بیلو پینٹ پہنے گلے میں سٹولر ڈالے، بیٹھی وہ کوئی موم کی گڑیا لگ رہی تھی _

اس پر اس کا کانفیڈن سے بولنا اتنا مکمل حسن دیکھ کر کوئی بھی انسان پاگل ہو سکتا تھا _

لیکن ضیغم خان کی چونک نے کی وجہ اس کا بولنے کا انداز اور چہرا تھا_ ایسا کیوں لگ رہا تھا کہ جیسے اس چہرے کو کہیں دیکھا ہے اسے مل چکا ہے پر کہا _

ضیغم یار خان آج ضروری میٹنگ کی وجہ سے اپنے اس آفس آیا تھا نعمان گردویزی اس کا بہترین دوست تھا اس کی کمپنی کی گرتی ہوئی ساکھ کو بچانے کے لئے ضیغم خان نے اس کے ساتھ پارٹنرشپ کی تھی _

میٹنگ کچھ دیر لیٹ کروا کر وہ ریسٹ روم میں ریسٹ کرنا چاہتا تھا آج صبح سے ہی وہ اپنے بابا شبیر علی خان کے ساتھ آلہ حکام سے ملاقات اور تمام سیاسی پارٹیوں سے میٹنگ میں ان کے ساتھ تھا جس کی وجہ سے اسے آرام کا موقع نہیں ملا _

www.novelsclubb.com

میٹنگ لیٹ ہونے کی وجہ سے نعمان گردویزی خود انٹرویو لینے لگا جو پہلے اس کا مینیجر کر رہا تھا_

اب ضیغم یار خان گلاس وال پر ایک ہاتھ ٹیکائے دوسرا پینٹ کی جیب میں رکھے دلچسپی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا_

بے شک لیکن ہمیں تو ایسے ہی ضرورت ہے جو تجربہ رکھتا ہو_ نعمان گردویزی کاروباری مسکراہٹ لبوں پر جمائے بولا تھا_

حقیقت یہ تھی کہ انہوں نے پہلے ہی بندہ سلیکٹ کر لیا تھا یہ تو بزنس کا ایک حصہ تھا کہ اشتہار دیا جاتا تھا_

اور دوسرا اس کا غیر معمولی حسن جو نعمان گردویزی جیسے فلاٹی بندے کے اندر شیطان جگا رہا تھا_

اور اگر میں کہوں کہ اکاؤنٹنٹ کا بھی تجربہ ہے پھر؟ علیزے نے اس شخص کے بدلتے رنگ دیکھے_

www.novelsclubb.com

تو ہم عارضی طور پر آپ کو رکھ کر دیکھیں گے اگر آپ ہماری شرائط پر پورا اتریں تو ہم آپ کو مستقل کر دیں گے_

ویسے یہ جاب آپ کو سوٹ نہیں کرتی اگر آپ راضی ہوں تو میں آپ کو بطور پرسنل سیکرٹری اپائنٹ کر سکتا ہوں اس کے چہرے پر پھیلی خباثت بھری مسکراہٹ نے اس کا جی جلا کر خاک کر ڈالا وہ اٹھتے ہوئے استہزائیہ انداز میں بولی_

پہلی بات یہ کہ اگر آپ نے بندہ سلیکٹ کر ہی لیا ہے تو اس ڈرامے کی مزید کیا ضرورت ہے دوسرا جس شخص کو از خود تربیت تمیز اور مہذب ہونے کی ضرورت ہو وہ اپنے ورکرز کو کس طرح ڈیل کر سکتا ہے_ اس کے تنز میں بھرے تیر جیسے ایک ایک کر کے اس کے سینے میں پیوست ہوئے تھے

جسٹ شٹ اپ_ "نعمان گردویزی کا رنگ سرخ ہو رہا تھا اور خونخوار نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں_

وہ دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولی_

اور آخری بات اس دو کوڑی کی جاب کو میں از خود ٹھکراتی ہوں آپ جیسے غیر مہذب شخص کے ساتھ میں از خود کام کرنا پسند نہیں کروں گی_ وہ بڑی سلگتی نظر ڈال کر باہر آئی تھی

ابھی جو لڑکی آفس سے باہر آئی ہے مجھے وہ ابھی اسی وقت اپنے آفس میں چاہیے_ "اگر وہ لڑکی باہر گی تو تم سب جاب سے آوٹ_ "اس نے اپنی سیکرٹری اور منیجر کو کہا

کیا ہوا آپ کو جاب مل گئی؟ اس کے باہر آتے ہی وہاں بیٹھے باقی لڑکے اور لڑکیوں نے اسے گھیر لیا

!! کیا بنا

!! مل گئی تمہیں جاب

ایک ایک کر کے سب سوال کرنے لگے_

انہوں نے پہلے ہی بندہ سلیکٹ کر رکھا ہے آپ لوگ اپنا ٹائم ضائع کر رہے ہیں علیزے نے ان کے بجھے چہروں پر نظر ڈالتے ہوئے حقیقت بتائی_

www.novelsclubb.com

_ کمال ہے یہ کون سا طریقہ ہے؟ایک گرم مزاج جوان بڑبڑایا

آج کل یہی ہو رہا ہے بھائی پہلے ہی سفارشیں پہنچ جاتی ہیں ہم جیسے غریبوں کو کون پوچھتا ہے _ دوسرا شخص بے حد مایوسی سے گویا ہوا

وہ تھکے تھکے قدموں سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی کیونکہ لفٹ بند تھی اسے چار منزلہ سیڑھیاں طے کر کے نیچے جانے کا تصورِ ہولا رہا تھا دل ہی دل میں اس منحوس باس کو گالیاں دے رہی تھی جس کی وجہ سے آج اس کا دن اور مونڈ دونوں خراب کر چکا تھا_ وہ سستی سے قدم اٹھانے لگی نجانے کتنا فاصلہ طے ہوا تھا تب اپنے پیچھے سے آتی آواز پر کھٹکی

!! سنیں مس

وہ چونک کر پلٹی آیک پیاری سی سمارٹ سی لڑکی دو گارڈ اور ایک سوٹ بوٹ شخص کے ساتھ _ کھڑی اس کو بولا رہی تھی

!! یس

_ میم پلیز آپ ہمارے ساتھ آئیں آپ سے سر ملنا چاہتے ہیں

www.novelsclubb.com

مگر کیوں جب میں یہ جاب کرنا ہی نہیں چاہتی تو آپ کے باس سے کیوں ملوں_ علیزے کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا "_

پلیز میم ہماری جاب چلی جائے گی اگر سر کو غصہ آ گیا_ "لڑکی اس کی منت کرنے لگی شاید وہ کچھ زیادہ ہی ضرورت مند تھی اور اس نے تو دیکھ ہی لیا تھا آج کے دور میں سفارش کے بغیر جاب ملنا ناممکن ہے_

علیزے نے سوچا آج اس شخص کو ٹھیک کر ہی دیتی ہوں جس کو اپنے پیسے کا غرور ہے انسانوں پر حکومت کرنا جانتے ہیں یہ امیر لوگ "_

لڑکی کی ہمراہی میں علیزے ایک دوسرے روم کے کے پاس روکی_

یہ وہ روم تو نہیں_ (جس میں وہ ٹرکی انسان بیٹھا تھا)

اس نے حیرات سے پوچھا_ آدھی بات اس نے دل میں کہی_

اس روم کے باہر بھی ایسے جیسے ہی دو گارڈ کھڑے تھے جو اس لڑکی کے ساتھ علیزے کو بولا نے آئے تھے_

_ میم یہ سر نعمان کے پارٹنر ضیغم یار خان ہیں ہمارے دوسرے باس آپ اندر جائیں

_ اوہو اب اس نمونے کو برداشت کرنا پڑے گا

علیزے حیران ہو کر اس محل جیسے آفس کو دیکھ رہی تھی فل شیشے کا بنا اس پر وائٹ اینڈ بیلو کی تھیم میں یہ روم کسی ریاست کے شہزادے کا محل لگ رہا تھا_ سب سے ہوتی ہوئی اس کی نظر گلاس ٹیبل کے پار رولنگ چیئر پر فور پیس میں اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ خاموشی سے بیٹھا

_ اسے آفس کا جائزہ لیتے مسلسل دیکھ رہا تھا

ضیغم خان جانتا تھا اس کے آفس میں اکر لوگ ایسی مسحور ہو جاتے تھے اس نے اپنے سب آفس اور رومز اٹلی کے مشہور ڈیزائنر سے ایک ہی جیسا ڈیزائن کروایا تھا_ چاہیے وہ گھر کا روم ہو یا

_ آفس کا

علیزے نے بڑی مہارت سے اپنے چہرے کے تاثرات چھپائے_ اور اس کے اشارے پر چیئر پر بیٹھی

آپ نے کیوں بلوایا ہے مجھے_"اس نے تنفر سے سوال کیا انداز میں ناگواری اور ازلی اعتماد بھی _شامل تھا_یہ اعتماد کسی کے بھی چھکے چھڑانے کی صلاحیت رکھتا تھا

مگر اس کے مقابل آج خود غرض آنا پرست اکھڑ اور ضدی خان تھا_اس کے مغرورانہ انداز پر ضیغم خان ماتھے پر بل ڈال کر اسے سر تا پا تک رہا تھا جس کی وجہ اس کا انداز تھا جس کی جرات آج تک کسی نے نہیں کی تھی_اور اس کا بے تحاشا حسین اور تیکھے نقوش_پورے چہرے پر _حکمرانی کرتی اس کی نیلی کانچ جیسی آنکھیں

آئی لائک اٹ" ضیغم خان نے زیر لب کہا

میرا نام ضیغم یار خان ہے, خان اینڈ خان انڈسٹری کے مالک میرے ڈیڈ ہیں_اگر آپ راضی ہو تو میرے آفس میں آپ کو باآسانی جاب مل سکتی ہے_وہ بولا تو اس کے دبنگ لہجے میں مخصوص _قسم کی رعونت اور بے نیازی تھی

مگر علیزے کہا خاطر میں لاتی تھی جبھی اس نے بے نیازی سے کاندھے جھٹک دیئے اور تیکھے _لہجے میں بولی

میرے علاوہ بھی باہر کئی اور لوگ بے روزگار موجود تھے آپ صرف میری ہی مدد کیوں کرنا چاہتے ہیں_

علیزے نے اس کی گرم نگاہوں کو محسوس کر لینے کے باوجود اس پر ایک نظر نہیں ڈالی تھی

"_اسے اس قسم کے لوگ سخت زہر لگتے تھے

وہ آپ مجھے زیادہ ضرورت مند لگتی ہیں دوسرا خواتین کا پہلا حق ہوتا ہے ضیغم خان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا_

اپنی آنکھوں کا علاج کروائے میں قطعی ضرورت مند نہیں بلکہ شوقیہ جاب کرنا چاہتی ہوں_

اس نے مزاق اڑانے والے انداز میں جواب دیا_

"_ضیغم خان نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

تو پھر ٹھیک ہے اس کے لیے میرا آفس زیادہ بیسٹ ہے وہ اس کے نرم لہجے میں شیر ہوا_

نو تھینکس مسٹر میرا اب ارادہ چینج ہو چکا ہے_

www.novelsclubb.com

وہ بے رخی سے کہہ کر تیزی سے آفس روم سے باہر نکل آئیں اور لیفٹ کے بجائے سیڑھیاں طے کرنے لگی کیوں کہ وہ نہیں چاہتی تھی اس کے پیچھے اب کوئی آئے اور کل کی فلائٹ سے اس کا واپس لندن جانے کا ارادہ تھا_ اپنے مقصد کو بعد میں اکر پورا کرنے کا ارادہ تھا "_

دوسری طرف ضیغم خان کا غصّے سے براہ حال تھا آج تک وہ لڑکیاں کو ریجکٹ کرتا آیا تھا لڑکیاں اس کی ایک نظر کے لئیں ترستی تھیں یونیورسٹی لائف خاندان باہر ہر جگہ اسے اہمیت ملی تھی _ آج اس کی ہر بات کی نفی کر کے اس چھوٹی سی لڑکی نے اس کی انا کو چوٹ پہنچائی تھی_ ضیغم خان بلبلا اٹھا تھا اب اپنے کمرے کو تہس نہس کرنے کے بعد بھی سکون کہیں نہیں تھا_ جب کے اس وقت اس کے خاص ملازم شیر خان کی آمد نے اس کے پیچھے بھٹکنے اور خوار ہونے سے بچا لیا تھا اس کے بابا شبیر علی خان پر قاتلانہ حملے ہوا تھا "_

اور پھر وہ سمجھتا رہا کہ وقتی طور پر وہ اس نیلی آنکھوں والی لڑکی سے متاثر ہو گیا ہے گزرتے وقت کے ساتھ اسے بھول جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا گزرتے وقت کے ساتھ وہ اسے ڈھونڈنے ایک

ایک چہرے اور شاہراہِ پر لوگوں کے ہجوم میں اسے تلاش کرنے لگا درد بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'

"_ اپنے طور پر اس نے علیزے کو بے حد ڈھونڈا تھا

****

چھٹی کے وقت عرشیہ آریان کو دیکھنے گیٹ پر گئی تو وہیں آریان کو کھڑے دیکھ کر اس کی جان جل گئی جو آتی جاتی لڑکیوں سے مسکرا مسکرا کے ہائے ہیلو کر رہا تھا_ کمینہ اپنی وجاہت وخوبصورتی کا خوب فائدہ اٹھاتا تھا_ اس نے بھی سوچ لیا آج اس کو مزا چکھا کر رہے گی_ "اس نے ہاتھ ہلا کر عرشیہ کو اپنی طرف متوجہ کیا_ کہ دیکھ لو اپنی کتنی ویلیو ہے_ مگر وہ بڑی ڈھٹائی سے ٹانگ پر ٹانگ جمائے سنگی بینچ پر بیٹھ گئی _

_ اچھا ہے اسے بھی پتہ چلے کہ کسی کو تنگ کرنے کا انجام کیا ہوتا ہے

اس نے سوچا تھا آج اس کی بڑے پاپا سے وہ ڈانٹ پڑواؤں گی کہ یاد کرے گا بہت شوق ہے نہ لڑکیوں سے فری ہونے کا "_

_ بیس منٹ بعد اس نے سوچا ایسے مزا نہیں آرہا گیٹ پر جا کر ٹہلتی ہوں

وہ گیٹ تک پہنچیں تو عرشیہ نے باہر درخت سے ٹیک لگائے محو انتظار کھڑے آریان کو بڑے

_ اطمینان سے دیکھا_ اب کالج میں بس وہی لڑکیاں رہ گئیں تھیں جن کی بس یا وین لیٹ تھی

_ اس لئے ہجوم نہ ہونے کے باعث آریان نے اسے یقیناً دیکھ لیا تھا

اس لیے اس نے عرشیہ کو متوجہ کرنے کے لیے ہاتھ ہلایا جو اباوہ اپنے منصوبے کے مطابق

دوسری طرف مڑ گئی_ عرشیہ آریان ملک کی غصیلی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھی وہ جس

قدر شوخ اور شرارتی تھا اسی قدر غصیلا اور اکھڑ بھی تھا لیکن آج وہ ہر حال میں سبق سکھانے والی

تھی آج اسے بھی تو پتہ چلے کہ کسی کو تنگ کرنے پر کتنا غصہ آتا ہے جب یوں کھڑا ہو گا تو اسے

میری مجبوری کا احساس ہو گا وہ بڑے اطمینان سے پلٹی عرشیہ کا سارا اطمینان تمام تر حواس کے

ساتھ اس وقت اڑنچھو ہو گیا جب چوتھے چکر میں واپسی پر اس نے آریان کو اپنی ہیوی بائیک کو

_ کک لگا کر ہوا ہوتے دیکھا

_ وہ منہ اور آنکھوں پھاڑے جہاں کی تہاں کھڑی رہ گئی

_ وہ وہ کدھر گیا وہ ہکلائی جبکہ آریان کی اس قدر غیر متوقع حرکت پر وہ غصّے سے پاگل ہو گئ

ہائے ذلیل کمینہ مجھے یہیں چھوڑ گیا_ اس کی شکل رونہسی ہو گئ_ اب میں گھر کیسے جاؤں گی_

_ آتی جاتی لڑکیاں اسے حیرت سے خود سے باتیں کرتے دیکھ رہیں تھیں

_ اکیلے گھر جانے کے تصور ہی اس کی جان ہوا ہونے لگی تھی

خود اتنا ستانے اور رلانے کے بعد بھی مجھ سے کام کروالیتا ہے_ میں نے تو بس ذرا سا مزاق کیا

_ تھا

وہ پیر پٹکتی درخت کی گھنی چھاؤں میں جا کھڑی ہوئی کچھ گرمی اور باقی غصّے کی وجہ سے اس کا

_ چہرہ سرخ ہو رہا تھا_ آگے سے پیدل چلنا پڑے گا

اسے آریان کی اس بدتمیزی پر اس کا خون کھول رہا تھا_ وہ مسلسل اسے کوس رہی تھی بینچ پر

سے اپنی فائل اور بیگ اٹھانے لگی وہ وین میں بیٹھ کر بھی پتہ نہیں کون کون سے پلانز بنا رہی

_ تھی

اسٹاپ سے گھر تک اسے پیدل چلنا پڑا جولائی کی گرمی نے اسے سر سے پیر تک پسینے میں بھگو دیا_ گرمی اور غصّے نے اسے گویا پاگل کر دیا تھا_

گھر میں گھستے ہی ایسی کی ٹھنڈک کا احساس رگ جاں میں اتر گیا_

لاونج میں سامنے صوفے پر پیر پسارے بہت ریلیکس آرام سے بیٹھے سکندر پر نظر پڑتے ہی اس کی رنگت مزید آتشی ہونے لگی_

اس نے فائل اور بیگ صوفے پر پٹخے اور بیچ میں پڑے فلور کشن پر بیٹھ گئی_ کچھ تو اپنی بے بسی کا احساس دوسرے آریان کی بدتمیزی نے اسے رلا دیا_

اب کی بار مینگو شیک سے لطف اندوز ہوتا آریان بھی بوکھلایا تھا_

توقع کے عین مطابق لمحہ بھر ہی میں سب لاونج میں جمع تھے_

کیا ہو گیا عرشی حوریہ بھابی نے فوراً پیار سے اسے اپنے حصار میں لیا_

تو آریان نے فوراً سنبھل کے بیٹھتے ہوئے دو بڑے بڑے گھونٹ بھر کے شیک ختم کیا_اسے علم تھا عرشیہ کی زبان چلنے کے بعد یہ شیک اس پر حرام ہو جائے گا_

وہ پسینے اور گرمی سے بے حال روتے ہوئے ذرا توقف کے بعد خوانخوار نظروں سے آریان کو دیکھتے ہوئے بولی اس سے پوچھیں کہ کیا ہوا ہے_

سب کی سوالیہ نظروں کا رخ اپنی طرف ہوتے دیکھ کر وہ سٹپٹا گیا_

بڑی ماما نے فوراً غصّے سے پوچھا تھا آریان کیا کہا ہے تم نے اسے؟

موم میں نے تو کچھ نہیں کہا ابھی آئی اور بیٹھ کے رونے لگی میں نے سوچا شاید ٹیسٹ میں فیل ہو گئی ہے_

وہ سر نفی میں ہلا کر بڑی معصومیت سے بولا تو اس کی معصومیت بھری چالاکی پر عرشیہ تپ گئی_

اتنے معصوم مت بنو تم اول درجے کے بد تمیز ہو_اس کے چیخنے پر چچی جان نے اسے گھورا تمیز سے بات کرو عرشیہ ماں کے سخت انداز نے اسے پھر سے رولا دیا_

www.novelsclubb.com

آپ اسے کچھ مت کہیے گا بس مجھے ہی ڈانٹتی رہتی ہیں_ اس کے رونے پر بڑی ماما نے فوراً آریان سے جواب طلبی کی آریان جلدی بتاؤ کیا معاملہ ہے؟

اب آریان کیا بتاتا وہ پہلے ہی رو دھو کر سب کی ہمدردیاں بٹور چکی تھی اب تو بنا بات کے بھی جھاڑ پڑ سکتی تھی کجا کہ اتنی بڑی بات وہ چپ چاپ سر جھکا کے بیٹھ گیا_

دیکھو اگر قصور آریان کا ہے تو اسے بہت ڈانٹ پڑے گی بھابی نے لاڈ سے کہا_

یہ..... یہ مجھے کالج سے لے کر ہی نہیں آیا آج_

وہ پھر سے رو دی تو تائی اماں نے خشمگین نگاہوں سے آریان کو دیکھا اس نے فوراً مسکین سی شکل بنالی_

قسم لے لیں موم پورے پچیس منٹ تک اس کا انتظار کیا ہے میں نے اور یہ جان بوجھ کر گیٹ کے سامنے ٹہل ٹہل کر میری جان جلا رہی تھی میں تھوڑی دیر وہاں گرمی میں کھڑا رہتا تو پگھل جاتا_

وہ بڑی جذباتی ایکٹنگ کرتے ہوئے بھابی سے مخاطب ہوا_

www.novelsclubb.com

اور وہ جو آپ مجھ سے دریافت کر رہی تھیں کہ باہر سے نہا کر آئے ہو تو وہ پسینہ اسی کے انتظار میں بہا تھا_

تو اس کا یہ مطلب نہیں تم اسے کالج میں چھوڑ آؤ بھابی نے ڈانٹا بھی یوں کہ ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ تھی اور آپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی_

نہ لڑا کرو دونوں میرا تو دل ابھی تک دھڑک رہا ہے بڑی ماما کی بات پر وہ بے ساختہ ہنسا تھا_

میڈیکل پوائنٹ آف ویو سے تو اسے دھڑکنا ہی چاہیے پریشانی تو دوسری صورت میں ہوتی ہے خدانخواستہ_

آریان تم بہت بد تمیز ہوتے جا رہے ہو سوری موم بس جی یہ بڑی ماما کی ڈانٹ تھی اور بڑی ماما نے کچن کا رخ کیا_

اب وہ ایزی ہو کر بیٹھا مزے سے اسے دیکھے جا رہا تھا وہ خجل ہونے لگی_

چہ...چہ..چہ...اتنا چیخی اتنے آنسو بہائے اتنی انرجی ویسٹ کی مگر کچھ نہیں بنا مجھے تو لگتا ہے کہ تم چچا جان کی سوتیلی اولاد ہو یا ہو سکتا ہے کہ کہیں سے ملی ہوا نہیں_

بکواس مت کرو وہ فوراً اٹھ گئی اس نامعقول شخص کے سامنے دوبارہ رونا تو اسے منظور ہی نہیں تھا مگر وہ اس کے آنسو دیکھ چکا تھا_

پھرتی سے اٹھ کر اس کی راہ میں آ گیا اس کے انداز میں کوٹ کوٹ کر ہمدردی بھری تھی اوہو تمھارے تو آنسو بہہ رہے ہیں ہاں بھئی کسی نے تمھاری آہ و بکا نہیں سنی مجھے ڈانٹا نہیں اس کے ہونٹوں پر شریر سی مسکراہٹ تھی_

ہٹو سامنے سے وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی_ مگر وہ نہیں ہٹا_

اچھا یوں کرو تم مجھے ڈانٹ لو اس طرح سے تمھارا غصہ بھی کم ہو جائے گا وہ یوں کہہ رہا تھا جیسے ضمیر ملامت کر رہا ہو بلکہ چاہو تو مار لو کاٹ بھی سکتی ہو یہ تمہاری اپنی چوائس ہے اپنی طرف سے وہ اوپن آفر کر رہا تھا_

دفع ہو جاؤ آگے سے وہ غصّے سے چیخی مگر اس پر اثر نہیں ہوا_

چہ.... شرما رہی ہو چلو میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں جو جی چاہے کر لو_ وہ بڑی ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے بازو پھیلا کر آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو گیا_

اس کے بے ہودہ جملے اور پر کشش آفر نے عرشیہ کو جھلسا دیا اس نے گہری سانس اندر کھینچتے ہوئے جیسے بڑے ضبط سے کام لیا پھر آگے بڑھی اور اس کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں تک لے گئی پھر اس کی ہتھیلی پر اتنے زور سے دانت جمائے کہ وہ بلبلا اٹھا_

فوراً اسے دھکیل کر وہ اپنا ہاتھ جھٹکنے لگا_ عرشیہ اپنا بیگ اور فائل اٹھا کر بھاگی تھی_ اپنی دانست میں اس نے آریان کی بے ہودہ گوئی کا شاندار بدلہ لیا تھا مگر جاتے ہی وہ کمرے کا دروازہ لاک کرنا نہیں بھولی تھی_

آریان اب ذرا حواس میں آکر اپنے ہاتھ کا معائنہ کر رہا تھا جس پر عرشیہ کے دانتوں کے نشان نیلے ہو کر نمایاں ہو رہے تھے الٹے ہاتھ پر خون کی بوندیں چمک رہی تھیں_ جنگلی بلی انجکشن تو لگوانا ہی پڑے گا وہ دھیمی آواز میں بڑبڑایا_

"اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی_

****

www.novelsclubb.com

ملک ہاؤس میں دو فیملی آباد تھی بڑے بھائی جلال ملک جن کی بیوی شمائلہ ملک ان سے چھوٹے بلال ملک ان کی بیوی نورین ملک_ جلال ملک کے دو بیٹے تھے بڑا بیٹا زوار ملک جو اپنی پڑھائی ختم ہونے کے بعد اپنے بابا اور چاچا کے ساتھ بزنس سنبھال رہے تھے کچھ منتھ پہلے اپنی خالہ کی بیٹی سے پسند کی شادی کی تھی_"اور سب سے چھوٹا اور لاڈلا آریان ملک تھا جو ایم بی اے فرسٹ ڈویژن میں پاس کرنے کے بعد فارک تھا_ سکندر ملک کی ایک ہی بیٹی تھی عرشیہ جو اپنے باپ اور تایا کی بے حد لاڈلی تھی اور آریان ملک سے پانچ سال چھوٹی تھی "_

آریان نے بچپن سے اتنا تنگ کیا تھا کے ایسے اس زمین پر اپنا سب سے بڑا دشمن مانتی تھی نہ تو وہ اس کے بغیر رہ سکتا تھا اس کا ثبوت یہ تھا اگر وہ اپنے ننھیال رہنے چلی جاتی تو دوسرے دن ہی بہانے سے اسے واپس لے آتا اور اگر وہ گھر میں رہتی تو نئے نئے طریقوں سے اسے تنگ کرتا "

****

ضیغم یار خان آج ہی ترکی کے دورے سے دو مہینے بعد لوٹا تھا_ اور آج ہی اس نے تمام اسٹاف کو ارجنٹ میٹنگ کا آرڈر دے دیا تھا_

ایک سال پہلے سے وہ اپنا بزنس سنبھال رہا تھا اب تو سارا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا_ اور اپنے باپ کے ساتھ سیاست میں بھی ساتھ رہتا خود کو مصروف کرنے کے بعد بھی وہ نیلی آنکھوں والی کو بھول نہیں پایا تھا_

اب تو ہر وقت اس کے ماتھے پر بل پڑے رہتے آفس اور گھر میں روز کسی نہ کسی کی شامت آئی رہتی ذرا سی بھی غلطی وہ برداشت نہیں کرتا تھا سیدھا سزا کا حقدار ٹھہرا کر سنگین سزا دیتا_

سب ہی میٹنگ روم میں بیٹھ چکے تھے_ اور ضیغم خان کا انتظار کر رہے تھے_ جب ہی ضیغم خان اپنے بھاری قدموں کی دھمک پیدا کرتا بلیک تھری پیس سوٹ میں شان سے چلتا اپنی سیٹ پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا_

ضیغم خان نے اشارے سے سب کھڑے ایمپلائز کو بیٹھنے کا کہا اور منیجر کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا_

جو اس کے اپنی طرف متوجہ ہونے پر آہستہ سے فائل اپنی گود میں رکھنے کی کوشش کی_ لیکن ضیغم خان کی زیرک نظروں نے پل میں اس کی حرکت کو جانچ لیا تھا_ اور چھپٹنے کے انداز میں _فائل لی وہ کھول کر اسے پڑھنے لگا

منیجر کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں کیونکہ کچھ ہی دیر میں ضیغم خان کی دھاڑیں سب کے _کان پھاڑنے والیں تھیں

کس نے ریڈی کی یہ فائل۔۔۔۔۔؟

_وہی ہوا جس کا ڈر تھا

_دیواریں ہلا دینے والی دھاڑ سے سب کی روح کانپ گئی

ضیغم نے غصے سے منیجر کی گردن پکڑ کے ہوا میں اٹھایا_ وہ بندہ اس کی گرفت میں بری طرح _مچلنے لگا

_اس فائل میں بہت سی مسٹیک تھیں جو منیجر چھپانے کی کوشش کر رہا تھا

_ سر یہ فائل مس روزی نے ریڈی کی تھی_ اس کے ایک ایپلائی نے جلدی سے کہا

"_ ضیغم خان نے ایک جھٹکے سے منیجر کو ایک طرف پھینکا

_ دونوں کو جاب سے فارغ کرو مجھے نظر نہیں آنے چاہیے آج کے بعد_ اور اٹھ کر باہر نکل گیا

منیجر بیچارا۔ مس روزی کو اس جلاد سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا کیا پتا تھا خود ہی پھس جائے گا

_ مار الگ پڑے گئی

****

_ کل سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن عرشیہ نے اسے لفٹ نہیں کروائی

کھانے کے بعد سب لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے عرشیہ پڑھائی کا بہانا کر کے روم میں

"_ آگئی پھر سو گئی

آریان کی جان پر بنی ہوئی تھی_ منانے کا موقع بھی نہیں دے رہی تھی اب بھی روم میں جا کر

_ بند ہو گئی

پوری رات وہ بیچینی سے کمرے میں چکر کاٹ تا رہا فجر کے بعد اسے نیند آئی صبح اسے منانے کا پکا ارادہ کر کے سو گیا_

آریان کو اٹھتے ہی یہ بری خبر مل گئی تھی کہ آج صبح ہی عرشیہ کی خالہ اپنے بیٹے زید کے ساتھ آ دھمکی تھیں_

چچی جان جتنی سلجھی ہوئی اور دھیمے مزاج کی تھیں روبینہ بیگم اتنی ہی تیز طرار اور تیکھے مزاج کی تھیں_ وہ مسقط میں مقیم تھیں جس کی وجہ سے سالوں میں ان کا آنا ہوتا تھا_

اب عرشیہ کا سوچ کر ان کی رال ٹپک پڑی تھی جو اپنے باپ کی جائیداد کی اکلوتی وارث تھی_ ان کا ارادہ عرشیہ کو اپنے بیٹے زید کے لیں مانگنے کا تھا بس ڈر ان کو آریان کا تھا کہیں ان لوگوں کا ارادہ دونوں کی شادی کا نہ ہو_

آریان کو وہ کچھ خاص پسند نہیں تھیں کیوں کہ وہ اس سے سیدھے منہ بات کرنا پسند نہیں کرتی تھیں اور ان کا وہ لوفر بیٹا ہر وقت عرشیہ کے گرد منڈلاتا رہتا تھا جس کو دیکھ کر آریان کا خون کھول اٹھا"_

وہ ناشتہ کر کے اپنی ماں اور چاچی سے کچھ فاصلے پر بیٹھا فٹبال میچ دیکھ رہا تھا_ چاچی کی بہن ان کا بیٹا زید آرام کرنے اپنے کمروں میں تھے عرشیہ یونیورسٹی چلی گئی تھی اب اس کے آنے کا ویٹ کر رہا تھا_ اس کو منانے کے لیں_ اس کارٹون کی موجودگی میں وہ عرشیہ کی ناراضگی بلکل افورڈ نہیں کر سکتا تھا_

ٹھیک ہے نورین زید تمہاری بہن کا بیٹا ہے عرشیہ وہاں خوش رہے گی میں نے تو سوچا تھا آریان کے ساتھ مگر ان کی آپس میں بنی نہیں کبھی جب بچوں کی مرضی نہیں تو کیا کر سکتے ہیں ہم_ چچی کی بات پر تائی امی نے دل گرفتگی سے جواب دیا_

عرشیہ آریان کو منانے کا کوئی موقع نہیں دے رہی تھی اس نے بھی کچھ دن اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا_

اگلے چند دنوں میں ہی کیا باقی سب نے روبینہ بیگم کا آریان سے تیکھا اور طنزیہ رویہ نوٹ کر لیا تھا_

www.novelsclubb.com

اور یہ بات کسی کے بھی سمجھ نہیں آئی ان کے رویے کی سوائے چچی جان کے_ کیوں کہ وہ ان کو پہلے ہی آریان کی وجہ سے انکار کر چکی تھیں_ لیکن شمائلہ بیگم سے بات کرنے کے بعد اب ان کا ارادہ ہاں کرنے کا تھا_"

میرا توان محترمہ سے بات کرنے کا بلکل دل نہیں کرتا_ اپنی موم کے نرمی سے سمجھانے پر غصّے سے سر جھٹک کر بولا_

آج تک کسی نے ایسا رویا نہیں رکھا تھا آریان سے اس پر تو گھر کے نوکر بھی جان دیتے تھے کہ وہ سب کو ہسنے ہنسانے والا زندہ دل بندہ تھا_

ادھر زید صاحب نے عرشیہ کے پیچھے پیچھے پھرنا شروع کر دیا_ عرشیہ نے اس کی حرکتوں کی طرف کچھ خاص توجہ نہیں دی_ ایک تو یہ وجہ تھی کہ وہ لوگ بہت ٹائم بعد ملے تھے دوسرا اسے یہ خیال تھا کہ یہ لوگ اسے مغرور نہ سمجھے_ اس لئے وہ زید کے ساتھ شوپنگ اور کبھی کبھی آؤٹنگ پر چلی جاتی تھی_ء

یہ کیا ہو رہا ہے آج کل_ عرشیہ ابھی ابھی شوپنگ سے لوٹی تھی_ زید اسے ڈراپ کر کے کسی کام سے چلا گیا تھا_ تب ہی آریان دھاڑ سے دروازہ کھول کر اس کے کمرے میں آیا _

****

لاہور ائیر پورٹ پر اتر کر اس نے اطراف میں نگاہ ڈالی_ بلیک جینز پر موو کلر کی شرٹ پہنے لونگ شوز جو اس کے ٹخنوں سے اوپر تھے، بیلو آئیز، سٹیپ میں کٹے ہوئے گولڈن براؤن بال جن پر براؤن شیڈ کے گلاسز ٹکائے، اس کا حسن بھڑک کر شعلہ جوالہ ہو رہا تھا _

چیکنگ کے دوران وہ خود پر اٹھتی توصیفی و ستائشی نگاہوں سے بے نیاز چیونگم چباتی اپنا سامان سنبھالتی آگے بڑھ آئی تھی _

نگاہوں کا اٹھنا اور خود پر ٹھہر جانا اس کے لیے معمولی بات تھی وہ اپنے بے تحاشا حسن سے خود بھی اچھی طرح آگاہ تھی _

اس کی نیلی آنکھوں میں ایک عجیب سا درد اور سرد پن تھا جو مقابل کو سحر میں جکڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا _

www.novelsclubb.com

****

علیزے بیٹا میں نے آپ کا ایڈمیشن یونی میں کروا دیا ہے وہاں کے پرنسپل میرے بہت اچھے دوست ہیں آپ کو کوئی بھی پرابلم ہو ان سے کہہ سکتی ہیں_

جی ماموں میں کل سے جوائن کر لوں گی_

رات کو ڈنر پر سکندر صاحب نے اسے پیار سے کہا کوئی شک نہیں اپنی اولاد سے بڑھ کر چاہتے تھے اسے_

ان کو پاکستان آئے دو دن ہو گئے تھے_ مامی کے سب گھر والے ہی اچھے تھے_

مگر مامی کی والدہ کو نا جانے کیا بیر تھا جو وہ علیزے کو نفرت کی نظر سے دیکھتی تھیں_

نہ سیدھے منہ بات کرتیں نہ کسی بات کا جواب دیتیں_

اس لیے علیزے ان کے سامنے کم ہی آتی تھی_ سکندر صاحب نے اپنی سسرال کے قریب ہی اپنا بنگلہ لیا تھا_ سکندر احمد کا لندن میں گاڑیوں کا شوروم تھا_ یہاں بھی انہونے یہ ہی بزنس شروع کیا_

ان کی دو بیٹیاں ہیں ایک میڈیکل کے فائنل ائیر میں تھی اس کو ایگزیم کے بعد پاکستان آنا تھا_ اور چھوٹی بیٹی کالج میں تھی_ علیزے نے اپنا روم سیکنڈ فلور پر لیا تھا جب کے سب کے روم نیچے تھے_

****

یہ کیا ہو رہا ہے آج کل_ عرشیہ ابھی ابھی شوپنگ سے لوٹی تھی_ زید اسے ڈراپ کر کے کسی کام سے چلا گیا تھا_ تب ہی آریان دھاڑ سے دروازہ کھول کر اس کے کمرے میں آیا_

وہ شاپنگ بیگ اپنے ارد گرد رکھے بیڈ پر ریلیکس انداز میں نیم دراز علیزے سے بات کر رہی تھی_ جو آج ہی اس کی نیو فرینڈ بنی تھی اس کا آج یونیورسٹی میں پہلا دن تھا علیزے کے لیٹ ایڈمیشن کی وجہ سے اسے اسائیمنٹ اور نوٹس عرشیہ نے دے تھے_ اس لیے اب دونوں فرینڈ تھیں_

آریان کے اچانک آنے سے_اس افتاد پر ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی_اور ناگواری سے آریان کو دیکھا_

_جو غصّے سے کھڑا اسے گھور رہا تھا

کس سے پوچھ کر تم اس چھچھوندر کے ساتھ گئی تھیں_اس کے انداز پر عرشیہ نے بمشکل اپنی

_مسکراہٹ دبائی_اسے بہت مزہ آرہا تھا آریان کو چیڑانے میں

دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا وہ میرا کزن ہے کسی سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے اور مجھے کبھی کسی نے

_نہیں روکا_اس سے مصنوعی خفگی سے بولی جیسے آریان کا انداز پسند نہیں آیا ہو

مگر اب میں روک رہا ہوں_خبردار جو آئندہ تم اس کے ساتھ کہیں گئیں شکل سے ہی لفنگا لگتا

_ہے_وہ روب سے ناگواری سما کر بولا

_عرشیہ کو اس کی جھنجلاہٹ بہت مزہ دے رہی تھی

_تو کیا ہوا تمہاری ساتھ بھی میں ہر جگہ جاتی تھی_وہ محظوظ کن انداز میں مزے لے کر بولی

_تم مجھے اس لفنگے سے ملا رہی ہو_خونخوار سا اس کی طرف بڑھا عرشیہ فوراً بیڈ سے اٹھ گئی

بہت ذہین ہو تم_ اسے کی پہنچ سے دور ہو کر سراہنے والے انداز میں بولی_ تو آریان نے دانت پیسے_

"_ شٹ اپ

جیلس کیوں ہو رہے ہو میرے اتنے ہینڈسم کزن سے_ وہ اسے چھیڑنے والے انداز میں مسکراتے ہوئے بولی_

_ چند منٹ اسے شولا بار نظروں سے گھورتا رہا

پتا نہیں تمہیں کہاں سے ہینڈسم نظر آتا ہے_ اگر تمہارا کوئی بھائی ہوتا تو اس کی شکل بلکل زید جیسی ہوتی_ اس کی تو شکل دیکھتے ہی بھائی کہنے کا دل کرتا ہے_ بہت تپ کر کہہ رہا تھا_

کیا؟؟؟؟ وہ چلائی_ ابھی تم اسے چھچھوندر کہہ رہے تھے اب میرا بھائی بنا رہے ہو_

ہاہاہاہا؟؟؟ یعنی مانتی ہو کہ وہ_ آریان نے پورے وقت میں پہلی بار قہقہہ لگایا_

ہنہ۔۔۔۔ عرشیہ نے منہ بنایا_

وہ اس کے پاس آ کر اس کے دونوں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر بولا آئندہ سے تم ہر جگہ میرے ساتھ جاؤ گی گولی مار دوں گا اگر اس لوفر کے ساتھ کبھی دیکھائی دیں_ وہ بڑے استحقاق سے کہہ رہا تھا_

عرشیہ نے فوراً ہاں میں سر ہلایا اس کے اتنے قریب انے پر_ مگر اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا_

ڈینر پر سب موجود تھے_ عرشیہ کے ساتھ والی چیئر پر زید بیٹھا تھا اور بلکل سامنے آریان تھوڑی تھوڑی دیر بعد آریان جس طرح اسے گھورتا اور اشاروں سے زید کے پاس سے اٹھنے کے لیں کہتا اس پر عرشیہ کو ہنسی آ رہی تھی_

یہ لیجیے نا زید بھائی بریانی میں نے خاص آپ کی پسند کی بنائی ہے_ ہلا کے اسے چاول ابالنے تک نہیں آتے تھے_ اس نے آریان کو جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی"_

وہ سلگ کر پانی کا گلاس حلق میں انڈیلنے لگا_

دوسری طرف چچی کی بہن ان دونوں کو دیکھ کر نہال ہو رہی تھی_ اور آریان پر سلگتی نظر ڈال رہی تھیں"_

سب بڑے چائے کے دور کے بعد آپس میں باتیں کرنے لگے_ جب ہی روبینہ بیگم نے رشتے کی بات کی_ جس پر تایا جان نے سوچ کر جواب دینے کا کہا "_

اگلے دن آریان نے۔ یہ سنتے ہی گھر میں ہنگامہ کھڑا کر دیا آسمان سر پر اٹھالیا کہ عرشیہ سے صرف وہی شادی کرے گا_ گھر والوں کو اور کیا چاہیے تھا_ سب ان کی منگنی کرنے کے لیئے راضی ہو گئے_

لیکن آریان نکاح کے لئیں باضد تھا جب اس نے گھر چھوڑ کر جانے کی دھمکی دی تب سب نے ہار مان لی اور دو دن بعد جمعے کے دن ان کے نکاح کی تقریب رکھ دی_

روبینہ بیگم ناراض ہو کر اپنے گھر واپس مسقط چلی گئیں_

****

اس نے زور سے موبائل دیوار پر مارا اور پھر کمرے کی ایک ایک چیز کو توڑنے لگا کمرے کو مکمل تہس نہس کرنے کے بعد سوفے پر بیٹھ کر ڈرنک کرنے لگا ایک کے بعد ایک دو بوتل ختم کرنے کے بعد تھک کر وہیں آنکھیں بند کر کے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا_

شیر خان چپ چاپ ہاتھ بندھے کھڑا تھا آج پھر سب کی شامت آئی تھی پچھلے ایک سال سے یہ ہی تو ہو رہا تھا جب بھی علیزے کو ڈھونڈنے میں ناکامی ہوتی اس کے چھوٹے خان کا یہ ہی حال ہوتا تھا_ یہ بات شیر خان کے علاوا اور کوئی نہیں جانتا تھا اس وقت بھی وہ اپنے فارم ہاؤس پر تھا_

یہ ایک لگژری روم تھا

اس فارم ہاؤس میں بہت سے کمرے تھے لیکن یہ کمرہ اس فارم ہاؤس کا مین روم تھا جس پر ضیغم خان کی رہائش تھی_

اس کے ساتھ ہی ڈریسنگ روم، ڈریسنگ روم کے ساتھ ہی، ایک کونے میں ریفریشمنٹ روم بھی تھا_ جس کی دیوار گیر بیئر بار میں دنیا بھر کی نایاب شراب سجی تھیں یہ ایک منی بار تھا جہاں ضیغم اکثر بیٹھ کر ڈرنک وغیرہ کرتا تھا سامنے دیوار میں ایل ای ڈی سکرین نصب تھی جس میں مووی وغیرہ دیکھ لیتا اگر موڈ ہوتا تو ورنہ تو بہت کم ہی اس کا موڈ بنتا تھا_

شیشہ کی دیواروں سے بنا بیڈ روم اس کے ساتھ ہی ٹیرس میں جدید طرز کا چھوٹا سا سوئمنگ پول جسے شیشے میں تیار کیا گیا تھا_ دور سے دیکھنے پر ایسا لگتا جیسے ابھی یہ شیشہ ٹوٹے گا اور اس میں تیرنے والے بندے نیچے گر کر مر جائیں گے _

بیڈ روم کے برابر والا جم روم تھا جس میں ضیغم خان کی جم کا سامان تھا جہاں وہ کافی وقت بتاتا تھا_

****

_وہ مسلسل کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی

ہنہ۔۔۔۔ذلیل کمینہ خبیث انسان حوریہ بھابھی اکتا گئی اُس کی پریڈ سے

اب بس بھی کرو عرشی اخر اسی کیا انہونی یورپی ہے

اتنی شوق سے چائے بنائی تھی میں نے پینے بھی نہیں دی اس نے ہمیشہ کی طرح فضول بکواس کر دی_ وہ چلائی

تم سے شادی کرنا فضول بکواس ہے بھابھی نے حرت سے پوچھا تو وہ ہڑبڑا کر بولی

_یہ میں نے کب کہا

خیر تمہارے جملے سے یہ ہی مطلب نکلتا ہے_ وہ بے پروائی سے بولی

آپ اپنے لاڈلے دیور سے کہہ دینا میں کبھی اس سے شادی نہیں کروں گی_ اس نے جتنے ظلم مجھ پر کیے ہیں میں وہ کبھی بھول نہیں سکتی_ کمال ہے ایک بندے نے زندگی برباد کر رکھی ہے !!اور اب باقی عمر بھی اس کے ٹارچر سیل میں گزار دو۔۔۔۔۔ہنہ۔۔۔امپاسیبل

وہ پیر پٹختے ہوئے گویا اپنے کہے پر مہر ثبت کر رہی تھی حوریہ بھابھی اطمینان سے بیٹھ گئیں

_جو کرنا ہے کر لو دیورانی تو بہر حال تم میری ہی بن رہی ہو

بھابھی کے الفاظ اسے سلگا گئے تھے_ سنبھال کر رکھیں اپنے ہیرے جیسے دیور کو۔۔۔بتا نہیں ہمارے گھر میں کہاں سے یہ گھنا پیدا ہو گیا_ وہ برابر بڑبڑا رہی تھی

_یہ جملا سنبھال لو آئندہ ہر سال کام آیا کرے گا

بھابھی کو اپنے جملے پر ہی ہنسی آگئی جبکہ وہ ذرا دیر میں سمجھی اور پھر سمجھتے ہی تکیہ لے کر اس پر پل پڑی جبکہ حوریہ متواتر ہنس رہی تھی

جب اس کی کسی نے نہیں سننی تو وہ سب کے منا کرنے کے بعد بھی یونیورسٹی چلی گئی_ پر وہاں _ بھی علیزے کے سامنے عرشیہ نے اپنی رو رو کر بری حالت کر لی تھی

مجبورن علیزے کو اسے گھر لانا پڑا لیکن وہ علیزے کو بھی اپنے ساتھ اپنے گھر زبردستی لے آئی _ تھی

علیزے بھی اس کا رونا دیکھ کر آگئی تھی جب کے اسے پسند نہیں تھا کسی کے بھی گھر جانا لیکن یہاں آکر اس کی یہ غلط فہمی دور ہو گئی تھی عرشیہ کے سب گھر والے بہت اچھے اور محبت کرنے _ والے تھے

****

اہاں!! وہ لوگ ہمارے ساتھ کام نہیں کرتے بلکہ ہمارے لئے کام کرتے ہیں خیر آپ ووٹنگ پر توجہ دیں اس بار بھی الیکشن ہمیں ہی جیت نے ہیں اور رہے مخالفین اور چینلز دیکھتے ہیں !!! ان کے ساتھ

ابھی وہ کان سے موبائل لگائے پیچھے موڑا ہی تھا جب اس کی آنکھوں سکت رہے گئی اس چہرے کو لاکھوں کیا کروڑوں میں بھی پہچان سکتا تھا اس پری وش کو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا اور اور وہ ملی بھی تو یہاں_"کالی پیروتک آتی فرک اپنے بے پناہ حسین کے ساتھ اس کی نیلی آنکھوں والی پری سب سے الگ تھلگ کونے کی ٹیبل پر چاند کی روشنی میں سکت بیٹھی کوئی خوبصورت سنگ مرمر کا ترشا ہوا مجسمہ لگ رہی تھی اس وقت وہ کسی بھی زید خوشک بندے کا ایمان خراب کر سکتی تھی_وہ تو تھا ہی اس سالوں سے اس کا دیوان_"ایک سیکنڈ زایا کیے بغیر اس کے پاس ایا_"کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے زندگی میں پہلی بار ضیغم خان کنفیوژ ہوا تھا وہ بھی بس کچھ پل کے لیے_

ہیلو!!!

خوبصورت گمبیر مردانہ آواز پر اس نے گلاس پر جمی نظریں اٹھا کر آنے والے کو دیکھا بلیک ڈنر سوٹ میں وجیہہ چہرے پر نرم دوستانہ مسکراہٹ کے ساتھ جانی پہچانی نظروں کے ساتھ اسے سر تا پیر ایسی گورتا وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا

جی سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں اس نے استفہامیہ نظروں سے قدرے اجنبیت و بے رخی سے جواباً کہا تھا_ آج وہ اپنی بیسٹ فرینڈ اریشیہ کے نکاح میں اس کے بے حد اسرارِ پرائی تھی رسم کے بعد ایک کونے کی ٹیبل پر بیٹھ گئی اس طرف کسی کا انا جانا کم تھا یہاں کچھ آندھرا بھی تھا اسے اس قسم کی پارٹیاں پسند نہیں تھی لوگوں کا روک روک کر ایسے دیکھنا ایسے کوفت میں مبتلا کر دیتا تھا_

لوگ ضیغم یار خان کہتے ہیں آپ خان کہہ سکتی ہیں وہ دھیرے سے مسکرایا تھا اگر کوئی ایسے اس طرح کسی لڑکی سے مسکرا مسکرا کر بات کرتے دیکھ لیتا تو شاید بے ہوش ہو جاتا_ آج اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا آج اس کی محبت اس کا جنون اس کے سامنے اس کے پاس تھا وہ

کیوں نہ خوشی سے پاگل ہوتا_ ایسے تو اس وقت علیزے کا بے رخی سے جواب دینا بھی نظر نہیں ارہا تھا "_

دوسری طرف اس کے چہرے کو روشن کرتی مسکراہٹ علیزے کو تلملاہٹ میں مبتلا کر گئی اجنبی لوگوں کو بے تکلفی سے پکارنے یا ان کا نام لینے کی عادت نہیں مجھے وہ روکھے لہجے میں کہتی چیئر دور کر کے آٹھ کھڑی ہوئی "_

ضیغم خان کے ماتھے پر اب کی بار بل پڑے اگر اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو اب تک زندہ نہیں ہوتی ایسے کہاں عادات تھی ایسے لہجے برداشت کرنے کی "_

آپ کی یاداشت کافی کمزور ہے وگرنہ میں آپ کے لئے بالکل اجنبی نہیں وہ اس کے جواب پر ماتھے پر شکنیں ڈالے کہہ رہا تھا

میں فضول باتیں اور عام چہرے یاد نہیں رکھتی امید ہے آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی اس کے تیکھے جواب پر ایک لمحے کو سکتہ رہے گیا پر مٹھیاں بھینچ خاموش کھڑا خود پر ضبط کرنے لگا_

اور وہ بڑھ کر عرشیہ کے پاس اسٹیج پر آگئی جہاں عرشیہ اور آریان کو سب بیٹھے چھیڑ رہے تھے

_

بہت گھنے ہیں آریان بھائی آپ آریان کی ایک کزن نے آریان کا گھیراؤ کر رکھ تھا_ سبجی سنوری گولڈن براؤن لہنگے کرتی میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت

لو بھئی یہ ایک اور رہی_ وہ شرارتی انداز میں کراہا_ عرشیہ اس کے برابر میں گولڈن براؤن لہنگے کرتی میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی_ آریان بار بار اس کی طرف دیکھ رہا تھا_ عرشیہ کی خاموشی اسے برداشت نہیں ہو رہی تھی _

صحیح کہہ رہی ہے فاریہ ہمارے سامنے تو یوں مہابھارت رکھی ہم کچھ اور سوچ ہی نہیں پائے

_ حوریہ بھابھی نے شاکی نظروں سے آریان کو دیکھا تو آریان نے بے ساختہ ہنس دیا

دو دن سے اس کے قہقہے نہیں تھم رہے تھے اب بھی عرشیہ کے برابر میں بیٹھا مسلسل سب کو جواب دیتا ہنس رہا تھا_

اب تم اپنے مستقبل کے متوقع حشر کے متعلق سوچو بھابھی کی آنکھوں میں شرارت چمکی تھیں

___ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی

_آریان ان کی بات سن کر ٹھٹکا تھا

واٹ۔۔۔۔۔حشر۔۔۔یعنی؟

_دیئر بھابھی اپ مجھے کس قسم کے حشر سے ڈرانا چاہ رہی ہیں

اس نے چھپکے سے خاموش بیٹھی عرشیہ کا ہاتھ پکڑا عرشیہ نے اپنے دوسرے ہاتھ کے ناخون

_اس کے ہاتھ پر گاڑے مگر وہ ڈھٹ بنا رہا

_بیلن سے۔۔۔بھابھی نے برجستگی سے کہا تو ایک قہقہہ پڑا

یعنی زوار بھائی والا وقت میرا بھی آنے والا ہے_وہ مسکییت طاری کرتے ہوئے مسمسی آواز میں

بولا_توسب کی ہنسی پر بھابھی جھینپ گئیں_ہنسی مذاق میں وقت گزارنے کا پتا نہیں چلا

_کھانا کھولنے پر سب کھانے کی طرف متوجہ ہوئے

تو آریان نے عرشیہ کی طرف جھک کر کہا آج تم بہت اچھی لگ رہی ہو_یوں منہ بند کر کے بیٹھی ہوئی_اس کی تعریف پر زور سے دھڑکا تھا_مگر آخری الفاظ اس کے ڈھڑکتے دل کو خاک کر گئے_

اس نے خونخوار نظروں سے آریان کو دیکھا تو وہ ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ ایک سیکنڈ کے لیے ہونٹوں سے لگا کے عرشیہ کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اٹھ کر اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا_ پیچھے وہ اسے دل ہی دل میں گالیاں دے رہی تھی_اسٹیج خالی ہونے پر علیزے عرشیہ کے پاس آکر اپنے جانے کا بتایا_

ابھی تو سنگینگ پروگرام بھی شروع ہونا ہے صرف دس ہی بجے ہیں پلیز علیزے سجی سنوری عرشیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر التجا کی

وہاں گھر میں سب پریشان ہو رہے ہوں گے دوسرا سنگنگ پروگرام مزید ایک گھنٹے بعد شروع ہو گا_علیزے نے اس کی ضد پہ پریشانی کا اظہار کیا_

www.novelsclubb.com

نکاح روز روز تو نہیں ہوتا اس نے منہ بنایا اس کے قطعی جواب پر علیزے نے کانوں کو ہاتھ لگایا اور کہا_

کیا بکواس کرتی ہو ابھی آریان تمہاری یہ باتیں سن لے تو مارے صدمے کے وہیں بے ہوش ہو جائے گا اس کا ذہن بٹایا تو بے اختیار عرشیہ روہنسی ہونے لگی اسے اپنے نقصان یاد آیا اور اس نے نظریں اٹھا کر اریان کو ڈھونڈا جو اپنے دوستوں میں گھرا کھڑا قہقہہ لگا رہا تھا_

اتنا چلاک شوہر کسی کا آئڈیل نہیں ہو سکتا_ ساری زندگی کا عزاب میرے پلے باندھ دیا ہے_ اس کی بات پر علیزے کو ہنسی آئی_

میری تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے کسی نے پوچھنا گوارہ نہیں کیا_ سہی کہہ رہا تھا آریان یا تو میں مما کو کہیں سے ملی ہو یا بابا کی پہلی بیوی کی بیٹی ہوں_

اس لیے بات پر علیزے کی ہنسی بے ساختہ تھی_ یہ ہسی کسی پر بجلیاں گرا رہی تھی کسی کا جین کرار لوٹ رہی تھی لیکن اس بات کی علیزے کو خبر نہیں تھی_

دیکھو دیکھو کسے ہنس رہا ہے مجھ پر_

عرشیہ کی نظروں پر علیزے نے بھی اس طرف دیکھا اور پھر آریان پر سے پھسلتی اس کی نظر ضیغم یار خان پر ٹھہر گئی جس کی پر تپش نظروں کا اس وقت وہی مرکز تھی _

یہ شخص کون تھا اور ایسے کیسے اور کب سے جانتا تھا جب کے وہ اسے بلکل پہچان نہیں پا رہی تھی _ ہاں لیکن اس کا چہرہ ضرور جانا پہنچانا لگ رہا تھا جیسے اس سے پہلے بھی کہیں دیکھا ہو مگر کہاں؟

اس نے سر جھکا کر اضطراب کی کیفیت میں سوچا پھر الجھی نظروں سے ایک بار پھر اس کی طرف دیکھا اور اسے زیر لب مسکراتے دیکھ کر بڑی ناگواری سے رخ پھیرا تھا _ _

میں ابھی آتی ہوں جونہی اس نے عرشیہ سے جھک کر کہا اور پھر ڈائس سے اتر کر مسز ملک (عرشیہ کی موم) کو ڈھونڈنے لگی وہ عرشیہ کو منا نہیں کر سکی تھی لکیں مسز ملک کو کہہ کر گھر جانا چاہتی تھی اس کا اب یہاں رکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا _

کسے تلاش کر رہی ہو؟ وہ ایک بار پھر اس کے سامنے آ گھڑا ہوا تھا اس کا صبر و ضبط آزمانے کے لیے _

آپ کو ہر گز نہیں اس نے غصے سے کہتے ہوئے قدم بڑھائے

تم ایک سال کے عرصے میں بلکل نہیں بدلیں وہی بے نیاز انداز ہے اور لہجے میں وہی کڑواہٹ

_ اس کے سامنے پھیل کر کھڑے ہوئے اس کا رستہ روکے وہ ریمارکس پاس کر رہا تھا

_ علیزے نے ٹھر کر بڑی کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا تھا

تمہاری آنکھیں بہت حسین ہیں آگر یہ پیار سے دیکھیں تو وہ شرارت سے بولا اور اس کی

_ آنکھوں کو چھونے کے لیں ہاتھ بڑھایا

شٹ اپ"؟

وہ دانت پیس کر بولی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹ کا اور انگلی اٹھا کر نیچی اوز

_ میں غرائی

تم جیسے گھٹیا انسان صرف لڑکی کو چھونے کا بہانا ڈھونڈتے ہو اپنی نفس کی تسکین کے لیے لیکن میں ان لڑکیوں میں سے نہیں جو تمہاری دولت سٹینڈ سے متاثر ہو کر تمہیں گھٹیا حرکت اور

باتوں کو نظر انداز کر دوں گئی ایندھ میرے رستے میں آئے یا مجھ سے فری ہونے کی کوشش کی تو
_ اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیں اور تمہاری نام نہاد عزت کے لیں

!! گو ڈیٹ

مڑ کر تیز قدموں سے مسسز ملک کی طرف بڑھ گئ_ ضیغم خان اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا کہ یہ ہاتھ چھٹکا جا چکا ہے_ کیوں علیزے کیوں اس نے مٹھی بند کی اسے تو اسے ہی سہی میں تو بہت پیار سے اپنانا چاہتا تھا اس نے بھسم کر دنے والے انداز میں کہا_ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل
_ رہے تھے کچھ دیر پہلے والا خوشگوار مونڈ کا اب نام و نشان نہیں تھا

sweet girl

اگر تم اپنی دوست کے اتنے امپوٹنڈ مؤمنٹ میں نہیں رکو گی تو پھر یہ موقع کب آئے گا وہ خفگی
_ سے گویا ہوئیں

_ آج رات یہیں روک جاؤ

www.novelsclubb.com

وہ ٹھیک ہے آنٹی پر میں آنکل سے اجازت لے کر نہیں آئی ویسے بھی وہ ایسے مناسب خیال نہیں کریں گے اس نے سہولت سے انہیں سمجھایا_

Ok Dear as you wish

وہ اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر مسکرائیں تو وہ ان کا ہاتھ تھام کر مسکرادی پلیز آنٹی آپ عرشیہ کو سمجھادئے گا اس نے جانے سے پہلے کہا_

don't worry

****

ان کے الفاظ پر اس نے پارکنگ کی طرف قدم بڑھائے وہ بندہ ہنوز اسے کھٹک رہا تھا_ وہ نہ تو شوخ مزاج چنچل تھی اور نہ ہی فوراً بے تکلف ہو جانے والوں میں سے لندن میں اسکول سے کالج اور کالج سے یونیورسٹی تک کہ سفر میں اس نے کوئی دوست نہیں بنائی تھی_ پاکستان انے کے بعد بھی عرشیہ کی مستقبل مزاجی اور محبت بھرے دوستانہ مزاج نے اسے اس سے دوستی کرنے پر مجبور کیے رکھا تھا_

وہی اس کی واحد دوست تھی جو اس سے کچھ قریب تھی_ ورنہ وہ اپنے دکھ و تکلیف غم سب دل تک محدود رکھنے والی لڑکی تھی جس قسم کا اس کا مزاج تھا اس کے لحاظ سے اس کی فرینڈز کی تعداد بھی زیادہ نہیں تھی_ اس نے عرشیہ کے کے علاوہ ہر بڑھے ہاتھ کو جھٹکا تھا_

آج اس انسان نے حد کر دی آج تک کسی کی اسے بات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی_ یہ ہی باتیں سوچتی ہوئی وہ باہر کی طرف جاری تھی_

جب کے دو آنکھیں اسے دور سے جاتا دیکھ رہی تھیں_

ضیغم خان سرخ انگارہ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا کنپٹی کی رگیں غصّے سے پھول رہیں تھیں_

ایک پکس بھیج رہا ہوں یہ لڑکی مجھے ابھی اپنے فارم ہاؤس پر چاہیے_ اس نے باہر گھڑے اپنے گارڈ کو حکم دیا_

جتنا برداشت کرنا تھا علیزے بی بی کر لیا اب تمہاری باری ضیغم خان کا غصہ کیسر نہیں دیکھا تم نے_

ابھی وہ باہر نکل کر پارکینگ میں اپنی گاڑی دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی جب اسے اپنی کار کے پاس کھڑے کچھ گارڈ نظر آئے وہ اگے بڑی ہی تھی جب ان میں سے ایک گارڈ نے موبائل میں کچھ دیکھ کر اس کی طرف بڑھا_

وہ حیران ہو کر پیلر کے آوٹ میں ہو کر سمجھنے کی کوشش کرنے لگی اسے اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹی سنائی دے نے لگی_ یہ لوگ کس کا انتظار کر رہے ہیں میری طرف کیوں ارہے تھے_ کچھ دور بھٹھے واچ مین سے پوچھا_

بابا یہ کس کے گارڈ ہیں کیا اس ہوٹل کے ہیں_

نہیں بیٹا یہ تو مشہور سیاست دان سردار شبیر علی خان کے بیٹے ضیغم یار خان صاحب کے گارڈ ہیں

_

او!!!

ٹھیک ہے بابا_ وہ سمجھ گئی تھی اس نواب کی بیگڑی ہوئی اولاد نے اس سے اپنی انسلٹ کا بدلہ لینے کے لیے یہ سب کیا ہے لیکن وہ نہیں جانتا اب کی بار اس کا واسطہ علیزے تیمور سے پڑا ہے_

وہ چار گارڈ تھے جن کے ہاتھ میں جدید ترین اسلحہ تھا اب ان کا کچھ بیگاڑ تو سکتی نہیں تھی خود کو ہی یہاں سے نکالنا تھا"_

اسکیوز می!!!اس نے پاس سے گزرتے ایک لڑکے کو آواز دی جو شاہد ویٹر تھا اپنی ڈیوٹی اوف کر کے جا رہا تھا

یس میم!!!!

دیکھیں آپ میری گاڑی پارکنگ سے کچھ دور روٹ پر کھڑی کر دیں_ اس کے لیے میں آپ کو فائیو ٹھاوزن دون گی بس آپ سے کوئی کچھ پوچھے تو آپ نے کہنا ہے یہ میری گاڑی ہے_

ویٹر کے منہ کھول کر مانا کرنے سے پہلے ہی اس نے پیسوں کا بول کر اس کا منہ بند کروا دیا_

ٹھیک ہے میم!!اس بیچارے غریب آدمی کو اور کیا چاہیے تھا اتنے سے کام کے پانچ ہزار مل رہے تھے_ وہ خوشی خوشی کار کا پوچھ کر چابی لے کر جانے لگا_ اور سنو یہاں کوئی دوسرا ڈور ہیں"_

یس میم کیچن کے بیک سیڈ پر ہے جو سامان کے لیے یوز ہوتا ہے_

_اوکے آپ جاؤں

_ علیزے جلدی سے کیچن کے اندر گئی_انکل مجھے یہاں سے باہر جانا ہے

آج اسے بس یہاں سے نکالنا تھا رات کا وقت جب اندازہ وہ جلاد باہر اس کے گارڈ اندر بھی نہیں

_جاسکتی تھی_کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی

اوو بیٹا یہاں سے آپ چلی جاؤ یہ ہوٹل کا بیک سیڈ ہے_"اونر رحم دل تھا اس کی کوئی پریشانی سمجھ

_ کر کچھ نہیں بولا

علیزے نے روٹ پر اکر ویٹر کو پیسے دے اور خود گھر آگئی_کمینہ انسان اب پکڑ کر دیکھے استہزاء

"_ مسکرائی

تمام رستے وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچتی رہی اور پھر جب ڈریس چینج کر کے

بیڈ پر اکر لیٹی تو الجھ کر اپنے آپ سے گویا ہوئی_علیزے تیمور وہ کون ہے جو تم سے واقف ہے

_ مگر تم نہیں اس نے تکیے پر سر رکھتے ہوئے سوچا

****

www.novelsclubb.com

کہاں۔۔۔۔۔۔۔کہاں گئی وہ؟؟؟؟

_ضیغم خان نے دھاڑتے ہوئے پوچھا اس کا چہرہ غصّے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا

_س سر.....میم باہر ہی نہیں آئی

نن۔۔۔۔نہیں۔۔۔ہے وہ یہاں۔۔۔۔۔

_ضیغم کی چیخ نے گارڈ کی آواز حلق میں ہی روک دی

اس نے گارڈ کو گریبان سے پکڑ لیا تم لوگوں کو چھوڑ کر گیا تھا نہ میں پر کہا گئی جواب دو میری

اس کے مکوں سے ایک بار پھر گارڈز کی درگت بننی شروع ہو گئی تھی

خان کیا کر رہے ہیں سین بن جائے گا میڈیا کو پتا چل گیا تو_ضیغم خان روٹ پر ہی سب کو پیٹنے

_میں لگا ہوا تھا

شیر خان نے اسے پیچھے سے پکڑ کر گارڈ سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگا_جو کہ نہ ممکن

_تھی

_ ضیغم خان پاگل بنا گارڈز کو پیٹنے میں لگا تھا

خان شاید وہ دوسرے رستے سے چلی گئیں ہوں گی_ میں اندر سے سی سی ٹی وی فوٹیج لے کر آتا

_ ہوں

کچھ دیر بعد ضیغم خان شیر خان کے موبائل میں اسے ویٹر کو چابی دیتے اور باہر جاتے دیکھ رہا تھا

_

بیوٹی اینڈ برین؟

"_ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اپنی شیرنی کی چلاکی دیکھ کر غصّے نا جانے کہاں جا سویا

_ شیر خان مجھے اس کے گھر کا ایڈریس اور ساری ڈیٹیل چاہیے وہ بھی دو گھنٹے کے اندر اندر

اور ان سب کو ٹائسن کے ساتھ سخت ٹریننگ دو_ جن کو ایک لڑکی بیوقوف بنا سکتی ہے وہ میرے

_ کسی کام کے نہیں اس نے گارڈز کے بارے میں کہا

_ ٹائسن اس کا بالتو وائٹ شیر تھا_ جو اس نے خاص اپنی پسند سے افریکہ سے منگوایا تھا

****

کمرے میں اتے ہی اس نے ڈوپٹہ نوچ کر ایک طرف ڈالا_ پرس بیڈ پر پھینکا اور سینڈل ادھر ادھر لڑھکائے_

اب بیڈ پر بیٹھی آنسوں بہاتے ہوئے ایک ایک چیز اتار اتار کر پھینک رہی تھی_

جب ہی دروازہ کھول کر آریان اندر آیا اس نے ایک نظر دیکھا اور ساکت ہو گئی_ بھابھی کی کتنی منتیں کرنے کے بعد اسے دس منٹ ملنے کی اجازت ملی تھی_

آریان نے اندر آکر دروازہ بند کیا_ گویا عرشیہ کا دل بند ہو گیا_ اسے اپنے ہاتھوں پیروں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی_

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی اور آنسو تواتر سے ہاتھوں کو بھگو رہے تھے_

آریان اس کے مقابل بیٹھ گیا_ عرشیہ سے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا_ اس نئے رشتے نے ذرا سی دیر میں اس کے احساسات بدل ڈالے تھے_ ایک اجیب جھجک اور حیا آرہی تھی آریان سے_

کچھ بولو گی نہیں وہ مضطرب سی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو گھمانے لگی

لگتا ہے تم اب بھی مجھ سے ناراض ہو_ وہ زرا توقف کے بعد بولا اور بغور اسے دیکھنے لگا_ انتا سجی سنوری وہ پہلی بار تھی یا وہ ہی پہلی بار دیکھ رہا تھا نظر بار بار ریڈ لیپسٹک سے رنگے اس کے ہونٹوں پر جا رہی تھی لیکن پہلے اسے منانا تھا_ وہ بڑی نرمی سے پوچھ رہا تھا_

کیا ہے۔۔۔۔۔آج لڑنا نہیں ہے؟"اس کے لہجے کی نرمی عرشیہ کے وجود میں سنسناہٹ دوڑانے کو کافی تھی_

اللہ میاں بھابھی کو بھیج دو یا کسی اور کو_ اس نے شدت سے دل میں دعا کی_

آریان نے اس کا ہاتھ تھاما تو اس کا دل ٹھہر سا گیا_

میں جنتا ہو تم مجھے پسند نہیں کرتیں_ میں نے تمہیں واقعی بہت تنگ کیا لیکن_ اب میں نے سوچا کہ تمہیں بتا ہی دوں کے مجھے صرف تم سے محبت ہے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ تم کسی اور کا مقدر بن جاؤ اس لیں میں نے یہ خواہش کی_

تم میری بن جاؤ لیکن اب مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ ہم زبردستی کسی کے دل میں جگہ نہیں بنا سکتے_ مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنی مرضی تم پر ٹھوپی لیکن تم فکر نہیں کرو میں کچھ دن میں _ملک سے باہر جا رہا ہو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

میں نے کسی کو یہ بات نہیں بتائی کہیں کوئی مجھے روک نہ لے بس ایک ہفتہ رہ گیا ہے میرا اس گھر میں پھر تم

یقینا خوش رہو گی

_وہ بڑی دل گرفتگی سے کہتے ہوئے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھا

ساکت بیٹھی سنتی آنسو بہاتی عرشیہ جیسے حواس میں لوٹ ائی فوراس کے پیچھے لپکی

"آریان۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔

وہ رک گیا تھا چہرا موڑ کر اسے دیکھا وہ شرمندہ سی تھی

_میں۔۔۔ تم سے خفا نہیں ہوں اور میں خوش ہوں

وہ سٹپٹا کر بول رہی تھی سدا کی نرم دل عرشیہ اس کی باتوں پر ایمان لے آئی

_یاہووووو؟ آریان نے اپنے ڈرامے کی کامیابی پر دل ہی دل میں نعرہ لگایا

سچ کہہ رہی ہو نا وہ روشن چہرے لے پلٹا_ تو اس نے سر اثبات میں ہلا دیا

اس کے بعد آریان وارفتگی سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ ہراساں سی دو قدم پیچھے ہٹی اور

_ہاتھوں میں منہ چھپا کر بیڈ پر بیٹھ گئی

تھنگ یو عرشی_ اس بار آریان اس کے بلکل پاس اکر بیٹھ گیا_ اور اسے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے جھک کر اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیے اس کی از خود رفتگی عرشیہ کی جان نکال دینے کو کافی تھی اور وہ شوخ جسارتوں پر آمادہ۔۔۔۔اس کے ایک ایک نقوش کو چھو رہا تھا کافی دیر گزر

_جانے کے بعد عرشیہ سے دور ہو کر اس کا سرخ چہرہ دیکھا

اس کی آنکھوں میں سراسیمگی بھری بے چارگی دیکھ کر آریان بے ساختہ ہنسا تھا_ دروازہ ناک

_کیے جانے پر وہ گڑبڑا کر اٹھا

مام اور چاچی جان یہاں آرہی ہیں باہر بھابھی تھیں

_ آریان پلک جھپکنے میں وہاں سے غائب ہوا تھا

بھابھی شرارت سے ہنسی روخ موڑے بیٹھی عرشیہ کی طرف آئیں اور جھک کر بغور اس کا چہرہ دیکھا_ جس کی سانسوں کی طرح دھڑکنیں بھی بے ترتیب تھیں _

میں تو یوں ہی سمجھ رہی تھی مگر دیور جی کو سنگھار بگاڑنے کا اچھا خاصا گر آتا ہے_ وہ شوخی بھری معنی خیزی سے بولی تھیں _

اف۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ شرم سے پانی پانی ہونے کو تھی_ بھابھی۔۔۔۔۔وہ روہنسی ہو کر ان کے شانے میں منہ چھپا گئی "_

****

وہ کمرے میں ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے ریلیکس ہو کر بیٹھا شیر خان کی لئی ہو فائل دیکھ رہا تھا_ جس میں علیزے کی ساری ڈیٹیل تھی _

نا جانے کیا بات ہے تم میں تمہارے ساتھ جب بھی کچھ برا کرنا چاہتا ہو دل بغاوت پر اتر آتا ہے_

www.novelsclubb.com

میری شیرنی آج پہلی بار معلوم ہوا کوئی ضیغم خان کو بھی شکست دے سکتا ہے تم تو عشق کے لیں بنی ہو_ وہ اس کی تصویر سے بیٹھا باتیں کر رہا تھا_

اس نے آدھی رات کو ہی زوار کو بلا کر ساری بات بتادی تھی صبح کا بھی انتظارِ نہیں کیا_ اب وہ عزت اور مان کے ساتھ اپنی علیزے کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا_

زوار بھی اس کے پاگل پن کو ایک سال سے دیکھ رہا تھا اب اس نے سوچ لیا تھا کہ اپنے دوست کی محبت سے اسے ضرور مل وائے گا_ لیکن اس نے ضیغم خان سے واعدہ لیا کہ وہ علیزے کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرے گا_

کیوں کہ اب علیزے کو بھی عرشیہ کی طرح بہن مانتا تھا_

اور ضیغم نے بھی اس کی بات مان لی_ زوار اس کے بچپن کا دوست تھا اسکول لائف سے دونوں ساتھ تھے دونوں کا ایک دوسرے کے گھر انا جانا تھا_

****

www.novelsclubb.com

بی بی جی کھانا لگادوں_ہاں اس نے اثبات میں سر ہلایا اور فرج سے جوس نکال کر پینے لگی وہ یونیورسٹی سے لیٹ اتی تھی اس لیں اکیلے کھانا کھانا پڑتا تھا اس لیں کبھی کھاتی کبھی وہ یوں ہی گزار کر لیتی_

رات نا جانے کب آنکھ لگ گئی تھی صبح وہ یونیورسٹی سے بھی لیٹ ہو گئی تھی_ابھی وہ اپنے کمرے میں ائی تھی جب اس کا موبائل رنگ کرنے لگا_عرشیہ کی کال تھی_

ہیلو!!

اس نے یس کر کے کہا_کوئی جواب نہ انے پر اس نے کچھ دیر روک کر ہیلو کہا تو عرشیہ روٹھے لہجے میں بولی_

میں تم سے سخت ناراض ہوں_وہ اس کے انداز پر مسکرا اٹھی_

کیوں بھئی وجہ میں نے کیا کیا ہے_وہ جان کر بھی انجان بنی_

جیسے کچھ جانتی نہیں_وہ بھنائی اس کے معصوم بننے پر_

www.novelsclubb.com

آں کچھ یاد تو آرہا ہے پرسوں تمہارا نکاح تھا جس کی خوشی ابھی تک نہیں ختم ہوئی_ وہ اس کے آج یونی نہ انے پر طنز کر رہی تھی_

ہاں اور تمہاری ملک کے پریمنسٹر کے ساتھ میٹنگ تھی جسے آپ کو اٹینڈ کرنا ضروری تھا_ وہ اس کے طنز کو نظر انداز کر کے اس کے انداز پر خاک ہوتے ہوئے بولی_

اپنے ایسے نصیب کہاں؟ وہ کہہ کر ہنسی تھی_

ہنس لو شرم تو تم کو اتی نہیں_ وہ چڑ گئی اس کے ہنسنے پر_

یہاں شرم کا کیا عمل دخل تمہں تو معلوم ہی تھا میرا روکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا_ پھر تم نے اصرار کیوں کیا_ اس نے الٹا اسے گھر کا_

کبھی کسی کا دل بھی رکھ لیا کرتے ہیں_ عرشیہ نے ناراضگی سے کہا_

چلو تمہاری شادی پر روک جاؤں گئی ایک ہفتہ پہلے سے ڈیرا جمالوں گی_ علیزے نے بالا آخر اسے منایا وہ اپنی اتنی محنت کرنے والی دوشت کو ناراض نہیں کر سکتی

_ صرف اور صرف باتیں ہیں_ جلی بیٹھی تھی

تم نے آج شکوے کرنے کے لیے فون کیا ہے_ کیا آریان بھائی نے زیادہ تنگ کر دیا تھا اس دن

_ جواب تک انگارے چبا رہی ہو

_ بکواس نہیں کرو_ وہ ایک پل میں سرخ ہوئی

_ آچھا ایک نیوز ہے تمہارے لیں_ اس نے پراسرار لہجے میں کہا

کیا اس نے سوفے پر دراز ہوتے ہوئے اپنے گولڈن براؤن سلکی بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیا جو بار

_ بار اس کے منہ پر آرہے تھے

تمہارے لیے ایک شاندار پرپوزل ہے_ وہ ہنسی

_ اچھا کون احمق ہے وہ

_ اس نے بے زارگی سے کہا_ یہ اس کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی

www.novelsclubb.com

اسے تو نہیں کہو علیزے وہ تمہارے لیے سیریس ہیں نکاح والے دن ہی انہوں نے زوار بھائی کو سب بتا دیا تھا_ عرشیہ نے سنجیدگی سے کہا_

واہ کیا مزاق ہے پہلی ہی ملاقات میں سیریس بھی ہو گئے_ اس نے استہزاء یہ انداز میں کہا_

میں سچ کہہ رہی ہوں وہ آج سے نہیں بلکہ پچھلے سال جب تم ان سے نعمان گرد ویزی کے آفس میں ملی تھیں تب سے وہ اپنے دل میں تمہارے لیے جگہ رکھتے ہیں اگر تم یقین کرو تو یہ بھی حقیقت ہے کہ اس ایک سال میں انہوں نے تمہیں بہت ڈھونڈا اور تلاش کیا ہے_ اور دیکھو ان کے جذبوں میں سچائی تھی اس لیئے تم مل گئیں_

تم شاید ضیغم یار خان کی بات کر رہی ہو_ اس کے ماتھے پر ناگواری کی شکنیں پڑ گئی اور لہجہ روکھا ہو گیا_

شکر تمہیں ان کا نام تو یاد رہا' ضیغم بھائی زوار بھائی کے بہت کلوز فرینڈ ہیں اور مزے کی بات جاگیر دار فیملی سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بابا ملک کے وزیر اعلی سندھ ہیں خاصا انچا اسٹیٹس ہے

عیش کرو گی ان کے وائٹ پلس میں وہ تو اپنے پرینس کو پرپوزل لے کر بھجنے والے ہیں_ سچی _علیزے کتنا مزا آئے گا تم اور ضیغم بھائی ایک ساتھ_ عرشیہ کا لہجہ جزباتی ہو چلا تھا

بکوس نہیں کرو اور زوار بھائی کو کہنا کہ اپنے دوست کو سمجھا دیں پرپوزل ٹائپ کی کوئی فضول حرکت نہ کرے_ اس نے سختی سے کہا_ اور اگر تم نے اب کوئی فضول بات کی تو میں تم سے بھی بات نہیں کروں گی

کیوں کیوں وہ پریشان ہوئی

کیوں کے میں کہہ رہی ہوں انڈر اسٹینڈ اس نے غصے سے کہا

اچھا اچھا سوری تم ناراض تو نہیں ہو میں اب کوئی بات نہیں کر رہی_ اچھا یہ بتاؤ گھر کب آ رہی ہو

___ عرشیہ نے کسی اور وقت کے لیں اسے سمجھانے کا سوچا

_ میں کیوں تم آجاؤ نا اپنے آریان ملک عرف گھنے کے ساتھ

آریان۔۔۔اس کے ساتھ تو میں_ وہ کہہ نے لگی تھی کہ "زندگی بھر کہیں نہ جاؤں_ آریان _سامنے آکر بیٹھ گیا_ اس کا جملا منہ میں ہی رہ گیا

اوکے علیزے بعد میں بات ہو گی_ اس نے جلدی سے بات ختم کی اور وہاں سے بھاگنے کی سوچی_

مشکل یہ تھی کہ جتنا وہ چاہتی تھی آریان سے بچتی اتنا ہی سامنا ہوتا دونوں فیملی ایک ہی گھر میں رہتی تھی کچن بھی ایک تھا کھانا بھی ایک ساتھ ہوتا تھا_

کس کا فون تھا_ اس نے آریان کو تیکھی نظروں سے دیکھا_ نکاح کے بعد سے وہ کوشش کر رہی تھی آریان سے مخاطب نہ ہو مگر وہ جان بوجھ کر اسے بات کرتا اس کے بدلے انداز اور نکاح والے دن کی شوخ جسارتیں عرشیہ کو اس سے حیا دلاتیں_ اس کچھ بھی جواب دے بغیر وہ اپنے روم میں چلی گئی_

****

وائٹ شلوار قمیض میں اس کا سرخ سفید چہرہ بیماری کی وجہ سے اور زیادہ سرخ ہو رہا تھا_ دو دن سے ایسے فیور تھا جس کی وجہ سے وہ گھر میں ہی تھا_ شیو تھوڑی بڑھی ہوئی تھی_ اس نے بیڈ سائیڈ رسے لائٹر سگریٹ نکالی اور سلگا کر ہونٹوں میں لے کر بیڈ پر لیٹ گیا

www.novelsclubb.com

سامنے گلاس وال کے کرٹنز ہٹے ہوئے تھے_ نیلے آسمان پر بے شمار ستاروں کے بیچ میں چاند _پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا

اس نے منہ اور ناک سے دھواں نکالتے ہوئے چاند کو بغور دیکھا دھیرے دھیرے چاند میں اس کا عکس ابھرنے لگا_ نیلی آنکھوں والا گلابی مومی چہرہ اس کا صبر و قرار لوٹ کر دیوانہ بنانے والا _چہرہ

_اس نے تین چار کش میں سگریٹ ختم کی اور اٹھ کر مضطرب سا ٹہلنے لگا

رات کا ایک بج رہے تھا مگر نیند اس کی آنکھوں سے غائب تھی_ یہ عشق محبت پیار سب بکواس _ ہے فضول لوگوں کا کام ہے_ کوئی لڑکی ایسی پیدا نہیں ہوئی جو مجھے فراق میں راتوں کو جاگنے زوار سے کہتے ہوئے اپنے مغرور جملے_ اس کے اس پاس گونجے تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ _ آگئی وہ صوفے پر بیٹھ گیا

_دوسری سگریٹ سلگائی اور انگھیں بند کر کے صوفے کی پشت سے سر ٹکا لیا

وہ وہاں پر سکون نیند میں ہو گی اور وہ اس کے دیدار کا درد لیے جاگ رہا تھا_ اج تک اس نے صنف نازک کو اپنے قابل نہیں سمجھا اپنے گھر کی عورتوں کے علاوہ کسی اور کو عزت کے قابل نہیں سمجھتا تھا_

لیکن اب ایسے اپنا وجود ادھورا، اپنی زندگی بے رنگ بے معنی لگتی_

وہ اب مکمل ہونا چاہتا تھا اپنی زندگی میں رنگ بھرنا چاہتا تھا_ اور یہ سب علیزے کے راضی ہونے سے ہی ہو گا_

جب بیچینی حد سے بڑھی تو اس نے علیزے کو۔کال ملادی اب جو ہو گا دیکھا جائے گا_

علیزے رات کو نوٹس بنا رہی تھی لیٹ ایڈمیشن کا جو لوس ہوا ہے اس کی وجہ سے علیزے کو رات رات بھر جگنا پڑھ رہا تھا_

جب ہی اس کا موبائل رنگ ہوا کسی انجان نمبر سے کال تھی اس نے اگنور کیا مگر جب بار بار کال انے لگی تو اس نے کال ریسیو کی_

ہیلو !!!

_کسی ہو!!دوسری طرف سے پوچھا گیا

_سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں_اس نے الجھتے ہوئے کہا

اپنے اپنے احساسات کی بات ہے میں تو تمہاری سانسوں کی آواز سن کر ہی پہچان لیتا ہوں اور تم ویسے بندے کو ضیغم خان کہتے ہیں اس کے لہجے میں چھپے ہوئے طز کو وہ بخوبی وحسوس کر گئی تھی

کون ضیغم خان اس نے انجام بن کے پوچھا_حلانکہ وہ آج ہی عرشیہ کو اس کے لیں انکار کر چکی تھی_

مجھے تم سے یہ ہی امید تھی کہ اگر میں تم سے اس بار ملا تو شاید آریان کے نکاح کا حوالہ دے کر یاد کرانا پڑے گا_کہ وہاں ہماری ملاقات ہوئی تھی_وہ کہہ کر ہولے سے ہنسا علیزے نچلا لب دانتوں تلے بھنیچے کھڑی تھی_

کچھ عرصہ پہلے میں محبت پر بلیو نہیں کرتا تھا_لیکن آج مجھے اعتراف ہے کہ یہ ایک بے ساختہ جزبہ ہے_

ناجانے تمہاری کون سی ادا مجھے گھائل کر گئی اور میں بہت خاموشی سے لٹ گیا_ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں_

علیزے تم سن رہی ہو نا_ بڑا پیارا انداز تھا پکارنے کا وہ چاہتے ہوئے بھی نظر انداز نہ کر سکی_

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں وہ سب بتانا چاہتا ہوں جو اس ایک سال کے عرصے میں تمہیں ڈھونڈتے، تلاش کرتے میں نے پل پل سوچا اور دل پر کیا گزرتے محسوس کیا تھا_

سوری اجنبیوں سے ملنے اور ان سے بات کرنے کی عادت نہیں مجھے آئندہ یہ سوچ کر کال کیجئے گا_ وہ جلد ہی اس کی گھمبیر آواز کے جال سے باہر نکل آئی_

تم میرے جذبوں کی اس طرح سے توہین نہیں کر سکتیں علیزے تم سب جانتی ہو پھر اس طرح انجان بنے کا مطلب کیا ہے_ وہ دوسری طرف غصّے سے دھاڑا_

کیا کمی ہے مجھ میں_ ضیغم خان کا غصہ کم ہونے میں نہیں آرہا تھا انداز کہیں توڑ پھوڑ یورپی تھی_ اس کا خوشگوار مونڈ ایک پل میں بدلا_

ابھی آپ ہی نے تو کہا یہ ایک بے ساختہ جزبہ ہے خود بخود جنم لیتا ہے_ تو مسٹر ضیغم یار خان میں _آپ کے لیے ایسی کوئی فیلنگ نہیں دکھتی

کوئی بات نہیں میں تمہیں پسند کرتا ہوں یہ ہی کافی ہے_ شادی کے بعد تمہیں بھی مجھ سے _محبت ہو جائے گی_ وہ کسی بات کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہا تھا

_شٹ اپ!!اس نے غصے سے کال کٹ کر موبائل ہی اوف کر دیا

میں نے تمہاری آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ لیا تھا_ اور آج تمہارے اظہار اور زو معنی لہجے نے میرے وہم کی تصدیق کر دی_ مگر میں اس معاملے میں چٹان کی طرح ہوں مردوں پر میرا اعتبار بہت پہلے آٹھ چکا ہے محبت عشق جیسے فضول جذبوں سے مجھے کوئی انٹرئس نہیں تمہیں اپنے بڑھتے ہوئے قدموں کو واپس لے جانا ہو گا میں تم سے تمہارے پورے خاندان سے شدید _نفرت کرتی ہوں

"_ سوری

_کسی کے کیے کی سزا تمہیں ملے گی وہ سوچوں میں مخاطب تھی

****

دروازے کھولنے پر اس نے چونک کر گردن گھمائی تھی_اور آریان کے مسکراتے چہرے پر نظر پڑتے ہی فوراً اٹھ بیٹھی تھی_وہ جو ارم سے لیٹی موبائل میں گم تھی_

کیا بات ہے بھئی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ آج کمرے سے باہر ہی نہیں نکلیں تم اس لیں میں خود اگیا_

وہ بڑی بے تکلفی سے اس کے قریب اکر بیٹھا تو عرشیہ نے منہ بنا کر اپنے پیر سمیٹ لیے جو اس سے ٹچ ہو رہے تھے_

کام کی بات کرو میرے کمرے میں آنے کی وجہ_اس کے لہجے میں خفگی تھی_نا جانے کیوں وہ آریان کو لے کر اس کے دل میں کوئی الگ فیلنگ محسوس نہیں کرتی تھی شاید یہ بچپن سے ایک ساتھ رہنے کی وجہ تھی_کہ ایسے احساس نہیں ہوتا تھا کی ان کے بیچ ایک خاص اور خوبصورت بندھن بن چکا ہے_

آریان نے بڑے اطمینان سے ٹانگیں نیچے لٹکائے اس کے بیڈ پر آڑا ترچھا لیٹ گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کے کھینچ کر اپنے برابر میں لیٹایا اور اسے اٹھنے سے روکنے کے لیے ایک ہاتھ اس کے اوپر رکھ دیا_ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ اس سمجھنے کا موقع نہیں ملا وہ سیدھی اس کے قریب اکر گڑی_ عرشیہ رگ وپے میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی اس کی ہتھیلیوں میں پسینہ انے لگا

بس دل چاہ رہا تھا تمہیں دیکھنے اور پیار کرنے کا_ وہ بہت سکون سے مسکرا رہا تھا اور فرست سے آنکھوں جذبات لئے اس کی طرف کروٹ لے پیار سے دیکھ رہا تھا_

آریان کی گرم سانسیں سے اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھی اس نے دوسری طرف منہ کر لیا

_

****

اچھا اب دیکھ لی نہ تو جاؤ وہ بمشکل سختی سے بولی_ اس کا منہ ابھی بھی دوسری طرف ہی تھا_ اتنا قریب تھا وہ اور اس کا ہاتھ اب بھی عرشیہ کے اوپر رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں سکتی تھی وارنہ کب کی اٹھ کر بھاگ جاتی___

www.novelsclubb.com

اس کی بات نظر انداز کر کے عرشیہ کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کے اپنی طرف کیا_ آریان کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہیں تھیں_

کل میں جا رہا ہوں یو کے_ اس کی اچانک اطلاع پر عرشیہ کی دھڑکن لحظ بھر کو تھمی_ لیکن وہ اب بھی چپ چاپ اسی اس کے حصار میں لیٹی تھی_ وہ بھی اس کے چہرے کے آتے جاتے رنگوں پر نظر جمائے ہوئے تھا_ اب دونوں کے چہروں کے بیچ ایک انچ کا فاصلہ تھا_

تو میں کیا کروں وہ بروقت تمام اپنا لہجا روڈ بناتے ہوئے بولی_ تو وہ ہولے سے ہنسا اور جھک کر اس کے ہونٹوں کو جھولیا_ وہ بے اختیار پیچھے ہٹی تھی_

چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا_

دیکھو اب بس میں کچھ وقت کا مہمان ہوں_ میں تم سے ناراضگی لے کر نہیں جانا چاہتا_ وہ آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا اور عرشیہ کا دل جیسے موم بتی بن کر پگھلتا جا رہا تھا_ وہ اتنا قریب تھا کہ اگر عرشیہ کچھ بولتی تو اس کے ہونٹ آریان کے چہرے کو چھو لیتے_

www.novelsclubb.com

اور جانے والوں کی خطائیں تو سچے دل سے معاف کرنی چاہئیں_ اور پھر میں نے سوچا یہ نہ ہو کے
_ ایک پیاری سی لڑکی کی بد دعائیں میرے ساتھ ساتھ ہوں اور میرا پلین کریش ہی ہو جائے اور
_ میں آ گلے جہاں سدھار

_ آریان۔۔۔۔وہ لرز اٹھی فورا" اپنا ہاتھ سختی سے اس کے منہ پر رکھا دیا

آریان نے دیکھا اس کی انکھیں آنسوں سے لبریز تھیں_ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا_ حتیٰ
_ کے آنکھیں چھلک اٹھیں

آئی لو یو عرشیہ_ آئی رئیلی لو یو_ وہ سرگوشی میں خمار بھرے لہجے سے بولا_ اور اس کا ہاتھ اپنے
_ ہاتھ میں لے کر دیوانوں کی طرح اس کے ایک ایک نقوش کو اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا

اس کی آواز اس کے لہجے انداز میں بہت بے خودی، وبے سختی وبے اختیاری تھی_ خود اسے بھی
_ احساس نہیں ہوا کہ اتنے جزبہ سے اس نے عرشیہ اپنے جذبات کا اظہار کیسے کر دیا

کچھ دیر بعد آریان نے اس کے ہاتھ کو ہونٹوں سے چھوا تھا_ کوئی اور موقع ہوتا تو وہ کی بے باکی وجرات پر بدک اٹھتی_ اس کو کوستی اس سے لڑتی جھگڑتی_ مگر اس وقت تو دل و دماغ جدائی کے زیر اثر تھے_

خفا تو نہیں ہو جان اب_ اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں بھر کے وہ بڑے استحقاق سے بات کر رہا تھا_ عرشیہ کی آنکھوں سے پانی بہہ کر اس کے ہاتھوں پر گر رہا تھا_

کچھ کہو گی نہیں_ اس کی آنسو بھری آنکھوں میں چھانک کے بولا_ چند لمحوں تک وہ اسے دیکھتی رہی_ کیسے جند پلوں میں وہ دل کو چھیڑ گیا تھا_ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گم تھے_

www.novelsclubb.com

آریان۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں بھی۔۔شاید تم سے۔۔۔اس کی آواز رندھی ہوئی تھی_

وہ اس سے کہنا چاہتی تھی کہ میں بھی تم سے محبت کرنے لگی ہوں، ابھی چند لمحے پہلے مگر وہ کچھ بول نہیں پائی اور اسے کچھ کہنے بولنے کی ضرورت بھی نہیں تھی_ اس کا نڈھال سا انداز اس کی شکست کا واضح اعلان تھا_

آریان نے بہت استحقاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے نرمی سے اسے سمیٹا تھا اور اس کے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے اسی بے خودی میں اس کی گردن تک آیا_ اس سے پہلے وہ خود پر کنٹرول کھو دیتا وہ اپنی گرفت ہٹا کر تیزی سے اٹھ گیا اور کمرے سے چلا گیا_ دوسری طرف عرشیہ اپنے حواس کو قابو کرتی رہی_

وہ حیران بیٹھی تھی_ دل کی دھڑکنیں کانوں میں سنائی دے رہی تھیں_

اف۔۔۔۔۔یہ آریان تھا۔۔۔۔؟اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔وہ تیزی سے اٹھی اور اس نے دروازہ لاک کیا_ اس کی سانسیں ابھی تک منتشر تھیں_ وہ دروزے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی_

دل کی تاروں کو چھیڑا ابھی تو کب آریان ملک_

ابھی تو ئ ملن ہوا ابھی نہیں کہ بچھڑنے کے دن گننا پڑ گئے_

وہ بیت نڈھال سی بستر تک آئی تھی_

****

www.novelsclubb.com

آج اس کی بد قسمتی تھی جو یونیورسٹی کے لیے اپنی کار لے آئی تھی جو کچھ ٹیم سے خراب تھی آج خوش قسمتی سے سٹارٹ ہو گئی لیکن کیا پتا تھا کہ بیچ رستے میں بند ہو جائے گی_ ابھی وہ کار کو لاک کرئے کھڑی سوچ رہی تھی کیا کیا جائے "_

آؤ میں تمہیں ڈراپ کر دوں اپنے قریب رکتی شاندار گاڑی اور پھر اس کے بلیک گلاس فولڈ ہونے کے بعد گاڑی کی ونڈو میں جو چہرہ روشن ہوا اسے دیکھ کر وہ ایک لمحے کو انگشت بدنداں رہ گئی_

آنکھوں میں شناسائی کے ہزار رنگ سجائے پر شوق نظروں سے ضیغم یار خان اسے ہی دیکھ رہا تھا_

اس کی گاڑی سے کچھ فاصلے پر دو گارڈ کی گاڑیاں تھی جن کو اس نے دور کھڑے رہنے کا کہہ کر خود علیزے کے پاس آ گیا کسی کچی ڈور سے بندھے_

www.novelsclubb.com

نو تھینکس۔۔۔اس نے مکمل اجنبیت سے کہتے ہوئے رخ موڑ کر پوائنٹ کو چیک کرنا چاہا اس انسان کو وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی گاڑی خراب ہونے کی بناء پر اسے گزشتہ روز سے پوائنٹ کے ذریعے یونیورسٹی جانا پڑ رہا تھا_

ماموں نے یقین دھانی کرائی تھی کہ آج ضرور نیو کار آجائے گی وہ فکر نہ کرے_ اس لیں آج وہ اپنی پرانی گاڑی میں یونی جانا چاہتی تھی"_

شکریہ کس بات کا میں اپنی خوشی سے تمہیں لینے آیا ہوں اور تمہیں میری بات ماننی ہی ہو گی_

اس کا چہرہ غصّے سے سرخ ہو گیا آنکھیں انگارہ نا جانے کیوں یہ لڑکی اس کا ضبط آزماتی تھی اور وہ بھی اس کی ہر کڑوی کسیلی بات برداشت کر جاتا تھا_

www.novelsclubb.com

جب کے بچپن سے آج تک اس نے کسی کی ایک بات برداشت نہیں کی تھی یا اللہ یہ کیسا عذاب ہے_ اس نے سوچا_

وہ فطرتاً ضدی اور عادتاً غصہ والا تھا جس ماحول میں اس کی تربیت ہوئی تھی وہاں حکم دینا ہی سکھایا گیا تھا_ اس لیے علیزے کے مسلسل انکار کے اجنبیت اور بے نیازی و بے رخی نے اسے

ضد سی دلاڈالی تھی وہ اس کی چاہت میں اپنا رویہ وعادت تک بھلائے بیٹھا تھا_ اور اپنے مزاج کے بر خلاف اسکی کڑوی کسیلی ہتک آمیز گفتگو برداشت کر رہا تھا_

مگر کب تک اس کا پیمانہ صبر لبریز ہوا جا رہا تھا_ وہ گاڑی سے باہر دھوپ میں کھڑا ہو کر اسے بول رہا تھا ڈرایور کو بھی اس نے گارڈ کی گاڑی میں بھیج دیا"_

علیزے نے اس کی بات کو نظر انداز کیا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر لاک لگا لیا شیشے وہ وہ پہلے ہی اوپر کر چکی تھی_

اتنی انسلٹ پر ضیغم خان کا غصہ آسمان کو چھونے لگا آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے_ اس نے ایک انگلی موڑ کر کار کا شیشہ بجایا_

لیکن علیزے نے اس کو ایک نظر دیکھ کر کان میں ہینڈ فری لگائی اور سیٹ کی پشت سے سر ٹیکا کے آنکھیں موند لیں اور سکون سے ببل چبانے لگی_

بس ضیغم خان کی برداشت یہیں تک تھی_ اس نے جیب سے رومال نکال کر ہاتھ پر بندھا تھا اور پنچ بنا کر گاڑی کے شیشے پر پوری قوت سے مارا_

www.novelsclubb.com

شیشہ ایک چھناکے سے ٹوٹا۔۔۔۔؟

اس کے ساتھ ہی علیزے کی چیخ نکل گئی اور وہ آنکھوں پھاڑے اسے لاک کھولتے ہوئے دیکھ رہی تھی_

جب ضیغم یار خان نے انداز بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر نکال لایا_

آپ سر راہ میرا اس طرح تماشا نہیں بنا سکتے چھوڑیں میرا ہاتھ_ اس نے اکاد کا آتے جاتے لوگوں کو دیکھتے ہوئے غصّے سے سرخ ہوتے ہوئے کہا_

وہ مسلسل اپنا ہاتھ اس کے فولادی شکنجے سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی_

اور ضیغم خان نے اسے گاڑی میں لا کر دھکیلا اور خود نے ڈیرونک سیٹ سنبھل کر گاڑی سٹارٹ کر کے فل سپیٹ پر چھوڑ دی_ "اس کے ساتھ ہی اس کے گارڈز کی گاڑی بھی تھی"_

اور نہ چھوڑوں تو_ اس کا انداز خاصا بے باک اور بے خوف تھا وہ یوں تن کر بیٹھا تھا جیسے تمام دنیا اس کی زر خرید ہو_

اس کے نڈر انداز نے علیزے کو پل بھر کے لیے کنفیوژ کر ڈالا اس نے اپنی کمزور پوزیشن محسوس کرتے ہوئے پہلے لب دانتوں تلے دبائے پھر ڈھیلے پڑتے ہوئے کمزور لہجے میں التجا کی _ !! پلیز

اس نے ضیغم خان کے سٹرنگ ویل پر رکھے مضبوط سفید ہاتھ پہ اپنا گلابی مومی ہاتھ رکھا اور اس کی طرف دیکھا "_

وہ جانتی تھی اس وقت ضیغم خان کو غصہ دلا کر اپنا ہی نقصان ہو گا "_

ضیغم خان گردن موڑ کر اس کی چمکتی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دلکشی سے مسکرایا اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا "_

آج میں تمہاری بات مان رہا ہوں کل تمہیں میرا مان رکھنا ہو گا _ ضیغم نے اس کا ٹھنڈا لرزتا ہاتھ آپنے مضبوط ہاتھ میں لیا اور اپنے لمس کی آنچ سے دہکایا پھر دبا کے چھوڑتے ہوے بولا جلدی ملیں گے اس کے ساتھ ہی گاڑی اس کی یونیورسٹی کے سامنے روک کر ایسے جانے کا اشارہ کیا "_

علیزے تو اس کی بے باکی پر پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی_"پھر غصّے سے باہر نکل کر پوری قوت سے ایک دھماکے کے ساتھ دروازہ بند کر کے تیز قدموں سے اندار کی طرف بڑ گئی"_

میری شیرنی ضیغم خان نے مسکراتے ہوئے کان میں انگلی چلائی_"اور کار اسٹرٹ کر کے لمحے بھر میں نظروں سے اوجھل ہو گیا"_

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ کلاس کی طرف بڑھی_اور پھر سیٹ پر بیٹھ کر اس نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری اور تشویش و تفکر سے ضیغم یار خان کے رد عمل کے متعلق سوچنے لگی_

یونیورسٹی میں پورے وقت وہ پریشان وڈسٹرب رہی اس لئے پریڈ آف ہوتے ہی وہ وہاں سے نکل آئی"_

****

عرشیہ اسے دیکھتے ہی کھل اٹھی زوار بھائی سے کہو سمجھا دے آپنے دوست کو ورنہ.....اس کا غصہ عروج پر تھا ہوا کیا ہے تسلی سے بتاؤ کہیں تم یونیورسٹی سے تو نہیں آرہیں جو اتنی پی ہوئی

ہو عرشیہ نے مسکراتے ہوئے گلاس میں پانی انڈیلا آخر وہ شخص اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے کیا میں اس کی زر خرید غلام ہوں یا۔۔۔۔۔کون بھئی کس کی بات کر رہی ہو؟ عرشیہ نے بیچ میں اسے ٹوکا اتنی معصوم نہیں ہو تم بنو مت وہ ناگواری سے سر کھٹکتے ہوئے بولی تم ضیغم بھائی کی بات تو نہیں کر رہی ابھی پوچھ لیتے ہیں اس نے مڑ کر دائیں جانب دیکھتے ہوئے کہا ہاں تو بھئی ضیغم بھائی میری دوست کیا کہہ رہی ہے اس کے لفظوں پر جہاں وہ پل بھر کو ساکت کھڑی رہ گئی وہیں ایک کتابیں تلاش کرتا ضیغم جس کی پیٹھ تھی ان کی جانب وہ مڑا تھا اتنی تیز دھوپ میں چل کر آنے کے باعث وہ اس نیم اندھیرے کمرے میں ایک طرف کھڑے ضیغم خان کو دیکھ نہیں سکی تھی یا پھر غصّے کے باعث اس نے توجہ ہی نہیں دی تھی اور نہ ہی جویریہ کے لفظوں پر غور کیا تھا جس نے آتے ہی کہا تھا کہ ابھی میں تمہارا ہی ذکر کر رہی تھی؟ ہاں تو کیا شکایت ہے آپ کو مجھ سے آج اس کی بد قسمتی تھی جو یونیورسٹی کے لیے اپنی کار لے آئی تھی جو کچھ ٹیم سے خراب تھی آج خوش قسمتی سے سٹارٹ ہو گئی لیکن کیا پتا تھا کہ بیچ رستے میں بند ہو جائے گی_ ابھی وہ کھڑی سوچ رہی تھی کیا کیا جائے_"

آؤ میں تمہیں ڈراپ کر دوں اپنے قریب رکتی شاندار بی ایم ڈبلیو اور پھر اس کے بلیک گلاس فولڈ ہونے کے بعد گاڑی کی ونڈو میں جو چہرہ روشن ہوا اسے دیکھ کر وہ ایک لمحے کو انگشت بدنداں رہ گئی

آنکھوں میں شناسائی کے ہزار رنگ سجائے پر شوق نظروں سے ضیغم یار خان اسے ہی دیکھ رہا تھا

اس کی گاڑی سے کچھ فاصلے پر دو گارڈ کی گاڑیاں تھی جن کو اس نے دور کھڑے رہنے کا کہہ کر خود علیزے کے پاس آ گیا کسی کچی ڈور سے بندھے

نو تھینکس۔۔۔اس نے مکمل اجنبیت سے کہتے ہوئے رخ موڑ کر پوائنٹ کو چیک کرنا چاہا اس انسان کو وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی گاڑی خراب ہونے کی بناء پر اسے گزشتہ روز سے پوائنٹ کے ذریعے یونیورسٹی جانا پڑ رہا تھا ماموں نے یقین دھانی کرائی تھی کہ آج ضرور نیو کار آ جائے گی "_ وہ فکر نہ کرے_ اس لیں آج وہ اپنی پرانی گاڑی میں یونی جانا چاہتی تھی

شکریہ کس بات کا میں اپنی خوشی سے تمہیں لینے آیا ہوں اور تمہیں میری بات ماننی ہی ہو گی_

اس کا چہرہ غصّے سے سرخ ہو گیا آنکھیں انگارہ نا جانے کیوں یہ لڑکی اس کا ضبط آزماتی تھی اور وہ بھی اس کی ہر کڑوی کسیلی بات برداشت کر جاتا تھا

وہ فطرتاً ضدی اور عادتاً غصہ والا تھا جس ماحول میں اس کی تربیت ہوئی تھی وہاں حکم دینا ہی سکھایا گیا تھا اس لیے علیزے کے مسلسل انکار کے اجنبیت اور بے نیازی و بے رخی نے اسے ضد سی دلا ڈالی تھی وہ اس کی چاہت میں اپنا رویہ و عادت تک بھلائے بیٹھا تھا اور اپنے مزاج کے برخلاف اسکی کڑوی کسیلی ہتک آمیز گفتگو برداشت کر رہا تھا مگر کب تک اس کا پیمانہ صبر لبریز ہوا جا رہا تھا_ وہ گاڑی سے باہر دھوپ میں کھڑا ہو کر اسے بول رہا تھا ڈرایور کو بھی اس نے گارڈ کی گاڑی میں بھیج دیا"_

علیزے نے اس کی بات کو نظر انداز کیا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر لوک لگا لیا شیشے وہ وہ پہلے ہی اوپر کر چکی تھی_

www.novelsclubb.com

اتنی انسلٹ پر ضیغم خان کا غصہ آسمان کو چھونے لگا آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے_اس نے ایک انگلی موڑ کر کار کا شیشہ بجایا_

لیکن علیزے نے اس کو ایک نظر دیکھ کر کان میں ہینڈ فری لگائی اور سیٹ کی پشت سے سر ٹیکا کے آنکھیں موند لیں_

بس ضیغم خان کی برداشت یہیں تک تھی_اس نے جیب سے رومال نکال کر ہاتھ پر بندھا اور پنچ بنا کر گاڑی کے شیشے پر پوری قوت سے مارا_

شیشہ ایک چھناکے سے ٹوٹا اس کے ساتھ ہی علیزے کی چیخ نکل گئی اور وہ آنکھوں پھاڑے اسے لوک کھولتے ہوئے دیکھ رہی تھی_جب ضیغم یار خان نے انداز بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر نکال لایا_

آپ سر راہ میرا اس طرح تماشا نہیں بنا سکتے چھوڑیں میرا ہاتھ اس نے اکا دکا آتے جاتے لوگوں کو دیکھتے ہوئے غصّے سے سرخ ہوتے ہوئے کہا_وہ مسلسل اپنا ہاتھ اس کے فولادی شکنجے سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

اور ضیغم خان نے اسے گاڑی میں لا کر دھکیلا اور خود نے ڈیرونک سیٹ سنبھل کر گاڑی سٹارٹ کر کے فل سپیٹ پر چھوڑ دی_"اس کے ساتھ ہی اس کے گارڈز کی گاڑی بھی تھی"_

اور نہ چھوڑوں تو اس کا انداز خاصا بے باک اور بے خوف تھا وہ یوں تن کر بیٹھا تھا جیسے تمام دنیا اس کی زر خرید ہو اس کے نڈر انداز نے اسے پل بھر کے لیے کنفیوژ کر ڈالا اس نے اپنی کمزور پوزیشن محسوس کرتے ہوئے پہلے لب دانتوں تلے دبائے پھر ڈھیلے پڑتے ہوئے کمزور لہجے میں التجا کی_

!! پلیز

اس نے ضیغم خان کے سٹرنگ ویل پر رکھے مضبوط سفید ہاتھ پہ اپنا گلابی مومی ہاتھ رکھا اور اس کی طرف دیکھا_"وہ جانتی تھی اس وقت ضیغم خان کو غصہ دلا کر اپنا ہی نقصان ہو گا"_

اس کی چمکتی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ دلکشی سے مسکرایا اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا_"

آج میں تمہاری بات مان رہا ہوں کل تمہیں میرا مان رکھنا ہو گا ضیغم نے اس کا ٹھنڈا لرزتا ہاتھ آپنے مضبوط ہاتھ میں لیا اور اپنے لمس کی آنچ سے دہکایا پھر دبا کے چھوڑتے ہوے بولا جلدی ملیں گے اس کے ساتھ ہی گاڑی اس کی یونیورسٹی کے سامنے روک کر ایسے جانے کا اشارہ کیا علیزے تو اس کی بے باکی پر پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی_ "پھر غصّے سے باہر نکل کر پوری قوت سے ایک دھماکے کے ساتھ دروازہ بند کر کے تیز قدموں سے اندار کی طرف بڑ گئی_ "میری شیرنی ضیغم خان نے مسکراتے ہوئے کان میں انگلی چلائی_ "اور کار اسٹرٹ کر کے لمحے بھر میں نظروں سے اوجھل ہو گیا"

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ کلاس کی طرف بڑھی اور پھر سیٹ پر بیٹھ کر اس نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری اور تشویش و تفکر سے ضیغم یار خان کے رد عمل کے متعلق سوچنے لگی یونیورسٹی میں پورے وقت وہ پریشان و ڈسٹرب رہی اس لئے پریڈ آف ہوتے ہی وہ وہاں سے نکل آئی اس کا ارادہ گھر جانے کا تھا"

****

صبح اس کی آنکھ دیر سے کھولی رات آریان کو سوچتے ہوئے لیٹ نیند آئی_ دیر سے اٹھنے کی وجہ سے یونیورسٹی نہیں جا سکی_

ہاتھ منہ دھو کر فریش ہو کر باہر نکلی تو_ مما اور تائی جان باتیں کر رہیں تھیں اور بھابھی ملازموں سے کام کروا رہیں تھیں_

یہ وقت ہے اٹھنے کا_ نورین بیگم نے ایسے چھاڑا_

اس نے مدد طلب نظروں سے تائی جان کی طرف دیکھا تو وہ_ فورا اس کی حمایت میں بولیں_

کوئی بات نہیں نورین_ اب اتنی دیر بھی نہیں ہوئی_ کبھی کبھار انکھ لگ جاتی ہے_

سچ تائی جان آپ میری اصلی ماں لگتی ہیں اس نے لاڈ سے ان کے گلے میں بازوؤں ڈالے_ اس کو بیگاڑنے میں تایا تائی اور اس کے باپ کا سب سے زیادہ ہاتھ تھا ہر بات میں اس کی حمایت لینا ہر ضد ماننا اس کی اور تو اور اسے آفس بھی لے جاتے تھے اس کے کہنے پر_

تم نے خوشخبری سننی_ بھابھی نے اس کے لیے ناشتہ لگاتے ہوئے کہا_

کون سی خوشخبری_اس نے انجان بن کے پوچھا_اسے لگا شاید آریان نے اپنے یو کے جانے کا گھر والوں کو بتادیا ہے_

یہ ہی کہ ہمارے آریان صاحب آج سے آفس گئے ہیں_

واٹ۔۔۔۔۔؟اس کی بے سخت چیخ نکل گئی_

تم بھی شاکٹ ہو گئی نہ_آج صبح ناشتہ پر کہنے لگا اب میں شادی شدہ ہو چکا ہو گھر میں بیٹھا اچھا لگتا ہوں_اس لیں آج سے آفس جاؤ گا،اس نے تو ڈیڈی جی سے یہ بھی کہہ دیا اس کے لیں الگ آفس بنوایا جائے_بھابھی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور اس کا کارنامہ بڑے مزے سے سنا رہی تھیں بی ناعرشیہ کی حالت دیکھے_

لیکن اس نے تو کہا تھا کہ وہ ہاراسٹریز کے لیے باہر جائے گا_عرشیہ کے دماغ میں خطرے کا الارم بجا_

مزاق کیا ہو گا تم سے ایسی بات تو اس نے کسی سے نہیں کی_بھابھی ہنسی تھیں_

کس قدر خبیث شخص ہے میں نے سوچا واقعی ہاراسٹڈی کے لیے جا رہا ہے اس لیے رات کو وہ سب_ وہ غصّے میں خود سے بولنے لگی

_ کچھ کہا تم نے

نہیں بھابھی کے پوچھنے پر ہوش میں ائی اور ناشتہ ادھورا چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئی_ بھابھی _ پیچھے سے آواز دیتی رہ گئی

اب میں اس خبیث شخص کو بتاؤں گی۔ جسے ذرا بھی شرم نہیں آئی کسی کے جذبات استعمال کرتے ہوئے_ وہ غصّے بھری کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی_ جب بھی اس کا موڈ خراب ہوتا یہ غصّے میں کوتی اس ہی طرح چکر پر چکر لگاتی تھی _

****

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ کلاس کی طرف بڑھی اور پھر سیٹ پر بیٹھ کر اس نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری اور تشویش و تفکر سے ضیغم یار خان کے رد عمل کے متعلق سوچنے لگی

یونیورسٹی میں پورے وقت وہ پریشان وڈسٹرب رہی اس لئے پریڈ آف ہوتے ہی وہ وہاں سے نکل آئی _

اس کا ارادہ عرشیہ کے گھر جانے کا تھا سیدھا عرشیہ کے گھر آئی۔۔جس کو کال کر کے اپنے آنے کا پہلے ہی بتا چکی تھی _

عرشیہ اسے دیکھتے ہی کھل اٹھی اور ایسے لے ایک روم میں اگئی جو لائبریری کے طور پر استعمال ہوتا تھا شاید_ دیوار پر کتابوں کا ریگ بنے ہوئے تھے ایک ٹیبل چیر تھا اور ایک ریلیکسنگ چیر تھی اس کے علاوا اور کچھ نہیں تھا اس روم میں یہ باقی رومز سے تھوڑا الگ روم تھا _

زوار بھائی سے کہو سمجھا دے آپنے دوست کو ورنہ.....اس کا غصہ عروج پر تھا _

ہوا کیا ہے تسلی سے بتاؤ کہیں تم یونیورسٹی سے تو نہیں آرہیں جو اتنی تپی ہوئی ہو عرشیہ نے مسکراتے ہوئے گلاس میں پانی دیا _

آخر وہ شخص اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے کیا میں اس کی زر خرید غلام ہوں یا...۔۔۔

کون بھئی کس کی بات کر رہی ہو؟ عرشیہ نے بیچ میں اسے ٹوکا _

اتنی معصوم نہیں ہو تم بنو مت وہ ناگواری سے سر جھٹکتے ہوئے بولی آج جو ہرکت ضیغم خان نے اس کے ساتھ کی تھی اس کا خون کھول رہا تھا اس وقت سے _

تم ضیغم بھائی کی بات تو نہیں کر رہی، ابھی پوچھ لیتے ہیں اس نے مڑ کر دائیں جانب دیکھتے ہوئے کہا _

ہاں تو بھئی ضیغم بھائی میری دوست کیا کہہ رہی ہے اس کے لفظوں پر جہاں وہ پل بھر کو ساکت کھڑی رہ گئی _

وہیں ایک کتابیں تلاش کرتا ضیغم جس کی پیٹھ تھی ان کی جانب وہ مڑا تھا_ جو عرشیہ کے ارجنٹ یہاں بولانے پر آیا تھا اب پانچ منٹ سے اس کا ویٹ کر رہا تھا جو اس کو یہاں چھوڑ کر جانے کہاں چلی گئی تھی_ اب علیزے کو لے کر ائی تو وہ اس کی چلاکی کو سمجھ گیا _

اتنی تیز دھوپ میں چل کر آنے کے باعث وہ اس نیم اندھیرے کمرے میں ایک طرف کھڑے ضیغم خان کو دیکھ نہیں سکی تھی یا پھر غصّے کے باعث اس نے توجہ ہی نہیں دی تھی اور نہ ہی عرشیہ کے لفظوں پر غور کیا تھا جس نے آتے ہی کہا تھا کہ ابھی میں تمہارا ہی ذکر کر رہی تھی؟

ہاں تو کیا شکایت ہے آپ کو مجھ سے وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا اس کا زیر لب مسکراتے دیکھ کر وہ جل بھن کر کباب ہونے لگی اس نے رخ موڑ کر عرشیہ کو دیکھنا چاہا جو ضیغم کے اشارے پر کمرا _خالی کر گئی تھی_ اسے عرشیہ سے اس قسم کی فضول حرکت کی قطعی توقع نہ تھی

کیا لگتی ہوں میں تمہاری کیوں ہر بار میرے رستے میں آ کھڑے ہوتے ہو تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ ایسی گھٹیا حرکت کرنے کی؟

اس کا گریبان پکڑ کر بولی وہ ایک بار پھر ہر خوف سے آزاد لگ رہی تھی_ بپھری ہوئی بھی ضیغم کے چہرے سے مسکراہٹ ایک دم غائب ہوئی

اپنے آپ کو قابو میں رکھو علیزے_ اس کے دونوں ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکے اور اپنے دونوں _ہاتھوں میں لے کر بولا

اس کی آنکھوں سے چھلکتی برہمی اور چہرے سے برستی ناگواری پر وہ درزیدہ نظروں سے اس کا _پرکشش چہرہ دیکھتے ہوئے تھوڑا نرم پڑا اور بولا

_ بہت کچھ کبھی ان پیاسی آنکھوں میں بھی جھانک کر دیکھو جہاں تم ہی تم بسی ہو

اس کے قرب کی دلفریب خوشبو اور گہری محبت چھلکاتی نظروں اور لفظوں پر اس نے تلخی سے کاٹ دار لہجے میں کہا_ مجھے نفرت ہے اور فضول قسم کی چاہتوں سے یہ وہ دانہ ہے جو شکاری شکار پھانسنے کی کوشش میں سب سے پہلے ڈالتا ہے میں ان جملوں اور لفظوں سے متاثر ہونے والی نہیں_

_اس کے نفرت انگیز لفظوں پر اس کے چہرے کا رنگ توہین سے سرخ پڑ گیا

تم نے ایک بار نہیں دو بار نہیں ہزار بار میرے جذبوں کی توہین کی ہے_ بار بار میری عزت نفس میری غیرت کو اپنے غرور و ضد کے پیروں تلے کچلا ہے_ میں اپنا وقار مرتبہ اپنی آنا بھول کر تمہارے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہوں اور تم_ اس نے شدید مشتعل ہو کر اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر دیوار سے لگایا_ دیوار ریگ علیزے کی کمر میں زور سے لگی جس سے درد کی ایک لہر اٹھی مگر اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا اپنا درد چھپانے کی پرانی عادت تھی اس کی وہ چپ چاپ اس دیوانگی دیکھ رہی تھی جس کی گرم سانسیں علیزے کا چہرہ جھلسا رہیں تھیں_

یہ آپ کی سوچیں ہیں_ وہ اس کی بات قطع کر کے ناگواری سے بولی_ اس کی اتنی قربت علیزے کو جھلسا رہی تھی_

اب میں تمہاری سوچیں دیکھوں گا_ ایک ہاتھ سے اس کا منہ پکڑ کے بولا اس کا لہجہ اس کی آنکھوں مسلسل شعلے برسا رہی تھیں_

مجھے لگتا ہے آپ سچ مچ پاگل ہو گئے ہیں_

شدید ترین عشقِ کی آخری سٹیج دیوانگی ہے مگر میں مجنون کی طرح نہ صحراؤں میں پھروں گا نہ رنجے کی طرح پہاڑ کھودوں گا میں_

جھوڑیں جانے دیں مجھے_ کچھ نہیں سننا مجھے_ متوحش اور نم لہجے میں بولی اب درد اسے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا_

ضیغم کو بھی اپنی زیادتی کا احساس ہو چکا تھا وہ ایک دم اس کو چھوڑ کر دور ہوا_ یہ لڑکی اس کی برداشت کیوں آزماتی تھی_

تم اتنی بے یقین کیوں ہو ایک بار اعتبار تو کرو میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا دنیا کی ساری خوشیاں تمہارے قدموں میں لا کر رکھ دوں گا_ اب کی بار اس کا لہجہ نرم تھا_

میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ آپ میرا پیچھا چھوڑ دیں مجھے سکون سے جینے دیں_

ضیغم خان نے اضطراری کیفیت میں اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بے بس لہجے میں کہا_

یہی سوال اگر میں بھی کر دوں تو اس نے پتھر بنی اس پری چہرے کو دیکھا جسے صرف اپنا سکون عزیز تھا اس پر سختی کر کے بھی خود بے سکون ہوتا تھا_

کیوں میں نے کیا کیا ہے میں آپ کا ہر گز پیچھا نہیں کرتی پھر رہی آپ کو ڈسٹرب نہیں کر رہی اور نہ ہی فون کر کے پریشان کر رہی ہوں وہ زہر خند لہجے میں بولی_

میرے دھیان کے پردوں پر جو تمہارا عکس ٹھہر چکا ہے وہ لمحہ بھر کو بھی میرے ذہن کو تمھاری یاد سے غافل نہیں ہونے دیتا اس کا کیا کروں؟ بڑا بے بس اور دہائی دیتا لہجہ تھا_

اپنے دماغ کا علاج کروائیے وہ تلخی سے کہہ کر سر جھٹکتی اسے ایک طرف ہٹا کر باہر کی جانب بڑھی تھی_ اس کے جاتے ہی ضیغم نے ہاتھ زور سے دیوار پر مارا_

_علیزے کہاں گئی عرشیہ کو لڈر نگ لے کر آئی تو وہ جا چکی تھی

یوں لگتا ہے سسٹر میں آپ کی اس پتھر دل دوست کو کبھی موم نہیں کر سکوں گا ضیغم خاصا

_مایوس تھا

_ اس کے آزردہ لہجے پر عرشیہ مسکراتے ہوئے بولی ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں

زوار کی طرح وہ بھی اسے بچپن سے بہنوں کی طرح مچھتا تھا عرشیہ بھی اسے بھائیوں کی طرح سمجھنے لگی تھی چاہتی تھی اس کی دوست کو بھی محبت کرنے والا ہمسفر مل جائے زوار بھائی سے ان کے عشق کے قصے سن کر وہ دیوانی ہو گئی تھی ان کی_ آریان سے تو ان سب کی امید رکھنا ناممکن

_تھا اسیے تو بس تنگ کرنا ہے ساری زندگی

عرشیہ کے لفظوں پر وہ بھی مسکرایا ایسے اس سے اتنی سمجھ داری کی باتوں کی امید نہیں تھی

علیزے بہت سوفٹ نیچر کی ہے مگر اس معاملے

(محبت و عشق) میں ہمیشہ ہی میں نے اسے ناراض ہی دیکھا ہے اور شادی کا تو نام بھی سننا پسند نہیں کرتی و گرنہ اتنی حسین لڑکی فلسفے کی موٹی موٹی کتابوں میں سر کھپانے کے بجائے اپنے شوہر کے ساتھ زندگی انجوائے کر رہی ہوتی _

اسے خاموش دیکھ کر وہ بولی دراصل علیزے کے والدین حیات نہیں ہیں اور ماضی میں کوئی ایسا تلخ واقعہ گزرا ہے جو اس کے دل کا ناسور بن گیا ہے اور جب تک یہ ناسور ختم نہیں ہو گا اس کی تلخی اور نفرت ہنوز برقرار رہے گی _

ٹھیک ہے اب میں اس ناسور کا علاج اپنی محبت سے کروں گا_ وہ بھی اپنے طریقے سے وہ تو بے اعتبار کی سرحد پر کھڑی تھی تمام دنیا سے ہی متنفر نظر آتی ہے آرام سے اسے مان نا نہیں ہے _

تم سناؤ آریان تو ٹھیک ہے نا تمہارے ساتھ اب بھی پریشان تو نہیں کرتا تمہیں_ وہ اس کی اور آریان کی لڑائیوں کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا _

مت پوچھیے ضیغم بھائی اس کمینے نے مجھ سے جھوٹ بولا کر نکاحِ کیا ہے وہ کوئی باہر نہیں جا رہا _

او یہ تو بہت غلط کیا اس نے_ اب وہ مسکراتے ہوئے اس کی پلاننگ سن رہا تھا جو ایسے بدلا لینے _ کے لیے بنا رہی تھی_ ہلانکہ وہ جانتا تھا آریان کا جھوٹ بھی

****

آج کل لینڈ لائن نمبر پر خاموش کال کچھ زیادہ ہی آ رہی ہیں_ رات کے کھانے پر مامی جان نے _ کہا

کون میری خوبصورت آواز سنا چھاتا ہے_ شفا شرارت سے بولی جو ابھی اٹھارہ سال کی تھی_ بی ایس سی کے امتحان پاس کرنے کے بعد وہ گھر میں فارغ تھی اس لیے اس کا کام کھانا اور سونا تھا _

ماموں مامی اور اپنے روم میں گئے ہی تھے جب فون کی بیل بجنے لگی_ شفا اچھلتی کودتی فون کی _ طرف دوڑی

_ہے۔۔ہیلو..."ریسیور اٹھانے تک آس کی سانس پھول چکی تھی

www.novelsclubb.com

یہ ہے ہیلو کیا ہوتا ہے؟" ضیغم دوسری طرف مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا اسے وہ علیزے کے رشتے سے بہن ہی سمجھنے لگا تھا_ اس کی ملازمہ نے بتایا تھا جس کو اس نے علیزے کی انفارمیشن _ کے لیے رکھا تھا کہ ان کے گھر میں صرف شفا ہی نٹ کھٹ ہے

_ کس سے بات کرنی ہے_ وہ حیران ہوئی

_ اگر میں کہوں آپ سے

اس کی آنکھیں پھیلیں_ مگر میں تو آپ کو نہیں جانتی_ وہ جتنی شرارتی تھی اتنی ہی ڈرپوک اور _ ذرا سی اونچی آواز پر سہم جانے والی بھی

_ مگر ہم جانتے ہیں آپ کو آپ شفا بات کر رہی ہو

_ اس کے پر یقین لہجے پر اس کی ہتھیلیوں میں پسینہ آگیا

مارے ڈر خوف کے اس نے کھبراہٹ میں ریسیور کریڈل پر ڈال دیا_ تبھی علیزے نے پیچھے _ سے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تو وہ چیخ مار کر اچھل پڑی

کیا فضول حرکت ہے شفا_ علیزے نے اسے ڈانٹا اور مسلسل بیل پر ریسیور اٹھانا چاہا تو شفا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا_

نہیں نہیں علیزے آپی کال مت اٹھاؤ_

مگر کیوں_ وہ سخت کوفت زدہ ہوتی اس کی بے وقوفوں والی حرکت پر_

نجانے کون بدمعاش ہے میرا نام تک صحیح بتا رہا ہے_ وہ خوفزدہ ہو کر بولی_

کمال ہے وہ تو تمہاری سریلی آواز سننا چاہتا ہے_ اور تم گھبرا رہی ہو بدمعاش کہہ رہی ہو اسے_ علیزے نے ئ شریر لہجے میں اسے ٹوکا_ تم کتنے شوق و جوش سے دوڑتی ہوئی آئی تھیں بھئی_

ہو سکتا ہے ماموں کا کوئی دوست ہو_ علیزے نے رہسیور اٹھایا تھا_

"ہیلو

زہے نصیب آپ کی آواز تو سنائی دی_ وہ بڑی لگاوٹ سے کہہ رہا تھا_

www.novelsclubb.com

_کون بول رہے ہیں آپ

وہ جان کر انجان بنی اخر اس کی پوزیشن کا معاملہ تھا شفا اس کے سر پر کھڑی تھی اس نے اپنا

_موبائل بھی بند کر رکھا تھا اس کی وجہ سے

آپ کا ہونے والا شوہر بول رہا ہوں_ وہ کہہ کر دھیمے سے ہنسا_ اس کے تو تلوؤں سے جلی سر پر

_بجی

_شٹ اپ_ "اس نے کھولتے ہوئے رہسیور کریڑل پر رکھنا چاہا

نہ نہ نہ اگر فون بند ہوا تو میں بار بار رنگ کروں گا اس وقت تک جب تک تم میری بات نہیں

سنو گی_ دوسری طرف وہ ہنستے ہوئے تیز لہجے میں بولا_ اس کی وجہ سے ہی علیزے نے اپنا

_موبائل نمبر اوف کر رکھا تھا لیکن اس نے ایک نیا طریقہ ڈھونڈ لیا تھا اس کو تنگ کرنے کا

مجھے بکواس سننے کی عادت نہیں ہے نہ میں اجنبوں سے بات کرتی ہوں_ وہ تلخ لہجے میں بولی

اجنبی۔۔۔۔؟دوسری طرف سے قہقہہ لگایا گیا_ شاید تمہیں ہماری آخری ملاقات یاد نہیں

_

علیزے اس کی بات سمجھ کر سرخ ہو گئی کچھ غصّے کچھ شرم سے عرشیہ کے گھر پر وہ اس کے کتنا قریب تھا_

مینٹل اسپتال فون کرو_ وہی تم جیسوں کے لیے بہترین جگہ ہے_ یہ کہہ کر رسیور کریڈل پر پٹخا_

کیا ہوا وہی لفنگا تھا ناں_ کیا اسے آپ کا بھی نام پتا ہے" پاس کھڑی شفا نے فکر مند سے پوچھا اب کال اٹھانے کی ضرورت نہیں_ اس کے بگڑے تیوروں سے شفا کو اس کے غصّے کا اندازہ ہو گیا تھا_

علیزے تمہیں تمہارے ماموں تمہیں سٹڈی روم میں بلا رہے ہیں_ نزاہت بیگم_ نے اس کو اکر بولا_

جی مامی_

ماموں آپ نے مجھے بلایا تھا_ اس نے اندر آتے کہا_

یاں بیٹا یہاں اکر بیٹو انہوں نے اسے اپنے پاس بٹھایا

پڑھائی کیسی چل رہی ہے کوئی پرابلم تو نہیں انہوں نے گفتگو کو آگے بڑھایا

_ نہیں کوئی نہیں_ اس نے سر جھکا کر کارپٹ کو تکتے ہوئے کہا

جاوید شیرازی سے تو تم اچھی طرح جانتی ہو_ انہوں نے اس کو خاموش دیکھ کر اصل بات پر

_آئے اور اس کی سوالیہ نظروں پر پھر سلسلہ کلام جوڑتے ہوئے بولے

_انہوں نے اپنے بیٹے احتشام کے لیں تمہارا رشتا مانگا ہے

_ سکندر احمد نے اس کے سر پر دھماکا کیا تھا

لیکن ماموں میں۔۔۔۔میں ابھی ذہنی طور پر اس سب کے لیے تیار نہیں ہوں_ ان کی بات پر

_اس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا تھا اور لہجے میں غصے ضد کے رنگ نمایاں ہو گئے

بیٹا علیزے ایک دن تو تمہیں شادی کرنی ہے_ مجھے اپنی بہن سے کیا گیا وعدہ بھی پورا کرنا ہے_

_ اور وہ لڑکا بہت اچھا ہے شریف ہے خاندانی ہے

انہوں نے نرمی سے ایسے سمجھانا چاہا

پلیز ماموں_میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی_اس نے اضطراری کیفیت میں اٹھتے ہوئے قطعیت سے کہا_

مجھے تم سے بہت محبت ہے اپنی اولاد سے بڑھ کر میں نے تمہیں چاہا ہے"اور تمہاری ہر بات مانی ہے کیا تم میرا مان نہیں رکھو گی_

ان کے غمزدہ لہجے پر اس نے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا_

میں آپ کا مان نہیں توڑوں گی اور نہ آپ کا وعدہ جھوٹا ہونے دوں گی مگر مجھے ذہنی طور پر سیٹ ہوئے کے لیے کچھ وقت چاہیے_وہ انہیں یوافسردہ نہیں دیکھ سکتی تھی_

جیتی رہو خوش رہو_سکندر احمد اس کا ہاں میں جواب سن کر خوش ہو گئے_اس کی طرف سے بے حد پریشان رہا کرتے تھے کیونکہ ہمیشہ ہی وہ شادی سے انکار کرتی آئی تھی اور اب جب کہ ان کی بیٹی تحریم کی بات اس کے خالہ کے بیٹے سے ہو چکی تھی تو وہ چاہتے تھے تحریم کے ساتھ اس کی بھی شادی ہو جائے_چونکہ وہ اس کے مزاج سے اچھی طرح واقف تھے اسی لئے اسے بلیک

میلنگ کے ذریعے اس ہے راضی کر چکے تھے ک وہ شادی کے لیے مان گئی اب چاہنے جند مہینے بعد ہاں کرتی اب وہ ان کے عہد اور زبان کی پابند ہو چکی تھی_

اپنے کمرے میں واپس اکر وہ بے حد ڈسٹرب تھی_ اس کی زندگی کی کتاب میں لفظ شادی لفظ نہیں لکھا تھا اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ چند مہینوں بعد فائنل سے فارغ ہو کر وہ ماموں جان سے ایسا کون سا بہانہ کر سکے گی_ کہ وہ اس ذکر کو چھڑ دیں_

****

آج سنڈے تھا عرشیہ نے علیزے کے گھر جانے کا سوچا_ جو اس دن کے بعد سے نا تو عرشیہ کی کال ریسیو کر رہی تھی نا بات کرنے کو تیار تھی_

وہ تیار ہو کر لاونج میں تائی جان اور موم کے پاس آریان نیم دراز دیکھ کر اس کے دماغ میں چنگاریاں سی بھڑکنے لگیں_

اس کو نظر انداز کر کے اپنی ماں سے جانے کے لیے اجازت مانگ رہی تھی جو اسے جانے نہیں دے رہیں تھیں_

اب اس کا دل چاہ رہا ہے تو جانے دو_ تائی جان نے ہمیشہ کی طرح اس کی حمایت کی تو وہ فورا جانے کو پلٹی_

جاؤ گئی کیسے_ نورین بیگم نے پوچھا_

ڈرائیور کے ساتھ_ "وہ پلٹے بغیر بولی_

ڈرائیور گروسری کا سامان لے نے گیا ہے کوئی فارغ نہیں_

اتھو آریان چھوڑ کر آؤ اسے_ تائی جان نے پاس لیٹے آریان کو کہا_

میں چلی جاؤ کی اکیلے پہلے بھی کئی بار_ وہ جھنجلا کر بولنے لگی تو نورین بیگم نے اس کی بات کاٹ دی_

پہلے کی اور بات تھی اور جب ایک سہولت موجود ہے تو خوخوار پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے_

موم مجھ سے بائیک پر نہیں بیٹھا جاتا_ وہ تپے ہوئے چہرے کے ساتھ کہہ رہی تھی_

www.novelsclubb.com

آریان نے آنکھ کھول کر ایک نظر اس کے غصے سے تپے ہوئے چہرے پر ڈالی_ صاف لگ رہا تھا _اس کے ہر جھوٹ سے واقف ہو چکی ہے_ اس نے گہری سانس لی

آریان کے ساتھ جاؤ ورنہ گھر میں بیٹھو آرام سے چچی جان نے ایسے اتنی بحث پر ڈانٹ دیا

_آریان آٹھ کر بالوں میں ہاتھ پھیر کر سنوارنے لگا

_چلو۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہہ کر باہر نکل گیا جیسے پتا ہو اس نے آنا ہی ہے

تائی جان پلیز یوں اچھا نہیں لگتا وہ بے بسی سے بولی

تو میری جان ویسے بھی تو اچھا نہیں لگتا تم اکیلی جاؤ۔۔۔آج کل کے حالات تو ویسے بھی تم جانتی ہو_ اور پھر سب سے بڑی بات واپسی پر کیا کرو گی_ تائی جان کی تقریر سن کر وہ بے بسی سے باہر _نکل گئی

آریان نے اپنی ہیوی بائیک کو اسٹارٹ کرتے ہوئے ایک نظر اس کے تنے ہوئے چہرے پر ڈالی _اور دل میں بولا

جل تو جلال تو۔۔۔آئی بلا کو ٹال تو۔۔۔؟

وہ خوموشی سے اس کے پیچھے بیٹھ گئی اور پھر علیزے کے گھر پہنچے تک وہ کچھ نہیں بولی_آریان نے بھی ایسے چھیڑنے کی جرات نہیں کی

واپس کب تک لے نے آؤں_وہ اتر کر اندر کی طرف بڑھی تو آریان کو اسے مخاطب کرنا ہی پڑا

وہ کوئی جواب دیئے بغیر گھر کے اندر چلی گئی_تو وہ سر پر ہاتھ پھیر کے رہ گیا

****

علیزے ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچو ذرا_وہ اچھے انسان ہیں اور تم سے محبت بھی بہت کرتے ہیں اور اپنے۔جذبوں کی طرح مخلص اور سچے ہیں_اور تمہیں ان کی سچائی کا کیا ثبوت چاہیئے___عرشیہ نے زچ ہو کر کہا_آج عرشیہ آیسے سمجھانے اور منانے ائی تھی

اول تو میں نے کوئی ثبوت نہیں منگا دوسری بات مجھے شادی کرنی ہی نہیں تو پر میں کیوں کسی کے مطلق سوچوں_اس نے تنگ اکر کہا

سچی محبت ہر کوئی نہیں کرتا اور نہ ہی ہر کسی کا نصیب بنا کرتی ہے_ تم خوش قسمت ہو جو اتنا چاہنے والا اعلیٰ اسٹینڈ کے مالک ضیغم خان تمہارا طلب گار ہے علیزے نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر _کہا_ میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں

میں خوش بھی ہوں اور مطمئن بھی مجھے اپنی زندگی میں کسی ضیغم خان جیسے فضول شخص کی ضرورت نہیں ہے جو اپنی ضد کو محبت و چاہت کا نام دے کر مجھے جیتنے کی کوشش کرے مجھے پریشان ڈسٹرب کرے یہ بات اپنے خاص بھائی کو اچھی طرح سمجھا دو_ اس نے عرشیہ کا ہاتھ _ہٹاتے ہوئے بے رخی سے کہا

تم کسی نا کسی سے تو شادی کرو گی نہ تو وہ ضیغم بھائی کیوں نہیں عرشیہ نے ہار نہیں مانی

اگر مجھے شادی ہی کرنی ہو گی تو پھر احتشام برا نہیں ہے اور ویسے بھی وہ ماموں جان کی پسند ہے_ _وہ تلخی سے مسکرائی

کیا ضیغم بھائی کے لیے تمہارے دل میں کوئی جگہ نہیں ذرا برابر بھی نہیں؟ عرشیہ کو دکھ ہوا _ تھا_ کتنی آس و امید سے اس کے پاس آئی تھی وہ اور وہ علیزے نے اسے مایوس کیا تھا

چھوڑو اس بورٹاپک کو ہم آپس میں اچھی دوست ہیں اور میں چاہتی ہوں تم آئندہ کسی تھرڈ پرسن کے لیے مجھ سے بات نہ کرو_

عرشیہ تم میری واحد دوست ہو اور میں ضیغم خان کے وجہ سے اپنے اور تمہارے درمیان کوئی تلخی نہیں چاہتی وہ اس کی ناراضگی دیکھ کر بولی_

ٹھیک ہے علیزے میں کچھ نہیں بولوں گی اس معاملے میں لیکن اگر ضیغم بھائی نے اب اپنی مرضی کی تو تم مجھ سے شکایت نہیں کرو گی_ علیزے نے بھی اس ٹاپک کو ختم کرنا چاہا جب دونوں ہی اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں تو وہ کیا کر سکتی ہے_

****

www.novelsclubb.com

ہیلو ہیلو۔۔۔؟ ضیغم خان موبائل کان سے لگائے بیڈ پر نیم دراز تھا_ دوسری طرف لائن کٹ چکی تھی_

ہوں۔۔۔ تو علیزے تیمور یہ وقت بھی انا تھا مجھ پر_ اس نے منہ سے ڈھیر سارا دھواں نکالتے ہوئے سوچا_ میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ تمہاری ظالم آنکھوں کی گہرائیوں میں ڈوب کر

محبت کا مزا چکھا تھا_ اپنی زندگی میں 'میں نے بہت حسین ترین چہرے دیکھے ہیں_ مگر تم میں ایسی کیا بات ہے جو میں خود کو اپنوں کو بھول بیٹھا ہوں اپنے کیسی کام تک کا ہوش نہیں_ کتنے ہی دن ہو گئے ہیں وہ حویلی نہیں گیا_

انہیں سوچوں میں مصروف تھا جب اس کا موبائل رنگ ہوا_ نمبر دیکھا تو بابا جان کا نمبر تھا_

اسلام و علیکم۔۔۔۔ بابا جان

وعلیکم السلام۔۔۔ کیا بات ہے صاحب زادے_ آج کل کہاں ہوتے ہو_ نہ آفس میں دل لگتا ہے تمہارا نہ پارٹی کے کسی کام پر توجہ ہے ایک مہینے سے تم حویلی نہیں آرہے ہو کچھ خاص مصروفیت ہے کیا_ فون سے شبیر علی خان کی بھاری رعب دار آواز گونجی

میں ایک دو دن میں چکر لگاوں گا_ اس نے بھی کچھ بے زاری سے کہا_

تم کل ہی آرہے ہو بس ہمیں اور کچھ نہیں سننا_ یہ کہہ کر شبیر علی خان نے کال کاٹ دی_

ضیغم خان نے حیرت سے موبائل کو دیکھا اس کی ہر ناجائز بات کو بھی سن کر خوش ہونے والے اس کے باپ کو کیا ہوا آج_ آج ان کے انداز میں حکم اور رعب تھا چو اس نے اپنے لیے بچپن میں بھی محسوس نہیں کیا_

کہیں باباجاں کو علیزے کے بارے میں تو پتا نہیں چل گیا_ مجھے کل گاؤں جا کر باباجان کی غلط فہمی دور کرنی ہو گی_ ورنہ وہ علیزے اور اس کی فیملی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں کیا پتا وہ ان کو کہیں غائب ہی کروا دیں_ پہلے بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہے مگر اب سوال اس کی زندگی کا ہے جس پر وہ آنچ بھی نہیں آنے دے سکتا_

****

www.novelsclubb.com

آج ایک ہفتہ ہو چکا تھا آریان سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی_ اب تو اس نے بھی ایسے تنگ کرنے اور بات کرنے کے لیے دوسرا ستاڈھونڈ لیا تھا_

ابھی وہ چائے دے کر روم سے باہر نکلی تھی جب اس کا ایک اور اوڈر آیا_ عرشی میری یہ شرٹ تو پریس کر دو_

_ مگر کل ہی تو سارے کپڑے پریس کیں تھے میں نے_ اس نے ایک ایک لفظ چبا کے بولا

ہاں وہ سبھیٔ مجھے پسند نہیں یہ میں کل ہی لایا ہوں اس لیے یہ ہی پریس کر دو اس نے بڑے

_ اطمینان سے کہا

تم اپنے شوہر کا اتنا سا کام نہیں کر سکتی کیا چچی جان کی بات یاد نہیں_ اس نے لاپروائی سے کہا

"_ آخری بات پر دھمکی دینا نہیں بھولا

کل سے اس نے عرشیہ کو اپنے کاموں میں لگا کر گھن چکر بنایا ہوا تھا وہ کسی بات سے منا کرتی تو وہ

فوراً چچی جان کے سامنے مظلوم بن جاتا_ اسے عرشیہ کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آرہا تھا_ اس

_ کی جنگلی بلی کیسے بھیگی بلی بنی ہوئی تھی آج کل

کیوں نہیں سر تاج یہ تو میرا فرض ہے اور آپ کا حق_ "یہ کہتے ہی آریان ملک کو حیران چھوڑ کر

چپک سے کمرے سے باہر نکل گئی_ پیچھے وہ حیران پریشان سا کھڑا رہ گیا نہ منہ بنایا نہ منہ ہی منہ

"_ میں گالیاں دی اللہ خیر کرے

_ بھگتے ہوئے کمرے میں آکر فورن واشروم میں گھس کر دس بار کولیاں کر کے استغفار پڑھا

****

کل سے اس نے عرشیہ کو اپنے کاموں میں لگا کر گھن چکر بنایا ہوا تھا وہ کسی بات سے منا کرتی تو وہ فوراً چچی جان کے سامنے مظلوم بن جاتا_ اسے عرشیہ کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آرہا تھا_ اس کی جنگلی بلی کیسے بھیگی بلی بنی ہوئی تھی آج کل_

کیوں نہیں سر تاج یہ تو میرا فرض ہے اور آپ کا حق_" یہ کہتے ہی آریان ملک کو حیران چھوڑ کر چپک سے کمرے سے باہر نکل گئی_ پیچھے وہ حیران پریشان سا کھڑا رہ گیا نہ منہ بنایا نہ منہ ہی منہ میں گالیاں دی اللہ خیر کرے_"

بھگتے ہوئے کمرے میں آکر فورن واشروم میں گھس گئی دس بار گولیاں کر کے لاہول پڑھا_

کمینا زلیل گننا مسنا_ آج اس کو بناؤں گی بہت شوق ہے نا بیوی سے کام کروانے کا شرٹ پریس کر کے اس نے کچھ شرٹ پر لگایا_ اور ہنگ کر کے اپنے کارنامے کو دیکھنے لگی_

او میرے سرتاج آپ کی فیورٹ شرٹ جو آپ کو ہمیشہ یاد رہنے والی ہے_ دل کھول کے ہسنے کے بعد اس نے شرٹ لے جا کر آریان کو پکڑای اور آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت سے پوچھا_ اور "_ کوئی کام ہے سرتاج

_ ہاں!! نہ نہیں کچھ نہیں اس کو خطرے کی گھنٹی سنائی دے رہی تھی

آریان نے مشکوک انداز میں شرٹ کو الٹ پلٹ کے دیکھا کہیں جالا تو نہیں دی مگر اسے اس _میں ایسا کچھ نظر نہیں ایا_ اس نے سر جھٹکا اور آفس کے لیں ریڈی ہونے چلا گیا

بلیک تھری پیس سوٹ میں وہی شرٹ بہنے ڈائنگ روم میں ایا عرشیہ کی آنکھوں میں اس کو دیکھ _ کر چمک بڑھ گئ

_ پڑے پاپا کیا میں بھی آج آفس چلوں

"_ ابھی کمال صاحب کوئی جواب دیتے آریان بول پڑا_ کوئی ضرورت نہیں کیا کرو گئ تم وہاں تم کون ہوتے ہو اسے منا کرنے والے میری بیٹی

جائے گی بعد میں بھی اسے ہی سنبھالنا ہے اپنا بزنس_"تایا جان نے آریان کو چھڑکا چچی جان کو بھی اس کا آفس جانا پسند نہیں تھا مگر کیا کر سکتی تھیں وہ اپنے باپ اور تایا کی بے حد لڈلی تھیں "_باپ ابھی تھا نہیں تو تایا سے اپنی منوالی بعقی سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے

عرشیہ آفس میں اکر سیکٹری سے باتوں میں مصروف ہو گئی بڑے پاپا زوار بھائی اور اریان میٹنگ میں تھے اب بس اسے آریان کا انتظار تھا وہ آفس روم میں اکر ایک کونے میں بیٹھ کر اس کا ویٹ "_کرنے لگی

ابھی میٹنگ شروع ہوئے دس منٹ ہی ہوئے تھے جب آریان کو اپنی کمر پر جلن محسوس ہوئی _اس نے نظر انداز کیا مگر چلن بڑھتی جا رہی تھیں

اب تو گردن اور بازوؤں پر بھی ہونے لگی تھی_اس نے ٹائی ڈھیلی کی اور کمر کو سیٹ سے رپ _کرنے لگا لیکن بار بار باپ کے دیکھنے سے سیدھا ہو کر بیٹھ نا پڑ رہا تھا

مگر کب تک اب اس کی برداشت جواب دے گئی تو دونوں ہاتھوں سے کسی بندر کی طرح _کھو جانے لگا

آریان کیا کر رہے ہو سیدھے بیٹھو کمال ملک نے غصے سے دھمی آواز میں غراتے ہوئے کہا_ سب لوگ دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے اسے دیکھ کر_ مگر ہوش کسے تھا_ وہ اپنے کام میں مصروف تھا _

گیٹ آؤٹ آریان ملک_ "جمال ملک دھاڑے_ ان کی دھاڑ پر ہوش میں آتے ایک سیکنڈ سے پہلے آریان میٹنگ روم سے باہر تھا_

"_ اپنے روم میں آتے آتے اس کو دانتوں پسینہ آگیا_ "پہلی فرصت میں وہ شاور لینے گوسا کب سے سوفے کے پیچھے اس کے انتظار میں بیٹھی عرشیہ نے موبائل اس کی جگہ پر سیٹ کیا اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی_ اب بس آریان کے باہر انے کا انتظار تھا جب میگا اپیسوٹ سٹارٹ ہو گی_

آدھا گھنٹہ ہو گیا ابھی تک آیا کیوں نہیں کہیں پاؤڈر زیادہ تو نہیں ہو گیا کہیں پورا دن واشروم میں ہی گزار دے_ وہ بیٹھے بیٹھے خود سے ہی باتیں کر رہی تھی_

جب ہی واشروم کا دروزہ کھولنے کی آواز آئی_ عرشیہ نیچے ہو کر بیٹھ گئی_"آریان نے پیون کو انٹر کوم پر ایک شرٹ لانے کو کہا مارکٹ سے_"خود وہ پینٹ میں تھا_"

پندرہ منٹ ہو گئے پیون نہیں ایا اسے ڈر تھا ڈیڈ نہ آجائیں اب تو میٹنگ بھی ختم ہونے والی ہے_"

کیا کروں اس نے واشروم میں جا کر اپنی شرٹ دیکھی شاید کوئی معجزہ ہو جا اور اس شرٹ میں سے وہ بیماری نکل جانے_

"_اس ہی بات کا فائدہ اٹھا کر عرشیہ روم سے باہر نکل گئی

ابھی آریان واشروم میں کھڑا سوچ ہی رہا تھا کی شرٹ دھوئے کہ نہیں جب ہی عرشیہ آندھی طوفان کی طرح روم میں آئی_

_آریان کہاں ہو جلدی باہر آؤ تایا جان تمہیں بولا رہے ہیں بہت غصے میں ہیں

ک کیا۔۔۔؟

اب میں کیا کروں عرشی میرے پاس کوئی شرٹ نہیں اس نے بے بسی سے اپنی دوشمن سے ہی مدد مانگ لی_"

اونواب کیا ہوگا_"

جب ہی اس کی نظر سوفے پر پڑی قمیض پر گئی جو اس نے خود رکھی تھی_ اس نے جھٹ وہ قمیض اٹھا کر آریان کو پکڑای_ یہ لو پہنو اور نکلو جلدی'

یہ یہ کیا ہے_ یہ میں پہنوں گا ہر گز نہیں میری عزت کا سوال ہے یہ تو کسی شادی میں ڈھول بجانے والے کی لگتی ہے_" آریان نے پیلی زرد رنگ کی قمیض کو ایک طرف پھینک کر کہا

دیکھ لو جان پیاری ہے یا عزت تایا جان ابھی آگئے تو عزت کے ساتھ ساتھ جان بھی جائے گی_

اوکے بٹ تم کسی کو بتانا نہیں_" اس نے دو منٹ سوچنے کے بعد کہا

ارے میں اپنے سر تاج کی بے عزاتی کروا سکتی ہوں کیا_ اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا_

آریان وہی بیلی شرٹ پہن کر آفس سے باہر نکلا_اس کے ساتھ ہی عرشیہ بھی باہر ائی موبائل میں مووی بناتے ہوئے_

پیلی ڈھلی ڈالی گٹنو سے نیچے تک کی قمیض جس میں دو بڑی بڑی دونوں سائیٹوں پر لگی جیب جو چلتے ہوئے ادھر ادھر آریان سے پہلے ہی قمیض کو اگے لے جا رہی تھیں,اس کے نیچے کالی ڈرس پنٹ وہ کوئی عجو لگ رہا تھا"_

اب سین یہ تھا آریان صاحب جہاں جہاں سے گزرتے پہلے تو لوگ حیران ہوتے پھر منہ نیچے کر کے ہستے ہوئے نکل جاتے کچھ لوگ قہقہہ لگا کر ہس نے لگے جس کو آریان کی گھوری نے بند کیا"_

www.novelsclubb.com

اس کی بد قسمتی کہ لیفٹ بند تھی یا خدا میرے ساتھ ہی ایسا کیوں آج صبح اٹھ کر کس منحوس کا منہ دیکھا تھا_

پیچھے عرشیہ نے اس کو پنچ دیکھیا کیوں کے صبح اس کا ہی منہ دیکھا تھا اس نے_

آریان اچانک ہی پیچھے گوما تو عرشیہ نے فورا ہاتھ نیچے کیا_

_ووہ مچھر تھا_اس نے بوکھلاہٹ میں کہا

_ اب تم اکیلے ہی جاؤ یہاں سے گھر میں تایا جان کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتی ہوں

_ آریان سیڑیوں کی طرف بڑھ گیا_جانے کیسے آریان گھر پہنچا

_ کب سے اپنی ہنسی کنڑول کرتی عرشیہ نے قہقہہ لگایا اور ہنستی ہی چلی گئ

عرشیہ آرام سے اکر اس کے آفس میں بیٹھی_اور موبائل میں آریان کی ویڈیو دیکھنے لگی_پر

_فیسبک'واٹس ایپ'انسٹا گرام'پر تصویریں ویڈیوز شیئر کر دی

بس ہو گیا کام_اس نے ایک بھرپور انگڑائی لی_آج میں نے بہت محنت کی ہے_اس نے خود کو

_ہی داد دی_چلو آریان بابو آپ تو ایک دن میں ہی مشہور ہو جاو گے_اس نے قہقہہ لگا کے کہا

آریان گھرایا اور کسی سے بھی بات کیئے بغیر اپنے روم میں گھس گیا شاور لے کر سو گیا اب شام کو

_ ہی اٹھنے۔کا ارادہ تھا اس کا

****

شام میں گھر آتے ہی کمال ملک نے آریان کی خوب کلاس ہی_ وہ چپ چاپ کھڑا ان کی ٹانٹ سنتا رہا_ اور عرشیہ دل ہی دل میں خوش ہوتی رہی پھر چچی جان کے کہنے پر اس کی جان خلاصی ہوئی_

_ اوہو مما سارا مزہ خراب کر دیا عرشیہ منہ بنا کے اپنے کمرے میں چلی گئی

آریان بھی اپنے کمرے میں آیا_ جب اس نے اپنا موبائل اون کیا تو ایک کے بعد ایک میسیجز آنے لگے_ میسنجر واٹس ایپ انسٹا گرام اکاؤنٹ میسنجر پر

اس کی آنکھیں پھٹ گئی اپنی صبح والی تصویریں ویڈیوز دیکھ کر_ اور اس پر لوگوں کے کومنٹس

_

_ کوئی کہہ رہا تھا

_ بھائی ہمارے یہاں شادی میں ڈھول بجانے آجاتیں (1

_ کوئی ایسے پنجابی فلم کا ویلن بنے کا مشورہ دے رہا تھا (2

www.novelsclubb.com

اوبھائی تیرا ابا جا کہاں ہے (3

_ لال قمیض زیادہ سوٹ کرتی (4

_ بس ایسے زیادہ پڑھنے کی اس میں ہمت نہیں تھی_ وہ موبائل کو ایک طرف پٹخ کر باہر نکل گیا

_ دوسرے ہی دن سب کی شامت آئی تھی آفس میں_ پیون سیکورٹی آپریٹر سب کی

جب ہی بیون نے بتایا کے عرشیہ بی بی نے ہمیں کہا تھا اور ویڈیو بھی انہوں نے نکل وہی تھی کل

_ اس ٹائم کی

اس نے اپنے اکاؤنٹ کو چیک کیا جس پر اس کا کل دیہاں نہیں گیا تھا_ سب کچھ عرشیہ کے

اکاؤنٹ سے شئیر کیا گیا تھا_ اس بے وقوف نے یہ غلطی کر دی جس کی اس بے چاری کو خبر بھی

_ نہیں تھی

_ عرشیہ میڈم اب اپنی خیر مناؤ

وہ فوراً عرشیہ کے روم میں گیا_ وہ آرام سے بیٹھی اپنا کارنامہ علیزے کو بتا رہی تھی_ جب آریان روم میں آیا_ اس کا چہرہ غصّے سے لال تھا عرشیہ نے آج سے پہلے ایسے اتنا غصّے میں کبھی نہیں دیکھا تھا_

میں بعد میں بات کرتی ہو تم سے_ عرشیہ نے موبائل اف کیا_

کیا ہوا آریان_

ناجانے کس دو شمن نے میرے ساتھ یہ سب کیا ہے ایک بار مل جائے نہ تو میں اس کی گردن نیچوڑ دوں بلکے میں تو اس کو۔۔۔

اانہہ۔۔۔۔؟ عرشیہ کی چیخ نکل گئی اس نے بے ساختہ اپنے گردن پر ہاتھ رکھا_

تمہیں کیا ہوا عرشی تم نے تو کچھ نہیں کیا نہ بے بی پھر کیوں ڈر رہی ہو_ آریان نے بڑے پیار سے کہاں_

کہیں ایسے پتا تو نہیں چل گیا کہ میں نے وہ۔ سب کیا ہے_ اس نے ٹیڑی نظروں سے اس کی طرف دیکھا_ تو وہ ایسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا_

_ ایسے سب پتا چل گیا تو کچھ کہتا کیوں نہیں

_ اہاں۔۔میں کیوں کروں گی ایسا آپ تو میرے سر تاج ہو_ اس نے معصوم سا منہ بنا کر بولا

یہ تو میں جانتا ہوں میری عرشی بس اب تم دیکھنا میں کیا کرتا ہوں اپنے دو شمن کے ساتھ_ یہ

_ کہہ کر کمرے سے باہر نکلا تو عرشیہ نے اپنی روکی ہوئی سانس بحال کی

****

رات کو سب کے سونے کے بعد آریان عرشیہ کے کمرے میں دبے پاؤں داخل ہوا_ جو اپنے

_ بیڈ پر پھیل کر سو رہی تھی_ کمفرٹر آدھا بیڈ پر اس کے پیروں پر تھا آدھا زمین پر

آریان نے دروازہ لاک کیا اور اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا اور بغور اس کو دیکھنے لگا جو ڈھیلے

_ ڈھالے ٹروزار پر لمبی ٹی شرٹ پہنے بے خبر سو رہی تھی

اس نے جھک کر اس کے گال پر کسس کی پھر دوسرے گال پر مگر عرشیہ ٹس سے مس نہیں ہوتی

_ اب اس نے عرشیہ کے سرخ چھوٹے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اور اپنی پیاس بجھانے

_ لگ

دو منٹ بعد ہی عرشیہ نیند میں بے چین ہوئی اس کو نیند میں کسی کا لمس محسوس ہوا اور سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی_ اس نے ایک دم آنکھ کھول کر دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا_ اس نے اپنا وہم سمجھا اور دوبارا سونے لگی_

آریان جو اس کے کسمسانے پر فورا دور ہو کر بیڈ کے نیچے ہو گیا تھا_ اس کے سوتے ہی پر بیڈ کے اوپر آیا_ اب اس کا نشانہ اس کی لمبی سفید گردن تھی_ لیمپ آف کر کے اس کی گردن پر جھک گیا_ عرشیہ کی خوشبو ایسے مدہوش کر رہی تھی وہ سب کچھ بھولتا جا رہا تھا کہ وہ اس کو ڈرانے اور اپنا بدلا لینے آیا ہے_ اسے تو بس یہ یاد تھا کہ اس کی باہوں میں اس کی شرعی بیوی اس کی جائز ملکیت ہے_

ایہہ_ عرشیہ کی چیخ پر وہ ہوش میں آکر اسے دور ہوا_ اور کھڑکی سے۔ کھود کر باہر نکلا_ "جلدی سے کھوم کر اس کے روم میں آیا آندر آتے ہی وہ عرشیہ سے ٹکرایا اور اسے مضبوطی سے پکڑ جو بھاگ کر کمرے سے نکلنے والی تھی_

کیا ہوا عرشی جان۔۔"اس نے لائٹ آن کی_

www.novelsclubb.com

_ وو۔۔۔وہ کمرے۔۔۔م۔۔میں کوئی ہے_اس نے اس کے سینے میں منہ چھپالیا

_ کوئی نہیں ہے دیکھو یہاں آؤ اسے لے بیڈ پر بیٹھا اور جگ سے پانی نکال کر پیلا یا

_ پانی پی کر اسے کچھ سکون ہوا

یہاں کوئی تھا آریان میں سچ کہہ رہی ہو اس نے مجھے چھوا اور پیار بھی کیا_کک کوئی بھوت تو نہیں اس نے پھر سے آریان کے سینے میں منہ چھپا اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا آریان کو تھوڑا

_ افسوس ہو زیادہ ہی ڈرا ریا بے چاری کو

_ نہیں یار کچھ نہیں ہے یہاں تمہارا وہم ہے_آریان نے اسے بانہوں میں بھر لیا

_ نہیں مجھے نہیں پتا یں نے مما کے پاس جا کر سونا ہے تم مجھے وہاں چھوڑ آؤ

_ او تیری۔۔۔؟ یہ کیا ہو گیا اس کا سارا پلان خراب ہو جائے گا

اچھا ادھر دیکھو میری طرف_ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر اوپر اٹھایا_ بتاؤ چچی جان اور چچا جان کو کیا بتاؤں گی کے اس بھوت نے تمہیں چھوا اور پیار کیا_ اس نے شرم سے فورا نفی میں سر ہلایا_ پھر کیا بتاؤ گی وہ لوگ پریشان ہوں گے اس وقت_

پھر میں کیا کروں_

تم سونے کی کوشش کرو میں یائیں بیٹھا ہوں_ تم سو جاؤ گی تب چلا جاؤں گا اس نے عرشیہ کو نرمی سے بیڈ پر لیٹایا اور خود پاس بیٹھ گیا_

نہیں نہیں وہ۔ پھر آجائے گا_ تم تم یہاں ہی سو جاؤ پلیز آریان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر مینت سے بولی_

یہاں نہیں یار آچھا نہیں لگتا_ آریان کا دل خوشی سے سینے میں اچھل کود کر رہا تھا_ مگر منہ پر شرافت سجائے انکار کر رہا تھا_

کیا اچھا نہیں لگتا تم میرے شوہر ہو کوئی غیر نہیں تم بس یہاں سو رہے ہو_ اس نے ضد سے بولا_

تم بس یہاں سو رہے ہو_ اس نے ضد سے بولا_

www.novelsclubb.com

_ چلو آؤ آریان بیڈ پر لیٹ کر اس کو اپنی بانہوں میں لیا اور لیمپ آف کر دیا

_ آہستہ آہستہ اس کی کمر سہلانے لگا

_ آریان عرشیہ نے سرگوشی میں کہا

کچھ نہیں کر رہا یار سو جاؤ اب اس کی پیشانی چوم کر اس نے خود بھی آنکھوں مندلیں_ کچھ دیر بعد عرشیہ بھی سو گئ

_ صبح کسی کے بھی اٹھنے سے پہلے آریان اپنے کمرے میں چلا گیا تھا_ عرشیہ سو رہی تھی

****

وہ شاپنگ مال میں انٹر ہونے ہی والی تھی جب اس نے ایک ساتھ چار پانچ گاڑیوں کو گزرتے دیکھا جس میں سے دو میں اسلحہ کے ساتھ گارڈز تھے_ شاید کوئی سیاسی شخصیات ہے وہ سر جھٹک کر آندر بڑھ گئ

_ شیر خان گاڑی کہیں بھیڑ سے دور رکواو

_ جی چھوٹے خان

ضیغم نے بلیک شلوار سوٹ پر فان کلر کا وسکوٹ زیب تن کیا ہوا تھا_ اس نے جلدی سے کوٹ اتارا اور بلیک ماسک لگا کر باہر نکلا_ سب ملازم اس کو مال کے اندر جاتا دیکھ رہے تھے جس کے ہر انداز سے بیقراری چھلک رہی تھی_

ہیلو کیسی ہو؟ ڈریسز چیک کرتی علیزے چونکی تھی حیران نظروں سے دیکھتی وہ صرف اتنا ہی کہہ سکی_

تم یہاں۔۔۔؟ وہ ایسے ماسک میں بھی پہچان گئی_ ان کا تعلق اجنبیت سے شروع ہو کر آپ سے تم تک جا پہنچا ختم کرنے کو تیار نہیں تھی_

ارادہ تو کسی ضروری کام سے جانے کا تھا مگر تمھیں یہاں آتے دیکھ کر اپنے قدموں کو روک نہ سکا_ آج اس کو دو ہفتے ہو چکے تھے علیزے کو دیکھے اس دن بابا جان کے حکم پر وہ حویلی گیا تھا جب سے ہی شبیر علی خان نے ایسے اپنے کاموں میں الجھایا تھا کہ ایسے ایک پل کی فرصت نہیں مل سکی تھی_ آج بھی وہ منسٹر اور اعلی افسران کے ساتھ ضروری میٹنگ تھی مگر یہاں علیزے کو

دیکھ کر فوراسے اپ اس کے پیچھے آیا اپنے باپ کا ہر کام ہر حکم بھول گیا_ دو ہفتے بعد ایسے دیکھ کر ___ یہ وہ ہی جانتا تھا کسے یہ دن اس کو بنا دیکھے بنا ملے گزارے ہیں

اس کے چہرے کو روشن کرتی مسکراہٹ اسے سخت زہر لگی میرا آپ سے کیا تعلق ؟اس نے _ہاتھ میں پکڑی ڈریس واپس رکھی اور سرد لہجے میں کہا

بہت گہرا تعلق ہے میرے دل کے تار تمھارے دل کے تاروں سے بندھے ہوئے ہیں جب _جب تم مجھے یاد کرتی ہو سوچتی ہو میرے متعلق کچھ کہتی ہو مجھے از خود خبر ہو جاتی ہے

بیوقوف میرا قطعی دماغ خراب نہیں ہوا ہے کہ آپ کے متعلق فضولیات سوچتی رہوں وہ دبے _دبے لہجے میں بولتے ہوئے پلٹی اور کاؤنٹر کے پاس جا کے لی گئے سوٹ کی پیمنٹ کرنے لگی

_ _ ضیغم نے اس کو روک کر شیر خان کو اشارہ کیا

آج تم میرے ساتھ ضرور چل رہی ہو وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے شاپ سے باہر آیا تھا وہ ٹھر _کر اسے گھورتے ہوئے غصے سے بولی ہوش میں تو ہیں آپ

یقیناً اور آپ کو میرے ساتھ چلنا ہو گا ورنہ اس کی گہری نظریں بہت کچھ کہہ رہی تھیں اس کے جارحانہ عزائم پر وہ دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولی ورنہ..... کیا؟

ورنہ میں تمہیں زبردستی اپنے ساتھ بھی لے جا سکتا ہوں اس نے بڑھ کر اس کا بازو اپنے شکنجے میں کسا تھا_ وہ سن کھڑی رہ گئی اس کی نظریں چاروں طرف آتے جاتے لوگوں کو دیکھنے لگی جو انہیں میاں بیوی سمجھ کر شریر نظروں سے دیکھ رہے تھے اس کی پیشانی عرق آلودہ ہو گئی وہ جھٹکے سے بازو چھوڑا کے پیچھے ہو گئی

مم.... میں چلتی ہوں لیکن تم میرا بازو نہیں پکڑو گے اس کے کنفیوژانداز پر وہ ہنس دیا

ازیوو ش میڈم !!

وہ دونوں مال سے ایک ساتھ باہر آئے ایسے لے دور کھڑی گاڑی کی طرف لایا ماسک میں ہونے کی وجہ سے کسی نے ایسے نہیں پہنچانا تھا_

www.novelsclubb.com

فارم ہاؤس میں داخل ہوئے تھے_ شیر خان آج جشن کا دن ہے تمہارے خان کی خانم ہمارے غریب خانے پر آئی ہیں اس نے محبت پاش نظروں سے علیزے کی طرف دیکھتے ہوئے _ شیر خان سے کہا_ اور شیر خان ہاتھ بندھے سر جھکائے مداب کھڑا اس ہر بات سن رہا تھا

علیزے بے زار سی وہاں چپ چاپ کھڑی لان کی خوبصورتی دیکھ رہی تھی_ دونوں طرف سرسبز گھانس بیچ میں آندر جانے کا رستہ بنا تھا_ اونچے اونچے پیڑ ایک طرف وائٹ کلر کا مور جس کی چونچ سے پانی نکل کر فوارے میں جا رہا تھا_ لان میں چار وائٹ مور ادھر ادھر آزادانہ _ گھوم رہی تھیں

ان سب نے مل کر علیزے کا خراب منڈ تھیک کر دیا اور خود باخود اس کے چہرے پر مسکراہٹ _ آئی

_ جانم سب تمہارا ہی ہے_ ضیغم خان نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی

_ اس نے غصے سے پلٹ کے دیکھا مسکراہٹ ایک دم غائب ہوئی

_ چلو آؤ اندر چلیں_ اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس کا ہاتھ پکڑ کے اندر کی طرف بڑھا

_ضیغم خان کے کہنے پر ملازموں نے سب تیاری پہلے ہی کر لی تھی

ایسے لے ڈائینگ روم میں لایا' ضیغم خان نے پہلے اس کے لیے چیئر کھسکائی اس کے بیٹھنے کے

_بعد خود بیٹھا

اس نے ایک نظر ڈائینگ ٹیبل پر ڈالی سب ڈشز اس کی پسند کی تھی_ وہ علیزے کے چہرے پر

_ تحیر کے رنگوں سے محفوظ ہوتے ہوئے بولا

_ میں تمہاری حیران دور کر دیتا ہوں_ مجھے تمہاری پل پل کی خبر ہوتی ہے

مجھے تمہاری کوئی فضول بکواس نہیں سننی_ علیزے نے بنا ملازموں کا خیال کئے تلخ لہجے میں

_کہا

آؤ مائی لیڈی_ غصہ نہیں کھانا کھاؤ" ضیغم خان نے مسکراتے ہوئے ایسے کسی بچے کی طرح

_پچکارا

ملازم حیران ہو کر دیکھ رہے تھے چھوٹی سی غلطی پر لوگوں کی درگت بنانے والا ضیغم یار خان

_اس لڑکی کی بد تمیزی کے جواب میں مسکرا رہا تھا

www.novelsclubb.com

تم چاہتی ہو میں اپنے ہاتھوں سے کھیلاوں تمہیں_ اس نے مسکراتے ہوئے شرارت سے پوچھا_ اور ایک ایک چیز اسے خود پیش کر رہا تھا_

تو اسے ناچار اس کا ساتھ دینا پڑا اس کے چہرے سے ناگواری اور زبردستی آنے کا حال عیاں تھا بیزارگی سے ارد گرد دیکھتی جیسے وہ اس کے حکم کی منتظر تھی کہ کب وہ اشارہ کرے اور کب وہ دوڑ لگائے_

جب تک کافی آتی ہے تب تک ہم آپس میں بات کر سکتے ہیں کھانے کے بعد وہ اس کا موڈ بحال کرنے اور اسے متوجہ کرنے کے لیے بولا تھا_

میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی وہ دانت پیستے ہوئے غرائی تھی_

اس کے بگڑے تیوریوں سے قطع نظر وہ شوخی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا بات تو تمہیں ہر صورت کرنی ہو گی کیونکہ مجھے گھونگے لوگ اچھے نہیں لگتے اور اس ٹیبل پر دونوں لوگ الحمداللہ بولا سکتے ہیں ویسے آپس کی بات ہے میں اپنے پیرینٹس کو تمہارے گھر کب بھیجوں وہ اتنے نارملی انداز میں کہہ رہا تھا جیسے پہلے کبھی ان میں کمٹمنٹ رہی ہو_

ہر گز آور قطی نہیں میں تمھاری صورت نہیں دیکھنا چاہتی شادی تو دور کی بات ہے اس نے اپنے اندر کا زہر اگلا تھا _

ویسے ہونے والے مزاجی خدا کے متعلق اس قسم کی باتیں نہیں کیا کرتے اس کی صحت پر جیسے اس کے الفاظوں کا کوئی اثر ہی نہیں ہوا تھا _

شٹ اپ... مجھے تم سے شدید نفرت ہے اس کا چہرہ غصے سے سلگ رہا تھا دل میں جیسے آگ سی لگ گئی تھی _

پھر وہی فضول بات اگر کوئی اپنی چاہت کا اظہار کرے تو جواباً یا تو خاموشی اختیار کرنی چاہیے یا پھر ویسا ہی خوبصورت جواب دینا چاہیے" وہ دونوں ہاتھ ٹیبل پر ٹکا کر رازداری سے آگے کی طرف جھکتے ہوئے شرارت سے بولا.. آج وہ اتنا خوش تھا کہ اگر علیزے اس کی جان بھی لے لیتی تو وہ اف تک نہیں کرتا _

اوہ گاڈ.... اس نے عاجز آ کر جیسے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا اس ڈیٹ انسان کو اس کی کسی بات کا اثر ہی نہیں ہو رہا تھا _

ارادہ تو میرا یہی تھا کہ تمہارے ان مخروطی حسین نازک ہاتھوں سے کافی بنوا کر پیتا مگر اب میں ازخود تمہیں بنا کر دوں گا اور تمہیں پینی ہو گی وہ بڑے تحکم بھرے لہجے میں اس پر جتا رہا تھا کہ _ وہ کافی پیے بغیر یہاں سے ہر گز نہیں جا سکتی

وہ مسلسل اسے کھا جانے والی نفرت انگیز نظروں سے گھور رہی تھی میں نے ایک بار پہلے بھی تمہیں کہا تھا کہ تمہاری آنکھیں بے حد حسین ہیں اگر یہ پیار سے دیکھیں تو....اس کے شریر لہجے پر وہ نچلا لب دانتوں تلے دباتے رخ موڑ کر گلاس وال سے باہر لان کا منظر کو تکنے لگی اور اس _ وقت کو کوسنے لگی جب اکیلے گھر سے نکلنے کا قصد کیا تھا

تم آخر چاہتے کیا ہو اس کے جبر اور زبردستی کے انداز نے اسے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد _ ہی بولنے پر مجبور کر ڈالا خاصے تپے ہوئے لہجے میں اس نے پوچھا تھا

_ صرف تمہیں!!اس کی گہری گرم نظروں اور لفظوں پر اس کا چہرہ دہک اٹھا

_ بیوقوف مجھے اس قسم کی فضول باتیں قطعی پسند نہیں وہ بامشکل غصہ ضبط کر کے بولی تھی

لیکن مجھے پسند ہے اور میں تمھاری پسند ناپسند کا پابند نہیں ہوں_ بڑے دل جلانے والے انداز میں اس نے اپنے مخصوص تحکمانہ لہجے میں کہا تھا_

مسٹر ضیغم یار خان جو خواب تم دیکھ رہے ہو وہ کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا بہتر ہے اب بھی اس فضول خیال کو چھوڑ دو سرابوں کے پیچھے بھاگنے سے سوائے ملال اور دلگرفتہ مایوسی کے کچھ ہاتھ نہیں آیا کرتا_ وہ زہریلے لہجے میں تلخی سے گویا ہوئی_

ملازمہ کافی رکھ کر چلی گئی_

وہ میرا معاملہ ہے میں اسے کس طرح ہینڈل کرتا ہوں تم سے بہتر جانتا ہوں اس نے کافی میں کریم ملاتے ہوئے اس کے سرخ چہرے کو بغور دیکھا اور پھر کپ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے مسکرا کر بولا" لیجیے میڈم کافی تیار ہے زندگی میں پہلی بار بنانے کی زحمت کی ہے وہ بھی آپ کے لیے_

میں کافی نہیں پیتی اس نے ہٹ دھرمی سے سخت لہجے میں انکار کیا_

اوہ ہو۔؟

اب میں نے بنادی ہے آپ کو ہر صورت پینی ہو گی پھر.... گھر بھی تو جانا ہے اس نے باہر اترتے اندھیروں پر اس کی نظر کرائی تو اسے وقت کے بہت تیزی سے گزرنے کا احساس ہوا اور اس کی آنکھوں میں جیت کا تیر تانشا صاف نظر آیا_

جیسے وہ بے حد خوش ہو رہا ہو اسے مجبور و بے بس دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا ہو_

میں نہیں پیوں گی اس نے قطعی انداز میں نفی میں سر ہلایا تھا اسے بھی ضد ہو گئی تھی اور اس کا پیش کیا ہوا نازک کانچ کا خوبصورت کپ فرش پر دے مارا اس کے ساتھ ہی تیزی کے ساتھ وہ بیرونی دروازے کی سمت بڑھی تھی_

ضیغم خان تو اس کے ری ایکشن پر ششدر رہ گیا اس کے شدید رد عمل پر ہوش میں اتے ہی ضیغم خان نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ تو وہ اس کے چھوڑے سینے سے اکر ٹکرائی_ ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو سختی سے جھگڑے دوسرے سے اس کا جبڑا پکڑے اس کے منہ پر دھاڑا_

کیا سمجھتی ہو تم اپنے آپ کو میں اپنی محبت میں کچھ نہیں کہہ رہا تو سر پر ہی چڑھی جا رہی ہو_ ضیغم

_ یار خان ہوں میں دو منٹ میں تمہاری اکڑ اور غرور کو مٹی میں ملا دوں

_ اس کے منہ پر غصے سے گہرے گہرے سانس لیے رہا تھا

اور علیزے تو سانس ہی نہیں لے رہی تھی یہ سب چند پل میں ہوا کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی_

اب ضیغم خان کو دیکھ رہی تھی جو غصے سے سرخ انگارا آنکھوں سے ایسے گھور رہا تھا_ جس کی پکڑ

_ میں اتنی سختی اور جنون تھا کہ علیزے کو اپنی کمر اور منہ پر جلن سی محسوس ہونے لگی

ضیغم نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تو وہ دو قدم دور ہوئی_ اب خاموش کھڑی اپنا سانس

_ درست کر رہی تھی

ضیغم ایک ہاتھ سے ماتھے کو پکڑے خود کو کنٹرول کر رہا تھا وہی ہاتھ بالوں میں پھیرا اور دونوں

_ ہاتھ منہ ہر پھیر کر اپنے غصّے کو بلکہ ختم کر کے اس کی طرف پلٹا

www.novelsclubb.com

جو لمبے لمبے سانس لے رہی تھی سرخ آنکھیں پانیوں سے بھری تھی دونوں گالوں پر اس کی پکڑ کی وجہ سے سرخ نشان تھے_اس کا دل دو کھ سے بھر گیا'اپنی متاع جاں کو کیسے تکلف دے سکتا ہے وہ _

سوری علیزے ایم سو سوری۔۔۔؟

_ وہ اس طرف بڑھ ہی تھا جب علیزے اس سے ڈر کر باہر کی طرف بھاگی تھی

اس کے رد عمل نے ضیغم یار خان کے اندرونی ٹوٹ پھوٹ کو بہت واضح کر دیا تھا جب تک وہ باہر آیا وہ اپنی گاڑی اسٹارٹ کر کے جا چکی تھی ضیغم کا ملازم اس کی کار اور شاپنگ بیگ پہلے ہی لے آیا تھا _

اس کی اتنی شدید نفرت کے پیچھے کون سا راز پوشیدہ تھا وہ اسے اب پتا کرنا چاہتا تھا آج کی ہونے والی ذلت جب اس کی حرکت پر ضیغم یار خان کا ری ایکشن سب اس کے دل پر رقم ہو چکی تھی _

www.novelsclubb.com

بڑے غصے میں ہو کیا ہوا احتشام بھائی سے ملاقات تو نہیں تھی_ شفا نے اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے شرارت سے پوچھا_

شفا آئی ایم ویری اپ سیٹ ہوں_ وہ اضطراری کیفیت میں انگلیوں سے ہاتھ کو مسلتے ہوئے سرد لہجے میں بولی اس کا سخت لہجہ اسے اجنبی پرایا پرایا سا محسوس ہوا_

کیا بات ہے آپی کوئی ٹینشن ہے تو مجھے بتائیں_

کچھ نہیں ہوا ہوئی بات نہیں ہے میں ٹھیک ہوں_ وہ جبرا" مسکراتے ہوئے بولی_

اچھا آپی آپ میری چیزیں لائی ہیں جو میں نے منگوائی تھیں_

ہاں_ گاڑی میں ہیں یہ لو چابیاں جا کر لے آؤ

بڑا زبردست پرفیوم لگایا ہے کہاں سے لیا_" اس نے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا تو علیزے کو یاد آیا کہ ضیغم خان نے اس کے کتا قریب ایا تھا_ اب اس کے وجود سے پوٹتی وہ خوشبو اس کے قرب کا ہی نتیجہ تھا_ اس کی خوشبو سے وحشت ہونے لگی اس نے اٹھتے ہوئے کہا_

_ جا کر ئ گاڑی سے اپنا سامان لے آؤ اس کے ساتھ ہی وہ کمرے کی طرف بڑھی تھی

****

تحریم لندن سے سٹڈی کمپلیٹ کرنے کے بعد واپس آگئی تھی جس کی وجہ سے آج کافی دن بعد (نصرت جہاں) مامی کی امی آئی ہوئی تھیں اور آتے ہی اپنا پسندیدہ کام (یعنی علیزے کی برائی) میں _ مصروف تھیں _ اس ہی وجہ سے علیزے آج روم سے باہر کم ہی نکل رہی تھی

کچھ اس لڑکی سے بھی کام کروایا کرو یہ کیا بات ہوئی صبح اٹھی یونیورسٹی دوڑ گیں شام کو آئی کھایا _ پیا سو گئی ہنہ _ انہوں نے منہ بنایا

اماں جان بڑھائی بہت مشکل ہوتی ہے بہت محنت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر کام ہی کتنا ہوتا ہے سارا کام تو نوری (کام والی) کرتی ہے، اور تحریم سے بھی میں کوئی کوم نہیں کرواتی _ تھی علیزے بھی ہماری بیٹی ہی ہے

تم سب کی آنکھوں پر اس کی محبت کی پٹی بندھی ہے _ ہاہے نجانے تم لوگ کب اس کی محبت _ کے سحر سے نکل کر جینا سیکھو گے انہوں نے ٹھنڈی آہ سی بھری تھی

شفا نے معنی خیزی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا_ وہ سمجھ کر مسکرادیں اب ان کی یہ بیٹی کوئی نہ کوئی شرارت کرنے والی ہے،اور وہ خود بھی یہ ہی چاہتیں تھیں ٹاپک چینج ہو جائے اب "کیوں کہ سکندر احمد بھی ان کے بیچ آکر بیٹھ گئے تھے،اور ان کے سامنے علیزے کی برائی کرنا طوفان کو _ دعوت دینے کے برابر تھا

_ نانو آپ کا کب تک گاؤں جانے کا ارادہ ہے

_ شفا نے ان کے قریب کھسکتے ہوئے پوچھا

_ کیوں بری لگ رہی ہوں تجھے "وہ بگڑیں تھیں

_ ایک تو نانو آپ بزرگوں میں یہی خرابی ہے نوجوان نسل کی حرکات کو الٹے رنگ میں لیتی ہیں حالانکہ میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ اگر اس بار آپ جائیں گی تو میں بھی ساتھ چلوں گی "اس نے _ منہ بسورا_ شفا پہلے بھی چھٹیوں میں پاکستان آتی رہی ہے اور نانو کے ساتھ گاؤں بھی گئی ہے نانی بی' مجھے معاف رکھو پچھلے سال بھی تم گئی تھیں اور میرے سارے کبوتر طوطے سب آڑا _ دیئے تھے تم نے_ نانی کو وہ روح فرسا حادثہ یاد آیا

شفا یاد کر کے ہنسی تھی "سچ نانو آزادی پا کر سب پرندے کس قدر خوش تھے ایک بار بھی مڑ کر آپ کی طرف نہیں دیکھا کہیں آپ پھر پکڑ لیتی آزادی تو سب کو پیاری ہوتی ہے نا_ اس نے معصومیت سے گردن ہلاتے ہوئے انہیں بتایا_

دفع میرے سارے اتنی محنت و شوق سے پالے پرندے اڑا ڈالے اور نام کر دیا ثواب کا کہ سب پرندے اڑنے کے بعد دعائیں دے رہے تھے_ وہ منہ بناتے ہوئے بولیں_

آپ کو کہاں وہ تو مجھے دعائیں دے رہے تھے آخر آزاد بھی میں نے کیا تھا_ اس نے کالر اکڑائے_

اور اس وقت تو تم میرا نام لے رہی تھی_ وہ یکدم بگڑیں_

تو اس وقت آپ رو رہی تھیں ناں_ شفا کو اپنے الفاظ یاد آئے تو وہ اور ہنسیں_

بس کر چکی کھی' کھی_

نانو اس بات کو چھوڑنے یہ بتائیں پھر میں ڈیڈی سے بات کروں گاؤں جانے کی_

کوئی ضرورت نہیں ہے" پہلے گئی تھیں تو میرے کبوتر اور طوطے اڑا ڈالے تھے اب جاؤ گی تو خبر نہیں میری مرغیاں اور مرغے آزاد کر ڈالو تم سے کوئی بعید نہیں ہے_

سب ان کی باتوں پر مسکرا رہے تھے_

موغیاں اور مرغے بے وفا تھوڑی ہوتے ہیں وہ جہاں جاتے ہیں لوٹ کر گھر ہی آتے ہیں اگر انہیں کوئی زبردستی گھر لے جانے کی کوشش نہ کرے تو_ شفا نے مزے سے کہا_

لو اور سن لو_ انہوں نے شفا کو گھورا_

نانو مرغیاں اور مرغے تو ویسے بھی کام آتے ہیں ان کے گوشت سے کئی ڈشیں تیار ہوتی ہیں_ وہ جانتی تھی نانو کو اپنے جانوروں سے کتنا پیار ہے اس لیے ان کو تنگ کرنے کے لئے ایسی باتیں کر رہی تھی_

کمبخت تو میری معصوم مرغیوں پر نظر رکھے ہوئی ہے_ انہوں نے ایک ہاتھ اس کی کمر پر رسید کیا_

ہائے نانو اس عمر میں بھی آپ کی طاقت_ کمر سہلاتے ہوئے اس نے منہ بنایا_

کیوں نہ ہو گی بھلا_ انوع اقسام کی جڑی بوٹیاں روز پسوا کر کھائی ہیں اصلی گھی کے ساتھ_

_ نصرت بیگم نے فخریہ انداز میں بتایا

پچھلے سال جب میں گئی تھی تو مجھے روز نئی سبزی پکوا کر میرے سامنے رکھتی تھیں اور ارشاد

_ فرماتی تھیں کہ "سارے وٹامنز انہی میں ہوتے ہیں

تو کیا غلط کہتی تھی یہ موئے ٹی وی میں کوئی پروگرام کرتے ہیں اسی میں کسی سے سنا تھا میں نے

_

پھر بھی نانو یہ آپ کی پالتو مرغیاں 'مرغے کس کام آئیں گے بھلا ان میں بھی تو بڑے وٹامنز

_ ہوتے ہیں_ اس نے شرارت سے کہا

_ خبردار جواب تو نے ان کا نام لیا_ انہوں نے آنکھیں نکال کر بولیں

چلیں آپ ناراض ہوتی ہیں تو نہیں لیتی یہ بتائیں اپنے بکرے کو کس عید پر ہلال کر رہی ہیں_

_ اس نے موضوع جینچ کیا

www.novelsclubb.com

ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے تھوڑا بڑا ہو جائے_ اگلے سال قربانی کروں گی_ انہوں نے اپنا ارادہ بتایا_

سو سال کا تو ہو چکا ہو گا پچھلے سال جب میں گاؤں گئی تھی تو آپ اس کے بالوں پر مہندی لگا کر رنگ کر رہیں تھیں_ شفا نے ہستے ہوئے کہا_

وہ تو اس لئے لگا رہی تھی کہ سامنے والی نصین کے بکرے اور ہمارے بکرے رنگ ایک جیسا تھا_ اس لیے کبھی بچے باہر لے جاتے تو پتا نہیں چلتا تھا_ اس کی شرارت سے قطع نظر انتہائی سنجیدگی سے بتا رہی تھیں_

خیر یہ تو آپ رہنے ہی دیں نانو آپ کے کا بکرا انتہائی بد تمیز اور گستاخ قسم کا تھا ہر آنے والے مہمان کو اس کے سینگوں سے پہلے مصافحہ کرنا پڑتا تھا_ پھر گھر والوں کی صورت دیکھنا نصیب ہوتی تھی_ اسے وہ ہولناک مناظر یاد آ گیا تھا جب وہ گھر پہنچی تھی سیہن میں پھرتے گستاخ بے صبر بکرے نے زوردار ٹکر سے اس کا استقبال کیا تھا_

بہت سمجھدار ہے میرا شابو(بکرا)ہر کسی کو گھر میں گھسنے نہیں دیتا_ وہ خوشی سے پھولتے ہوئے بتا رہی تھیں_

چلو بچیوں بہت باتیں ہو گئی اب میں سونے جا رہی ہوں_ بڑھاپے کی نیند تو بس اسی ہے آئی آئی نہیں آئی نہیں آئی_

ان کے جانے کے بعد ایک ایک کر کے سب سونے چلے گئے_

****

اندھیرے کمرے میں وہ صوفے پر بیٹھا ابھی بھی گلاس پر گلاس چڑا رہا تھا" پوری رات ڈرنک کرنے کے بعد بھی اس کی ایک پل کے لیے بھی آنکھ نہیں لگی تھی "علیزے کے جانے کے بعد اپنے کمرے کی ہر چیز توڑنے کے بعد بیٹھا ڈرنک کر رہا تھا_ شام سے اب تک ہزاروں فون اچکے تھے اس کے بابا شبیر علی خان کے وہ اس پر شدید برہم تھے میٹنگ نہ اٹنڈ کرنے پر اگر وہ ضروری کام کی وجہ سے اسلام آباد نہیں ہوتے تو اب تک فارم ہاؤس پہنچ چکے ہوتے_ مگر افسوس وہ کال کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تھے_

علی علیزے ت تم "اس نے اپنی نشے کی زیادتی سے سرخ انگارا آنکھیں آٹھا کر سامنے کھڑی _ علیزے کو حیرت سے دیکھا

علی علیزے ت تم اگئی نہ "مجھے پتا تھا تمہیں بھی پوری رات نیند نہیں آئی نہ دیکھو میں بھی نہیں " سویا تمہیں تکلیف دے کر

یار سوری نام اچھا کان پکڑ لیتا ہوں میں اب تو معاف کر دو _ وہ لڑکھڑاتے ہوے اٹھا اور علیزے _ کے پاس آیا" جیسے ہیں علیزے کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو وہ غالب ہو گئی کیوں کے یہ اس کا واہم تھا

_ علیزے علیزے کہاں گئیں تم میری علیزے _ ضیغم پاگلوں کی طرح اُدھر ادھر دیکھنے لگا

ٹیرس کی ریلنگ پر جھکا تو کب سے چپ چاپ کھڑے شیر خان نے آگے بڑھ کر اسے سنبھال" _ خان کوئی نہیں ہے وہاں س اندر چلیں آپ

نہیں نہیں میں نہیں جاؤ گا تم بس میری علیزے کو ڈھونڈ کے دو وہ اسے اپنا آپ چڑانے لگا ضیغم _ کو کوئی ہوش نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے کیا بول رہا ہے اس پر نشا تاری ہو رہا تھا

شیر خان نے بڑی مشکل سے ایسے زبردستی لا کر بیڈ پر لیٹایا تو وہ نیند میں جا کر بھی بار بار علیزے کا ہی نام لے رہا تھا_ شیر خان بے بس اپنے خان کو دیکھ رہا تھا شیر کی طرح دھاڑنے والا نا جانے کتنو سے اکیلا لڑ کر میڈل حاصل کرنے وال بوکسنگ چیمپئن کو آج عشقِ نے کس حال میں پہنچا دیا_

علیزے کے جانے کے بعد اپنے کمرے کی ہر چیز توڑتے کے بعد بیٹھا ڈرنک کر رہا تھا_ شام سے اب تک ہزاروں فون اچکے تھے اس کے بابا شبیر علی خان کے وہ اس پر شدید برہم تھے میٹنگ نہ اٹنڈ کرنے پر اگر وہ ضروری کام کی وجہ سے اسلام آباد نہیں ہوتے تو اب تک فارم ہاؤس پہنچ چکے ہوتے_ مگر افسوس وہ کال کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تھے_

www.novelsclubb.com

****

آج شفا تحریم اور مامی شوبنگ پر گئیں تھیں_ کیوں کہ وہ دونوں بہنیں نانی کے ساتھ گاؤں جا رہی تھی جس کی وجہ سے شفا سب کو زبردستی ساتھ لے گئی مگر علیزے نے انکار کر دیا تھا_

اس وقت اسائمنٹ مکمل کرنے کی خاطر وہ اکیلی ہی گھر میں تھی کیونکہ نصرت بیگم (نانی) اس سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تھیں _

اس نے کام مکمل کر کے شاور لیا پھر نوری (ملازمہ) کو چائے کا کہ کر لان میں چلی آئی پائپ اٹھا کر وہ پودوں کو پانی دے رہی تھی تب ڈور بیل کی آواز آئی نا جانے چوکیدار کہاں تھا مسلسل ہوتی بیل پر اس نے گیٹ کھولا اور باہر کھڑے ضیغم یار کو مسکراتے دیکھ کر اپنی جگہ پتھر کی ہو گئی تم تم یہاں اس وقت _ وہ بھولی نہیں تھی اس کی زیادتی اب یہاں اس کے گھر تک آ گیا وہ

ایک ہفتے سے یونیورسٹی کیوں نہیں جا رہی ہو؟ وہ مطمئن انداز میں کار کے بونٹ سے ٹیک لگائے اس طرح حساب پوچھ رہا تھا جیسے وہ اسے اپنا گارڈ مقرر کر کے بھول گئی ہو اس کا دیکھ کر دل میں لگی آگ پر جیسے پھور پر سا دی ہو کسی نے _

تم سے مطلب کیوں آئے ہو یہاں؟ اس نے خشک لہجے میں قدرے ناگواری سے پوچھا وائٹ ڈھیلے ڈھالے ٹروزار پنک شرٹ میں نکھری نکھری غصے کی سرخی چہرے سے چھلکاتی قدرے

تیکھے انداز میں اس سے پوچھتی اسے ہمیشہ سے زیادہ اچھی لگی یہ انسانی فطرت ہے جو شے اس کی دسترس سے جتنی دور اور لاحاصل نظر آتی ہے وہ اسے حاصل کرنے کی اتنی ہی سعی کرتا ہے _

تمھیں دیکھنے وہ ایسے گیٹ سے ہٹا کر خود بڑے استحقاق سے آندر آ گیا _

ی یہ۔۔ تم کہاں چلے آ رہے ہو گھر میں کوئی نہیں ہے ہیں _

میں جانتا ہوں سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے فرسٹ سے اس کو دیکھنے لگا جیسے یہ اسکا فرض اولین ہو

_

علیزے نے اسے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر اس کا بازو پکڑ کے گھر کے پیچھے کی سیڈ لے گئی یہاں پر انہ غیر ضروری سامان وغیرہ رکھا جاتا تھا اور کسی کا انا جانا بھی نہیں تھا "علیزے کو نصرت بیگم کا ڈر تھا کہ انہیں تو ویسے بھی بہانا ڈھونڈتی تھیں ایسے بدنام کرنے کا _

میں کئی بار بتا چکی ہوں مجھے اس قسم کی جذباتی فضول باتیں و حرکت قطعی متاثر نہیں کر سکتیں

_ اس نے تیکھے لہجے میں کہا

پھر کن جزبوں سے متاثر ہوتی ہو تم یہ بتادو؟ بڑی بے نیازی ولاپروائی سے اس علیزے کو دیوار سے لگا کر دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر اس کا رستہ مکمل بند کر کے پوچھا تھا_

جس جزبے کی تم بات کرتے ہو میں اس جزبے کی کبھی پزیرائی نہیں کر سکتی یہ وہ حسین دھوکا اور سراب ہے جس کی کوئی منزل نہیں منزل ہے_ علیزے نے دور ہونا چاہا مگر یہ ممکن نہیں ہوا_

سب محبت کو کھیل نہیں سمجھتے اس کے ہتک آمیز لفظوں پر اس کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا اس کا جی چاہا اس نازک کانچ سی گڑیا کو اٹھا کر اتنی زور سے فرش پر پٹخے کہ وہ ٹوٹ کر بکھر جائے تب اسے اندازہ ہو کہ کسی کا نازک دل ٹوٹا ہے تو کیا حشر برپا ہوتا ہے_

ہمارے بیچ جو اسٹیٹس کا فرق ہے اس کے باوجود اس کے لہجے کی سچائی محسوس کر کے اس نے استہزائیہ انداز میں پوچھا_

ہاں اس کے باوجود وہ پر یقین مضبوط لہجے میں بولا "اس نے سوچ لیا تھا علیزے کچھ بھی بولے اس پر غصہ نہیں کرنا ہے بعد میں ایسے خود ہی تکلیف ہوتی ہے_

جایئے مسٹر ضیغم اور دن کے وقت خواب دیکھنا چھوڑ دیجیئے آپ تو اپنی محبت کے آگے مجبور ہو کہ اپنے والدین کو زیر کر ہی لیں گے اور شاید وقتی طور پر وہ بھی اس فرق کو بھلا ڈالیں مگر آپ سے وابستہ جتنے بھی لوگ ہوں گے وہ اس تلخ حقیقت اور فرق کو کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے یہ محبت کا نشہ بہت عارضی ہوتا ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا جب آپ از خود اپنے ہی لوگوں میں کھڑے اس محبت پر لعنت و ملامت بھیج رہے ہوں گے ایسا وقت آنے سے پہلے لوٹ جائیں اس نے خاصے کڑوے لہجے میں کہ کر اس نے ضیغم خان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوری قوت سے اسے پیچھے دھکیل کر جانے لگی

اور تم بھی یہ بات سن لو ضیغم یار خان نا تو خود کسی کا ہو گا اور نہ تمہیں کسی اور کا ہونے دے گا اور آخر سانس تک صرف تم سے محبت کرے گا" یہ ایک پٹھان کی زبان ہے

اور تم بھی فضول باتیں کر کے میرا دماغ خراب کرنا بند کرو اور کچھ پیار محبت کی باتیں کرو ضیغم خان نے جھٹکے سے کھینچ کر اسے خود سے قریب کیا ایک دم علیزے اس کے چوڑے سینے سے اکر ٹکرائی ضیغم خان نے جھک کر آخری بات اس کے کان میں سرگوشی میں کہی

اس کی گرم سانسیں علیزے کی کان اور گردن جھلسا رہیں تھیں وہ سکت کھڑی اس کو اپنے اتنا نزدیک کھڑا دیکھ رہی تھی کوئی ملازم اس طرف اجاتا تو کیا ہوتا علیزے کا خوف کے مارے برا حال تھا_ مگر ضیغم اطمینان سے اپنا کام کر رہا تھا کیوں کے نوری تو تھی ہی اس کے لیے کام کرتی رہ گیا چوکیدار تو وہ بھی شیر خان کا ہی رشتے دار تھا جس پر ضیغم کے احسانات تھے جو اس کے حکم _ پر کچھ بھی کر سکتا تھا

ضیغم نے ایک ہاتھ سے اس کو اپنے حصار میں لیا اور دوسرے سے اپنے پاکٹ سے ایک رنگ نکالی اور علیزے کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر رنگ پہنانے لگا "علیزے نے اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا جس پر ضیغم خان کی گرفت سخت ہو گئی اور ایک سنجیدہ نگاہ ضیغم نے علیزے پر ڈالی _ تو وہ سہم گئی ضیغم نے رنگ علیزے کی انگی میں پہنا دی

یہ رنگ تمہاری انگی سے اترنی نہیں چاہیے "رات کو آؤں گا ملنے او کے بے بی اس کا گال تھپ تھپا کر اسے دور ہوا "آرام سے میری شیرنی ن سمجھنا نہیں ہے تو تھوڑا رعب ہی سہی اس نے _ دل میں مسکراتے ہوئے سوچا

چلو اب مجھے باہر تک چھوڑ کر آؤ ورنہ تمہاری ہٹلر نانی نے دیکھ لیا تو بغیر نکاح کے میرے ساتھ رونا کر دیں گی_" وہ علیزے کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف جانے لگا جیسے کسی چھوٹے بچے کو لے کر جاتے ہیں کہ کہیں وہ گھونا جائے _

چلو مرو باہر اس کا ہاتھ چٹک کر باہر کی طرف دھکّا دینے لگی_ نا جانے کیوں وہ اس کمینے خان کے سامنے خوف زدہ ہو جاتی ہے جس کا وہ فل فائدہ اٹھاتا ہے" ابھی تھوڑی دیر پہلے کیسے اسے بے بس کر کے رنگ پہنائی اور اب ایسا ہو گیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں _

آرام سے یار جا رہا ہوں ضیغم کو اس کی حرکت اور۔ سرخ چہرہ دیکھ کر ہنسی آ رہی تھی پورے ایک ہفتے بعد وہ کھل کر ہنسا تھا_ کتنا سرور ہوتا ہے محبوب دیدار میں ضیغم خان کو اپنے سینے میں ٹھنڈ سی محسوس ہوئی وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ باہر کی طرف جا رہا تھا _

اچھا ایک اور بات...؟

اس نے روک کر کچھ کہنا چاہا تو علیزے نے ایسے باہر نکال کر دھاڑ سے دروازہ بند کیا تھا اور پھر اپنے پیچھے ڈور بیل بجنے کے باوجود وہ بڑی بے حسی اور سفاکی کے ساتھ بہری بنی پودوں کو پانی

دیتی رہی کافی دیر بعد جا کر جب بیل ہونی بند ہوئی تب اس نے پائپ ایک طرف پھینک کر ہاتھ دھوئے نل بند کیا اور اندر کی طرف بڑھ گئی_

بی بی چائے نوری چائے لیے حاضر تھی شکریہ نوری وہ کپ لیتی اپنے کمرے میں چلی آئی اس کے اعصاب جیسے شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے تھے اندر ایک آگ سی جل رہی تھی لگتا تھا کہ آنکھوں کے رستے آنسوؤں کی صورت بہ جانا چاہتا تھا_

کون تھا وہ مواجس سے گیٹ پر کھڑی تم باتیں کر رہی تھیں_ نصرت بیگم کے الفاظ پر اس نے چونک کر سر اٹھایا تھا_

جو بھی ہو آپ کو اس سے مطلب "ان کے شک کی انداز اور آنکھوں سے چھلکتی حقارت پر اسے سخت تاؤ آیا اس لیے وہ خود سری سے بولی_

بی بی! یہ شریفوں کا گھر ہے ابھی سے اپنی ماں کے نقش قدم پر چلنے لگیں تمہاری پرورش میری پاکباز نیک سیرت بیٹی نے کی ہے "ان کے الفاظ جیسے زہر میں بجھے تیر تھے جو ایک ایک کر کے اس کے دل میں اترتے چلے گئے_

اور اس ہی بیٹی کی والدہ ہونے کی بناء پر میں آپ کی بے حد عزت کرتی ہوں رہ گئی ماں کے نقش قدم پر چلنے والی بات تو آپ کو اس فکر میں پریشان ہونے کی قطعا" ضرورت نہیں_

فکر کیوں نہ ہو آخر تم جس گھر میں رہتی ہو وہاں میری دو جوان نواسیاں رہتی ہیں ان کے مستقبل کا سوال ہے اگر تمہارے یہی لچھن رہے تو ان کو کون پوچھے گا؟ کیسے بیاہی جائیں گی وہ_ انہوں نے نفرت بھری نظروں سے اسے گھورتے ہوئے کہا جس کا چہرہ ان زلت بھرے الفاظوں پر دھواں دھواں ہو رہا تھا_

میں گاؤں جانے سے پہلے آج ہی سکندر سے بات کرتی ہوں اسے اپنی اولاد کا مستقبل عزیز ہے کہ پرایا گند اخون؟ ان کے آگ بھڑکاتے الفاظ اسکے وجود کو جلانے لگے تھے_

وہ کہہ کر جا چکیں تھیں وہ ان کے شعلہ صفت الفاظوں میں گری دھڑا دھڑ جلتی جا رہی تھی_ در و دیوار جیسے اس پر انگلیاں اٹھا رہے تھے سجے شوپیس ہنس رہے تھے' قہقہے لگا رہے تھے اس کے اندر کی وحشت اسے جنونی بنا ڈالا تھا_

www.novelsclubb.com

اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا بلوریں کانچ کے واا اس کو اٹھا کر قدم آدم آئینے پر دے مارا اور پر جو چیز اس کے ہاتھ میں آتی گئی وہ اسے توڑتی چلی گئی"

جس وقت سکندر احمد آفس سے لوٹے شور کی آوازوں پر وہ اس کے کمرے میں دوڑے چلے آئے نوری دروازے میں کھڑی کانپ رہی تھی جب کہ وہ ہوش و حواس سے قطعی بیگانہ لگ رہی تھی_

علیزے ہوش میں آؤ_ انہوں نے اگے بڑھ کر زخمی علیزے کو جھنجوڑ ڈالا اس کے ہاتھ چہرے سے ٹپکتا خون اس کے کپڑے کے علاوہ کارپٹ کو آلودہ کر رہا تھا_

میں نہیں ہوں گندا خون_ میں نہیں ہوں_ وہ جیسے ریزہ ریزہ ہو گئی تھی اس کی آنکھوں سے ٹپکتے آنسو جیسے سکندر احمد کے دل پر گرے تھے_

کس نے کہا تم میری بیٹی ہو صرف میری_ وہ اس کی تکلیف پر کراہ اٹھے تھے_

جس دکھ کو بھلانے کے لیے اس نے اپنے آپ کو بھلا ڈالا تھا نصرت بیگم کے الفاظ اس کی یاداشت میں اس کے دکھ کو روشن کر گئے تھے_ سہی کہا ہے کسی نے سانپ سے زیادہ زہر

الفاظوں میں ہوتا ہے ہوتا ہے زوا ہست اہست انسان کو اندر سے ختم کر دیتا ہے_(جب ہی تو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچی ہو)اس کا نقاہٹ و غنودگی میں لڑھکڑاتا دہن جیسے ماضی کی اتھاہ گہرائیوں میں جاڈوبا تھا_ان کے محبت بھرے الفاظوں سے غافل و بے خبر ہو کر وہ ان کے بازوؤں میں ڈھیلی پڑتی کارپٹ پر جا گری_

****

ماضی

مما ایک بات پوچھوں_پانچ سالہ علیزے نے بیمار مریم بیگم سے سوال کیا_

کیا_ان کی سوالیہ نظریں معصوم بیٹی کے چہرے کو دیکھ رہیں تھیں_جو چھوٹی سی عمر میں بہت احساس اور خیال رکھنے والی بچی تھی ماں کی بیماری کی وجہ سے وہ وقت سے پہلے سمجھدار ہو گئی تھی_

مما وہ آپ بیمار ہیں ناسب آپ کو دیکھنے آتے ہیں پھر_ اس نے ایک لمحے کو ہچکچا کر سوال ادھورا چھوڑا اور ماں کو تکتے پا کر بولی_ پھر بابا کیوں نہیں آتے_ اس کے سوال پر ایک لمحے کو ان کا چہرہ _تاریک ہوا وہ بے تاب لہجے میں بولیں

_ان سے ہمارا اب کوئی تعلق نہیں ہے

کیوں' کیوں مما؟" اس کی نیلی آنکھیں بھیگنے لگیں اس کا لہجہ احتجاج سے پر تھا اس کے بے شمار " سوالوں کا وہ اس طرح ادھورا جواب دے کر اسے الجھا دیا کرتی تھیں اسے اپنے بابا کا دھندلا دھندلا سا عکس بھی یاد نہیں تھا_ بس ایک یہ ہی ضد تھی اس کی کہ اس کے بابا کے بارے میں _بتایا جائے

اس لیے چاند کہ جب انسانوں کا آپس میں تعلق ٹوٹ جائے' رشتوں کا احترام اٹھ جائے تو وہ _ایک دوسرے کے لیے اجنبی بن جاتے ہیں_ وہ کھوئے کھوئے دردناک لہجے میں گویا ہوئیں

_ماموں تو کہتے ہیں خونی رشتے کبھی نہیں ٹوٹتے

_وہ جیسے بڑی آس و امید سے بولی تھی

www.novelsclubb.com

ٹوٹ جاتے ہیں جب انسان از خود شوق سے اپنانا نہ چاہیے ان سے نفرت کریں تو وہ بڑی آسانی سے اپنی موت آپ مر جاتے ہیں_ وہ جذبات کی شدت میں چیخنے لگی تھیں ان کا سانس تیز تیز چلنے لگا ان کے ہانپنے سے ان کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا اندر آتے سکندر نے بیمار بہن کو سنبھالا_

بیٹا! آپ کو کتنا بتایا ہے آپ کی مما بیمار ہیں ان سے ایسے سوال نہیں کیا کریں جن سے انہیں تکلیف ہو_ وہ پیار بھری لہجے میں اسے سمجھا رہے تھے_ مریم بیگم کو کینسر تھا جو لاسٹ اسٹیج پر پہنچ چکا تھا محبت کے روگ نے ان کو اندر سے ختم کر دیا تھا_

ماموں میں پریشان نہیں کر رہی تھی بلکہ میں تو صرف بابا کا پوچھ رہی تھی کہ وہ مما کو دیکھنے کیوں نہیں آتے یہ تو اتنی بیمار ہیں نا پھر کیوں۔۔۔۔۔ کیوں؟ وہ معصومیت سے کہہ رہی تھی_ سکندر احمد کا چہرہ پھیکا پڑ گیا وہ زیادہ دیر وہاں روک نہ سکے تھے_

اس کے ننے سے ذہن و دل میں ہزاروں سوال تھے اور ان کے جواب وہ کھوجنا ڈھونڈنا چاہتی تھی_

www.novelsclubb.com

اس کے اسکول کی سب لڑکیاں صبح اپنے والدین کے ساتھ آتی تھیں زیادہ تر کو ان کے پاپا یا ڈیڈی ہی چھوڑ کر جاتے تھے کیونکہ اکثر مردوں کا آفس ٹائم بھی وہی ہوتا تھا اس لیے وہ باآسانی اس ذمے داری کو نبھاتے تھے_ وہ پہلے مریم بیگم کے ساتھ اسکول اتی تھی پھر جب ان کی بیمار بڑھی تھی سکندر احمد اسے اسکول چھوڑ کر آنے لگے اور جب ان کے ساتھ اسکول آتی تو اس کی معصوم نظریں ان لڑکیوں میں الجھنے لگتیں جو گاڑیوں سے اترتے وقت اپنے والد کے گال پر پیار کرتے ہوئے یا بائے کرتے اترتیں یا پھر کوئی خوبصورت پرامس جسے چھٹی کے بعد انہیں ہر صورت پورا کرنا ہوتا_ اکثر وہ اسے اس کے فادر کا پوچھتیں اور وہ یہی سوال مریم بیگم سے دہراتی کہ وہ اخر کہاں تھے اور ان کے ساتھ اور ان کے پاس کیوں نہیں رہتے تھے_ اس کے سوالوں کا مریم بیگم کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تھا وہ اکثر اسی قسم کی ناسمجھ میں آنے والی باتیں کرتیں جو اسے بے حد مشکل اور ناسمجھ میں آنے والی لگتیں_ وہ اس وقت خاموش ہو جاتیں پھر دو تین دن بعد وہی سوال دہراتی اور ان کے وہی ناسمجھ میں آنے والے جواب سن کر افسردہ ہو جاتی جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا اپنی ماں کو اس نے یہیں دیکھا تھا_ تنہائی میں چھپ کر سسکتے ہوئے بیماری کی گود میں دن رات گھلتے ہوئے_

علیزے۔۔۔۔"ماں کی آواز پر اپنا ہوموورک چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے بیڈ کے قریب آئی ان کی آنکھوں انداز کو دھنسی خالی خالی اداس و بے جان سی لگ رہی تھیں

جی مما۔اس نے اپنے چھوٹے سے ہاتھ سے انکے آنکھوں کے کنارے صاف کرتے پوچھا

تم۔۔۔۔"انہوں نے ٹھہر کر بولنا شروع کیا اپنے بابا سے ملنا دیکھنا چاہتی ہو نا ان کے دکھ سے چور لہجے سے بیگانہ وہ ان کے الفاظوں پر حیران رہ گئی

ہاں مما میں۔۔۔۔میں انہیں دیکھنا ان سے ملنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔۔میرے بابا کیسے ہیں کہاں ہیں وہ ہمارے پاس کیوں نہیں رہتے اس نے شدت جذبات سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بے پناہ مسرت سے کہا تو ان کی آنکھوں میں رکے آنسو تیزی کے ساتھ آنکھوں کے کنارے سے بہتے ہوئے بالوں میں جذب ہونے لگے پچھلے ہفتے ہی سکندر احمد نے سرسی انداز میں مریم سے ذکر کیا تھا وہ اپنی وائف اور بیٹے کے ساتھ یہاں کراچی میں ہے اگر وہ کہے تو علیزے کو ملوا لائیں گے، وہ اس کی اپنے باپ کے لیے جزبات اچھی طرح جانتے تھے اس وقت تو مریم بیگم نے سختی سے انکار کر دیا تھا مگر ڈاکٹر نے جب سے انہیں بتایا تھا ان کے پاس بہت کم ٹائم

ہے تو ان کو علیزے کے مستقبل کی فکر چین سے مرنے بھی نہیں دے رہی تھی_ کہ ماں نہ سہی _باپ کی محبت تو اسے مل جائے گی

_تم جاؤ گی ان کے پاس؟ انہوں نے بھیگے لہجے میں کہا تو وہ خوشی سے ان سے لپٹ گئی

ہاں مما میں ان سے مل کر بتانا چاہتی ہوں کہ میں ان کو کتنا مس کرتی تھی اور اگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے تو ہمیں ماموں کے ساتھ کیوں رہنا پڑتا ہمارا اپنا خوبصورت سا گھر ہوتا ء بابا روز مجھے اسکول چھوڑ کر آتے اور ویک اینڈ پر جب ان کے ساتھ خوب انجوائے کرتی جب وہ یہاں آجائیں گے تو پھر۔۔۔

تو پھر اپنے گھر چلیں گے اور ایک ساتھ رہیں گے_ ہیں نا؟ وہ آس و امید سے ان کی طرف دیکھ کر ہاں کی منتظر تھی _

میں بھائی کو کہہ دوں گی وہ تمہیں چھوڑ آئیں گے_ وہ اذیتوں میں گھری بہ مشکل بولی تھیں_

نا جانے انہیں کیوں لگ رہا تھا ان کی بیٹی کی ساری امیدیں ٹوٹنے والی ہیں جس شخص کو اتنے سال _بیٹی کا خیال نہیں آیا اب نا جانے سامنے دیکھ کر اس کے لیے محبت و شفقت جاگ جائے

صرف میں۔۔۔آپ نہیں جائیں گی_اس نے بے یقینی و تحیر سے ان کی طرف دیکھا جن کا چہرہ دکھوں کا گھر بنا ہوا تھا_

پہلے تم مل کر آنا پھر میں۔۔۔۔۔وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئیں دو آنسو ٹوٹ کر ان کی آنکھوں سے بہہ گئے_جس سے اتنی محبت کی سب کچھ اس ایک شخص کے لئے چھوڑ دیا بدلے میں اس بے وفا نے کیا دیا انہیں_

اور اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ پہلی بار اپنے بابا سے مل کر انہیں چھو کر اپنے ہونے کا احساس کر سکے گی_اس نے اپنے دل میں اٹھتے ہزاروں سوال ان سے پوچھنے کے لئے تیار کر رکھے تھے_

www.novelsclubb.com

پوری رات اس نے ملنے کے اشتیاق و شوق میں اپنی مما کے ساتھ ان کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے گزاری_اسکول میں بھی وہ پورا ٹائم یہی سوچتی رہی کہ کب شام ہو گی اور وہ کب ماموں کے ساتھ بابا جان سے ملنے جا سکے گی اور اسے دیکھ کر ان کا کیا ری ایکشن ہو گا_اسکول سے آکر اس نے ست روی سے گزرتے وقت کو دیکھ کر جھنجھلاتے ہوئے مریم بیگم سے پوچھا_

مما! میں کب بابا سے ملنے جاؤں گی؟اس کی بے چینی واضطراب پر وہ اداسی سے اس کی صورت دیکھنے لگیں_ علیزے ایک بے حد خوبصورت بچی تھی نیلی آنکھیں گولڈن بال سرخ سفید موم کی گڑیا لگتی تھی لوگ اسے پلٹ پلٹ کر دیکھتے اور دیکھتے ہی رہ جاتے_ ناجانے اس کی قسمت بھی اتنی ہی خوبصورت ہو گی یا پھر میری طرح یہ بھی۔۔۔اللہ کرے اس کو وہ سب دیکھنا نصیب ہو _ میری بیٹی کے لیے شہزادہ آئے گا ضرور مریم بیگم کو اپنی بے پناہ دعاؤں پر یقین تھا

_ بتائیں نا مما_ "وہ ان کی خاموشی پر ان کا ہاتھ ہلاتے ہوئے بولی_ وہ اپنے خیالوں سے جاگیں جب ماموں آفس سے آجائیں گے_ وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولیں تو اس کی مایوس نظریں دو بجاتی گھڑی کو کوفت سے دیکھنے لگیں ابھی تو بہت ٹائم تھا ماموں کے گھر آنے میں وہ کس طرح یہ وقت گزارے وہ وہیں کوچ پر ٹک گئی اور ڈول اٹھا کر اس کی پونی بنانے لگی پھر اس کھیل سے اکتا _ کر وہ ممانی کے پاس چلی آئی جہاں تحریم شفا اپنے روم میں سو رہی تھیں

تم سوئیں نہیں!؟ ممانی کے سوال پر وہ نفی میں گردن ہلاتے ہوئے بولی_ نہیں مجھے ابھی بابا سے ملنے بھی جانا ہے ماموں کے ساتھ_ اگر میں سو گئی تو پھر نہیں جا سکو گی اور پھر مما اجازت

دیں نہ دیں_ اس کے خوف واندیشوں پر وہ اسے پیار سے گود میں اٹھاتے ہوئے بولیں_ اس بچی پر انہیں بہت ترس اتا تھا اسے محبت بھی بہت تھی گھر میں سب کو اور شفا کو اگر ایک منٹ بھی نظر نہ آئے تو پورا گھر سر پر اٹھا لیتی تھی_ شفا اس سے تین سال چھوٹی تھی جس کی وجہ سے علیزے اس کا بہت خیال رکھتی _

_ایسا نہیں ہو گا جب تمہارے ماموں آجائیں گے میں تمہیں اٹھا دوں گی

_پرامس اس نے اپنا چھوٹا سا نرم و نازک ہاتھ ان کی طرف بڑھایا

پرامس وہ اس کا ہاتھ تھام کر مسکرا دیں

اس کی رات کی نیند پوری نہیں ہوئی تھی پھر بھی تحریم کے برابر لیٹ کر اسے نیند نہیں آئی وہ سوچنے لگی مما کے پاس ان کی ایک تصویر نہیں کیوں؟ بابا کیسے ہوں گے مما کی طرح خوبصورت یا پھر عام سے_ جیسے بھی ہوں وہ میرے بابا ہوں گے مجھے ان سے بہت محبت ہے اور انہیں بھی مجھ سے اتنی ہی محبت ہو گی کیا مجبوری ہے وہ ہمارے پاس کیوں نہیں رہتے؟ وہ اپنی پریشان الجھن زدہ سوچوں سے گھبرا کر پھر مریم بیگم کے پاس چلی آئی_ اس کا ننا سا ذہن کچھ سمجھ نہیں

پارہا تھا وہ تو بس یہ جانتی تھی کہ پاپا سب کے ساتھ رہتے ہیں اور خوب انجوائے بھی کرواتے ہیں جیسے اس کی سب فرینڈز کے فادر ہیں_

مما یہ کبھی کبھی ٹائم کیوں نہیں گزارتا ہے_ وہ اکتا کر جھنجھلا کر بولی تھی_ بچپن میں انتظار بہت مشکل ہوتا ہے اپنے پسندیدہ چیز کے لیے_

گزار ہی جائے گا وقت تو گزار ہی جاتا ہے اپنے اپنے احساسات کی بات ہوتی ہے_ ان کی اداس آنکھیں کھڑکی سے باہر نجانے کیا ڈھونڈنے لگیں_

مما! میں بابا سے کہوں اگر وہ ہمارے پاس نہیں اسکتے تو ہمیں اپنے پاس بولا لیں میں انہیں بہت یاد کرتی ہوں اور مما آپ بھی نا_ اس نے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بڑی آس سے پوچھا تھا_ پھر چونک کر بولی_ مما آپ کو ٹمپریچر ہے میں ممانی جان سے کہتی ہوں_ وہ باہر کی طرف بھاگنے ہی والی تھی_

نہیں مائی ڈول، انہیں پریشان نہیں کرو میں بالکل ٹھیک ہوں_ وہ نجانے کیوں غمگیں ہو گئیں تھیں_

پھر شام کو ان سے گلے مل کر خوشی خوشی سکندر احمد کے ساتھ لمبا سفر طے کر کے ایک پوش علاقے میں بڑے سے گیٹ کے سامنے رکے ماموں کے ہمراہ گیٹ کو پار کر کے جب وسیع و عریض گھر کے لان کی روش عبور کر کے اندر پہنچی تو امیرانہ طرز رہائش اور قیمتی اشیاء از خود اپنے قیمتی و نایاب ہونے کا پتا دے رہی تھیں_ اس کی گرفت ماموں کے ہاتھ پر سخت ہو گئی اسے یوں لگا رہا تھا جیسے وہ کسی محل میں داخل ہو گئی ہو_ جادو کا حسین محل جو اس کی دنیا سے جہاں اب تک وہ رہی تھی بالکل مختلف اور جدا تھا_ نیا' نیا خوبصورت اور خواب لگ رہا تھا_ یہ تو اس کے فیری ٹیل جیسا تھا_

ماموں بابا یہاں رہتے ہیں_ اس کی خوبصورت نیلی آنکھیں معصومیت سے پھیلی ہوئی تھیں_

_کیا اس کے بابا کوئی شہزادے تھے جو اتنے بڑے محل میں رہنے تھے

ہاں وہ افسردگی سے مسکرائے

یہ تو بہت بڑا اور خوبصورت

****

_ یہ گھر تو بہت بڑا اور خوبصورت؟" اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی

تم کیوں آئے ہو یہاں_ بھاری مردانہ آواز پر اس نے پلٹ کر آنے والے کو دیکھا تھا مہنگے سوٹ

_ میں شاہانہ انداز اور نخوت سے پوچھتا وہ شخص خاصا اجنبی و بیگانہ محسوس ہو رہا تھا

میں تمہاری امانت واپس کرنے آیا ہوں_ سکندر احمد نے ان کے قریب آکر علیزے کا ہاتھ ان کی

طرف بڑھایا اور وہ بے یقینی سے اس شخص کو دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں اس کے لیے نہ کوئی

محبت شفقت تھی نہ ہی جزبہ ہمدردی کی رمق موجود تھی جو اس پانچ سال چھوٹی سی بچی کو کیا

سمجھ آتی وہ تو بس اپنے اتنے خوبصورت اور امیر باپ کو دیکھ کر حیران تھی_ انہوں نے ایک نظر

_ بھی اس پر ڈالنا بھی گوارا نہ کی تھی جیسے وہ امانت کہہ کر اس کی طرف بڑھا رہے تھے

کیسی امانت کس کی امانت ہم روزانہ خیرات کر کے بھول جاتے ہیں خیرات کا مطلب واپس لینا

ہر گز نہیں ہے اور اگر تمہیں اس بچی کی پرورش کے لیے کچھ چاہیئے تو کہو_ وہ خاصے تیکھے اور

_ مغرور لہجے میں بولے

تیمور علی خان اگر مریم کا اصرار نہ ہوتا تو شاید میں اس معصوم کو لے کر تمہارے جیسے سنگدل' بے رحم اور پتھر دل انسان کے در پر کبھی نہیں آتا ابھی میرے بازوؤں میں اتنا دم خم ہے کہ میں خود انہیں اپنے زور بازو پر پال سکوں_ سکندر احمد کا چہرہ مارے توہین اور غصّے سے سرخ ہو گیا

_ تو پھر یہاں کیوں آئے ہو_ وہ ناگواری سے بولے

یہ تمہارا خون ہے تمہاری اولاد ہے تم سے ملنا چاہتی تھی_ انہوں نے بڑے ٹوٹے لہجے میں اس کی خواہش سے اس بے حس انسان کو آگاہ کیا

ماموں یہ۔۔۔۔یہی میرے بابا ہیں_ اس نے بڑے جزباتی انداز میں حسرت سے پوچھا تھا کپ سے چپ کھڑی وہ اپنے بابا اور ماموں کو بات کرتے دیکھ رہی تھی مگر اس کے بابا نے تو ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا

ہاں بیٹا_ انہوں نے افسوس بھرے انداز میں سر ہلایا اور وہ جیسے سب باتیں بھول کر ان کی طرف بڑھی اور بے اختیار ان سے لپٹ گئی

بابا! آپ کہاں چلے گئے تھے_ میں روز مما سے آپ کے بارے میں پوچھتی تھی میں آپ کو بہت مس کرتی تھی_ وہ ان کی ٹانگوں سے لپٹی بے اختیار بے ساختہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی_ تیمور علی خان دوسری طرف منہ کر کے خاموش کھڑے تھے جیسے اس سب سے کوئی تعلق نہیں ہو_

اسے وقت اندر سے ایک خوبصورت عورت اور چار سال بچہ آ گیا_

یہ کون لوگ ہیں_ اس عورت نے سوالیہ نظروں سے اپنے شوہر سے پوچھا تھا اور بچی کو اپنے شوہر کی ٹانگوں سے لپٹے دیکھا" وہ بچہ دوڑ کر علیزے کے قریب آیا اور پھر اس کو اپنے باپ سے پرے دھکیلتے ہوئے بولا_

یہ میرے ڈیڈ ہیں' تم کون ہو؟

یہ۔۔۔۔ یہ اس سے پہلے کہ پریشان علیزے کچھ بولتی تیمور علی نے بچے کو گود میں اٹھا کر پیار کرتے ہوئے کہا_

www.novelsclubb.com

مدد کے سلسلے میں آئے ہیں_ یہ کہتے ہوئے اس بے رحم انسان کو ایک پل کے لیے بھی اپنی معصوم بیٹی پر_

بابا! آپ صرف میرے بابا ہیں نا_ بچے نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ان کا چہرہ تھامتے ہوئے بڑے یقین سے پوچھا تھا_ علیزے کی نظریں ہنوز ان دونوں پر لگی تھیں اور بچہ شاید اس پر یہی جتانا چاہتا تھا کہ صرف وہی ان کا ولی عہد ہے وہ ان کی کچھ نہیں لگتی اور نہ ہی اس کا کوئی حق تھا انہیں چھونے یا پیار وصول کرنے کا_

ہاں بیٹا' ہم صرف آپ جیسے شیر بیٹے کے باپ ہیں_ انہوں نے بھیگی بھیگی نیلی شکوہ کناں کانچ آنکھوں سے نظریں چراتے ہوئے غرور اور تکبر سے ان کے ہر انداز سے غرور چھلک رہا تھا کہا_

ضمیر گل" انہوں نے ملازم کو آواز دی_

جی سرکار_ ملازم نے مودب پوچھا_ جاؤ بابا کو گاڑی میں بیٹھاو ہم آتے ہیں ان کی مدد کر کے انہوں نے کہتے ہوئے ان کی طرف سے رخ موڑا کر اپنے چار سال بیٹے کو ملازم کی طرف بڑھایا تھا_

دیکھو سکندر تم میرے اچھی دوست تھے کبھی اس لیے میں نے تمہیں اپنے گھر میں برداشت کر لیا اور رہی اس بچی کی بات تو جوانی میں ایسی نادانیاں ہو جاتی ہیں ہم جاگیر داری سے۔۔۔ ویسے بھی لڑکا ہوتا تو ہم کچھ سوچ بھی لیتے مگر_ اس بے حس سنگدل شخص نے معصوم بچی کے بارے میں نہیں سوچا کہ اس کی باتیں اس کے ننے سے ذہن پر کیا اثر ڈالیں گی_

تیمور علی خان اللہ کے قہر سے ڈرو جس غرور سے تم نے یہ ساری باتیں کی ہیں اللہ اس سب کا تم سے حساب لے گا تم ایک دن اسی بچی کے لیے ترسو گے جس کو آج تم نے دھتکارا ہے_

سکندر احمد نے مایوسی ہو کر اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر دروازے کی سمت رخ کیا اس نے مڑ کر اپنے بے حس و پتھر دل بظاہر بڑی آن بان شان والے باپ کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں کے آگے آنسوں کی وجہ سے دھند پھیل رہی تھی گھر آ کر وہ مریم بیگم سے لپٹ کر ہچکیوں سے رو دی_

آپ ٹھیک کہتی تھیں مما انسانوں کا آپس میں تعلق ٹوٹ جائے تو وہ ایک دوسرے کے لیے اجنبی بن جاتے ہیں بابا تو ہمیں ملے ہی نہیں وہ تو مر گئے مما وہ تو مر گئے_

ان کی معصوم بیٹی نے ہوش سنبھالتے اپنے باپ سے ملنے انہیں دیکھنے اور انہیں پانے کی خواہش کی تھی ان کے متعلق جاننے اور کھوجنے کی لیکن اتنے سالوں کا انتظار رنگ بھی لایا تو کس قدر بھیانک تھا جو اس کا سارا بچپن بہالے گیا اس شخص نے جس سے ملنے کے انتظار نے اسے جنون کی حد پر لا پہنچایا تھا اس کے وجود کو ماننے اور اسے اپنانے سے ہی انکار کر دیا تھا_

وہ کیسے بے قراری سے ان سے لپٹی رو رہی تھی اور مریم بیگم جنہوں نے اس شخص کے پیچھے اپنی زندگی برباد کر ڈالی تھی اور ان کی بے وفائی کو روگ بنا کر سینے سے لگا لیا تھا بیٹی کا دکھ برداشت نہیں کر سکیں معصوم بیٹی کا اس طرح بلکنا" رونا ان سے سہا نہ گیا اسی رات انہوں نے خاموشی سے آنکھیں موند لیں_

علیزے کو کچھ خبر نہیں تھی وہ باپ کے رویئے سے اس قدر دل برداشتہ ہوئی تھی شدید بخار اور بے ہوشی کی کیفیت میں کئی دن اور راتیں مدہوش رہی اور پھر ہوش کی دنیا میں آنے کے بعد ماں کی موت کا عظیم دکھ بھی اس کی آنکھوں کو نم نہ کر سکا_یوں لگتا تھا جیسے اس رات اس نے اپنی ماں سے لپٹ کر تمام آنسو بہا ڈالے ہوں اس کی خالی بنجر اداس آنکھوں میں زندگی مر گئی ہو

www.novelsclubb.com

اس دن کے بعد سے کبھی کسی نے نہیں سنا کہ اس نے بھولے سے بھی اپنے باپ کا ذکر کیا یا ان کا نام لیا ہو_

سکندر احمد مریم کی موت اور اس کی ذہنی ابتری حالت سے ایسے دل برداشتہ ہوئے کہ ملک چھوڑ کر لندن چلے آئے وقت کا کام ہے گزرنا ہے وقت گزرتا گیا اور اپنے پیچھے بہت سے واقعات بہت سے لوگ اور بہت سارے حادثات ماضی میں دفن کرتا آگے ہی آگے بڑھتا گیا_

وہ بھی سکندر احمد کے سایہ شفقت میں پروان چڑھتی گئی اور بارہ سال کی عمر سے ہی وہ اپنی ضروریات خود پوری کرنے لگی نوٹس بناتی وہ بچپن ہی سے پوزیشن ہولڈر شارپ مائنڈ بچی تھی بڑی کلاسز کے نوٹس اسیمنٹ وغیرہ آسانی سے بنا لیتی تھی_

بڑے ہونے پر ماضی میں کچھ پوشیدہ راز باتیں اس پر آشکار ہوئیں تو وہ لرز اٹھی مریم بیگم کا تعلق جس بازار سے تھا وہاں شریف اور عزت دار لوگ رات تو کیا دن میں بھی جاتے ہوئے کتراتے تھے_

www.novelsclubb.com

مریم بیگم کی پرورش نور جہاں بیگم نے اور لڑکیوں سے ذرا ہٹ کر مختلف انداز میں کی تھی شروع سے انہیں تعلیم کی وجہ سے بورڈنگ ہاؤس بھیج دیا گیا تھا" وہاں وہ تعلیم کے ساتھ پروان چڑھتی گئیں "انہیں نور جہاں بیگم نے اپنی حقیقت کی ہوا بھی نہ لگنے دی" وہ ایسا نایاب ہیرا تھی جنہیں وہ ایک مخصوص وقت پر منظر عام پر لانا چاہتی تھیں تاکہ لوگوں کی نظر خیرہ ہو جائیں اور وہ ان کی بدولت اتنا کما سکیں کہ بیٹھ کر باقی زندگی آرام سے گزار سکیں مریم بیگم جیسا قیمتی لال ان کے حلقہ میں کہیں اور نہیں تھا مریم صرف حسین ہی نہیں تھی بلکہ ذہانت کی دولت سے بھی مالا مال تھی ان کی دنیا میں مریم کا نام نیلم تھا ان کی نیلی آنکھوں پر رکھا گیا تھا _

مریم نے تعلیمی میدان بڑی کامیابی اور پوزیشن کے ساتھ پاس کیے یونیورسٹی میں ہی تیمور علی سے انکی ملاقات ہوئی _ "جو ان سے محبت کے داوے دور تھے" مگر مریم نے اس بات کو اہمیت نہیں دی مگر کب تک ان کے مسلسل اسرارِ کے اور وجاہت و محبت کے اگے وہ اپنا دل ہار بیٹھیں _

"جب کے تعلیم سے فراغت کے بعد تیمور علی خود بھی انہیں باقاعدہ اپنانے والے تھے

اس سلسلے میں جب انہوں نے اپنے بڑے بھائی سے بات کی جو ان کے باپ کے بعد گدی نشین تھے اور ان کا ہی حکم چلتا تھا تو انہوں نے روایتوں کے آگے ان کی ایک نہ چلنے دی اور اس بات سے سختی کے ساتھ انکار کر دیا _

جس پر وہ باغی و بد گماں ہو کر وقتی غصّے میں گھر چھوڑ آئے اور اپنے دوست سکندر کے ساتھ رہنے لگے جو یونیورسٹی میں ان کے ساتھ اور ان کے اور مریم کے بہت اچھے دوست تھے اور مریم کو سگی بہن مانتے تھے اپنی والدہ کی بیماری کی وجہ سے وہ ایک سال پہلے ہی شادی کر چکے تھے تعلیم کو جاری رکھا تھا _

سکندر احمد نے انہیں بہت سمجھایا اور قائل کرنا چاہا تھا کہ اپنے گھر واپس لوٹ جائیں اور اپنے بھائی کو سمجھانے کی کوشش کریں اس طرح فرار مسائل کا حل نہیں ہوتا مگر ان کے خون میں رچی ضد اور آنا نے انہیں واپس نہ پلٹنے دیا _

دوسری طرف مرہم کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد نور جہاں نے اپنی کوٹھی میں ایک بڑی تقریب میں اپنے خاص مہمانوں کے سامنے ان کی منہ دکھائی کی رسم کرائی تب وہ ان کی

اصلیت اور گھناؤنے دھندے کو دیکھ کر سکتے میں آ گئیں جن کا خود کا اسل نام خانم بائی اور اس کا نیلم تھا _

مگر اپنے پیچھے تیمور علی کی محبت اور ان کی سپورٹ نے انہیں بہت ڈھارس دی جوان کی محبت میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر انکے پاس آ گئے تھے انہوں نے اس وقت مصلحت کے تحت خاموشی اختیار کیے رکھی اور پھر خاموشی سے نور جہاں کے چنگل سے نکلنے میں کامیاب ہو گئیں اس حقیقت سے تیمور علی کو آگاہ کیا جس نے سکندر احمد کے ساتھ اور دوستوں کی مدد سے اسی شام مریم سے سکندر احمد کے گھر میں خاموشی سے نکاح کر لیا اس وقت تو ان کے سر پر محبت کا جنون سوار تھا مریم کی محبت میں پاگل ہو سب کچھ فراموش کر چکے تھے _

نور جہاں بیگم اس حقیقت کے بعد انہیں اور سکندر احمد کی فیملی کو نقصان پہنچا سکتی تھیں_ اس لیے کچھ دن کے لیے سکندر احمد کے ماموں کے گھر فیصل آباد آئے جہاں انہوں نے چند ماہ کے بعد کرائے پر گھر لے لیا زندگی گزارنے کے لیے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کے پاس جتنی رقم تھی وہ ان چار پانچ ماہ میں بیٹھ کر خرچ کر چکے تھے بھائی سے کسی مالی مدد کی امید نہیں

تھی اس لیے انہوں نے پرائیویٹ جاب کر لی مگر تنخواہ کم ہونے کی وجہ سے گزارا پسر مشکل ہو گیا_

****

نور جہاں بیگم اس حقیقت کے بعد انہیں اور سکندر احمد کی فیملی کو نقصان پہنچا سکتی تھیں_ اس لیے کچھ دن کے لیے سکندر احمد کے ماموں کے گھر فیصل آباد آئے جہاں انہوں نے چند ماہ کے بعد کرائے پر گھر لے لیا زندگی گزارنے کے لیے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کے پاس جتنی رقم تھی وہ ان چار پانچ ماہ میں بیٹھ کر خرچ کر چکے تھے بھائی سے کسی مالی مدد کی امید نہیں تھی اس لیے انہوں نے پرائیویٹ جاب کر لی مگر تنخواہ کم ہونے کی وجہ سے گزارا پسر مشکل ہو گیا_

جس وجہ سے وہ دن بادن چڑچڑے ہوتے چلے گئے_ مالی پریشانیاں 'تنگدستی 'مفلسی انہوں نے کب دیکھی تھی بڑے شاہانہ انداز میں زندگی گزاری تھی اب سر پر پڑنے والی اس افتاد نے انہیں بدمزاج بنا دیا تھا محبت کے رنگ بہت پھیکے اور بدرنگ لگنے لگے تھے ان کو تو بس ضد تھی

اپنی من پسند چیز حاصل کرنے کی جس میں انکے بھائی روکاوٹ بنے تو انہیں چھوڑ دیا اب اپنے آرام سکون کے لیے بیوی بری لگنے لگی

_

کچھ ہی عرصے میں علیزے کی صورت قدرت نے اجالا کیا تو بالکل ہی مایوس ہو گئے ان کا خیال تھا کہ بیٹا ہو گا تو شاید بھائی معاف کر کے ہونے والے خاندانی وارث کو اپنا لیں_ ان کی کوتاہی اور غلطی کو بھلا ڈالیں مگر ہونے والی بیٹی جو مریم سے زیادہ خوبصورت تھی اسے دیکھ کر ان کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی تیمور علی خان ان جاہل لوگوں میں سے تھے جو آج بھی بیٹیوں پر مایوس اور بیٹے کے پیدا ہونے پر خوشیاں مناتے ہیں_ صرف بیٹوں کے لالچ میں اللہ کی دی ہوئی رحمت کو ٹھکرا دیتے ہیں اور پھر اسی رب سے بیٹے کی امید رکھتے ہیں پہلی بیٹی تو اللہ کا سلام ہوتی ہے پوری رات اس گھر پر رحمت پرستی ہے اور تم اس سب سے منہ بناتے ہو انکار کرتے ہو اللہ کے حکم سے پھر اس سی کی زمین پر چلنے ہو اس کی نعمتیں کھاتے ہو اور اس پر اکڑتے بھی ہو افسوس اسے لوگوں پر_

علیزے کے پیدا ہونے کی خبر ملی تو سکندر احمد اس ڈیڑھ سال کے عرصے میں پہلی بار اپنی بیوی کے ساتھ ان سے ملنے آئے کیوں کے فون وغیرہ پر بات تو ان کے درمیان ہوتی رہتی تھی مگر ان کے حالات دیکھ کر سکندر احمد نے انہیں اپنے ساتھ چلنے کا مشورہ دیا اور لاہور چل کر انہیں جاب کرنے کا مشورہ دیا جہاں ترقی کے زیادہ چانس تھے_

دوسرا اس عرصے میں نور جہاں بیگم بھی مریم کی طرف سے مایوس ہو چکی تھیں پھر وہ تیمور علی کے خاندان حسب نسب سے واقف تھیں جو ملک کے بڑے جگیر دار سیاست دان گھرانے سے تعلق رکھتے تھے_

سکندر احمد کی باتوں نے سوچنے پر مجبور کر دیا ویسے بھی وہ اس زندگی سے بے زار ہو چکے تھے لاہور شفٹ ہونے کے بعد ان کی جاب ملنے تک سکندر احمد نے انہیں اپنے گھر رہنے کی دعوت دی ویسے بھی وہ مریم کو اپنی بہن مانتے تھے ان تینوں نے ساتھ تعلیم حاصل کی تھی_ان کی وائف انہیں کی طرح خوش اخلاق اور ہنس مکھ تھیں اس لیے وہ لوگ باآسانی ان کے فلیٹ میں رہنے لگے علیزے زیادہ تر سکندر احمد کے پاس ہی دیتی تھی کیونکہ سکندر احمد کو اسے بہت محبت

www.novelsclubb.com

تھی خود سے دور جانے ہی نہیں دیتے تھے علیزے دو ماہ کی تھی جب سکندر احمد کے گھر تحریم نے آنکھ کھولی

لاہور اکر کافی وقت وہ جاب تلاش کرتے رہے پھر سکندر احمد کی کوششوں سے انہیں سرکاری جاب مل گئی سلری بہت زیادہ تو نہیں تھی مگر گزارہ ہو جاتا تھا انہیں اب اس سمجھوتے بھری زندگی سے نفرت سی ہوتی جا رہی تھی

کبھی کبھار وہ مریم پر بگڑتے اور اندر کا غبار لفظوں کی صورت نکالتے تو مریم شرمندگی سے ان کی صورت دیکھنے لگتی یہ انسان خود بیوی بیٹی کو اپنے زور بازو پر کما کر کھلا نہیں سکتا وہ ہر بات کا قصوروار ایک لڑکی کو ٹھہراتا ہے

اس وقت سکندر اور ان کی بیوی کی مہربان شفیق ذات ہی انہیں جینے کا حوصلہ دیتی تھیں جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا تیمور علی خان کے رویوں میں بڑی تبدیلی آتی جا رہی تھی مریم اور علیزے کی صورت میں جن بیڑیوں نے ان کے قدموں کو جکڑا ہوا تھا ان سے نجات چاہتے تھے"

www.novelsclubb.com

اس لیے انہوں نے اندر ہی اندر خاموشی سے اپنے پرانے دوستوں سے رابطہ بحال کرنا شروع کیا _

جنہوں نے انکا پیغام ان کے بڑے بھائی کے پاس پہنچا دیا شبیر علی خان کو ان پر غصہ تو بہت تھا مگر اتنے سال بعد ان کی واپسی کے لیے درخواست پر انہوں نے اس کے دوستوں پر واضح کر دیا کہ وہ اکیلا ہی گیا تھا اور اکیلے ہی واپس انا چاہیے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں حویلی کے دروازے آج بھی اس کے لیے کھولے ہیں _

بھائی کے اس دوٹوک پیغام پر وہ سوچ میں پڑ گئے ایک طرف وہی پہلے جیسی شاہانہ طرز زندگی کی آسائش اور دولت ان کی منتظر تھی اور دوسری طرف مریم ان کی محبت اور بیٹی جوان سے بہت مانوس تھی اور بہت محبت کرتی تھی حلانکہ وہ اس پر توجہ نہیں دیتے تھے پھر بھی وہ جتنا سوچتے اتنا الجھتے پھر آخر کار انہوں نے جانے کا فیصلہ کیا ان کا ارادہ یہی تھا ایک بار خود چلے جائیں گے تو مریم کے لیے بھی بھائی کو منانے کی کوشش کر ریں گے ان کے جانے کا سن کر مریم جوان کے بدلے تیور بہت عرصے سے دیکھ رہی تھیں مزید خدشات اور وہموں کا شکار ہو گئیں _

آپ مجھے اور علیزے کو بلا لیں گے ناں_ انہیں اپنا سامان پیک کرتے دیکھ کر انہوں نے ڈرتے پوچھا_

ہاں کیوں نہیں میں بس ایک بار وہاں چلا جاؤں لالا مجھے معاف کر دیں پھر دیکھنا مریم یہ ساری غربت پریشانی دُور ہو جائیں گی_ وہ بے انتہا خوش اور پر جوش تھے بس جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتے تھے_

اگر آپ نہیں آئے تو؟ان کی آنکھیں بھیگنے لگیں وہ واحد سہارا تھے ان کا_

وہم مت کرو خوشی خوشی مجھے رخصت کرو تاکہ میں واپسی میں بھی خوش ہوتا آؤں_ وہ انہیں بازوؤں سے تھام کر مسکراتے ہوئے بولے اب وہ انہیں کیا بتاتیں کہ ان کی آنکھوں کے بدلے رنگ اور لہجے سے چھلکتی بیگانگی نے انہیں ڈرا دیا تھا سہارا کھا تھا کہ اگر کہیں انہوں نے آنکھیں پھیر لیں تو وہ کہا جائیں گی کون ان کو سہارا اور تحفظ دے گا_

اور پھر ان کا کہا کبھی پورا نہیں ہوا دن گزرتے چلے گئے پورے دو ماہ بعد رجسٹر کی صورت انہیں طلاق نامہ مل گیا اور حق مہر کے پچاس لاکھ روپے بھی طلاق نے مریم بیگم کے حوصلوں کو توڑ ڈالا

تھا_ وہ ٹوٹ کر بکھر گئیں محبت کے اتنے دردناک انجام پر اور دل کو روگ لگا بیٹھیں اور کینسر _ جیسے موذی مرض کا شکار ہو گئیں

اس وقت بھی سکندر احمد نے دوست کی بے وفائی پر اگے بڑھ کر روتی بلکتی مریم بیگم کے سر پر _ ہاتھ رکھا اور انہیں حوصلہ دیتے ہوئے کہا

_ تم تنہاں نہیں ہو تمہارا بھائی ابھی زندہ ہے_ وہ تمہیں دنیا میں تنہا نہیں بھٹکنے دے گا

سکندر احمد کا حوصلہ بھی انہیں سمیٹ نہ سکے وہ اپنی معصوم چھوٹی سی بیٹی کے لیے جی رہی تھیں جو اس وقت ایک سال کی تھی اور اپنے باپ کی آدی تھی اب ان کی کمی اور اچانک جانے کی وجہ سے بیمار پڑ گئی تھی صرف اس کی خاطر انہوں نے چار سال اپنی سسکتی زندگی کو کھسیٹا تھا اور وہ پچاس لاکھ کا چیک انہوں نے اس کے نام سے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرا دیئے تھے تاکہ بڑے ہونے پر _ وہ علیزے کے کام اسکے

مگر اس نے ایک روپیہ بھی اپنے باپ کا خود پر خرچ کرنا حرام سمجھا تھا بچپن تو اس کا اسی وقت _ ختم ہو چکا تھا جب اس کے باپ نے اسے دھتکارا تھا

مریم بیگم کی پرسنل ڈائری سمیت تصویروں کو بھی اس نے نزر آتش کر ڈالا تھا_ سوائے ایک تصویر کے جس میں وہ اسے لئے کھڑی تھیں در حقیقت اس ڈائری کو پڑھ کر نئے سرے سے اس کے زخموں کے ٹانکے ادھڑ گئے تھے_

اسے سب یاد آ گیا تھا جسے بھلانے کی کوشش میں اپنے آپ کو بھلائے جی رہی تھی اس کے دل اپنے باپ کے لیے ایسی نفرت پیدا ہوئی جو ان سمیت ان تمام مردوں کے لئے بھی تھی جو ان کی طرح امیر ء جاگیر دار اور دولت مند ہوتے ہیں اور اس کی طرف پسندیدگی کی وجہ سے بڑھتے ہیں وہ ایک بار کیا ٹھکرائی گی تھی "اس نے اپنی طرف بڑھے ہر ہاتھ کو جھڑکا تھا، ہر سوال کو انکار کیا ہر جذبے کو اپنے پیروں تلے روندا تھا_

میں قصوروار نہیں تھی مگر تمہاری بدولت تمہارے گھرانے کی وجہ سے گناہگار ٹھہرائی گئی اور آج تک تم جیسے سنگدل لوگ اپنے الفاظوں اور طعنوں سے مجھے اذیت دیتے آئے ہیں_

www.novelsclubb.com

مجھے سب سے زیادہ آپ سے نفرت ہے بابا اور مجھے اس دن کا شدت سے انتظار کروں گی جب آپ مجھے اپنانا چاہیں گے اور میں اپنے ساتھ ہونے والی تمام زیادتیوں اور اپنی ماں کے ساتھ ڈھائے جانے والے ظلم کے بدلے آپ کو اسی طرح خالی ہاتھ تہی دامن لوٹاوں گی_

اس کے ریر لب بڑبڑاہٹ پر نرس جو غنودگی میں تھی جاگ گئی اس نے آٹھ کر اس کے قریب آتے ہوئے اسے پکارا_

میم "علیزے میم_" اس کی پکار جیسے اسے بہت دور سے سنائی دے رہی تھی وہ بہت گہری نیند سے جاگی تھی اس کی لہو رنگ آنکھوں اور ان میں اتری وحشت پر نرس نے پلٹ کر دوسری طرف سوئی ہوئی نرس کو اٹھایا اور ڈاکٹر کو بلانے بھیجا_

اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا پوری رات وہ ہوش و حواس سے بیگانہ رہی اب صبح کے قریب اسے ہوش آیا_

www.novelsclubb.com

سکندر احمد اسے فورا اسپتال لئے آئے تھے اور اسے ایمر جنسی میں لے جایا گیا علیزے کے ہوسپٹل لانے کے کچھ دیر بعد ہی ہوسپٹل میں ہلچل مچ گی اور ڈاکٹروں کی لئیں لگ گئی علیزے کو دیکھنے کے لیے _

فل وی آئی پی ٹریٹمنٹ دیا جارہا تھا اسے _ سنئیر ڈآکٹر جونیئر ڈاکٹر سے لے کر نرسیں انچارج ہر ایک بوکھلایا ہوا تھا جیسے کوئی بہت بڑی شخصیات ہو _

سکندر احمد کی پوری فیملی کو اس سے دور رکھا جارہا تھا نا جانے کیوں سب کو پریشانی میں کچھ سمجھ نہیں آیا _

ڈاکٹر نے جب اس کے ہوش میں آنے کا بتایا اور کہا کہ وہ خطرے سے باہر ہے آپ لوگ مل سکتے ہیں اب _

سکندر احمد جو اس کی طرف سے بہت پریشان تھے اور آج کی اس حرکت پر از حد الجھے اور ڈسٹرب تھے اس کے ہوش میں آنے کا سن کر دوڑے چلے آئے _

علیزے تم ٹھیک ہو نا _ وہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بڑی محبت سے بولے _

_مجھے کیا ہوا ہے ماموں میں بالکل ٹھیک ہوں

اس نے اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ اور چہرے پر ہوئی بینڈ یج سے قطع نظر انہیں مطمئن کرنا چاہا اس کے پر سکون انداز پر انہوں نے ٹھنڈی سانس بھری جانتے تھے اپنی تکلیف کسی کو نہیں بتاتی ان

_کا ارادہ اسے گھر جا کر ساری بات پوچھنے کا تھا

دوسرے دن علیزے کے ڈسچارج ہو کر گھر آنے کے بعد تحریم اور شفا اس کے کمرے میں بیٹھی اس کا دل بہلانے کے لیے اسے ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھیں جب آفس سے آکر سکندر احمد

_سیدھا اس کے روم میں آئے

انہوں نے تحریم اور شفا کو باہر جانے کا اشارہ کیا نزہت بیگم جو ان کے پیچھے ہی آرہی تھیں وہ ایک طرف صوفے پر بیٹھ گئی انہوں نصرت بیگم کی زبانی تمام باتوں کا علم ہو چکا تھا مگر ماں کو سمجھانے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھیں اور انہیں سکندر احمد کے غصّے کا بھی پتا تھا وہ علیزے کے لیے بہت حساس تھے اور مریم سے کیے وعدے کو انہوں نے اس طرح نبھایا تھا کہ شاید ہی کسی

_سگے بھائی نے نبھایا ہو

کل شام میں کیا بات ہوئی تھی_ان کے بارعب لہجے پر علیزے کو وہ تکلیف دہ واقعہ یاد آ گیا جس کی وجہ سے وہ زخمی ہوئی تھی بلکہ بہت سی قیمتی چیزوں کا بھی نقصان ہوا تھا_اس کا۔چہرہ اس بات کا ثبوت تھا_اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں

کچھ نہیں ماموں مما اور اپنا ماضی یاد آ گیا تھا"سوری ماموں میری وجہ سے اتنا نقصان ہو گیا چیزوں کا_وہ شرمندگی سے سر جھکا کر بیٹھی تھی

کسی بات کر رہی ہوں تم میری بیٹی ہو مجھے ان سب مصنوعی چیزوں کی نہیں تمہاری فکر ہے"یہ سب کہہ کر تم یہ بتانا چاہتی ہو میں تمہارے لیے غیر ہو"تمہیں کچھ ہو گیا تو میں اپنی بہن کو کیا منہ دکھاؤں گا وہ بھی مجھ سے ناراض ہو گی

نہیں ماموں آپ تو میرے سب کچھ ہیں آپ نے جو میرے لیے کیا ایسا تو شاید مما بھی نہیں کرتیں_اس نے ان کا ہاتھ پکڑ کر یقین دلانا چاہا

ٹھیک ہے بس تم مجھ سے وعدہ کرو کبھی خود کو نقصان نہیں پہچاؤ گی

میرا وعدہ ہے آپ سے_اس نے مسکرا کے انہیں یقین دلایا

www.novelsclubb.com

****

عرشیہ کو جیسے ہی اس کی طبیعت خرابی کا پتا چلا وہ دوڑی چلی آئی اب علیزے کا زخمی چہرہ دیکھ کر وہ سکتے میں اگی پھر اسے لپٹ کر رونے لگی "ی یہ سب کیسے ہوا

_ آرے۔۔۔میں ٹھیک ہو یار "علیزے اس کی محبت پر مسکرادی

اپنا حال دیکھو تم اور کہہ رہی ہو ٹھیک ہو کس نے تمہارا دل دکھایا ہے مجھے بتاؤ میں اس کا وہ حشر کروں گی یاد رکھے گا وہ انسان "وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھی نامعلوم شخص کو بدعائیں دے رہی تھی

_

اچھا چھوڑو سب یہ بتاؤ اکیلی آئی ہو اپنے مرد مومن کو ساتھ نہیں لائیں_ اس نے اپنے بیڈ پر آرام سے لیٹتے ہوئے علیزے نے موضوع چینج کیا اس کا مونڈ بھی

اسے مومن مت کہو "ایک نمبر کا کمینہ گننا ہے "زوار بھائی کے ساتھ آئی ہوں اس سے جان بچا کر

_ پھر کوئی لڑائی ہو گی ہے کیا

ابھی تو نہیں ہوئی لیکن ہو جائے گی" پتا ہے ایک ہفتے سے اس نے مجھ سے اتنے کام کروائیں ہیں

_ جتنے پوری زندگی میں نہیں کیے میں نے_ اس نے دو کھی لہجے میں بتایا

_ ابھی وہ کچھ اور بھی کہتی جب تحریم چائے کے لوازمات لے آئی

_ تم کہاں جا رہی ہو بیٹھو نا ہمارے پاس_ تحریم کو جاتے دیکھ عرشیہ نے کہا

_ تم لوگ باتیں کرو مجھے سے نانو کو کوئی کام ہے

یار یہ تمہاری نانی بہت عجیب ہیں ایسے گھور گھور کے دیکھتی ہیں جیسے میں کسی دوسری دنیا سے آئی ہو مانو نا مانو یہ ضرور کسی دہشت گرد کے گروپ سے تعلق رکھتی ہیں_ اس نے پور سوچ انداز

_ میں ابرو سکڑ کر تھوڑی پر انگلی رکھ کر اسے بتایا

ہاہاہا۔۔۔اس کی باتوں پر علیزے بے سخت ہنس دی_ ابھی تو تم کوئی سیکریٹ ایجنٹ لگ رہی ہو

_ مجھے

_ہاں یار انکو تو آریان کی نانی ہونا چاہیے تھا دونوں ایک جیسے لگتے ہیں

ٹیک اٹ ایزی یار۔۔۔ایزاے جوک اینڈ انجوائے اٹ_ تم نے بھی تو ان کے ساتھ اتنا بڑا مزاق کیا تھا نا علیزے نے اسے سمجھانے کی کوشیش کی اور بات بھی بدل دی اگر موماني یا تحریم وغیرہ _میں سے کوئی آجاتی تو نصرت بیگم کے بارے میں برا لگتا انہیں

تم زیادہ اماں بی بنے کی کوشیش مت کرو اتنے دن سے اس نے مجھے ملازمہ بنایا ہوا ہے اپنی اور میں اسے انجوائے کروں_ وہ اس پر ہی چڑھ دوڑی عرشیہ بھی اس کے گریز کو سمجھ گئی تھی "یہ ہی تو _سچی دوست کی نشانی ہے کہ دل کی بات خود با خود سمجھ لے تی ہیں

علیزے نے کھبرا کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑے_ اچھا بھی لو میری غلطی "اب تم بتاؤ کیا چاہتی _ہو تم

_میں اس کو۔۔۔۔۔وہ بڑے جوش سے بولنے لگی

مگر پھر اٹک گی کچھ پلان سوچا ہوتا تو بولتی نا اس لیے سمجھ ہی نہیں آیا کیا بولے

_ چلو میں گھر جا کر سوچوں گی ابھی ہم اپنی باتیں کرتے ہیں

تم بھی ناپاکل ہو پوری علیزے مسلسل اس کی باتوں اور حرکتوں پر ہنس رہی تھی عرشیہ کے آنے سے علیزے کا مونڈ بہت اچھا ہو گیا تھا اور عرشیہ چاہتی بھی یہی تھی _

****

آہاہ۔۔۔۔۔اکیلے اکیلے چائے پی جا رہی ہے _

اس کی اچانک کو نجتی آواز نے عرشیہ کو ڈرا دیا_ گرم چائے کا کپ اس کے پیروں کے پاس گرا تو وہ اچھل کر دور ہوئی ورنہ اس کے پیروں پر گر جاتی _

ذرا حواس بحال ہوئے تو خونخوار نظروں سے آریان کو دیکھا اور چلائی _

اسٹوپڈ۔۔۔۔ تمہیں ذرا بھی تمیز نہیں ایسے آتے ہیں _

ہاہاہا۔۔وہ ڈھٹائی سے ہنستا ہوا ماربل ٹاپ پر آرام سے بیٹھ گیا_ اب کیا چھت پھاڑ کر آتا اسنے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا تو وہ جل کر خاک ہوئی _

انسانوں کی طرح بھی آیا جا سکتا ہے_ اس نے افسوس سے ٹوٹے کپ کو اور اپنی گری چائے کو دیکھا کتنے دل سے بنائی تھی اس شیطان نے آ کر سب حرام کر دیا _

میں تو انسانوں کی طرح ہی آیا ہو وہ کیا ہے عرشی تمہیں انسانوں میں آئے ابھی تھوڑے دن ہوئے ہیں اس لیے تمہیں انسانوں کی پہچان نہیں ہے _

عرشیہ کی طنزیہ بات کا جواب بڑی حاظر جوابی سے دیا_ وہ اپنا غصہ دباتی کچن سے باہر جانے لگی کیوں کے اس فضول انسان کے منہ لگنا بے کار تھا"علیزے کے گھر سے آنے کے بعد اس کی وجہ سے وہ کمرے سے باہر نہیں نکالی تھی کیوں کہ آریان نے اسے اپنے دوستوں کے لیے چائے ناشتہ بنوا بنوا کر پاگل کر دیا تھا"اور اپنے پرسنل کام بھی اسے کروا تا ٹائی بنواوانا"شرٹ کے بٹن لگوانا جو سارے آیک ساتھ ہی ٹوٹتے تھے_ پر اس کی بے ہودہ نظریں جو اس کا کام بار بار خراب کرتی تھیں"وہ جان گئی تھی کہ اسے آفس والی بات پتا چل گئی ہیں سب عرشیہ نے کہا تھا اس سب کا ہی بدلہ لے رہا تھا وہ_ اس کے کاموں سے بچنے کے لیے وہ چھوپ کر روم میں لاک لگا کر بھٹی تھی ابھی ڈرتے ڈرتے چائے بنانے آئی تھی جب اس کمینے کا نزول ہو گیا _

اس کے باہر جانے کے ارادوں کو سمجھتے اچھل کر اس کے سامنے آیا اور اس کا رستا روک کر کھڑا ہو گیا_

کہاں چلیں وہ جو میرے دوست آئے ہیں ان کے لیے چائے کون بنائیں گا_ اچانک سامنے آجانے پر وہ اس کے سینے سے آکر ٹکرائی اس سے پہلے آریان اس کے گرد اپنا حصار باندھتا وہ بدک کر پیچھے ہٹی پر ناگواری سے بولی_

میں کیوں بناؤں تمہارے فارغ اور مفتے دوستوں کے لیے جب دیکھو آجاتے ہیں کھانے ان کو اپنے گھر میں کوئی برداشت نہیں کرتا کیا" ہاں ظاہر سی بات ہے تمہارے دوست ہیں تم جیسے ہی ہونگے نا تم بھی تو ہم سے برداشت نہیں ہوتے ہو_

www.novelsclubb.com

آریان خلاف معمول چپ چاپ کھڑا تھا کیونکہ ابھی اس کی مجبوری تھی آج اس کے کچھ خاص دوست آئے تھے جو نکاح میں شریک نہیں ہو سکے تھے وہ اب مبارک باد دینے آئے تھے" روز تو وہ ایسی اپنے فضول سے دوستوں کو بلاتا تھا عرشیہ کو تنگ کرنے کے لیے_

چلو اب سنالی نا باتیں کام پر لگ جاؤ_

میں تمہاری نوکر نہیں ہوں_ مماتائی جان بھابھی کسی عزیز کی عیادت کے لیے گئی ہوئی تھیں
_ اس لیے اسے کوئی ڈر نہیں تھا مما کا

ہاں۔۔۔یہ تو ہے_ وہ فورا" مان گیا_ پھر اسے تسلی دی_ مگر بیوی تو ہو نا وہ بھی فری کی نوکر ہی
_ ہوتی ہے

کیا؟" عرشیہ نے مٹھیاں بھینچ کر دنت پیسے_ ہٹو آگے سے کمینے شیطان_ اس کی برداشت ختم
_ ہوتی جا رہی تھی

_ کبھی نہیں پہلے چائے بناؤ یہ تمہارے شوہر کا حکم ہے_ وہ رعب سے بولا

_ وہ سلگ اٹھی

دیکھو آریان۔۔۔ابھی میرے منہ مت لگو_ مجھے پہلے ہی تم پر بہت غصہ ہے_ عرشیہ نے
_ وئرن کیا تو اس نے قہقہہ لگایا پھر بڑی شرارت سے اس کی طرف جھک کر بولا

www.novelsclubb.com

ویسے میں بڑے اچھے موڈ میں ہوں_ تم چاہو تو میرے منہ لگ سکتی ہو پھر چائے بھی معاف کر دوں گا_ اس نے خمار بھرے لہجے میں عرشیہ سے کہا اب اس کا موڈ بدلنے لگا تھا وہ بھول گیا

_ کہ اس کے دوست اس کا انتظار کر رہے ہیں

اس کی بات سمجھ میں آتے ہی عرشیہ کا پارا ہائی ہونے لگا_ اس نے طیش میں آکر فرائی پین اٹھایا

_ اور آریان کے بازو پر پوری طاقت سے مارا

_ آریان کا سارا خمار جھٹکے سے غائب ہوا

عرشیہ کا دوبارا مارنے کے لیے اٹھا ہاتھ آریان نے تلملا کر سختی سے پکڑا تو فرائی پین چھوٹ کر

_ عرشیہ کے پیروں پر گر گیا

جنگلی انسان چھوڑو مجھے وہ تکلیف سے چیخی مگر اس پر اثر نہیں ہوا کیوں کہ اس نے اپنا پیر اگے کر

_ کے اسے زیادہ لگنے سے بچا لیا تھا بس ہلکا سا اسے لگا

_ شرم نہیں آتی یوں بیویوں والے ہتھیار استعمال کرتے ہوئے

_ اس کے الفاظ پر عرشیہ کو سر سے پاؤں تک سلگا دیا

www.novelsclubb.com

_بکواس مت کرو آریان_اس کے چلانے پر وہ مزے سے ہنسا تھا

بے ہودہ انسان میرا ہاتھ چھوڑو_ورنہ

میں چلاؤں گی_اس نے دھمکایا تو آریان نے بڑی شرافت سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا_وہ اپنا ہاتھ

_دوسرے ہاتھ سے دباتی باہر نکلنے لگی مگر اس سے پہلے ہی آریان نے پھرتی سے دروازہ بند کر دیا

آریان۔۔۔۔وہ احتجاجاً "چیخی" مگر وہ بڑے اطمینان سے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

_اور اطمینان سے بولا

چائے بناؤ گی تو دروازہ کھولے گا_دروازے کے سامنے ایسے فرصٹ سے کھڑا تھا جیسے تا قیامت

_نا ہٹنے کا ارادہ ہو

_دیکھو آریان شرافت کے ساتھ دروازہ کھول دو ورنہ آج میں تمہیں قتل کر دوں گی

دیکھو عرشی ڈارلنگ اگر تم چائے بنا دو کی تو میں شرافت صاحب کو زحمت دیے بغیر میں اکیلا ہی

_دروازہ کھول دوں گا

www.novelsclubb.com

_ میں کبھی نہیں بناؤں گی_ عرشیہ نے پیر پٹکتے ہوئے کہا

_ تو پھر تم یہیں رہو گی میری قید میں اور اب سب کے آنے کا ویٹ کرتے ہیں

_ کیا مطلب ہے تمہارا

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہیں ہو گا وہ گنگنایا تھا" سب ہمیں ایسے ایک ساتھ بند کمرے میں دیکھیں گے تو جلدی رخصتی کروادیں گے"

آف کیا منظر ہو گا وہ تم میرے کمرے میں میری خدمتیں کرتی ہو اور کوئی نہیں ہو گا ہم دونوں

_ اکیلے وہ آنکھیں موندے خوابوں کی دنیا میں پہنچا ہوا تھا

ایسا ہولناک مناظر سوچ کر عرشیہ کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے" اس کی طرف دیکھا تو ایسے خوش ہو رہا تھا جیسے آج ہی اس کمینے کی بارات ہو" غصّے سے عرشیہ کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کا قیمہ

_ بنادے

_ بے بسی سے روہانسی ہو کر اس نے ساس پین میں پانی ڈال کر چولہے پر پٹخا اور برنر جلانے لگی

****

عرشیہ کی بچی باہر نکلو آج تم میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گی_ آریان اس کے روم کے ڈور پر لاتیں مؤکھیں پر سار ہا تھا اور وہ اندر فل آواز میں سونگ چلائے آرام سے بیٹھی تھی اس کی صحت پر کیا اثر پڑنا تھا "

ہائے ے ے..؟

دل کو سکون مل گیا_ "اس نے آریان کو کہا جلدی سے فریج سے کیک نکال کر رکھے میں چائے نکالتی ہوں بس اس ہی وقت اس نے جان بوجھ کر پہلے سے پاس رکھا نمک ڈال دیا _

اگر اندر سے ڈور لاک نہیں ہوتا تو نا جانے آریان کیا کر دیتا اس کا _

عرشیہ نے اس کے کہنے پر چائے تو بنا دی مگر اس میں چینی کی جگہ نمک ڈال دیا جیسے ہی آریان نے ایک سیپ لیا اس کے منہ سے فورے کی صورت ساری چائے باہر نکل گئی وہ حیرت سے اپنے دوستوں کو دیکھ رہا تھا جو پتا نہیں کیسے اس چائے نہیں (زہر) کو پی رہے تھے مروعت میں اگر ان کی جگہ آریان ہوتا تو ان سب کے سروں پر اب تک کپ ٹوڑ چکا ہوتا_ اب کی کو سمجھ آیا

ان لوگوں نے یہ چائے نماز ہر منہ سے لگاتے ہی چہرے سرخ انگارا کیوں ہو گئے تھے_ یہ تو ضبط کی سرخی تھی "اور وہ ان کو کہہ رہا تھا شرم کی لالی کیوں چھا گئی چہرے پر "اب سچھ میں شرم کی سرخی تو اس کے چہرے پر نظر آ رہی تھی_

اس نے سب سے معزرت کی اور کچھ اور کھانے کا کہا مگر وہ تو ایک کے بعد ایک ایسے بھاگے ڈر کر جیسے موت دیکھ لی ہو_

اس کے بعد آریان وہیں سے دھاڑتا ہوا عرشیہ کے کمرے کی طرف آیا مگر افسوس عرشیہ بی بی اپنے کارنامے کے بعد احتیاطی تدابیر اختیار کر چکیں تھیں_

زوار بھائی جب گھر آئے تو ساری بات سننے کے بعد ان کے قہقہے روکنے میں نہیں آ رہے تھے_ اور آریان صاحب غصّے سے لال پیلے ہوئے بیٹھے تھے_

زوار بھائی کے سمجھانے پر معاملہ ختم ہوا اور وہ گھر سے ہی باہر نکل گیا_

****

وہ وائٹ ریشمی گاؤن میں ملبوس وہ سگریٹ کے دھوئیں میں گم اضطراب اور بے چینی میں مبتلا تھا کرسٹل ایش ٹرے سگرٹ کے ٹکڑوں سے بھر چکی تھی کئی پیکٹ سگریٹ کے خالی ہو کر کمرے میں ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے_اس کی حالت بھی ان جلے ہوئے سگریٹ کے ٹکڑوں کی طرح تھی_بڑی ہوئی شیو مسلسل بیداری سے سرخ آنکھیں اور چہرے پر پریشانی اور وسوسوں نے وحشتیں سی پھیلادی تھی اسے خود پر غصے آرہا تھا_وہ اس وقت جذبات میں بھول گیا تھا کہ وہ اس کے لیے نامحرم ہے اور کسی نے دیکھ لیا تو اس کی عزت پر حرف آسکتا ہے اس وقت اتنا جزباتی ہو گیا تھا کہ اپنے دل کے سکون کے اس کے ساتھ زبردستی کرنے لگا

اس نے منہ سے دھواں نکالتے ہوئے خود کو سرزنش کی_میں نے اسے دل کی گہرایوں سے محبت کی ہے اور جن سے محبت کی جاتی ہے ان کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی ہے_مگر وہ پتھر دل لڑکی شاید مجھے کبھی سمجھ ہی نہ پائے گی_ابھی رات کے دس بجے تھے وہ بارہ بجنے کا انتظار کر رہا تھا جب نوری سے اس کے سونے کی خبر ملے گی_اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بہت بے قرار تھا_

اس دن جب علیزے کو اسپتال لے جانے کے فورا بعد نوری کی کال آئی تو وہ حویلی جانے کی تیاری کر رہا تھا جہاں اچانک چچا جان کی طبیعت خراب ہو گئی تھی _

لیکن اسے تو کوئی ہوش ہی نہیں رہا بس اپنی علیزے کے لیے پاگل ہو گیا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا اڑ کر اسپتال پہنچ جائے _

وہ سیدھا سنئیر ڈاکٹر کے آفس میں گیا اور اس کے ساتھ اس کے چار مسلحہ گارڈ بھی تھے اس نے ایک دھماکے کے ساتھ دروازہ کھول کر روم میں آیا اور ڈاکٹر کی کنپٹی پر پستول رکھ کر بولا اگر میری علیزے کو کچھ بھی ہوا اس اسپتال کو آگ لگا دوں گا جو کرنا ہے کرو جتنے پیسے لگتے ہیں لگاؤ بس مجھے علیزے سہی سلامت چاہیے _

سر آپ فکر نہیں کریں میں خود انہیں دیکھتا ہوں ہم اپنی پوری کوشش کریں گے آپ مجھے باہر جانے دیں پلیز_ ڈاکٹر کی تو اس کے گارڈز کو دیکھ کر اوہ اس کی ریوالور دیکھ کر ہی جان نکل گئی تھی _

ہاں جاؤ اور سنو جیسی وہ باہر جانے لگا ضیغم خان نے اسے روکا _

www.novelsclubb.com

اس کی فیملی کو کسی طرح اس سے دور کرو میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں اور جب تک میں نا کہوں کوئی اسے ملنے نا پائے سمجھ گئے _

جی سر ایسا ہی ہو گا _

علیزے کو جب تک ہوش نہیں آگیا وہ وہی اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا رہا ڈاکٹر اپنا کام کر کے جا چکے تھے _

سوری علیزے یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے نا تو یار اس میں بیمار ہونے والی کیا بات ہے تم مجھ سے لڑ لے تھیں تم تو شیرنی کی طرح ہی اچھی لگتی ہو _

علیزے کے ہوش میں آنے کے بعد وہ گھر آگیا تھا سکندر احمد کو کافی دیر بعد علیزے کے ہوش میں آنے کا بتایا گیا تھا _

ابھی وہ کل کی باتیں سوچ ہی رہا تھا جب نوری کی کال آئی سوچوں میں وقت گزارنے کا پتا ہی نہیں چلا

بولو..!!

_ صاحب وہ بی بی سو چکی ہیں

اوکے تم سارا انتظام کر کے رکھنا

!!جی صاحب۔۔۔

_اور بات سنوں کل میرے جانے کے بعد کچھ ہوا تھا کیا

جی صاحب جی!! بڑی بیگم صاحبہ کی امی نے جی علیزے بی بی کو بہت باتیں سنائی تھیں اور کہا کے

_وہ گنداخون ہیں جی وہ ہر وقت علیزے بی بی کو برا بولتی رہ تھیں ہیں

بی بی تو کسی کو بھی کچھ نہیں کہتی ہیں کتنی سونی ہیں جی_ نوری اپنی دھوں میں بولے جا رہی تھی

_ کہ اسے کال کٹ نے کا پتا ہی نہیں چلا

ضیغم خان نے تو یہ سن کر ہی کال کاٹ دی تھی کہ کسی اور کی وجہ سے اس کی متاح جان کو کچھ ہوا

_ وہ تو کب سے خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا وہ غصّے میں باہر نکلا

شیر خان۔۔۔شیر خان۔۔۔۔؟

_ اس کی دھاڑیں پورے فارم ہاؤس میں گونج رہی تھیں

_ حکم چھوٹے خان_ شیر خان بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا

_ گاڑی نکالو_ اور ہاں کل تمہیں ایک کام بھی کرنا ہے

_ وہ علیزے کے گھر ایا اور سیدھا اس کے کمرے میں گیا پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا نائیٹ بلب کی روشنی میں بیڈ پر لیٹی دوائیوں کے زیر اثر بے خبر سو رہی تھی_ اس نے پورے کمرے کی تلاشی لی تو اسے بس ایک بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے ایک فوٹو فریم ملا جس میں علیزے سے ملتی ایک خوبصورت عورت تھی اور اس کے ساتھ چار پانچ سالہ بچی جو کے یقین نن علیزے تھی _

اس نے اپنے موبائل سے پکس کلک کی اور علیزے کے پاس آیا اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا میں تمہارے بارے میں پتا لگا کر ہی رہوں گا اور اس شخص کو ڈھونڈ کر لاؤں گا پل پل اذیت دی جس کی وجہ سے تم اس حالت تک پہنچ چکی ہو_ تمہیں سزا اذیت اور محبت دینے کا حق صرف مجھے ہے

www.novelsclubb.com

اور اگر تم نے میرے علاوہ کسی کو اہمیت دی تو بہت برا کروں گا علیزے یاد رکھنا_ وہ اسے ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے وہ اس کی ہر بات سن اور سمجھ رہی ہے_

چلو اب چلتا ہوں بہت دور کا سفر ہے اس کا ہاتھ آرام سے بیڈ پر رکھ کر جیسے خاموشی سے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا_ اب اس کا حویلی جانے کا ارادہ تھا_

گاڑی میں بیٹھا وہ اپنی چچا جان کے بارے میں سوچ رہا تھا جن کی کل اچانک طبعیت خراب ہو گئی تھی وہ ہارٹ پیشنٹ تھے ان کو زیادہ تر وہ بیمار ہی رہتے تھے کبھی انہیں کسی خوشی میں خوش ہوتے نہیں دیکھا ایک ہی بیٹی تھی بیوی کا بھی انتقال پانچ سال پہلے ہو چکا تھا_

نا جانے کون سا غم دل میں پال کر بیٹھے تھے ضیغم خان کے بہت بار پوچھنے پر بھی کچھ نہیں بتاتے تھے جب کے اس کے بچپن سے ہی بہت اچھے دوست تھے اپنے دل کی ہر بات ضیغم یار خان ان سے ہی کہتا تھا_ کل وہ علیزے کی وجہ سے اسپتال ان کے پاس جا نہیں سکا اب ان سے گھر جا کر ملنے کا ارادہ تھا_

****

اسلام علیکم بی جان_ وہ ان کے آگے جھکا تو وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ تھام کر اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں"

والسلام بہت دنوں بعد آئے شہر سے ماں کا خیال بھی نہیں آتا تمہیں_ ان کے شکوں پر وہ ان کے قدموں میں دبیز قالین پر ہی بیٹھ گیا_

رات بہت لیٹ حویلی پہنچا تھا وہ تو سب لوگ سو چکے تھے اب دس بجے کے قریب اس کی آنکھ کھولی تھی_

کام تھا وہاں ورنہ آپ کے وجود سے غافل ہو سکتا ہوں" بابا جان کہاں ہیں_

وہ پنچایت میں کوئی مسائلے کی وجہ سے گئے ہیں_

اس ہی وقت اس کا موبائل رنگ ہوا کال شیر خان کی تھی اس نے یس کر کے کان سے لگایا_

بولو؟"

کام ہو گیا خان_ "یہ سن کر اس نے کال کاٹ کر موبائل جیب میں رکھا_

بی جان یہ۔۔۔زرتاش ان کے پاس خوبصورت سندھی کڑاہی والے سوٹ لے انداز داخل ہوئی تھی پھر ضیغم خان کو ان کے قدموں میں بیٹھے دیکھ کر روک گئی اور جلدی سے سر پر آنچل درست کرتے ہوئے دھیمے سے بولی۔۔۔اسلام علیکم لالا۔۔۔اس کی بارعب شخصیت کے سامنے ہر کوئی حویلی میں ہر کوئی ڈرتا تھا اس پر اس کا غصہ ذرا سی غلطی پر انسان کی کھال ادھیڑ کر رکھ دیتا تھا اس لیے زرتاش بھی اس کے سامنے آنے سے خوف کھاتی تھی ابھی بھی وہ بس۔

_ بھاگنے کی تیاری کر رہی تھی

اس کی طرف دیکھتے ضیغم نے سرسری جواب دیا" وہ اس کے لیے بچی ہی تھی اٹھارہ سال کی ہی تو تھی بس وہ ایک حد رکھتا تھا اس میں اور زریش میں ہلانکہ دونوں اس کی خواہش پر ہی دونوں میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کر رہی تھیں زریش میڈیکل کے تھرڈ ییئر میں تھی اور زرتاش کا

_ بھی اس ہی کالج میں ایڈمیشن لے نے کا ارادہ تھا

_ کیا کہہ رہی تھیں تم؟بی جان اس کی طرف متوجہ ہوئیں

وہ میرے اور زریش کے لیے ایسے دو تین سوٹ گل جانہ سے منگوا لیجے گا اسے شہر لے کر جانے ہیں_ اس نے خوبصورت سندھی کڑاہی والے شیشے لگے سوٹ جو خاص افغان ڈریس کہلاتے ہیں_

گلابی عارضوں پر جھکی گھنیری پلکے دراز بالوں کی لمبی سی چوٹی گود میں ڈالے سر پر دوپٹہ لیے ان کے گھر کی بس خواتین اس ہی طرح ڈریسنگ کرتی تھیں سر پر ہر وقت چادر یا ڈوپٹہ ہوتا تھا_

ایسا ہی روپ تو وہ علیزے کا دیکھنا چاہتا تھا_ اس نے کبھی پاکستان ڈریس پہنے نہیں دیکھا تھا ہر وقت جینز شرٹ یا ٹروزار شرٹ میں پائی جاتی بس ایک بار اسے آریان کے نکاح پر اسے بلیک فراک میں دیکھ کر وہ اپنے حواس گھو بیٹھا تھا اب نا جانے کب یہ منظر دیکھنا نصیب ہو مگر یو لگتا تھا وہ جزبات و احساسات سے عاری حسین پتھر کی مورت ہو_ وہ اس کے تصور میں گم تھا_

تمہارا شادی کا کب تک کا ارادہ ہے_

کس کی شادی_ وہ علیزے کے خیالوں میں ہی گم تھا ان کی بات پر توجہ نہیں دی "زرتاش تو کب کی اپنی بات کہہ کر چلی گئی تھی اس کی دیکھنے پر اس کی سانس اٹک گی تھی کہ کیا غلطی ہو گی اب

اس سے یہ کیوں گھور رہے ہیں_ جب دوسری طرف ضیغم کو تو پتا ہی نہیں تھا کون کیا بورا ہے وہ _ تو بس خیالوں میں ان ڈریسز کو علیزے کو پہنے دیکھ رہا تھا

"تمہاری اور کس کی؟

وہ ان کی باتوں پر ہنس دیا_ چھوڑیں بی جان ابھی مجھے آزادی کے ساتھ سانس لینے دیں شادی _ کے لیے عمر پڑی ہے

_ چچا جان سے مل کر آتا ہوں" وہ اٹھ کھڑے ہوا

لیزے۔۔۔لیزے۔۔

وہ ابھی کمرے میں آیا ہی تھا جب تیمور علی خان دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں تھے "جب ہی اچانک کسی کو پکارنے لگے پورا وجود پسینہ سے شرابور ہو گیا اب بھی وہ نیند میں بڑبڑا رہے تھے

چچا جان۔۔چچا جان۔۔؟

ضیغم یار خان ان پر جھوک کر آواز دینے لگا تب ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھے اور اس کا گریبان پکڑ کر چلانے لگے لیزے کہاہے بتاؤ مجھے لیزے کو تم نے چھپایا ہے نا دیکھو میں مجھے معاف کر دو _ م میں مر ہم سے بھی معافی مانگ لوں گا بس ایک بار میری لیزے سے میلا دو

چچا جان کیا ہوا ہے ہوش میں آئیں" _ اس نے انہیں دونوں بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تو وہ _ واپس نیم بیہوشی میں چلے گئے

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے چچا اس حد تک ذہنی مریض کیوں بن گئے ہیں اپنے بیٹے اور بیوی کو یاد کرنے کے بجائے کسی لیزے کو یاد کرتے ہیں _ کوئی انگریز لگتی ہے _ لیکن وہ مریم تو مسلمان ہے _ بابا جان سے پوچھا تو وہ بتائے گے نہیں بی جان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا

_ وہ الجھا الجھا سا اپنے کمرے میں اگیا تیار ہونے اپنے باپ کے پاس جانے کے لیے

****

سکندر احمد کے آفس جانے کے کچھ گھنٹوں بعد ہی وہ بازو پر پٹی باندھ خون سے بھرے کپڑوں میں دو آدمیوں کے سہارے گھر آئے تو ایک کھرام مچ گیا تھا گھر میں نزہت بیگم اور تحریم نے رو

رو کر اپنی حالت بری کر لی تھی شفا کالج میں تھی "نانی کے بھی ہاتھ پاؤں بھول گئے اپنے داماد کا اتنا خون دیکھ کر دوسروں کے خون کو گندا بولنا آسان ہے مگر جب اپنے خون پر اتی ہے تب اللہ یاد آتا ہے "جب اس کے بنائے ہوئے بندوں کو برا بولتے ہو تک یاد نہیں رہتا وہ اپر بیٹھا سب دیکھ اور سن رہا ہے اور مکافات عمل بھی اس ہی دنیا میں ہوتے ہیں _

علیزے کی بھی شور سے آنکھ کھول گئی اور وہ کمرے سے جیسی باہر نکلی اس کیا سر چکرا گیا ماموں دیکھ کر جو صوفے پر بیٹھے اب سب کو تسلی دے رہے تھے کہ وہ ٹھیک ہوں "جب ہی ان کی نظر علیزے پر پڑی جو پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کو دیکھ رہی تھی _

جاؤ تحریم بیٹا بہن کو لے کر آؤ دیکھو گرنا جائے اس کی خود کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے اس وقت بھی انہیں خود سے زیادہ علیزے کی فکر تھی ایک باپ کی طرح _

نیچے اتے ہی وہ سکندر احمد کے گلے لگ کر رونے لگی ماموں یہ کیسے ہوا اور کس نے کیا _

پتا نہیں بیٹا کوئی چور تھے "موبائل اور پیسے وغیرہ لینے کے بعد بھی فائر کر کے چلے گئے "شاید وہ لوگوں میں خوف پھیلانا چاہتے تھے "خیر گولی بس چھو کر گزری ہے فکر کی بات نہیں _

چلو اب میں چینج کر کے آرام کروں گا تم سب بھی اب پریشان نہیں ہو اور علیزے تم بھی بیٹا آرام کرو _

"چلو نزہت؟

تحریم نے علیزے کو روم میں چھوڑا اور نیند کی گولی دے کر اسے سولایا اس کے لیے ٹینشن لینا خطرناک تھا ابھی کل ہی تو اسپتال سے آئی تھی وہ _

سب کے اپنے کمروں میں جانے کے بعد لینڈ لائن نمبر پر کال آئی تو نوری نے فورا کاڈلیس اٹھایا اور کچھ سن کر صوفے پر بیٹھی تسبیح پڑھتی نانی کی طرف بڑھایا _

"آپ کا فون ہے؟

کس کا ہے_ انہیں لگا ان کے کسی بیٹے یا بیٹی کا ہو گا _

پتا نہیں میں نے نام نہیں پوچھا انہوں نے آپ کو بلانے کا کہا _

کون بات کر رہا ہے بھئی_ ان کا انداز لٹ مار تھا _

www.novelsclubb.com

_ داماد کا گند اخون دیکھ کر تسلی ہو گی ہے یا بیٹوں کا بھی دیکھوں دوسری طرف ضیغم یار خان تھا

آرے کون ہو تم جو اسی فضول کی بات کر رہے ہو_ سچھ میں نصرت بیگم ڈر گئیں تھیں اس کی

_ بات سن کر

میں وہ ہی ہوں جس نے آپ کے داماد پر حملہ کروایا اب اگر علیزے کو کچھ بھی غلط کہا تو آپ کے خاندان کے ایک ایک افراد کو تڑپا تڑپا کر ماروں گا اس لیے جتنی دور جا سکتی ہیں علیزے سے اتنی دور چلی جائیں یہ آپ کے اور آپ کے خاندان کے لیے اچھا ہو گا" اور یہ صرف دھمکی نہیں ہے

_ آپ کی پل پل کی خبر ہے مجھے

_ نصرت بیگم تو سکت بیٹھی رہ گیں

****

وہ خاموش بے بیزاری سے لان میں مہمانوں کو دیکھ رہی تھی نہ اسے کھٹکتے قہقہے نہ حسین

_ چہروں نے اثر کیا اس پر یہ ہائی سوسائٹی کی پارٹی جیسی ہی یہ پارٹی تھی

_ آپ کی کیا ہے ایکٹیویٹیس ہیں اور پسند ناپسند اپنے بارے میں کچھ بتائیں نہ

احتشام کے سوال پر اس نے بے زاری و کوفت سے کہا

میری پسند نہ پسند سے آپ کو کیا کام ہے_ ماموں کے بہت اسرار پر وہ یہاں اتو گئی تھی مگر اب _پشتار ہی تھی کیوں کہ پہلے ہی وہ سکندر احمد سے وعدہ کر چکی تھی اس لیے مجبور تھی

ابھی نہیں مگر آئندہ تو ہو سکتا ہے_ وہ زو معنی لہجے میں بولا_ وہ تو کچھ زیادہ ہی اکسیٹڈ ہو رہا تھا _ اس سے مل کر جیسے ان کی شادی ہی ہونے والی ہے

آخر ماموں جان کو جواب بھی تو دینا تھا اسے کچھ کرنا پڑے گا اس سب سے جان چھڑوانے کے _لیے

اوہ۔۔۔وہ سنبھل کر بیٹھ گئی

سکندر احمد کے اصرار اور بات کے مان رکھنے کی خاطر وہ اس پارٹی میں اگئی تھی اس کے زخم چونکہ گہرے نہیں تھے اس لیے جلدی لیے جلدی ہی بھر بھی گئے تھے مگر نصرت بیگم نے دل پر جو زخم لگایا وہ اب بھی رس رہا تھا اور اس واقعے کے دو دن بعد وہ گاؤں چلی گئیں تھیں بنا کسی کو کچھ بولے اور جاتے وقت بہت گھبرائی ہوئی بھی تھیں سب نے روکنے کی کوشش کی مگر وہ کسی کی

کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھیں بس ایک ہی رٹ تھی گاؤں جانا ہے_ علیزے اب یونیورسٹی بھی جا رہی تھی "مل ماموں بھی دو دن بعد ٹھیک ہو کر آفس جانے لگے تھے چونکہ زخم زیادہ گہرا نہیں تھا ان کا اور ان کو فارغ بیٹھنے کی عادت نہیں تھی وہ تو دو دن میں ہی اکتا گئے تھے_

یہ پارٹی احتشام شیرازی کے اعزاز میں دی گئی تھی جو یو کے سے اسٹڈی پوری کر کے واپس آیا تھا_ اب اس کا اپنے باپ کا بزنس جوئن کرنے کا ارادہ تھا چھوڑے شانے صاف رنگت وہ کافی ہینڈسم تھا پارٹی میں اس کے قہقہے گونج رہے تھے_ (یعنی اس کا روشن مستقبل تھا ہنہ) علیزے نے سر جھٹکا تھا_ اسے ایسا لگا کے اس پر دو بار فلش پڑی ہو مگر اس نے ادھر ادھر دیکھا اتنے لوگوں میں اسے کوئی ایسا نظر نہیں آیا جو اس کی طرف متوجہ ہو_

مجھے انسانوں سے زیادہ علمی کتابیں پڑھنے کی عادت ہے_ اس کی بغور پڑھتی جانچتی آنکھوں پر اس نے طنز کیا تھا_

اور مجھے انسانوں کو پرکھنے ان کی شخصیتوں کے بارے میں جاننے میں مزہ آتا ہے_ مسکراتے لب اور اس کی گہری بولتی نظروں پر وہ آنکھیں چرا کر سرسری انداز میں بولی_

اپنی اپنی پسند ہے جس طرح مجھے پرندوں اور جانوروں سے بے حد پیار ہے اور آنٹی بتا رہی تھیں کہ آپ کو یہ سخت ناپسند ہیں (یہ بات چھوٹ تھی اس نے کسی سے نہیں پوچھا تھا اور نا اسے کچھ خاص پسند تھے جانور) _اب کچھ تو کسی طرح تو سابیت کرنا تھا نا کہ دونوں ایک دوسرے کے _ساتھ سوٹ نہیں کرتے ہیں

اب اتنے بھی نہیں کسی پیارے کی خاطر میں اپنی یہ عادت بدل بھی سکتا ہوں _وہ اس کے پرکشش اور خوبصورت چہرے کو تکتے ہوئے بولا اس کے ناختم ہونے والی بحث پر وہ اٹھ کھڑی _ہوئی

آرے آپ کہا جا رہی ہیں _وہ حیران ہوا _اس کا دل اداس ہونے لگا اس کے جانے کے خیال سے وہ تو اس کے حسین چہرے کو دل بھر کر دیکھنا چاہتا تھا بڑوں کا یہ فیصلہ اسے بھی پسند آیا تھا مگر ایسا لگ رہا تھا کہ اس لڑکی کو اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے "احتشام ایک پریکٹیکل بندا تھا اسے یہ بات سمجھ نہیں ارہی تھی جب اسے مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں تو یہاں اس سے ملنے ائی کیوں تھی

انکل کے پاس تھوڑا انجوائے کرنے دراصل فضول باتوں سے میں بہت جلدی اکتا جاتی ہوں_

اس کی بات سن کر احتشام شیرازی کا چہرہ پھیکا پڑ گیا_اب تو اسے یقین ہو گیا اس کے ساتھ ضرور زبردستی ہو رہی ہے_

اور آپ جہاں جاری ہیں اس پھیکی گفتگو سے میں بور ہو جاتا ہوں_اس نے شانے اچکاتے ہوئے صاف گوئی سے بولی_

افسوس آپ کی اور میری تو ایک عادت نہیں ملتی_اس نے افسوس سے کہا_

کوشیش تو کی جا سکتی ہے_وہ دوستانہ انداز میں مسکرایا_اس نے اخری بار کشیش کی شاید یہ اس کا واہم ہو_

سوری اس کوشیش میں "میں اپنی زندگی کا ریکس نہیں لے سکتی_میرے خیال میں آپ کے لیے شفا ٹھیک رہے گی کیونکہ وہ بہت اچھی ہے اور اس کی کافی عادتیں آپ سی ملتی ہیں وہ دیکھیں اس نے کچھ دور کھڑی شفا کو آواز دے کر بولایا_

www.novelsclubb.com

وہ اسے بات کرتے میں پہلی بار مسکرائی گلابی لب گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح کھلے تھے وہ مبہوت ہو کر اسے دیکھتا رہ گیا اسے یوں یک ٹک دیکھتے پا کر وہ شفا کے پاس انے پر احتشام شیرازی سے بات کرنے کا کہہ کر مڑ گئی اسے جہاں اپنی خوبصورتی کا اندازہ تھا وہاں اسے دیکھ کر پھتر ہو جانے والے مردوں سے اسے سخت نفرت تھی _

کیا" کیا باتیں ہوئیں _ تحریم نے شرارت سے پوچھا _ اسے احتشام علیزے کے لیے پسند ایا تھا _ ہنس نے ہنسانے والا کچھ شرارتی سا _ جو علیزے کو بھی شائد اپنے جیسا بنا دے

کوئی خاص نہیں اپنی شفا کے لیے یہ شخص ٹھیک رہے گا _ وہ مطمئن انداز میں بولی وہ بھی احتشام کی آنکھوں میں الجھن دیکھ چکی تھی کہ وہ خود بھی فیصلہ بدلنا چاہتا تھا اس کے اتنے ڈھاکے چپے انکار پر" کیونکہ صرف حسین صورت کے ساتھ۔ زندگی نہیں گزاری جاتی انڈسٹینگ اور دل کا راضی ہونا بھی ضروری ہے جو اس کے لیے علیزے کے آنکھوں اور انداز نظر نہیں آرہا _ تھا

کیا؟شفا کے لیے مگر۔۔۔ڈیڈی تو کہہ رہے تھے وہ تمہارے لیے اور شفا ابھی چھوٹی ہے اس کا شادی کا۔۔۔علیزے نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا_

یہ شخص شفا کے ساتھ ہیں سوٹ کرتا ہے وہ دیکھو_

اس نے لان کے دور سرے حصے کی طرف اشارہ کیا جہاں احتشام اس سے مایوس و دلگرفت ہو کر شفا کے ساتھ ٹہلتے ہوئے باتیں کر رہا تھا اور وہ اپنی عادت کے مطابق مسلسل کھلکھلا رہی تھی_

مگر علیزے ڈیڈی کیا سوچیں گے اور پھر شفا تمہارے رشتے سے ان سے بات کر رہی ہے_

تحریم اس کی بات پر پریشان ہوئی_

ماموں کو سمجھانا میرا کام ہے ڈونٹ وری ویسے احتشام اچھا انسان ہے مگر۔۔۔شفا کے لیے_

وہ تحریم کے حیران ہونے پر بات مکمل کرتے ہوئے بولی تو تحریم نے بیچارگی سے دور ٹہلتی شفا کو دیکھا جو ہر بات سے بے نیاز کسی بات پر ہنس رہی تھی اور احتشام کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی جو اس کے فیصلے کو ظاہر کر رہی تھی ایک اور رشتہ ٹکرا چکی تھی وہ_علیزے نے پکا کام

کیا تھا اب کسی بات کی گنجائش نہیں تھی کیوں کہ انکار کے ساتھ وہ شفا سے بھی احتشام کو مل واچکی تھی_

****

تایا جان نے آریان کو کوئی کام کا کہا ہوا تھا جس پر وہ دو دن سے آریان کوئی فائلز میں لگا ہوا دیکھ رہی تھی_ نا اسے کھانے کا ہوش تھا نہ کسی دوسری چیز کا وہ تو عرشیہ کی بھی ہر بات بھولے بیٹھا تھا_ بس ہر جگہ ایک بلیک فائل لے کر بیٹھا نظر آتا تھا وہ تو اسے سینے سے لگائے گھوم رہا تھا جیسے اس کی اولاد ہو_

عرشیہ کے دماغ میں شرارت ناچ رہی تھی اس کو دیکھ کر_ مگر کوئی موقع نہیں ملا رہا تھا اس کو "_

پریزنٹیشن تیار کر کے میٹنگ میں اسے پیش کرنے والا تھا جس سے ان کو کنٹریکٹ ملتا جس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ پہنچتا اور تایا جان کی نظر میں اس کی اہمیت بڑھ جاتی یہ پہلا اور آخری موقع تھا

اس کے پاس اسے پہلے عرشیہ کی ہی وجہ سے اس کی ویلیو تایا جان کی نظر میں ختم ہو گی تھی وہ اسے کسی میٹنگ میں شرکت کرنے نہیں دے رہے تھے _

****

صبح فجر کی نماز کے بعد عرشیہ لان میں چلی آئی رات بھر بارش کی وجہ سے موسم بہت اچھا ہو رہا تھا_ اخبار والا اخبار پھینک کر گیا تو وہ لیے کر اندر آ گئی _

جیسے ہی اس نے گلاس ٹیبل پر اخبار رکھا اس کی نظر پاس رکھی آریان کی وہی بلیک فائل پر پڑتے ہی اس کے تمام احساسات جاگ گئے اس نے

اس نے شور مچانے کی بے حد خواہش کی مگر اس نے اس خواہش کو دل میں دباتے ہوئے جھک کر جلدی سے اس نے فائل اٹھائی اور سرپٹ اپنے کمرے کی طرف بھاگی _

الہیٰ خیر۔۔۔۔۔اس کی طوفائی رفتار پر نورین ملک دہل گئی تھیں جو ناشتہ بنانے کچن میں جا رہی تھیں_ کیا ہو گیا ہے _

کک۔۔۔۔کچھ نہیں_ وہ گڑبڑا کر فائل دوپٹہ میں چھوپانے لگی ان کے کچن میں جاتے ہی وہ پھر سے دوڑی تھی اور اپنے روم میں اکر دم لیا اپنے کمرے میں پہنچنے تک اس کی سانس پھول گئیں تھیں_

لاک لگا کر اس نے فائل کھول کر دیکھی تو اسے کچھ سمجھ نہیں آیا اجیب آڑی ترچھی لائنز بنی ہوئی تھی_ خیر اسے کیا اس کو تو اپنا کام کونا جو اس نے پانچ منٹ میں کیا

_ اس نے مسرت کی لہر دل میں دباتے ہوئے بڑی ہمدردی اور تاسف سے سر ہلایا

" بے چارہ۔۔۔۔۔

اور فائلز لے وہ آریان کے کمرے میں آئی

دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی_ مگر حیرت سے وہیں دروازے میں رک گئی_ توقع کے خلاف وہ بستر کے بجائے آئینے کے سامنے کھڑا تھا اپنی فل تیاری سے"_

ہائی بیوٹی فل_ اسے دیکھ کر چہکا تھا مگر وہ اس وقت اپنی خوشی میں نظر انداز کر گئی_ اس کا بلاوجہ خوش ہونا_

تم اتنی جلدی کیسے اٹھ گئیے_ وہ بڑے دوستانہ اور بے تکلفی سے آگے بڑی اور صوفے پر بیٹھ گئی_

آج آفس میں جلدی جانا ہے نا اور میری میٹنگ ہے جس کا سارا ہولڈ میرے ہاتھ میں ہے_ وہ فخر سے بولتے ہوئے خود پر پرفیوم انڈیلنے لگا_

چہ۔۔۔۔چہ۔۔۔۔یعنی تمہاری یہ تیاری تو بیکار گئی_ یہ قیمتی سوٹ صبح صبح اٹھنا اس نے فور پیس سوٹ میں اسے بڑے افسوس سے سرتاپا دیکھتے ہوئے بولی اس کے انداز پر وہ ٹھٹکا_

"کیا مطلب۔۔۔۔

اس لیے کی تمہاری ساری محنت ضائع ہو چکی ہے_ اس نے گویا دھماکہ کیا_ بڑے افسردہ سے انداز میں بتایا_ یہ دیکھو تمہاری بنائی ہوئی فائل کا کیا حشر ہو گیا ہے تم نیچے بھول آئے تھے اور کسی سے اس پر اینگ گر گئی"_

ڈونٹ ٹیل می۔۔۔۔وہ شاک کی کیفیت میں اگیا_

فائل کا حال دیکھا تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا_

"_ یہ کیا ہو گیا اتنی محنت کی تھی میں نے اب ڈیڈ سے مجھے کون بچائے گا

تم نے کسی کو بتایا تو نہیں۔۔۔۔۔اس نے سر اٹھا کر بڑے دکھی سے انداز میں پوچھا تو وہ بمشکل

_ سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے اس کی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلا گئی پھر طنز بولی

میں تمہاری طرح نہیں ہوں جو بدلے لینے لگوں (کیوں کے میں تو شروعات کرنے والوں میں

_ سے ہوں) یہ بات اس نے دل میں سوچی

لیکن خاموش رہنے کی بھی کوئی قیمت ہوتی ہے اس نے فوراً شرط بھی رکھی تھی_ پورا فائدا اٹھانا

"_ چاہتی تھی اس کی بے بسی کا

وہ تھوڑی دیر پر سوچ انداز میں اسے دیکھتا رہا_ پھر کہری سانس لے کر بولا_ اور کوئی چارا بھی

"_ نہیں تھا

"کیسی شرط۔۔۔۔۔۔

****

یہی کہ تم کبھی مجھے تنگ نہیں کرو گے (میں جتنا چاہے کر لوں) یہ بات اس نے دل میں کہی تھی

_میری ہر بات مانو گے اپنے دوستوں کے لیے چائے نہیں بنواؤ گے اور روزانہ شام کو آئسکریم

کھلانے لے جاؤ گے اس نے فورا" اپنی معصوم سے فرمائیش بتا دیں

آف۔۔۔۔ کتنی تنگ ہے یہ لڑکی مجھ سے_ آریان نے بے ساختہ سوچ تھا_ پر امس۔۔۔۔۔ وہ

_فورا" مان گیا کیوں کہ شرطیں اتنی خاص تو نہیں تھیں جس کے لیے سوچ بچار کی جاتی

لیکن تایا جان سے کسے چھپاؤ گے_ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی میں بولی کہیں کوئی

_سن نہ لے

انہیں میں پینڈل کر لوں گا آفس جاتے ہی کہہ دوں گا طبیعت خراب ہو گئی ہے زوار بھائی دیکھ

لیں گے وہ کسی اور ہی خیال میں تھا چونکا

اب ذرا دھیان رکھنا_ جونہی مجھ سے بدتمیزی کرو گے یا تنگ کرو گے میں تایا جان کو سب بتا

دوں گی بتا دوں گی عرشیہ نے اسے دھمکایا تھا

عرشیہ تم کتنی اچھی ہو_ اس نے بہت احسان مندانہ انداز میں کہتے ہوئے بڑی عقیدت سے اس کا ہاتھ تھاما تھا_ وہ دل ہی دل میں آریان کی بے چارگی سے خوش ہو رہی تھی_ کتنا کام کروا کر _ اسے بے بس کرتا تھا آج خود بے بسی کی تصویر بنا کھڑا عرشیہ کو سکون پہنچا رہا تھا

میں نے تمہیں بہت تنگ کیا ہے مگر آج تمہارے اس رویے نے "تمہاری ہمدردی نے "مجھ _ جیسے خود غرض انسان کی آنکھیں کھول دی ہیں

مگر آج میں پرامس کرتا ہوں کہ تمہیں کبھی تنگ نہیں کروں گا تم جیسی ذہین اور عقل مند لڑکی _ کی تمام اچھائیاں آج میرے سامنے آئی ہیں میں خوش قسمت ہوں جو تم جیسی بیوی ملی مجھے

وہ بڑے جزباتی انداز میں کہہ رہا تھا_ فخر سے عرشیہ کی گردن اکڑنے لگی کیا دن ہے آج کا آریان میری تعریفیں کر رہا ہے اور کتنا فائدا ہے دوسروں کو تنگ کرنے کا ہاے ے کاش میرے پاس موبائل ہوتا اس گننے کی ویڈیو بناتی_ اس نے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھپکا تھا اور بڑی _ بے نیازی سے بولی

ظاہر ہے مشکل وقت میں ہی تمہارا کام تمام کروں گی_"مم۔۔۔میرا مطلب کام آؤں گی_

_ اس نے فورا"دانتوں تلے زبان دبائی غلط وقت پر پھسل گئی

تھینک یو عرشیہ"تھینک یو ویری مچ_"آریان نے جزباتی لہجے میں کہتے ہوئے عرشیہ کا پکڑا ہوا ہاتھ کھینچ کر اپنے سینے سے لگالیا"پھر اس کے دونوں گالوں پر کس کر کے اس کے ہونٹوں کو ہلکا

_ چھو کر پیچھے ہٹا

یہ سب اتنی جلدی اور اچانک کچھ سیکنڈوں میں ہوا کہ عرشیہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی_سخت

_ بیٹھی تھی

وہ بوکھلا کر اسے دور ہو کر بیٹھی تھی شرم حیا سے اس کا چہرہ آگ کی طرح تپنے لگا سانس تیز ہو گی

_ آریان کے ہوش اڑانے آئی تھی خود کا فیوز آڑ گیا

نظر اٹھا کر آریان کو دیکھا تو اس کے چہرے پر سادگی و معصومیت تھی جیسے وہ بس شکر گزار

_احسان مند ہو

_یو آر ریئلی اے فرینڈ

وہ دانت پیستی دل ہی دل میں اسے برا بھلا کہتی تمتماتا چہرا لیے یہ نکلی جزباتی ہمدردی پر لعنت بھیجتی کمرے سے نکل آئی_ وہ بھی اس کے پیچھے لپکا تھا_

ناشتہ کرنے کے بعد سب کے ساتھ وہ بھی آفس کے لیے نکل گیا_

****

لیکن جاوید یہ کس طرح ہو سکتا ہے پہلے تو تم نے اپنی خوشی سے علیزے کے لیے کہا تھا_ سکندر احمد ان کی بات سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گئے_ ابھی وہ گھر کے لیے نکلنے ہی والے تھے جب ان کا دوست جاوید شیرازی ان سے ملنے آ گئے_ سکندر احمد انہیں دیکھ کر خوش ہو گئے لیکن ان کی بات سنتے ہی ان کا غصّے سے برا حال ہو گیا_"

مجھے اپنی غلطی کا اعتراف ہے سکندر علیزے مجھے اب بھی بہت عزیز ہے اپنی بیٹی کی طرح مگر یار۔۔۔۔۔۔_"

یہ میری خوشی کی بات نہیں ہے احتشام نے علیزے کے بجائے شفا کا کہا ہے اور پھر زندگی ان بچوں نے گزارنی ہے ہمیں نہیں_ وہ انہیں قائل کرتے ہوئے بولے_

جو بھی ہوا گر علیزے نہیں تو شفا کے لیے بھی انکار سمجھو_ اگر میں نے علیزے سے بات نہیں کی ہوتی تو الگ بات تھی مگر اب جب کہ وہ اتنی مشکلوں سے راضی ہوئی ہے تو احتشام کے انکار سے وہ ہرٹ ہو گی اور تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ میں اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر عزیز رکھتا ہوں_

انہیں بہت دکھ اور صدمہ ہوا تھا احتشام کے فیصلے پر کیونکہ وہ بہت قابل اور ذہین شخص تھا_ اس کے نرم خو ہونے اور ٹھنڈے مزاج اور فرینڈلی نیچر کی وجہ سے وہ انہیں علیزے کے لیے پسند آیا تھا مگر اب۔۔۔۔۔وہ فکر مند ہو گئے تھے_

سوچ لو اچھی طرح سکندر پھر مجھے اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا_

پھر ہو سکتا ہے تمہاری بھابھی اور بچیاں آج مٹھائی لے کر باقاعدہ رشتہ لے کر گھر گئیں ہوں صبح میرے آفس جانے سے پہلے ان لوگوں کا یہی ارادہ تھا_ انہوں نے انکشاف کیا تو وہ پریشان ہو گئے_

www.novelsclubb.com

ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا تمہیں مجھ سے پہلے پوچھ لینا چاہیے تھا_ وہ ناراضگی سے بولے_ 'اور پھر ان کے جانے کے بعد انہوں نے گھر کال کی تو نزہت بیگم سے یہ سن کر انگشت بدنداں رہ گئے کہ علیزے نے ان کی خوب خاتر داری کی اور شفا کے رشتے کو اوکے کر دیا ہے اس کے کہنے کے مطابق ماموں اس کی بات نہیں ٹال سکتے_

وہ اضطرابی کیفیت میں گھر آئے کہیں علیزے دو کھی نہ ہو اس کی چھوٹی چھوٹی تکلیف پر ایک باپ کی طرح تڑپ جاتے تھے_ یہ میں کیا سن رہا ہوں علیزے انہوں نے گھر آتے ہی پوچھا؟

اوہ ماموں آپ آ گئے یہ لیں مٹھائی کھائیں_

اس نے مسکراتے ہوئے گلاب جامن کا ٹکڑا ان کے منہ میں ڈالا_ ان کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے_

یہ کس سلسلے میں_ وہ اسے خوش دیکھ کر چند منٹ کے لیے اپنی بات بھول گئے_ اس کا چہرہ دیکھ کر سب بھول گئے کے وہ گھر میں غصے میں آئے تھے_

آرے آپ کو نہیں پتا مامی نے شفا کی بات پکی کر دی ہے ناں "اور ویسے بھی احتشام اچھا قابل اور ویل ایجوکیٹڈ ہے_ وہ مسکراتے ہوئے ان کی ہی کہی بات دوہرا رہی تھی_

کس کی اجازت سے رشتہ طے ہوا ہے تم نے مجھ سے پوچھا تھا_ وہ غصّے سے نزہت بیگم پر چڑھ دوڑے_

وہ۔۔۔۔۔یہ علیزے کہہ رہی تھی کہ آپ نے اس سے اس رشتے کے لیے پہلے ہی بات کی تھی اور آپ کو احتشام بہت پسند ہے_ نزہت بیگم جو ان کے بیچ ہوئی باتوں اور اس رشتے سے انجان تھیں کہ علیزے لے بولا گیا تھا پہلے گڑ بڑا گئیں_

ماموں! خوامخواہ غصہ نہیں دکھائیں پندرہ دن پہلے آپ نے مجھ سے بات نہیں کی تھی_ بڑی چلاکی سے ان کی بات میں انہیں ہی پھاسا رہی تھی_

علیزے نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں سمجھانے کی کوشش کی_

مگر وہ تو۔۔۔۔۔انہوں نے کہنا چاہا تمہارے لیے کہا تھا_

بس پچھلی باتوں کو رہنے دیں "آج کی بات کریں لڑکا بھی راضی اور لڑکی بھی خوش ہے کیوں شفا ،"___اس نے تحریر کے پیچھے چھپ کر بیٹھی شفا کو چھیڑا

"_میں۔۔۔۔۔نہیں تو_شفا گڑبڑا گی اس کے اچانک حملے پر

اس کے چہرے پر خوشی اور شرم کے رنگ دیکھ کر سکندر احمد نے ٹھنڈی سانس بھر کر علیزے کی طرف دیکھا جو مسکراتے ہوئے ان کی طرف ہی دیکھ رہی تھی وہ سب سمجھ گئے تھے جو بھی کچھ ہوا ہے اس میں پورا پورا ہاتھ علیزے کا ہے "ایک اور کوشش ناکام ہو گی ہے_مگر اب وہ _آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اس کی شادی نہیں کر دیتے

آپ خوش ہیں نا_علیزے نے پوچھا ان کی خاموشی پر وہ بے چین ہو گئی تھی اتنا سب کچھ اکیلے _کر لیا

ہاں شفا میں اور تم میں کوئی فرق نہیں اور جس میں تم خوش اس میں "میں خوش_وہ مسکرا دیئے _تو وہ ان کے بازو سے لگ گئی

ایک ہفتہ ہو چکا تھا اسے حویلی آئے ایسا کوئی پل نہیں تھا جب اس ظالم کی یاد نہ آئی ہو رات بھر جاگ کر سگریٹ اور شراب پی کر اس کی یادوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشیش کر رہا تھا دو دن رہ کر اس نے باقی کے دن نہر کے پاس والے کاٹیج میں دلاور کے ساتھ گزارے تھے جو اس کے ماموں کا اکلوتا بیٹا تھا اس کا بھائی دوست سب کچھ تھا اس کی چھوٹی سی تکلیف پر تڑپ اٹھتا تھا ضیغم میں اس کی جان پستی تھی اور ضیغم خان بھی اسے بھائیوں کی طرح سمجھتا تھا ایسی کوئی بات نہیں تھی جو اسے چھوپ پی ہو _

میں اسے نہیں بھول سکتا یار_ دلاور کوئی حل نکال اس ٹینشن کا جس سے میرا دم گھٹ رہا ہے یوں لگتا ہے چاروں طرف سے میری آزادی کے دروازے بند کر دیئے گئے ہوں_ میں اپنے والدین کو بھی نہیں چھوڑ سکتا نہ ہی وہ راستہ اپنانا چاہتا ہوں جس سے وہ ناراض ہوں مجھ سے بالکل کٹے تعلق ہو جایں اس نے بے بسی سے کہتے ہوئے پھتروں کو ٹھوکر ماری تھی _

اگر تم کہو تو اٹھوالیں اسے_ زوار نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا _

www.novelsclubb.com

یہ اس مسئلے کا حل نہیں ہے اگر۔۔۔۔اگر وہ یہاں آ بھی گئی تو کبھی مجھ سے شادی پر راضی نہیں ہو گی_ ضیغم کو اس کے ضدی اور ہٹ دھرم روپ سے اچھی طرح آگاہی تھی

ابھی دلاور کچھ کہتا کہ اسی وقت ضیغم خان کے موبائل پر کچھ نوٹیفکیشن شو ہوا اور کال آنے لگی

_ گلاب خان کی جس کو اس نے علیزے کی پل پل کی خبر رکھنے کے لیے کہا ہوا تھا

بولو گلاب خان علیزے تو ٹھیک ہے نا اس نے جلدی سے پوچھا اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں کیونکہ جب سے علیزے کی طبیعت خراب ہوئی تھی اس کو ڈر ہی لگا رہتا تھا ایک ہفتے سے وہ علیزے کی پل پل کی خبر گلاب خان اور نوری سے لے رہا تھا_

جی خان بی بی ٹھیک ہیں کچھ تصویریں بھیجی ہیں بی بی کی آپ دیکھ لیں_

ضیغم نے کال کاٹ کر جیسے ہی اسکرین پر چیک کیا اس کے دماغ کی رگیں غصّے کی زیادتی سے اُبھر آئیں آنکھوں میں خون اتر آیا ایک تصویر میں علیزے کسی لڑکے کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی ایک میں وہ لڑکا اس دیکھ کر مسکرا رہا تھا_ اور ایک تصویر کو دیکھ کر اس کی برداشت ختم ہو گی تھی جس میں علیزے مسکرا رہی تھی اور وہ اسے مبہوت ہو کر یک ٹک دیکھ رہا تھا_ نیچے اس

لڑکے کی ڈیٹیل بھی تھی کہ یہ سکندر احمد کے دوست کا بیٹا ہے اور علیزے سے شادی کا خواہش مند ہے_

_اس نے موبائل دیوار پر مارا جو کئیں حصوں میں تقسیم ہو گیا اب گہری گہری سانسیں لے رہا تھا

_ دلاور کب سے اسے دیکھ رہا تھا

_ کیا ہوا جگر کیوں اپنا بی پی ہائی کر رہے ہو ایک اشارہ کر

یار میں پاگل ہو جاؤ گا اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے بال مٹھی میں جکھڑے_ وہ کسی اور سے تعلق بنا رہی ہے شادی کر رہی ہے" بابا کی مجھ پر کڑی نظر ہے وہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے علیزے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں یہاں مجھے اپنے مسئلوں میں الجھایا ہوا ہے میں کیسے جاؤں اس کے پاس_

تو اس میں کوئی مسئلے والی بات نہیں پہلے اس۔ لڑکے کو سبق سکھاتے ہیں پھر بھابھی کو لے آئیں گے پھر تو جانے اور وہ_ دلاور نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا_

اس کی عزت مجھے اپنی جان سے زیادہ پیاری ہے دلاور_ تم نہیں سمجھو گے یہ عشق کی آگ ہے

_ یہ کام صرف دو تین دنوں کا ہے اگر تم میرے حوالے کرو تو پھر تمہارا مسئلہ حل

تم میرا ایک کام کر بابا جان کو کانو کان خبر نہیں ہونی چاہیے "اگر علیزے میری کمزور نہیں بنتی تو

_ میں کچھ بھی کر جاتا کسی سے نہیں ڈرتا

ہاں تو کرو شہزادے یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے_ تمہارے لے تو جان بھی حاضر ہے_ وہ

شرارت سے مسکرایا ایک لمحے کو اس کی آنکھوں میں علیزے کا سراپا لہر گیا اور وہ دل کی بے

قراری پر وہ آگے بڑھتے ہوئے بولا تم صرف اس لڑکے حتشام کو یہاں لاؤ گے بعقی میں دیکھ لوں

_ گا

ضیغم نے رائفل سے نشانہ لیتے ہوئے تیتر کا شکار کیا تھا_ فضا میں کئی دھماکے ایک ساتھ گونجے

_ تھے جہاں شکار گرے تھے وہاں انوار خان 'گل شیر دوڑے تھے

اس نے یہ نایاب قسم کی لکڑی کا بنا کاٹیج نہر کے پاس اپنی پسند سے بنوایا تھا ہر طرف سرسبز پہاڑ

درخت تھے قریب ہی جنگل تھا جس کی وجہ سے یہاں شکار بہت آسانی سے مل جاتا تھا اور ضیغم

خان اور اس کے دوست یہاں شکار کے لئے آتے رہتے تھے آج بھی وہ اور دلاور اسی ارادے سے آئے تھے_

****

احتشام کرسی پر بندھا بھوک اور پیاس سے نڈھال تھا آتھا صبح سے رات ہو گئی تھی اسے بندھے ہوئے_ شیر خان نے ضیغم کے اشارے پر ٹھنڈے پانی اس پر انڈھیل دیا_

وہ ہڑبڑا کر آنکھیں کھولے غائب دماغی سے سامنے کرسی پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر پہچانے کی کوشش کر رہا تھا جو چہرے پر ماسک لگائے بلیک شلوار سوٹ پر بلیک ہی لیدر جیکٹ میں وہ کسی ریسلر جیسی جسمات اور شہزادوں جیسی آن بان والا شخص آرام سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا_

بچے مجھے پہچانے کی کوشیش کر رہے ہو کوئی فائدہ نہیں ہے تم مجھے نہیں جانتے ہو مجھ سے آپ کی کیا دشمنی ہے مجھے کیوں یہاں لایا گیا ہے"اسے لگا پیسوں کے لیے اسے اغواء کیا گیا ہے_

میں صاف بات کرنے کا آدی ہو اور پسند بھی یہی کرتا ہوں تو سے جو پوچھوں اس کا سہی اور صاف جواب دینا او کے ضیغم خان نے اس کا گال تھپ تھپا کر کہا سیگریٹ سلگائی اور ایک گہرا کش لے کر اس کی طرف دیکھا_

اپنی لال انگارا آنکھوں سے اسے دیکھتا اس کا حلق خشک کر گیا کتنا پراسرار شخص ہے یہ احتشام کو اب اس سے خوف آرہا تھا_

جی؟"اس نے یہ سب کہا دیکھا تھا اس نے تو بہت صاف ستھری زندگی گزاری تھی یو کے میں_ہاں تو بتاؤ تم نے علیزے کے لیے رشتا بھیجا تھا_ضیغم خان نے اپنی گن نکال کر ٹیبل پر رکھی

جی میرے ڈیڈ نے کیا تھا مگر وہ مجھے بھی پسند آگئی لیکن؟

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ضیغم خان کے بھاری ہاتھ کے دو تین پنچ ایک ساتھ اس کا دماغ ہلا گیے_

جانتے بھی ہو وہ کون ہے وہ میری محبوبہ ہے اور تم نے یہ جرات کی کہ اس کے لیے رشتا بھیجا پھر اسے ملاقات بھی کی اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا_

وہ صرف میری ہے سمجھے اور مجھے جو چیز پسند اجائے وہ میں ہر قیمت پر حاصل کر کے رہتا ہوں اور علیزے تو پھر میری محبت عشق جنوں ہے_ اور تم نے اس سب کے بیچ آنے کی غلطی کر دی _

شیر خان مہمان کی خاطر داری کرو کچھ_ وہ کہہ کر کھڑا ہوا _

سر آپ کو کوئی مس انڈ سٹینگ ہوئی ہے میرے بابا نے علیزے کو پسند کیا تھا مگر ان سے ملنے کے بعد انہوں نے مجھے ریجکٹ کر دیا اور اپنی کزن شفا سے ملوایا جو مجھے لائف پارٹنر پسند ائی آپ چاہیں تو ان کے گھر سے یا علیزے جی سے پوچھ سکتے ہیں "میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں میرے گھر والے شائد رشتہ لے بھی گئے ہوں گے آج اس نے جلدی جلدی ساری بات بولی_ احتشام نے سوچا لڑکی تو ملی نہیں اور یہ سینکو پاگل آدمی کہی کسی لڑکی کے قابل ہی نہ چھوڑے ساری ہڈیوں کا سرمابنا کر گھر والوں کو بھیج دے گا _

ضیغم یار خان جاتے جاتے رکا پھر واپس اکر اپنی گن میں گولیاں بھرنے لگا اور ساتھ ساتھ موبائل سے نوری کو کال ملائی _

www.novelsclubb.com

صاحب جی آج شفابی بی کی بات پکی ہو گئی ہے جی سب کچھ علیزے بی بی نے کروایا ہے ہاں بھی انہوں نے کر دی جی بڑے صاحب کے گھر آنے سے پہلے ہی۔۔۔پھر بڑے صاحب گھر آئے تو سب پر بہت غصہ ہوئے کہ ان کی اجازت کے بغیر کیوں ہاں کی مگر علیزے بی بی نے انہیں منا لیا جی _"

نوری اس کی کال پس کرتے ہی ٹیپ ریکارڈر کی طرف سٹارٹ ہو گی "کیوں کے خان کو فالتو باتیں پسند نہیں تھی اور اس کی یہی تو جاب تھی _"

ہوں؟اس نے موبائل آف کر کے جیب میں رکھا _"اور احتشام کی طرف متوجہ ہوا _اس کے اندر خوشی کی لہرے سی اٹھ رہی تھیں _

شہزادے سب بات ٹھیک ہے تمہاری مگر وہ کیا ہے نا تم نے میرے علیزے کو دیکھا پھر پسند کیا وہ تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی اب اس کا کچھ تو حساب بنتا ہے نا تمہیں زندہ چھوڑ رہا ہوں اس لے کے میں بہت خوش ہوں اور تم نے سہی ٹائم پر اپنا ارادہ بدل دیا تھا _

شیر خان صاحب کی تھوڑی سی خاطر کے بعد گھر چھوڑ وا دینا _

www.novelsclubb.com

****

لالے میں آج بہت بہت خوش ہوں مطلب کے میری علیزے کسی دوسرے کسی اور کی نہیں ہو سکتی اس کی سوچوں آئینہ کی طرح صاف شفاف ہیں_

مجھے پورا یقین ہے وہ پہلا شخص میں ہی ہوں گا جس کو میری شیرنی اپنی سوچوں میں دل دماغ میں جگہ دے گی_ ضیغم خان کا چہرہ خوشی کی زیادتی سے سرخ ہو رہا تھا_ دلاور تو اسے دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا یہ ہو کیا رہا ہے_

آج جشن مناتے ہیں_ اتنی سی خوشی میں وہ پاگل ہو رہا تھا جو اس کے لیے تھی بھی نہیں اگر علیزے کو پتا ہوتا کہ وہ اس کی پل پل کی خبر رکھتا ہے تو وہ کپ کی اسے جتانے کے لیے احتشام سے منگنی کر لیتی_ پھر بعد میں احتشام سے بھی جان چھڑوا لیتی_

دلاور بہت دل کرا ہے اس کی آواز سننے کا اب مجھ سے برداشت نہیں ہوا میں نے ایک ہفتے سے نہ اسے دیکھا ہے نہ آواز سننی ہے_

کل میں کراچی جارہاہوں بس بابا کو تم سنبھال لینا اب تو چچا جان کی تبیعت بھی پہلے سے بہتر ہے_

اس نے موبائل میں اس کا نمبر ملایا جس پر اس کی تصویر لگی تھی جو اس نے آریان کے نکاح میں لی تھی_

کیوں فون کیا ہے_ اتنے دن بعد وہ اس کی آواز سن کر جہاں حران ہوئی تھی وہیں تلخی سے بولی_

تمہاری سریلی آواز سننے کے لیے اور تمہیں محسوس کرنے کے لے اور یہ جاننے کے لیے کہ تم خیریت سے ہو یا نہیں_

وہ دوسری طرف مسکرا رہا تھا_ اس کی آواز سن کر وہ فریش ہوا اٹھا تھا ساری بے کسمندگی دور ہو گئی تھی کی قریب بیٹھے دلاور نے اس کا روشن چہرہ ایک پل کو دیکھا اور حران ہوا کہ لڑکی نے کیسے اس کے ناقابل تسخیر دوست کو اپنی محبت میں پاگل دیوانہ بنا رکھا ہے_

www.novelsclubb.com

میری خیریت پوچھنے والے تم کون ہوتے ہو کیا رشتہ یا تعلق ہے تم سے میرا" وہ ہتھے سے اکھڑ گئی تھی_اس کی وجہ سے وہ بار بار بدنام ہو رہی تھی اور یہ شخص اس کی جان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا_

تم ہر وقت غصّے میں کیوں رہتی ہو کبھی پیار محبت سے بھی بات کر لیا کرو اور رشتہ تو ہمارے درمیان پاکیزہ محبت کا ہے جس سے تم اچھی طرح واقف ہو_اس کی ساری خوشی ایک پل میں غائب ہو گئی_

پاکیزہ محبت کا نہیں بلکہ نفرت کا سہی کر لو_وہ جیسے غرائی تھی_

اچھا بگڑو نہیں کل میں آرہا ہوں تمہاری بہت یاد آرہی ہے ڈنر ساتھ کریں گے اور لونگ ڈائیو پر چلیں گے_اس سے پہلے وہ اس کا جواب سنتا دلاور نے تیزی سے رہسیور اس کے ہاتھ سے چھین کر کان سے لگا_جب کے وہ اس کی بات پر سن رہ گئی تھی_

اسلام علیکم بھابھی کیسے مزاج ہیں_وہ شوخی سے بولا_

شٹ اپ_اس نے سلگتے ہوئے رہسیور پٹخا تھا_

اوہ ہو کافی گرم مزاج ہیں بھئی_ دلاور موبائل آف کرتے ہوئے ضیغم سے بولا_ جس نے ایک زور کا پنچ دلاور کے منہ پر مارا_

یہ تم تھے جو میں برداشت کر گیا اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کے ہاتھ پیر اب تک سلامت نہیں ہوتے_

ضیغم نے صوفے پر بیٹھے ہوئے سگریٹ سلگائی_

کیا کہا اس نے؟ اب وہ دلاور سے پوچھ رہا تھا_

شٹ اپ۔۔۔ دلاور منہ بنا کر بولا تو وہ مسکرا دیا اسے اسی قسم کے جواب کی توقع تھی_

چل ڈیرے پر چلتے ہیں_

ابھی اس وقت تو قطعی ممکن نہیں ہے_ کل سوچیں گے اس نے ناراضگی سے جواب دیا_ زوار نے ریموٹ سے ایل آئی دی آن کر لی_ ابھی تک اس کا جبڑا دکھ رہا تھا ضیغم خان کے ہاتھ کا تھپڑ کھانا آسان نہیں تھا اس تو پھر منہ ہی ٹوٹ والیا تھا اپنا_

www.novelsclubb.com

اسے مصروف دیکھ کر وہ کمرے سے نکل کر لان میں اگیا_چودھویں کا چاند اپنے پورے آب و تاب سے آسمان کو روشن کیے ہوا تھا_چاندنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی اس کی نرم کرنوں میں تمام لان کی آف لائٹس کے باوجود روشن تھا_

خوشگوار ہوا نے سردی میں اضافہ کیا تھا وہ بغیر کسی گرم کپڑے یا شال کے یونہی ٹہلتا علیزے کو سوچنے لگا جس کی وجہ سے سردی کی شدت کا بھی اس پر اثر نہیں ہوا_

اس نے ہر ممکن کوشش کر لی علیزے کے بارے میں پتا لگانے کی مگر اس کے بارے میں نہ اس عورت کے بارے میں کوئی انفارمیشن نہیں ملی یا کسی نے جان بوجھ کر سب کچھ ختم یا غائب کروایا ہو_

www.novelsclubb.com

آج حویلی آیا تھا وہ کیونکہ کل اسے جانا تھا علیزے سے ہوتی ہوئی اس کی سوچ چچا جان تک پہنچ گئی جب وہ یو کے میں تھا تو اس کے کزن چچا کے بیٹے کی ڈیتھ کی خبر ملی جو معمولی بخار کی وجہ سے ہوئی تھی بخار اتنا بیگڑ گیا کہ کوئی دوا علاج اس پر اثر نہیں کر سکی" جس کی وجہ سے چچی جان بھی

بیمار رہنے لگیں اور اور چچا جان بھی کمرے میں بند رہتے اس وقت زرتاشہ گیارہ سال کی تھی "_ جس کی ساری ذمیداری بی جان نے اٹھالی تھی

چچا جان نے تو اس کے بابا شبیر علی خان سے تک بات کرنا چھوڑ دی تھی کافی سال ہو گئے تھے _ ان کے بیٹے کی انتقال کے ایک سال بعد ہی چچی جان بھی دنیا سے رخصت ہو گئی تھیں

_ یہ لین زرتاشہ نے گرم شال اس کی طرف بڑھائی تو وہ سوچوں سے نکل کر چونک گیا

تم اس وقت ؟اس نے اپنی چمکتے ڈائل والی گھڑی میں ساڑھے بارہ ہوتے دیکھ کر سرد لہجے میں _پوچھا

جی وہ کل پیپر ہے اس وجہ سے لیٹ سٹڈی کر رہی تھی میں سونے ہی جا رہی تھی جب بی جان نے آپ کو شاید اسے سردی میں ٹہلتے دیکھا تو یہ شال بھیج دی_ نہوں نے کہا ہے اور کچھ چاہئے تو بتادیں_ وہ تو ویسے ہی اس کے سامنے کم آتی تھی اب بھی بی جان پر آئی جلدی جلدی اپنی بات _بول کر وہ وہاں سے بھاگنے کی تیاری کر رہی تھی

نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں تم جا کر آرام کرو_اس کے لیے اس کی یہ کزن بس بچی تھی

_

_ جی؟وہ تو ایسے بھاگی جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو

****

صبح سے احتشام کی گمشدگی کی وجہ سے گھر میں سب بہت پریشان تھے جب وہ شام تک گھر واپس نہیں ایا تو اس کے گھر والوں کو فکر ہونے لگی سکندر احمد نے بھی اپنی کوشش کر کے دیکھ لی پولیس میں بھی رپورٹ درج کروادی مگر کچھ نہیں ہوا_رات بارہ بجے کے بعد کوئی گھر کے باہر اسے

_ پھینک گیا جو زخمی تھا

جس کو فورا"اسپتال لے جایا گیا چوٹیں زیادہ گہری نہیں تھیں_اس کے ہوش میں آنے کے بعد

_ جب پوچھا گیا تو اس نے بتایا کوئی چور و خیرا تھے جو اس کا سب کچھ چھین کر لے گئے

****

www.novelsclubb.com

شام میں سب جلدی آفس سے آ گئے تھے_ مگر آریان اب تک نہیں آیا تھا_ شاید تایا جان کو پتا چل گیا اس لیے آریان منہ چھپائے گھوم رہا ہے اب تو تایا جان کے سونے کے بعد ہی گھر میں اسکتا ہے آریان بیچارا_ اس نے افسوس سے سوچا_

ڈنر پر سب موجود تھے جب ہی آریان باہر سے مسکراتا ہوا اندار داخل ہوا_

عرشیہ بے سخت ٹھٹکی اس کو دیکھ کر_

چہ۔۔۔مارا گیا آریان وہ اپنی پلیٹ پر جھک گئی_ بس اب تایا جان کی طنز شروع ہونے کا انتظار تھا_

"_مبارک ہو برخوردار

"_تایا جان کتنے میٹھے انداز میں طنز کرتے ہیں

"_تایا جان کی آواز کان میں پڑتے ہی عرشیہ نے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے سوچا تھا

www.novelsclubb.com

مگر اس وقت عرشیہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی جب کمال ملک نے آٹھ کر بڑی گرم جوشی سے اسے گلے سے لگایا_

ڈیڈی تو تایا جان سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گئے ہیں_ اسے آریان کے ہونے والے حشر سوچ کر افسوس ہوا مگر کیا کر سکتے ہیں_

دل خوش کر دیا تم نے کمال ملک نے خوشی سے اس کا شانہ تھپ تھپایا ان کے لہجے سے خوشی چھلک رہی تھی اب کی بار عرشیہ ٹھٹک کر انہیں دیکھنے لگی_

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا یہ ڈیل ہماری ہی ہو گی_ وہ بڑے کانفیڈنس سے بولا کر ہنسا تھا_

عرشیہ کے این سامنے اکر بیٹھا تھا اور عرشیہ کی طرف شرارت سے دیکھ کر آنکھ ونگ کی تھی_

اور ہاں آریان ساری ڈیٹیل تم نے سیف کر لی نا_ زوار بھائی یاد دلایا_

جی بھائی لیپ ٹاپ میں ہی تھی اب بھی اس میں ہی سیف ہے آپ فکر نا کریں_ وہ مسلسل عرشیہ کی طرف دیکھ کر بول رہا تھا انداز کچھ جتانے والا تھا_

اور عرشیہ کے کانوں سے دھواں نکالنے لگا_ وہ بیوقوف بنا گئی اسے تو اب تک یقین ہی نہیں آرہا تھا شاید یہ ایک خواب ہو اس نے اپنے چٹکی کاٹی تو وہ درد سے اچھل گئی یہ حقیقت تھی جو بہت بھیانک تھی _

بہت مبارک ہو آریان تائی جان چچی بھابھی سب اس کو مبارکباد دے رہیں تھیں _

تھینک یو بیوٹیفل لیڈیز_ آریان نے خوشی سے جواب دیا _

عرشیہ سائیں سائیں کرتے دماغ سے سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی_ اس نے صرف فائل کھول کر ایک نظر دیکھی تھی "اس میں کیا لکھا ہے کیا بنا ہے وہ چیک کرنے کی عرشیہ نے ضرورت محسوس نہیں کی تھی _

یعنی کمرے والا سین سوچی سمجھی پلاننگ تھی_ اس کا دماغ سنسنا گیا دل چاہا گرم گرم سالن اس کے ہنستے ہوئے چہرے پر پھینک دے_ کمینہ گھنا مسنا کتنی آسانی سے اسے بیوقوف بنا کر اب آرام سے بیٹھا سب کی تعریفیں سن رہا ہے بلکہ جان بوجھ کر تیز آواز میں اسے سنا بھی رہا ہے _

بھابھی اب اس سے ٹریٹ مانگ رہی تھیں _

www.novelsclubb.com

_ تم بھی تو آریان کو مبارک باد دو نا_ انہوں نے گم صم پلیٹ پر نظر جمائے بیٹھی عرشیہ کو ٹوکا

اور وہ اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے دانتوں تلے لب دبا کر اب آریان کو دیکھنے لگی جواب دونوں

کہنیاں ٹیبل پر ٹکا کر ہاتھوں کے پیالے میں چہرہ رکھے بڑی فرمانبرداری سے اسے دیکھنے لگا

___ جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو

غصہ تو اسے پہلے ہی آرہا تھا اب مارے طیش کے رونا بھی آنے لگا کسی کمینہ نے فائدا اٹھایا تھا

_ کمرے میں سوچ کر ہی اس کا چہرہ تپنے لگا

وہ اٹھی اور سرخ چہرہ لے وہاں سے جانے لگی جب ہی چچی جان نے اسے ڈنٹ کر واپس بیٹھا دیا

_ عرشی ٹھیک سے کھانا کھاؤ اور پھر سب کے لیے چائے بنانا کوئی ضرورت نہیں کمرے میں

_ جا کر بند ہونے کی

ہاں بیٹا دیکھو خوشی کا موقع ہے سب کے ساتھ بیٹھ کر انجوائے کرو_ تایا جان نے بھی اسے پیار

_ سے سمجھایا

عرشیہ تو سب سے زیادہ خوش ہے میری کامیابی سے جبی خوشی کے مارے الفاظ گوم ہو گئے ہیں_

_ وہ مسلسل اس کا ضبط ازمارہ تھا

بھی گرینڈ فنکشن ہو گا جس جس کو انوائیٹ کرنا ہے اوپن آفر ہے آخر اس گھر کے سب سے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے کی بزنس میں پہلی کامیابی ہے_ زوار بھائی نے چھوٹے بھائی کی خوشی کو بڑھایا تو وہ اٹھ کر ان سے لپٹ گیا_

_ آریان تم ہمیں تو ٹریٹ دے دو_ بھابھی نے اسے کہا

صبح سے آفس میں یہی کام کر رہا تھا جب ہی لیٹ گھر آیا خبیثوں نے جیب میں پھوٹی کوڑی تک نہیں چھوڑی_ اب تو یہ کرو سب کے اپس میں چندہ کر کے مل بانٹ کر کھالو_ اس نے ہری جھنڈی دکھائی_

یہ اچھی رہی باہر جیبیں خالی کرائیے اور جنہوں نے اتنی دعائیں کیں ان کو صرف مٹھائی پر ٹرخا دیا_ بھابھی خفگی سے بولیں آخر اس کی بہن بھی تھیں جو اکلوتے ہونے کی وجہ سے بچپن سے ہی

عرشیہ آور آریان کو اپنا بھائی بہن مانتی تھی زوار نے تو بچپن میں ہی اسے مختی سے منا کر دیا تھا کی وہ اس کا بھائی نہیں ہے _

آرے آپ سب نے کیا" کیا اصل کام تو اپنی عرشیہ نے کیا ہے وہ زور سے بولا تو چائے سرو کرتی عرشیہ چونک کر اسے گھورنے لگی _

میں نے کیا کیا ہے وہ بھاڑ کھانے والے انداز میں بولی _ سمجھ تو وہ گئی تھی کس کام کی بات کر رہا ہے وہ تو اس وقت کو لعنت بھیج رہی تھی جب اس کے کمرے میں گئی تھی ___

یہ پوچھو کہ تم نے کیا نہیں کیا _ میں تو غفلت کی گہری نیند کی وادیوں میں سو رہا تھا" تم نے مجھے جگایا _

اوہ بڑی عقیدت کا مظاہر کر رہا تھا _ مگر اس کی کمینگی کو وہ اچھی طرح سمجھ رہی تھی _

اس کی باتوں پر سب مسکرا رہیے تھے مگر جو اصل بات جانتی تھی وہ سرخ چہرہ لے بونٹ کاٹ رہی تھی _ پھر بے بسی سے تن فن کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی _

****

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی آتے ہی میں عرشیہ نے ساری بات علیزے کو بتائی کس طرح اس نے عرشیہ کو بیوقوف بنایا بس_"کس" والی بات سنسر کر گئی_ان دونوں بہت امپوٹنڈ ٹیسٹ تھا اس لے _علیزے بھی یونیورسٹی آئی تھی

_ بہت بہت مبارک باد دینا آریان بھائی کو وہ خوشی سے بولی

_مبارک باد دیتی ہے میری جوتی_وہ سلگ کر بولی تو علیزے ہنس دی

_پھر سے کوئی جھگڑا ہو گیا کیا

جھگڑا نہیں کمینگی کہو_وہ بڑی جزباتی ہو گی اور ساتھ ہی اسے پوری بات بتادی_علیزے کی _ہنسی بے سخت تھی

کتنے ہی لوگوں نے یہ خوبصورت منظر دیکھا اور دل تھام لئے تھے علیزے پوری یونیورسٹی میں بیلو آئیز باربی ڈول کے نام سے مشہور تھی مگر علیزے کے لے دے اندز کی وجہ سے لڑکے تو کیا _لڑکیاں بھی اسے فری نہیں ہوتی تھی

www.novelsclubb.com

ہنسو مت لیزے وارنہ میں تم سے ناراض ہو کر چلی جاؤں گی_اس نے بڑی سنجیدگی سے خفگی کا اظہار کیا تو علیزے کو سیریس ہونا پڑا_

آچھا یہ بتاؤ آج آرہی ہو ناشفا کے نکاح پر_

ہاں یار؟ نا جانے احتشام کو کیا ہوا تھا جو آج ہی نکاح کے لیے ضد پکڑ کر بیٹھ گیا اپنے ٹھیک ہونے کا بھی ویٹ نہیں کیا_ویسے بھی زیادہ کہرے زخم نہیں تھے_

****

شام کی چائے پر سب لان میں موجود تھے سب چہک رہے تھے فنکشن کی تیاریاں کی باتیں بھی پور ہی تھی" مگر عرشیہ خاموش تھی_آریان کو جتانے کے لیے کہ اس کی کامیابی سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے_

فنکشن میں چار دن رہ گئے ہیں سب کو انویٹیشن بھجوا دئے ہیں یا نہیں_کمال ملک نے حوریہ سے پوچھا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا_

سب بڑے ایک طرف اور عرشیہ آریان اور بھابھی ان سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھے تھے_

فائدہ تو تب ہے جب عرشی کی سب فرینڈز بھی آئیں_ آریان شرارت سے اسے چڑھانے کے لئے بھابھی سے بولا ایسے چپ چاپ عرشیہ اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی_

عرشیہ جو کل سے ضبط کر رہی تھی غرائی_

تمہیں کیا میں بلاؤں یا نہ بلاؤں؟

اسے عرشیہ کا مونڈ دیکھ کر بہت خوش ہوا_ بھر زرا آگے جھک کر رازداری سے بولا_ بھابھی تائی جان کے بلانے پر ان کی بات سننے چلی گئیں تھیں_

بھی اب سمجھا کرو نا تمہیں بھی تو مجھ سے اپنی جان چھوڑوانی ہے نا_ اب تمہیں چھوڑنے کے لیے کوئی اور آپشن ہو گا تو ہی موم کو راضی کروں گا ناں اب اس فنکشن میں ہی کوئی لڑکی پسند کر لوں گا تم بھی خوش میں بھی خوش_

ہنہ۔۔۔۔وہ جل کر بولی_ نہ شکل نہ صورت اور چھچھڑوں کے خواب_ کمینہ ایک طرف مجھے لائن مار رہا ہے دوسری طرف میری ہی دوستوں کو پھنسانے کی بات کر رہا ہے_

یعنی جن کی شکل صورت اچھی ہو وہی چھچھڑوں کے خواب دیکھ سکتے ہیں_ آریان نے بڑی معصومیت سے پوچھا_

پھر تم تو بہت "سوہنی "ہو"_ اس نے بڑے سکون سے عرشیہ کو سلگایا تھا_

ان میں سے کوئی تمہیں پسند نہیں کرے گی_ ہو کیا تم؟_ عرشیہ نے غصے سے کہا'انداز مزاق اڑانے والا تھا_ وہ اثر لے بغیر بولا_

ہینڈسم اسمارٹ انٹیلیجنٹ پیارا معصوم اور تمہارا اکلوتا شوہر_

عرشیہ کی برداشت ختم ہوئی تو وہ چیخ کر بولی_ "میں صرف تائی جان کی وجہ سے تمہیں برداشت کرتی ہوں ورنہ میں تمہیں مزہ چکھادوں_

ہائے کب۔۔۔۔۔۔؟"وہ جیسے مزہ چکھنے کو بے تاب ہوا تھا_

"_ عرشیہ مٹھیاں بھینچ کر اس کے گلا گھونٹ نے کی خواہش کو دل میں دباتی واک آؤٹ کر گئی

اس کے جاتے ہی اریان دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے گھانس پر ہی نیم دراز ہو گیا_ اب سکون جو _ مل گیا تھا اسے تنگ کر کے جوہر بار اسے بے بس کر کے مزے لیتی تھی اب اس کی باری ہے

****

کیسی لگ رہی ہوں میں_ اسکین کلر کی میکسی میں سر پر کا مدار بھاری دوپٹہ سیٹ کیے میک اپ اور نازک جیولری میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی_ یہ سب علیزے کے کمرے میں موجود تھی _ کیوں کے نیچے والے رومز میں سب مہمان ٹھہرے ہوئے تھے

_ ایک دم چڑیل احتشام بھائی دیکھتے ہی چیخ مار کر بھاگ گئیں گے_ تحریم کھلکھلائی

_ بہت خوبصورت اور زبردست لگ رہی ہو

_ شفا کی دوست عروج بولی

سو بیوٹیفل_ علیزے نے ستائشی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو شفا مسکرادی_ اس کی یہ _ کزن اسے سب سے زیادہ پیاری تھی

مجھے پہلے ہی پتا تھا یہ اپنی منگنی میں ہونے والا واقعہ بتا رہی ہے_ شفا نے تحریم سے بدلہ چلایا_

_ تحریم کی بھی منگنی ہوئی تھی لندن میں اپنے ماموں کے بیٹے سے تین سال پہلے

جی نہیں سین تو اب ہو گا جب احتشام بھائی کی نظر تم پر پڑھے گی تو وہ قبول ہے بولنے کے بجائے لاحول بول دیں گے_ تحریم نے ہنستے ہوئے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے کہا جو

_ پنک کلر کی میکسی میں بہت پیاری لگ رہی تھی

جی نہیں وہ مجھے دیکھیں گے اور کہیں گے آپ اے بہار آئی_ شفا نے ڈائلاگ مارا_ شفا آج کی

_ دلہن تھی مگر شرم حیا کا نام و نشان نہیں تھا نہ ایک جگہ ٹک کر بیٹھ رہی تھی نہ چپ یورپی تھی

خوش فہمیاں_ تحریم نے اسے چڑاتے ہوئے کہا اور علیزے کی طرف بڑھی جو موبائل میں نمبر ڈائل کر رہی تھی عرشیہ کو کب سے کال کر رہی تھی مگر لگ نہیں رہا تھا_ علیزے تم نے ان کو

_ بلوایا

_ ان کو کن کو_ وہ موبائل کان سے لگا اس کی طرف دیکھ کر بولی

وائٹ ہلکے کام دار پیروں تک اتی گھر دار فراک میں لائٹ میک اپ ہلکی سی جیولری کے ساتھ اس کی شہزادیوں سی شان ہی نرالی تھی_ وائٹ کلر میں تو وہ کوئی پری لگ رہی تھی ایسا لگتا تھا کہ ہر کلر بنا ہی اس کے لیے ہے اور پاکستانی ڈریسز میں تو وہ کسی اور ہی جہان کی مخلوق لگتی تھی_

وہی جو اس دن گیٹ پر اندر انے کی اجازت مانگ رہے تھے_ اس کے شریر لہجے پر علیزے نے تیکھی نظروں سے اس کو دیکھا_

سوری بابا_ وہ کھسیائی اور پلٹ کر شفا کے برابر جا کھڑی ہوئی جو گلاس وال سے پردے ہٹائے مہمانوں کو چیک کر رہی تھی_

نصرت بیگم نے نزہت بیگم کو اس دن والی بات سے اگاہ کیا تھا۔ اور ان سے تحریم کو پتا چلا_ وہ خود بھی چاہتی تھی کہ ان کی یہ پیاری سی نازک سی حسین کزن کسی نائس اور شاندار بندے کا ساتھ قبول کر لے_

نمبر مسلسل مصروف پا کر اس نے موبائل رکھ دیا اور باہر کا رخ کیا_

احتشام کے گھر والے اچکے تھے تحریم اپنی کزنز کے ساتھ لان میں موجود تھی "جب کے شفا _ خاموشی سے گلاس وال سے لگی نیچے ہوتی کاروائیاں دیکھ رہی تھی

وہ جب روم سے باہر آئی تو سیڑھیوں کے پاس ہی ضیغم یار خان کو دیکھ کر جھٹکا سا لگا تھا جو اوپر کی _ طرف ہی آرہا تھا

ایک لمحے کو وہ لڑکھڑا کر گرتے گرتے بچی پھر تیزی سے سیڑھیاں طے کر کے اس کے پاس آتے ہوئے جبڑے بھنچے اور دبے لہجے میں اس پر غرائی تھی_ ایکا دوکا ہی مہمان گھر کے اندر تھے _ بعقی سب لان میں دولہے کو دیکھنے چلے گئے تھے نکاح کا سارا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا

تم۔۔۔۔تمہاری یہ ہمت_ اتنے مہمانوں میں شاید کسی نے اسے پہچانا نہیں تھا یا وہ ہر بار کی _ طرح ماسک لگا کر آیا ہو

یہ ہمت تمہاری محبت نے مجھے بخشی ہے موقع بھی ہے دستور بھی ہے کیوں نہ ایک کے بجائے دو نکاح پڑھوالیں_ وہ شوخ ہوئے_ دل میں بارش کی ٹھنڈی فوار سی پرس ہو رہی تھی اسے دیکھ _ کر

شٹ اپ چلے جاؤ یہاں سے "میں اس خوشی کے موقع پر کوئی بدمزگی نہیں چاہتی ہوں_ مگر اسے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ بے بسی سے_

ایک دو آتے جاتے مہمانوں کو دیکھ کر اس کا ہاتھ تھاما اور چھت پر لے آئی اور ایک طرف لا کر اس سے کہا_ "یہاں روشنی بھی بہت کم تھی_

بہت اچھی لگ رہی ہو میں تو پہلے ہی گھائل ہوں اتنی تیاری کر کے مارنے کا ارادہ ہے کیا_ وہ اس کی بات نظر انداز کر کے پر سکون لہجے میں بولا علیزے کے مدہوش کرتے سجے سنورے حسین نے اسے دیوانہ سا کر دیا تھا اس کو قریب کئے اس کے ایک ایک نقوش دیکھ کر آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا اس کی خوشبو کو محسوس کر رہا تھا_

اس کی گہری نظروں اور لفظوں پر علیزے کی قہر آلود نظریں اس کی جانب اٹھیں تھیں اور اس کا ہاتھ ضیغم یار خان کے گال پر نشان چھوڑ گیا_

www.novelsclubb.com

مسٹر ضیغم یار خان کسی خوش فہمی کا شکار مت ہونا مجھے اپنے ماموں کی عزت بہت عزیز ہے وگرنہ تم جیسوں کی تواضع کرنا میں اچھی طرح جانتی ہوں_ اس نے اس سے دور ہو کر رخ موڑ کر سختی سی کہا_

کیا میرے جزبے اتنے ہی بے اثر ہیں کہ تم اسے سراب سمجھتی ہو نظر کا دھوکا فریب خیال کرتی ہو میری محبت اتنی بے معنی اور کمزور نہیں ہو سکتی کہ تمہیں جیت نہ سکے تمہاری چاہت میں" میں نے اپنے وقار مقام کو بھلا ڈالا اپنی پوزیشن داؤ پر لگا کر یہاں تک تم کو دیکھنے آیا ہوں اور تم ..... ضیغم خان نے اس کا رخ آیک چٹکے سے اپنی طرف کیا اور دونوں بازوؤں کو اپنی سخت گرفت سے پکڑ کر ایسے جھنجھوڑ دیا دونوں کے چہروں کے بیچ ایک انچ کا فاصلہ تھا جس کی وجہ سے دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھیں_

اس کی سلگتی نظریں اور گرم سانسیں ہی نہیں بلکہ لہجے میں بھی آنچ سی تھی علیزے پیچھے ہونے لگی مگر وہ ہل بھی نہیں پائی اس کی مضبوط گرفت میں اب علیزے خوفزدہ ہو کر اسے دیکھنے لگی جو خونخوار نظروں سے اسے ہی گھور رہا تھا_

کیا سمجھتی ہو تم اپنے آپ کو تم سے زیادہ حسین اروخوبصورت اور کوئی نہیں آج جو تم نے کیا وہ کوئی اور کرتا تو اس کا ہاتھ دھڑ سے الگ کر چکا ہوتا میں یہ میری محبت ہے جو تمہارے ہاتھ میرے گال تک آگئے ہیں_ اس کی آنکھوں میں بھڑیوں جیسی سرخی تھی جیسے ابھی اسے چیڑ پھاڑ دے گا _"اس کے سخت لہجے اور آنکھوں میں ناچتی وحشت پر وہ کنفیوژ ہو گئی

میں نے ایسا کچھ نہیں سمجھا اور نا ہی فضول سوچنے کی عادت ہے_ اس کے غصّے پر اس کی ساری تیزی طراری ہوا ہو گئی تھی مسلسل خود کو چھوڑوانے کی کوشش بھی کر رہی تھی دوسرے مہمانوں اور ماموں "ممانی یا تحریم کے ادھر آجانے سے بھی وہ پریشان تھی کیونکہ زیادہ دیر تک _اس کی گمشدگی چھپ نہیں سکتی تھی

سنو علیزے تیمور علی پہلے تم میری محبت و چاہت تھیں مگر اب ضد ہو_ اس کی کمر پکڑ کر جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا ایک ہاتھ سے اس کے "_ ہونٹوں پر لگی پنک لپسٹک کو مٹایا_ "علیزے اس کے سخت گرفت میں وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی

_ آیک جھٹکے سے اسے چھوڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

اس کے جاتے ہی کتنی دیر تک وہ اپنے حواس درست کرتی رہی پھر بھی چہرہ اس کی سانسوں کی گرمی سے ابھی تک تپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس نے جلدی سے روم میں اکر اپنا فیس ٹھیک کیا اور باہر ائی_

اگر یہ ضد ہے تو تم اپنی اس خواہش کو کبھی پورا نہیں کر سکو گے_ نیچے لان میں مہمانوں کے قریب آتے ہوئے وہ نفرت سے سوچ رہی تھی_

کہاں رہ گئیں تھیں علیزے؟ تحریم نے حرانگی سے پوچھا_

یہں تھی لاونج میں_ وہ بہ مشکل سنبھل کر بولی

اوہ تبھی تم فرحین (تحریم کی کزن) کو نہیں ملیں میں نے اسے تمہیں دیکھنے بھیجا تھا_

تحریم اسے بتا رہی تھی اور علیزے شکر ادا کر رہی تھی کہ لاونج دوسری طرف ہونے کی وجہ سے اس کا بھرم رہ گیا_

****

آرے واہا۔۔۔؟ یہ کون لایا ہے_ اس نے فرج میں رکھی رس ملائی دیکھ کر کام کرتی بھابھی ک

_ سے پوچھا

آرے ہاتھ نہیں لاگانا یہ آریان لایا ہے اپنے دوستوں کے لیے اس نے سختی سے منا کیا ہے_

بہت خاص دوست ہیں شاید جو وہ صبح سے تیاری کر رہا ہے_ بتا رہا تھا بچپن کے دوست ہیں ابھی

_ کچھ دن کے لیے پاکستان آئے ہیں

_ او۔۔۔۔؟؟؟ چلیں ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں سونے

_ کمرے میں اکر عرشیہ خوشی سے بھنگڑے ڈالنے لگی

_ آریان کے بچے اب بچ کے دیکھو مجھ سے

عرشیہ ڈرائنگ روم میں آئی جو گھر کے بیک سائیڈ پر بنا ہوا تھا جس میں آریان جم کے لیے بھی

یوز کرتا تھا اور اپنے دوستوں کو بھی یہیں بول وایا کرتا تھا_ اس میں اس نے اپنی بہت سی

_ تصویریں بھی لگائیں ہوئی تھی_ جس میں وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا

آج تو کمر الشکارے مار رہا ہے آریان بابو لیکن ایک کمی ہے_ اس نے پورے کمرے کا جائزہ لیا _ پھر گال پر انگلی رکھ کر پر سوچ انداز میں بولی

اس نے اماں بی (گھر کی ملازمہ) کے بیٹے سے اپنی مطلوبہ چیزیں منگوائی اور کام کرنے لگی آیک _ گھنٹے میں اس کا کام ختم ہو گیا

_ چلو یہ کام ہو گیا اب دوسرا بھی کر لوں

چار بجنے میں ابھی آدھا گھنٹہ رہ گیا تھا_ جب وہ چپکے سے کچن میں آئی فریج میں سے۔ رس ملائی _ نکالی اور اپنے کمرے میں لے کر آگئی

_ اس کو میں ہاتھ تھوڑی لگاؤں گی اسے تو میں مزے سے کھاؤں گی

جتنی کھائی گئی اس نے کھائی پھر اس میں پلاسٹک آف پرائس کی چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر بائل _ میں ڈال کر رکھ دیں اور محبت سے اپنا کارنامہ دیکھنے لگی جو بلکہ ہو بہو ویسے ہی لگ رہے تھے کسی کی نظر نا لگے اس نے ڈونگا اٹھا کر بیڈ کے نیچے رکھا اب بس دس منٹ بعد میری سویٹ ڈش _ تیار ہے

جیسے وہ کچن میں آئی تھی ویسے ہی اپنا کام کر کے واپس چلی گئی کسی کو کو نو کان خبر بھی نہیں ہوئی

_

****

شام کو جب مہمان آگے تو عرشیہ جا کر آرام سے کمرے میں سو گی آخر محنت بھی تو بہت کی تھی

_ بے چاری نے

اریان جیسے ہی اپنے دوستوں کے ساتھ روم آیا تو اسے ایسا لگا اپنے روم میں نہیں کسی چڑیا گھر میں

_ اگیا ہو

ہر دیوار پر اس کی دو تصویریں لگی ہوئی تھی جو اس نے اپنے ہاتھوں سے لگائی تھی_ مگر اب اس

_ کے ساتھ بندرو کی پکس بھی شامل تھی جیسے اس کے بہت گہرے دوست ہوں

ایک تصویر میں بندریا تھی لیڈیز ڈریس پہنے سر پر دوپٹہ اوڑھے جس کا زرا سا گھنگھاٹ بھی تھا

_ _ایسا لگا رہا تھا وہ کوئی دلہا ہے اور ساتھ کھڑی اس کی شرمیلی دلہن ہے

_ کسی میں بندریا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے دوسرا ہاتھ کمر پر رکھے_ اسٹائل مارتے ہوئے

اور ایک میں تو وہ خود بندر کا ڈانس دیکھانے والا لگ رہا تھا_"سر پر سفید کپڑا بندھے ہاتھ میں بجانے والی ڈگڈوگی پکڑے سامنے بندر ناچ رہا تھا_

ایک جو سب سے آدھی وال پر تصویری تھی جس میں وہ گھوڑے کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر رہا تھا_ اس کی جگہ گدھا کھڑا کر دیا_اور نیچے بلیک مار کر سے بڑی بڑی ہنڈرٹینگ میں لکھا تھا(میرا شونا بی بی پاپا کی جان)

آریان کا دماغ گھوم رہا تھا یہ سب دیکھ کر وہ اگے پڑا اور بے یقین سے اپنی ہی پکس کو ہاتھ لگا لگا کر دیکھنے لگا جیسے کسی کی یاداشت چلی جاتی ہے_

سب کچھ کاٹ کاٹ کر اتنی مہارت سے چپکایا گیا تھا جو دور سے دیکھنے سے اصل لگتا لیکن ہاتھ لگا کر معلوم ہو رہا تھا_

اسے ہوش تو اپنے دوستوں کے قہقہے کی آواز سے ایا_

ابھی اس کی کرٹنز پر نظر نہیں پڑی تھی_"جس کے کپڑے پر سورج مکھی کے پڑے پڑے پھولوں کے ساتھ شہد کی مکھیاں بنی ہوئی تھیں پھول اتنے بڑے تھے کی اگر کوئی کھڑکی میں کھڑا ہوتا تو خود ایک مکھی لگتا_

اس کی ساری بکس پر بھی چھوٹے بین اور بہت سے کارٹون کی پکس لگائی گئی تھی_

اس کے دوستوں کا ہنس ہنس کے برا حال تھا اور آریان کا دل کر رہا تھا شرم سے ڈوب مرے_

اس نے بمشکل اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی جو رونے جیسی ہی نظر آرہی تھی_

اس کے سارے فرینڈ تو یہ سمجھ رہے تھے اس نے ان سب فن اور انجوائے منٹ کے لیے اور سب کو ہنسانے کے لیے جان بوجھ کر کیا ہے_بچپن میں بہت شرارتی تھا آریان جس کی شرارتوں کو سب فرینڈز انجوائے بھی کرتے تھے_

ابھی آریان صاحب سکون سے بیٹھے ہی تھے اتنے بڑے چھٹکے کے بعد جب اس کے ایک دوست نے کہا_

اری یار پردے تو ہٹا دے_ان سب کے چہروں پر شرارتی مسکراہٹ تھی_

ہاں کیوں نہیں ابھی ی؟ بعقی کے الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے آدھا آٹھا ہوا آریان اسی پوزیشن میں رہ گیا سامنے سورج موکھی کا باغ جو دیکھ لیا تھا چارے نے_ ایک بار پھر سے قہقہہ کا طوفان اٹھا _

_ آریان کا رنگ کبھی پیلا کبھی سفید تو کبھی سرخ ہو رہا تھا

میں کھانا لگوانا ہوں جان بچانے کا بس یہ ہی ایک طریقہ تھا_ مگر وہ کہاں جانتا تھا جان تو اب حلق میں آنے والی ہے فرج میں اس کی موت کا سامان ہے رس ملائی کی صورت _

_ بھابھی عرشیہ کہاں ہے اس کا غصہ کنڑول سے باہر ہو رہا تھا

_ وہ تو دوپہر سے اپنے کمرے میں سو رہی ہے بیچارہی آج تھک گئی زیادہ ابھی تک نہیں اٹھی

ہاں تھک نا ہی تھا آپ کی لاڈلی نے محنت بھی تو بہت کی ہے_ اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا _

کیا ہوا ہے تمہارا مونڈ کیوں خراب ہے ابھی تو بڑے خوش خوش سب کو اندار لے کر گئے تھے_

_ بھابھی حیران ہو کر اسے پوچھ رہی تھیں

_بعد میں بتاؤں گا بلکہ دیکھاوں گا آپ کی لاڈلی کا کارنامہ ابھی کھانا لگ وادیں

ان کو بول کر وہ واپس اپنے دوستوں کے پاس آگیا جو اب اس کی کتابیں دیکھ رہے تھے_"آریان

_کا دل چاہا اپنے بال نوچ لے

عرشیہ جلدی سے ریڈی ہو کر اپنی ماں اور تائی کے پاس آئی اور ان سے اجازت لے کر شوپنگ پر

_نکل گئی اسے اچھا موقع نہیں تھا جان بچانے کا

****

_آریان نے حیرت انگیز طور پر خاموشی اختیار کر لی تھی عرشیہ کو کچھ نہیں بولا تھا

عرشیہ تو مرنے والی ہو گی یہ خاموشی کسی طوفاں کی آمد تو نہیں_"اب تو ہر وقت ایک ڈر خوف

دل میں بیٹھا رہتا تھا_"وہ بیٹھی سوچ رہی تھی جب آریان نے اس کو آواز دی_"تو وہ اچھل کر

_کھڑی ہوئی

کیا۔۔۔۔؟کیا ہوا میں نے کچھ نہیں کیا اس نے پہلے چیخ مار کر پھر ایک ہی سانس میں پوری بات

_کہی

کیا ہوا یار میں تو پوچھ نے آیا تھا اگر فنکشن کے لیے شاپنگ کرنی ہے تو چلو میں تمہیں شاپنگ کرواتا ہوں_ "آریان نے نارملی اس سے کہا_ آج کل وہ اس کی کسی بات پر توجہ نہیں دے رہا تھا_

کی۔۔۔کیوں.. کہیں میری یہ آخری خواہش تو پوری نہیں کر رہا کہیں شاپنگ کے ساتھ ایک کفن بھی خرید لے_ اتنی بڑی بات پر اب ایسے تو میری جان لے کر ہی سکون ملنا چاہے تھا_

نہیں مجھے کوئی شوق نہیں تمہارے ساتھ جانے کا یہ کہہ کر عرشیہ اپنے کمرے میں بھاگ ائی جیسے چوہا بلی سے جان بچا کر اپنے بل میں چھپ جاتا ہے_

پیچھے آریان آنکھوں میں شرارت لے کھڑا تھا ابھی تو بہت کچھ ہے مائی لیڈی_ وہ خود بھی فریش ہونے اپنے روم میں چلا گیا کہ سیدھا آفس سے اس کے پاس آیا تھا جو لاؤنج کی سیڑیوں پر بیٹھی ناجانے کن سوچوں میں گم تھی_

****

سب ہی مہمان اچکے تھے مگر مہمان خصوصی یعنی کے دی گریٹ آریان صاحب تھے کہ ان کی تیاری ختم ہونے میں نہیں ارہی تھی جیسے اپنی بارات کے لیے تیار ہو رہا ہے چار گھنٹے سے وہ روم میں بند تیاری کے نام پر سب کو بیوقوف بنا رہا تھا_"یہ عرشیہ کی سوچ تھی_

تائی جان بیٹے کی لمبی تیاری پر جھلا رہی تھیں_جو دس بار اس کے روم کے چکر لگ چکی تھیں_

آرے تائی جان اب اتنی دیر تو لگتی ہے ناں سالوں کی جمی گرد چھاڑنے میں_عرشیہ نے انہیں چھڑا تھا_وہ چڑ کر بولیں_

سارے مہمان اچکے ہیں اسے چاہیے تھا سب کا استقبال خود کرتا مگر یہاں تو سب اس کی صورت دیکھنے کو ترس رہے ہیں_

کیوں وہ سب کیا عید کریں گے کیا؟عرشیہ نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا تھا_علیزے بھی اس کے ساتھ ہی تھی آریان کی خاص ہدایات تھی کہ اپنے بھائی کی خوشی میں ضرور شرکت کرئے ورنہ وہ ناراض ہو جائے گا_

اور علیزے کو ان سب سے اتنی محبت ملی تھی کہ وہ ان کا مان نہیں توڑ سکتی تھی_

www.novelsclubb.com

آریان اب آجاؤ ورنہ میں تمہارے ڈیڈ کو بھیج رہی ہوں_ تائی جان کے اندر جا کر آواز لگانے پر _آخر وہ باہر آ ہی گیا

بیٹا حاضر خدمت ہے مادام_ وہ۔ بڑی شرارت سے ایک ہاتھ سینے پر اور دوسرا ہاتھ پھیلائے ان کے سامنے جھکا تھا_ گرے فور پیس سوٹ میں جیل سے بال سیٹ کیے وہ خوشبو میں بسا وجاہت _کا شہکار لگ رہا تھا

اللہ نظرے بد سے بچائے میرے چاند کو تائی جان نے فورا بیٹے کا ماتھا چوما تھا

اریان سب سے ملنے کے بعد ان کی طرف آیا_ عرشیہ سنبھل کر بیٹھ گئی_ کہ کچھ نہ کچھ بکواس "_ ہونے والی ہے اب

"ہیلو لیڈیز۔۔۔۔۔

علیزے نے بڑی خوشی سے جواب دیا_ مگر عرشیہ نے بے زاری سے ادھر ادھر دیکھنا شروع _کر دیا

www.novelsclubb.com

میں نے کہا عزیز آجان عرشی خاتون آپ کو کس نے بے زاری و کوفت کا انجیکشن لگا دیا ہے_ وہ بڑی سنجیدگی اور ہمدردی سے پوچھ رہا تھا_ اس کی بات سن کر وہ بدک گئی "_

یہ جان اور خاتون ہو گی تمہاری کوئی ہوتی سوتی_ عرشیہ اس کے فری ہونے پر جل کر خاک ہوئی تھی _

ہاں تو تمہیں ہی تو کہہ رہا ہوں نا_ "وہ بے نیازی سے بولا_ علیزے کو عرشیہ کی شکل دیکھ کر ہنسی آرہی تھی _

علیزے سسٹر ایک بات سمجھ نہیں آتی مجھے_

کہ تم دو سال سے عرشی کی فرینڈ ہو اور پھر بھی تمہارے کان سلامت ہیں کیسے جب کے عرشی کی زبان تو ماشاءاللہ ہے_ وہ بڑی شرارت سے کہہ رہا تھا_ عرشیہ نے اسے گھورا تھا_ جیسے کچا چبا جائے گی "_

اب تم یہاں سب کے سامنے اپنی بے عزتی کرواؤ گے مجھ سے_ دل تو کر رہا تھا اس کے بال بکڑ کر دیوار میں دے مارے جانتی تھی اسے بدلا لے رہا ہے اس دن والی بات کا_ اب وہ اتنے لوگوں کے سامنے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی_

وہ دن گئے جناب اب ہم بیوی اور گھر بار والے ہو گے ہیں_ اس نے بڑے انداز میں کالر جھوا تھا_

ہنہ۔۔۔۔۔ عرشیہ نے منہ بنایا_

ایکچوئلی علیزے_ یہ اپنی عرشی خاتون ہیں نا_ "آئی میں لڑکی_ بہت سینس ٹیو ہیں_ ہر وہ موقع جس میں میرا فائدہ ہو سیدھا ان کے دل پر لگتا ہے_

خوشی سے ان کا بی پی شوٹ کر جاتا ہے ابھی دیکھیں زرا_ ان کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے_ وہ جیسے اس کا معائنہ کر رہا تھا آیک ڈاکٹر کی طرح_ یہ دیکھو ان کی مٹھیاں بھینچی ہوئی ہیں اور یہ آنکھیں دیکھو ان کی تو کوئی مثال ہی نہیں ملتی ایکچوئلی یہ آپس میں ہی نہیں ملتیں تو کسی اور سے کیا ملیں گی_ آریان نے اپنی بات کے آخر میں قہقہہ لگایا_

"_ آریان۔۔۔"وہ زور سے بول کر اس کی طرف بڑی تھی

آریان مسکرا دیا اور اٹھ کر اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا_ علیزے مسلسل ہنس رہی تھی آریان کی باتوں پر _

اس گھر میں آ کر وہ اپنے ہر دو کھ درد بھول جاتی تھی یہ گھر اور اس کے افراد خوشیاں بانٹنے والوں میں سے تھے _

****

یہ کیا حالت بنالی ہے تو نے لالے_ "دلاور رات کے تین بجے اس کو ہر جگہ ڈھونڈنے کے بعد آفس آیا تو وہ اپنی وہی مخصوص جگہ پر ملا_ آفس کی ٹاپ فلور پر کھولے آسمان کے نیچے گلاس پر گلاس چڑا کر اپنا جگر جلا رہا تھا آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھی اب تو اسے ٹھیک سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا کہیں دن کا بیمار لگ رہا تھا وہ نا جانے یہ شراب کا نشا تھا یہ عشق کا _

_ مت چھیر مجھے یار رہنے دے ایسے ہی جب اس کو میری کوئی پروا نہیں

اسے نہیں ہمیں تو ہے نا"بی جان زری بابا جان ہم سب تیری تکلیف پر تڑپ اٹھتے ہیں بی جان
"_ تیرے لیے کتنی فکر مند ہیں پتا ہے جب سے تو حویلی ایا ہے وہ تیری حالت دیکھ رہی تھیں

_ اگر ایسا ہی کرنا تھا تو کیوں بچایا تھا اس وقت مر جانے دیتا نادلاور نے دل گرفتگی سے کہا

بچپن میں ان لوگوں کی مخالفین گاؤں کے چوہدری کے بیٹے سے لڑائی ہو گی تھی"جس میں
چوہدری کے بیٹے نے ضیغم یار خان پر گولی چلادی جو دلاور نے سامنے آکر اپنے سینے پے کھالی_
اس وقت دونوں کی عمر پندرہ سال تھی بس_ پھر بھی ضیغم خان اسے جیسے تیسے اپنے کندھے پر
_اٹھا کر اسے قریب کے اسپتال لے کر آیا اور اپنا خون دے کر اسے بچایا

"_ اس وقت سے یہ دونوں ایک جان بن گئے تھے

بس ضیغم یار خان علیزے کے معاملے میں اسے رعایت نہیں دیتا تھا کچھ بھی غلط کہنے پر اسے
"_مارنے پر اجاتا تھا_ دلاور نے بھی اس کا پاگل پن دیکھ علیزے کا نام عزت سے لینے لگا تھا

"_ اگر تجھے اس کی اتنی ہی ضرورت ہے تو اٹھوا کیوں نہیں لیتا اسے تجھے کس بات کا ڈر ہے

"_ وہ میرے پاس آکر بھی وہ مجھ سے شادی کے لیے راضی نہیں ہو گی

یہ بعد کے مسئلے ہیں پہلی بات تو یہ کہ اغواء شدہ لڑکی چاہے کتنی ہی طرم خان کیوں نہ ہو اجنبی لوگوں اور اجنبی جگہ پر اکر ویسے ہی اس کی ضد اور غرور ختم ہو جاتا ہے"_

اس ایک ہی خوف رگ وپے میں خون بن کر دوڑنے لگتا ہے کہیں بے عزت نہ کر دی جائے_ آج دلاور کی کوئی بات اسے غلط نہیں لگ رہی تھی_ "وہ خود کو بے بس اور نکارا محسوس کر رہا تھا"_

میں اس طرح نہیں سوچتا دلاور اس کی عزت مجھے اپنی جان سے زیادہ پیاری اور عزیز ہے_ وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا_

وہ ٹھیک ہے میں تو بتا رہا تھا کہ ان کی ساری ضد یہاں اکر ختم ہو جائے گی پھر تم بعد میں نکاح کر کے انہیں گھر چھوڑ وا دینا اور پھر کچھ ٹائم بعد چند دوستوں کے ساتھ تم شادی کر نا لینا"_

اس وقت باخوشی ان کے گھر والے شادی کریں گے کیونکہ اغواء شدہ لڑکی کا ہمارے معاشرے میں کوئی عزت و مقام نہیں ہوتا ہے_ یہ کام صرف دو تین دنوں کا ہے اگر تم میرے حوالے کرو تو پھر تمہارا مسئلہ حل"_

دلاور نے بھی اسے ایک سگریٹ لے کر سلگائی یہ دونوں ہر نشاہر غلط سہی کام ایک ساتھ کرتے آئے تھے _

جتنا تم سمجھتے ہو یہ مسئلہ اس طرح کا نہیں ہے _ ضیغم خان خاصا مایوس تھا _

تو حکم کر جگر میں تجھے ایسے تڑپتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا وہ خود دل گرفت ہو رہا تھا اپنے یار کی حالت دیکھ کر _"

ایسا نہ ہو تو یہاں مجنو بنا رہ جائے اور اسے کوئی اور لے جانے پھر کیا کرے گا _"

میں اسے جان سے مار دوں گا۔۔۔۔ مگر کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا _ ضیغم یار خان دھاڑ تھا _ خاموش فضا میں اس کی دھاڑ کسی خونخوار جانور کی دھاڑ معلوم ہو رہی تھی جو دور دور تک جا رہی تھی _

پھر بھی یار سوچ اس کے گھر والوں نے کر دی شادی یا اسے ہی کوئی پسند آگیا تو ہے تو وہ لڑکی ہی نا کب تک نا کرے گی تو پھر وہ کوئی اور تو کیوں نہیں ہو سکتا _ دلاور نے اسے حقیقت بتائی _

ایک لمحے کو اس کی آنکھوں میں علیزے کا سراپا لہر گیا اور وہ دل کی بے قراری پر وہ آگے بڑھتے ہوئے سوچنا چلا گیا_

کیا کروں کیا وہی جو دلاور کہہ رہا ہے یا پھر کسی معجزے کا انتظار کروں کہ شائد وہ پتھر موم ہو جائے_

عشق اندھا کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ بھی یہ ہی ہوا ہے جبی تو یہ پاگل جس کو عزت بنانے کی بات کر رہا ہے وہ خود اس کی عزت خراب کرنے کی سوچ رہا ہے"_

****

شفا کی نکاح کے لیے آئے ہوئے مہمان اور اس کے ننھیال والے جن کے ساتھ نصرت بیگم بھی آئی تھی اور ان سب کے ساتھ ہی تیسرے دن واپس چلے جانے کا ارادہ رکھتی تھیں مگر سب کے پر زور اسرار پر انہیں رکنا پڑا اس دن والے واقعہ کے بعد علیزے اور ان کے بیچ کوئی بات نہیں ہوتی تھی پہلے بھی وہ صرف طنز ہی کرتی تھی مگر اب وہ پہلے کی طرح منہ اٹھا کر علیزے کو کچھ کہہ نہیں سکتی تھیں_ کیوں کہ ایک وجہ ضیغم یار خان کا ڈار اور دوسری طرف علیزے کے

سب کچھ در گزر کرنے پر بھی بات تو سنبھل گئی تھی مگر سکندر احمد نے نزہت بیگم کو سختی سے کہہ دیا تھا کہ اپنی والدہ کو سمجھا دیں کہ وہ علیزے کے لیے زہر اگلنے سے باز رہیں_ وہ صرف _ مریم بیگم سے کیا عہد ہی نہیں نبھا رہے تھے

بلکہ پانچ سال پہلے لندن میں جب انہیں اچانک جاب سے نکال دیا گیا تھا تو اس انجان ملک میں بے یار مددگار پڑے تھے تو علیزے نے اپنی ماں کے اکاؤنٹ میں اس کے لیے جمع کیے ہوئے پچاس لاکھ جو اس دوران ڈبل ہو چکے تھے ان میں سے نکلوا کر سکندر احمد کو بزنس کے لیے دیے تھے اور آج جو خوشحالی اور دولت کی ریل پیل تھی وہ اسی پیسے کی بدولت تھی جو اس وقت علیزے کی مدد سے انہیں ملا تھا_ اسی بزنس کو انہوں نے اپنی محنت سے بڑھایا تھا اور دو سال پہلے ہی وہ سارے رقم اور دس لاکھ اپنی طرف سے اس کے اکاؤنٹ میں جمع کروا دے گئے تھے_ مگر وہ اس کا احسان نہیں بھولے تھے اور نہ مرتے دم تک بھول سکتے تھے جب اپنوں پرائے سب نے انہیں چھوڑ دیا تھا_ جب علیزے نے کتنی محبت اور خلوص سے انہیں ایک بیٹے کی طرح ان کو سہارا دیا تھا علیزے نے کبھی انہیں بیٹے کی کمی محسوس نہیں ہونے دی ایسی بیٹیاں تو قسمت _ والوں کو ملتی ہیں تیمور علی خان تو ایک بد قسمت انسان تھا جو ایسے ہیرے کی قدر نہیں کر پایا

_ وہ اچھی طرح اس کی عادت مزاج جانتے تھے اور اس پر پورا بھروسہ کرتے تھے

اس لیے انہوں نے نصرت بیگم کی کسی بات پر یقین نہیں کیا علیزے پر انہیں خود سے زیادہ

_ اہتمام تھا

_ انہیں تو نصرت بیگم کی سوچ پر افسوس ہوتا تھا

_ ان سب باتوں کا ذکر نصرت بیگم نے اپنی دوسری بیٹی سے کیا تھا جو لاہور میں رہتی تھیں

اس لیے وہ اس بار شفا کے نکاح میں آئیں تو علیزے سے ان کا رویا اچھا نہیں تھا_ اور انہوں نے

جاتے جاتے انہوں نے اپنی بہن نصرت کو یہ بات کہہ دی تھی کی جلد از جلد اس گند (علیزے)

سے جان چھڑوائے اس کی ماں کے ماضی سے کوئی مل گیا یا علیزے کی نانی () تو ان کی اپنی بیٹیاں

_ بھی بیٹھی رہ جائیں گی

_ صرف وہی بدنام نہیں ہو گی بلکہ ان کی بیٹوں پر بھی انگلیاں اٹھائی جائیں گی

اور نزہت بیگم اپنی بہن کی باتوں سے لرز اا ٹھیں اور اچھے کی دعائیں مانگنے لگیں مگر جو بات ان

_ کی بہن نے ان کے دل دماغ میں بٹھائیں تھیں وہ کانٹے کی طرح چبھ رہا تھا

****

علیزے کے لیے بھی کچھ سوچیں_ رات میں جب سکندر احمد ایک کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے تب نزہت بیگم آخر کار اپنے اندر کھٹکتی بات کہہ گئیں_ آخر غیر ہی تھیں وہ ان کو اپنی بیٹیاں کی _علیزے سے زیادہ فکر تھی اب بس وہ اسے جلد از جلد جان چھوڑوانہ چاہتی تھی

خیریت یہ اچانک تمہیں کیسے خیال آگیا کہیں والدہ صاحبہ نے تو کوئی تعویذ گھول کر نہیں پلا دیا_ _سکندر احمد مسکراتے ہوئے بولے

آپ انہیں ایسا سمجھتے ہیں وہ ناراضگی سے بولیں

ہماری چھوڑیں بیگم "اصل بات کریں یہ علیزے کا کیسے خیال اگیا آپ کو اس سے پہلے تو ایسی _کوئی بات نہیں کی تم نے_ وہ ہنوز اپنی بات پر قائم تھے

دیکھیں ہماری صرف دو بیٹیاں ہیں اور اللہ کا بہت شکر اور احسان ہے کہ دونوں کا رشتہ اچھی گھر _ میں ہو گیا ہے

اسی طرح علیزے کو بھی آپ نے اپنی اولاد کی طرح پالا ہے آخر اسے بھی تو اپنے گھر کا کرنا ہے

" ہمیں کوئی ساری زندگی بیٹھا کر تو نہیں رکھنا ہے

اور پھر مریم کی روح کو بھی جب ہی سکون ہو گا جب علیزے عزت سے اپنے گھر کی ہو اور خوش رہے گئی_ انہوں نے سکندر احمد کے کمزور پہلو پر بات کی_ ان کے غصّے سے بھی ڈرتی تھیں اور _علیزے کے لیے ان کے جزبات بھی جانتی تھی

سچ کہتی ہو نزہت "میں علیزے کے لیے بہت پریشان ہوں اور خود بھی میری دلی خواہش ہے کہ _وہ عزت سے اپنے گھر کی ہو جائے اور خوش رہے مگر

_مگر کیا"انہوں نے سوالیہ نظروں سے شوہر کا چہرہ پڑھنا چاہا جہاں تفکر پھیلا ہوا تھا

وہ رضی ہو تب نا پھر اس نے ایم اے سے پہلے اس قسم کی کسی بھی ٹینشن سے مجھے منع کیا ہے _و گرنہ اس کے لیے رشتوں کی کمی نہیں ہے

_ وہ تھوڑا پر سکون ہو کر بولے

اس کی مرضی پر چلتے رہے تو مریم سے کیا وعدہ کبھی پورا نہیں کر سکیں گے_ سنجیدگی سے سوچیں ذرا وہ تو کم عمر نادان ہے مگر آپ تو۔۔۔۔انہوں نے تاسف سے ان کی طرف دیکھا تھا

_

کچھ مہینے بعد وہ اپنی اسٹڈی سے فارغ ہو جائے پھر بات کرتا ہو "انشاءاللہ تحریم شفا کے ساتھ اس کے فرض بھی پورا کروں گ"_

مجھے یقین ہے وہ مجھے منا نہیں کر سکتی_ان کے اعتماد و اعتبار اور پر وہ تھوڑا مطمئن ہو گئی "دل میں پلتے خدشات کو پر سکون کرنے میں مدد ملی تو وہ سونے لگئیں"_

_جب کے سکندر احمد سوچ رہے تھے کون ہے ایسا جس کے ساتھ علیزے کے لیے سوچیں

****

اس وقت وہ مریم بیگم کی تصویر ہاتھ لئے ان کی یادوں میں کھوئی ہوئی تھی_تب ہی تحریم چلی آئی اور زو معنی لہجے میں بولی_

_ ارمان حیات آئے ہیں_اس کی بات پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

آرے بھئی انہیں ڈیڈی نے بھیجا ہے اور یہ راشید حیات کے بیٹے ہیں_ جو ڈیڈی کے بزنس فرینڈ ہیں_ اس کی آنکھوں میں الجھن دیکھ کر تحریم نے تفصیل سے بتایا

"_ ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ اور مامی کو بھیج دو" میں ان کے گھر آنے سے کیا کر سکتی ہوں

"_ اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور تصاویر کو سائیڈ ٹیبل پر رکھا

_ جب ہی موبائل کی بل پر اس نے یس کر کے کان سے لگایا کال ماموں کی تھی

علیزے بیٹی تھوڑی دیر میں ارمان حیات گھر آنے والے ہیں" اسے میں نے تمہارے لائف پارٹنر کے لیے پسند کیا ہے" تم بھی دیکھ لو اور پھر فیصلہ کر کے مجھے بتا دینا_ تیزی کے ساتھ

"_ انہوں نے اپنی بات کر کے خدا حافظ کہہ کر کال کاٹ دی تھی

"_ اگر شادی ہی کرنی تھی تو احتشام برا تھا کیا_ وہ اس وقت بری طرح ڈسٹرب ہو گئی تھی

_ اس آنے والی مصیبت نے اسے پریشان کر دیا تھا

"

مگر سکندر احمد کے حکم کو وہ ٹال نہیں سکتی تھی اس لیے ناچار اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس اکر آئینہ میں اپنا جائزہ لیا"_

بیلو جینز پر وائٹ ڈیلی ڈالی شرٹ پر پہنے کھلے اسٹیپ میں کٹے گولڈن براؤن کھلے بالوں میں وہ خود کو بہتر لگی جب کے وہ اس سادگی میں بھی قیامت لگا رہی تھی"_

اس نے برش اٹھا کر بالوں میں پھیرا اور نیچے آئی "کون سا وہ خود کو پسند کروانے جا رہی تھی جو تیار ہوتی وہ تو چاہتی تھی جلد از جلد اس نئے نمونے سے جان کیسے چھوڑوائی جائے"_

جیسا سنا تھا آپ کو اس سے بڑھ کر پایا پے_ اس کے ڈرائنگ آتے ہی ارمان حیات کی اس پر نظر پڑی تو اس نے خوشامدانہ اور بھونڈے تعریفی لہجے نے علیزے کے پارے کو مزید بڑھا دیا_

اس کا دماغ گھوم نے لگا اس کی ار بار ہوتی غلیظ نظروں سے ٹر کی انسان اپنے باپ کا مال سمجھ کر گھور رہا ہے اس کے گھر میں ماں بہن نہیں کیا عرشیہ کے ساتھ رہ کر ایسے خود بھی پتا نہیں چلا کب اس کے رنگ میں رنگ گی اس کی جیسی ہی لینگویج بولنے لگی تھی جو اسے خود نہیں پتا تھا_

افسوس اور جیسا میں نے آپ کے بارے میں خیال کیا تھا آپ ہر گز ویسے نہیں ہیں" اس نے مسکراتے ہوئے طنز کیا_ اسے سکندر احمد کی پسند پر خاصی مایوسی ہوئی تھی" انہوں نے اس کے لیے ایک عیار اور مکار ہوس پرست قسم کا سیٹھ پسند کیا تھا" جس کی آنکھوں سے ٹپکتی دولت اور حسن کی ہوس صاف نظر آ رہی تھی_

آچھا ایسا کیا سوچا تھا_ اس کی آنکھیں خوشی سے جگمگانے لگیں شاید مہاں ڈیٹ قسم کا انسان تھا یہ جو ذلیل ہونے پر خوش ہو رہا تھا یقین اس کی زندگی میں ہزاروں لڑکیاں نے اسے ذلیل کیا ہو گا"_

اسے چھوڑیں (کمینے انسان) یہ بتائیں کیا لیں گے کافی یا کچھ اور منگاوں آپ کے لیے_ اس نے بیٹھتے ہوئے ٹاپک چینج کیا کمینہ لفظ دل میں کہا"_

کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہم کہیں باہر جا کر سکون سے بیٹھ کر بات کر سکیں_ ارمان حیات نظروں ہی نظروں میں اسے جزب کرتے ہوئے اپنی خواہش بتا رہا تھا_

پھر مجھے ڈریس چینج کرنا ہو گا کیا آپ ویٹ کر سکتے ہیں_ اس نے بڑی تمیز اور شرافت سے پوچھا"_

وائے ناٹ۔۔۔۔وہ سرخوشی سے مسکراتے ہوئے بولا تو علیزے آٹھ کھڑی ہوئی صرف اس لیے کہ سکندر احمد نے اسے بھیجا تھا اور علیزے آنہیں اور ان کی بات کو بے حد عزیز رکھتی تھی _ بعد میں تو اسے منا ہی کرنا ہے تو تھوڑا بھرم ہی رکھ لیتی ہوں ماموں کا

****

آج ضیغم خان نے اپنی ہر مصروفیت بھول کر اپنی جان سے زیادہ پیاری بہن کے لیے ٹائم نکالا تھا آج اس کا ارادہ پورا دن اپنی بہن کے ساتھ اسپینڈ کرنے کا تھا"جو اپنے لالہ کی بے حد لاڈلی تھی" اور اس کے ساتھ ہی باہر گھومنا پسند کرتی تھی"_

ویسے تو اس کے بابا شبیر علی خان عورتوں کی آزادی کے سخت خلاف تھے مگر ضیغم خان نے ان کی ہر بات کی نفی کی اور اپنی بہن کو آلا تعلیم دلوا رہا تھا"_

چچا جان بھی اپنی بیٹی کو ڈاکٹر بنانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ تو کافی عرصہ ہوا بابا جان کی بات سننا چھوڑ چکے تھے _

"_ ضیغم خان نے پہلے ایسے شاپنگ کروائی اور پھر لنچ کے لیے ریسٹورنٹ لایا تھا

"_ یہاں اس کو وی آئی پی پروٹوکول مل رہا تھا اس کے گارڈ بھی اس کے ساتھ ہی تھے

اس نے ایک الگ کیبن بک کروایا تھا جس کی وال شیشے کی تھی جس سے باہر اور ریسٹورنٹ میں بیٹھے لوگوں کو دیکھا جا سکتا تھا لیکن اس کیبن میں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ یہ لاسٹ فلور پر تھا

"_ جس کے چاروطرف وائٹ کرٹنز تھے

ضیغم خان کے ریسٹورنٹ میں آتے ہی ایک ہلچل سی مچا گئی تھی_ آخر ملک کے مشہور سیاست دان سردار شبیر علی خان کا بیٹا اس جگہ موجود تھا

"_

علیزے نے بھی اس کو دیکھ لیا تھا _

زریش کے ساتھ اوپر جاتے ضیغم یار خان کی نظر علیزے پر پڑی ایک لمحے کو تو اس نے اپنا وہم سمجھا مگر نہیں _

"_ وہ بلاشبہ علیزے ہی تھی جو کسی انجان شخص کے ہمراہ ریسٹورنٹ میں موجود تھی

بلیک جینز پر ڈرک بیلو شرٹ گلے میں سلور چین لاکٹ ہاتھ میں سلور ہی کلر کی ہینڈ واچ پیروں میں بلیک ہیل شوز "جو اس کے ٹخنوں تک آ رہے تھے "کھولے بال وہ کوئی انٹرنیشنل ماڈل لگ رہی تھی "_

اس کے حسین چہرے پر بکھری مسکراہٹ اور پھر اس اجنبی شخص کا ساتھ جس نے علیزے کے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ ہوا تھا "_

ضیغم یار خان جیسے ایک لمحے میں دہکتے انگاروں پر جا بیٹھا_ وہ کون تھا اور اس وقت وہ اس کے ساتھ کیوں تھی؟ اس کے اندر اٹھتے ہزاروں سوالوں نے اسے لمحے بھر کو چکرا ڈالا تھا "_

اس کا جی چاہا اسے جھنجھوڑ کر اس شخص سے اس کے تعلق کی نوعیت پوچھے "یا پھر اس کا مسکراتا چہرہ تھپڑوں سے سرخ کر ڈالے_

"_ اسے نارسائی و بے سکونی بخش کر وہ کیسے مزے اور سکون سے تھی

اس کا سکون چین لمحہ بھر میں ملیامیٹ کر ڈالے جتنی اذیت میں وہ ہے اس سے کہیں زیادہ اذیت اور تکلیف میں اسے مبتلا کر دے"_

مگر وہ ایسا کچھ نہیں کر سکا"بس زریش کو کھانے کا کہتے"خود سگریٹ سلگا کر گلاس وال کے پاس کھڑا سلگتی نظروں سے اسے اور اس کے ہمراہ شخص کو گھور تا رہا اس کی دماغ کی رگیں غصّے سے پھول گئی آنکھیں ضبط سے سرخ انگارا ہو رہی تھی"اسے کچھ ہوش نہیں تھا"سگریٹ کب کی ختم ہو کر اس کے ہاتھ کو جلا رہی تھی_

لالہ۔۔۔۔؟زریش نے اپنی طرف متوجہ کیا_

وہ ایک پل میں نارمل ہو کر پیچھے کے طرف گوما مگر اب بھی اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی"وہ اپنا حال چھوٹی بہن کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتا تھا اس کی بہن معصوم اور نادان تھی"_

اس کے غصّے جنون سے سہم جاتی_

اس کے سامنے ناوہ اپنے اندر لگی آگ کو ٹھنڈا کر سکتا تھانا اس شخص کو جان سے مار سکتا تھا" نہ علیزے کا حشر برا کر سکتا تھا_ آج اگر اس کی بہن ساتھ نہیں ہوتی تو یہ لوگ زندہ واپس نہیں _ جا سکتے تھے

لالہ...! آج ہمیں ہاکس بے ہاؤس (جو ہاکس بے پر جو بنگلہ ہے) لے کر جائیں گے نا_ اب نے _ وعدہ کیا تھا" آج کا دن ہمارے ساتھ اسپینڈ کریں گے

_ نہیں زری ابھی مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے تم شیر خان اور گارڈ کے ساتھ چلی جانا

_ اس نے سوچ لیا تھا اب اسے کیا کرنا ہے اور کون سا قدم اٹھانا ہے

"_ لالہ آپ بزی رہتے ہیں پھر آپ نے وعدہ بھی کیا تھا_ وہ بسوری

_ آپ ہمارے ساتھ جا کر کیا کریں گی" کئی بار پہلے بھی آپ وہاں جا چکی ہیں

ضیغم یار خان کو اپنی بہن کا مایوس چہرا اچھا نہیں لگا اس لے اسے نرمی سے سمجھتے ہوئے باہر گاڑی "_ تک لایا

آپ کے ساتھ جانے کا مزہ ہی کچھ اور ہے ناوہاں خوب انجوائے کریں گے پھر ڈنر کر کے لوٹیں گے_ وہ بتاتے ہوئے ایکسائٹیڈ ہوئی_"

پھر ٹھیک ہے کل کا پلان بنالو کیونکہ مجھے آج بلکل فرست نہیں ہے_ اس نے قطعیت سے کہا تو وہ چپ ہو کر باہر دیکھنے لگی_"

جب کے اس کی اپنی آنکھوں میں ایک وہی منظر ٹھہر گیا تھا_

علیزے کا اس شخص کے آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کرنا اس کا علیزے کا ہاتھ پکڑنا_ اس نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں پر بلیک گلاسز ٹکا تھے_"

****

جب کے اس کے جاتے ہی علیزے دوبارہ خود پر بیزارگی و اجنبیت طاری کر کے بیٹھ گئی_"

اس نے ریسٹورنٹ میں ایک لڑکی کے ساتھ داخل ہوتے ضیغم یار خان کو دیکھ لیا تھا اسے پورا یقین تھا کہ ضیغم یار خان اب تک اس کی موجودگی سے آگاہ ہو چکا ہو گا_"

"_ اس شخص نے اسے اس قدر پریشان اور ہر قدم پر اسے بے بس کیا تھا

"_ یہ وہ شخص تھا جسے اسے شدید قسم کی نفرت محسوس ہوتی تھی

اس کا تصور اور خیال ہی اسے کڑواہٹ میں مبتلا کر دیتا تھا اسے دیکھتے ہی اندر سلگتی آگ بھڑک اٹھی تھی_

نارسائیوں' محرومیوں اور کا احساس بڑھ جاتا_ "پھر وہ اسے کیونکہ مطمئن و پر سکون دیکھ سکتی تھی_ "

وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ضیغم یار خان اسے یوں کسی اجنبی کے ساتھ بیٹھے دیکھنا اسے برداشت نہیں ہو گا_ "

اور علیزے کی مسکراہٹ تو اسے اذیتوں اور بے سکونی کے سمندر میں دھکیل دے گی_

اور علیزے اسی طرح جلتے سلگتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی_

"اس لیے پہلی بار بڑے سکون سے مسکرائی تھی_

www.novelsclubb.com

اور اس کی مسکراہٹ پر ارمان حیات کو نا جانے کون سی خوش فہمیاں ہو گئیں تھیں جو اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گیا۔

علیزے نے چھوڑوانے کی کوشش کی تو دوسرا ہاتھ بھی اس کے مومی ہاتھ پر رکھ کر بیٹھ گیا_"

"_ضیغم خان کو دیکھانے کے لیے اس خبیث روح کو برداشت کیا

_آپ جتنی خوبصورت ہیں اس سے زیادہ حسین آپ کی مسکراہٹ ہے

اسے حد سے زیادہ فری ہوتے دیکھ کر وہ جل بھن کر رہ گئی مگر جبر مسکراتے ہوئے نرمی سے

"_بولی

"_آپ کا حسن نظر ہے

آرے ہمارا حسن نظر کیا ہونا ہے آپ اتنی خوبصورت ہیں کہ باخدا آپ کو پا لینے کے خیال سے

"_میرے ہوش اڑے جا رہے ہیں

اس کے گھٹیا لفظوں پر علیزے کا بے اختیار دل چاہا تھا کہ سارا کھانا اس کے مکروہ اور غلیظ چہرے

"_پر دے مارے

www.novelsclubb.com

"_ مگر وہ ضبط کر گئی اور دائیں بائیں دیکھنے لگی خود کو پر سکون کرنے کے لیے

نگاہ کا مرکز تو ضیغم یار خان تھا جو اس لڑکی کے ہمراہ بغیر کسی ری ایکشن کے واپس جا رہا تھا_

"_ علیزے نے ایک گہری سانس لی جیسے کسی گھونٹ جگہ سے باہر نکلی ہو

اور اس کے جاتے ہی وہ اپنے پرانے روپ میں آگئی

"_ تو ارمان حیات پریشان ہو گیا اس کا رویہ دیکھا کر_ "کیا ہوا آپ کو

آپ میرا کافی ٹائم لے چکے ہیں اور اس چھوٹی سی ملاقات سے ہی میں نے اندازہ لگایا ہے

"_ کہ۔۔۔۔۔اس سے پہلے علیزے بات مکمل کرتی وہ شوخی سے بول اٹھا

"_ یہی کی ہم ایک دوسرے کے لے پرفیکٹ لائف پارٹنر ثابت ہوں سکتے ہیں

جی نہیں بلکہ ہم ایک دوسرے کے لے بلکل مناسب نہیں ہیں_ "وہ سرد مہری سے اس کے

"_ چہرے کہ اڑتے ہوئے رنگ کو دیکھ کر بولی

مگر کیوں مجھ میں کیا برائی ہے_ "وہ ہکلاتے ہوئے اسے پوچھ بیٹھا_ "ابھی تک تو اسے کچھ سمجھ
"_ ہی نہیں آرہا تھا

کیا یہ کافی نہیں مجھے آپ پسند نہیں_ وہ اٹھتے ہوئے بے حد سکون سے کہہ رہی تھی_ "دل تو
"_ کر رہا تھا بول دے اچھائی کیا ہے ٹرکی انسان

آپ زیادتی کر رہی ہیں_ آپ جانتی نہیں ہیں آپ کے انکل نے ہم سے ڈیل سائین کی ہے جس
"_ کے ختم ہونے کے بعد انہیں بہت بڑا نقصان ہو گا

آپ کو یہ انکار بہت مہنگا پڑے گا_ "وہ اس کے صاف انکار پر وارننگ دیتے ہوئے بولا_ "اب
وہ دھمکیوں پر اتر آیا تھا_ آخر اتنا قیمتی ہیرا اس کے ہاتھ سے جانے والا تھا_ اس نے تو سوچ لیا تھا
"_ علیزے کے ذریعے بزنس کو خوب ترقی ملے گی اس کی خوبصورت کام آئی گئی

"_ نو پرابلم "میرے پاس اتنا پیسا ہے کہ اس نقصان کا ازالہ کر سکتی ہوں

دوسری بات اچھا ہوا آپ کی لالچی ذین سے میرے انکل انجان تھے "ورنہ مجھ سے پہلے ہی اس
_ رشتے سے انکار کر چکے ہوتے_ وہ کبھی بھی اپنے بزنس کو مجھ پر فوقیت نہیں دیتے ہیں

"_میں اچھی طرح جانتی ہوں_"وہ طنز مسکراتے اس کو حیران چھوڑ کر وہاں سے نکل گئی

****

"_فری پیریڈ میں وہ دونوں کیمسٹری لیب کی سیڑیوں پر بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں

"_ سٹڈی کمپلیٹ کرنے کے بعد تمہارا کیا ارادہ ہے_ عرشیہ نے علیزے سے پوچھا

جاب اسپیرئنس اس کے بعد خود کا بزنس کروں گی_اس نے اپنے ارادوں کا بتایا_جب کے وہ

"_خود نہیں جانتی تھی تقدیر اس کے ساتھ کون سا کھیل کھیلنے والی ہے

یعنی ضیغم بھائی کے جزبات کا کچھ اثر نہیں ہوا_کافی وقت بعد عرشیہ نے ضیغم خان کے بارے میں بات کی تھی وہ بھی مزاق کے انداز میں"وہ اپنی اس پیاری سی دوست کو ناراض نہیں کرنا

"_ چاہتی تھی

اس انسان کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہیں کیا کرو زہر لگتا ہے مجھے_"ناجانے کیوں اسے ضیغم یار خان کے چہرے میں اپنے باپ کا عکس نظر آتا تھا_وہ ماضی ایک بار پھر دوہرانا نہیں

"_ چاہتی تھی_اس کی ماں مجبور تھی وہ نہیں

"_اے دل تیری آہوں میں اثر ہے کہ نہیں ہے_"عرشیہ شرارت سے گنگنائی تھی

"_واقعی اثر نہیں ہے ورنہ میں سوچ نہیں لیتی_"وہ مطمئن انداز میں بولی

"_ اچھا اب تم بتاؤ کیا ارادے ہیں رخصتی کب تک کروا رہی ہو

"_ میں اور اس کمینے کو اپنے ساتھ ساری زندگی برداشت کروں گی

"_ ایسے تو نہیں بولو یار کتنے اچھے ہیں آریان بھائی بس تھوڑے شرارتی ہیں

رہنے دو تم زیادہ اپنے بھائی کی طرف داری نہیں کرو تم میری دوست ہو سمجھی_"عرشیہ اس پر

_ چڑ دوڑی

آچھا بابا پھر کیا کرو گی نکاح تو ہو گیا آیک نا ایک دن گھر والے شادی تو کریں گے نا_"علیزے

"_نے فورا"ہار مان کر اسے حقیقت بتائی

سوچ رہی ہوں کیوں نہ چائے میں چوہے مار دوائی ڈال کر اسے ک

"_ گہری نیند سلا دوں_"اس نے قہقہہ لگا کر اپنی بات کو خود ہی انجوائے کیا تھا

"کیسی باتیں کر رہی ہو یار تم خدا کا خوف؟

چلو چلو جلدی کرو کلاس کا ٹائم ہو گیا_"عرشیہ نے اس کی بات کاٹ کر اسے کلاس میں لے گئی

_"

****

_ابھی وہ یونی سے باہر آ کر پارکنگ میں کھڑی اپنی گاڑی کا دروازہ کھول رہی تھی

_جب ضیغم یار خان نے اسے اپنی گاڑی میں غیر متوقع اور زبردستی کھینچ کر بٹھایا تھا

اس وقت وہ حوس بحال نہیں رکھ سکی_اس جارحانہ انداز پر وہ سنبھلے بنا کھلے دروازے سے توازن کھو کر پیچھے کی طرف سیٹ پر کچھ اس انداز میں سنبھلے بغیر گری کہ اس کا سر زور سے

_ضیغم یار خان کے شانے سے ٹکرا کر اس کے گود میں گرا تھا

"!واٹ نان سنس۔۔۔۔۔

_وہ ایک سیکنڈ سے پہلے آٹھ کر بیٹھی تھی

اسے سامنے دیکھ اور خطرناک تیوروں کے ساتھ محسوس کر کے اسے اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی تھی مگر اس پر اپنا خوف ظاہر کر کے اسے شیر ہونے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی_ جبی _ناگواری دبائے بغیر دھاڑی

"کل کس کے ساتھ تھیں تم۔۔۔۔؟

اس کی آنکھوں سے لہو ٹپک رہا تھا گویا_ انداز بے حد مشتعل تھا_ علیزے تڑپ کر تیزی سے _پیچھے ہوئی باہر نکلنے کے لئے

اسے پہلے ہی ضیغم خان آگے کی طرف جھک کر دروازہ بند ہی نہیں گاڑی لاک بھی کر چکا تھا علیزے نے گھبرا کر اسے دیکھا اس کی نظروں میں تشویش بڑھ رہی تھی کہ ضیغم گاڑی _اسٹارٹ کر چکا تھا

وہ جانتی تھی کل جو اس نے کیا اس کا کچھ نہ کچھ ری ایکشن ہو گا مگر اتنا شدید ہو گا یہ علیزے نہیں _جانتی تھی اسے اپنی ارد گرد خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی

"گاڑی روکو۔۔۔۔

_ وہ بے سخت چیخی تھی

"_ میں نے کچھ پوچھا ہے

وہ اس سے زیادہ بلند آواز میں دھاڑا تھا_ ایسے کہ آواز پھٹ گئی_ علیزے کو ایک دم اس سے

_ خوف محسوس ہوا

وہ اتنے غصّے میں تھا کہ علیزے کو لگا وہ کچھ بھی غلط کر ڈالے گا ہوش میں تو لگ ہی نہیں رہا تھا

_ کوئی پاگل نفسیاتی نظر آرہا تھا_ "بکھرے بال سرخ لہو جلکاتی آنکھیں اور وحشت زدہ چہرہ

"بولو۔۔۔۔۔

_ وہ ایسے چلایا کہ علیزے اچھل کر بیٹھ گئی کان سن ہوتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے

"کیوں بتاؤں۔۔۔۔۔۔۔؟ تم ہوتے کون ہو پوچھنے والے۔۔۔۔۔؟

_ وہ بھڑکی تھی

ضیغم خان اس کے بھڑکتے انداز کو برداشت نہیں کر پایا جواب میں اس کے غیض و غضب کو بڑھا گیا تھا کہ جب ہی اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور علیزے کا چہرہ پھیر کر رکھ گیا "_

تمہاری بے شرمی اور بے حیائی کوئی حد ہے کہ تم سرے عام ہو ٹلنگ کرتی پھر رہی ہو میری محبت کا مزاق بنا کر مجھے ٹکرا کر اور میرے سامنے اپنی غلطی اپنے گناہ پر شرمندہ ہونے کے بجائے اکڑ کر دکھا رہی ہو۔۔۔۔۔ "

_ اس پل وہ سراپا قہر تھا_ علیزے حواس باختہ سی نظر آئی کہ اسے وہ تھپڑ مار چکا ہے

غیر یقین

وحشت زدہ

اس کی آنکھوں میں کتنی حیرانی تھی_ وہ گال پر ہاتھ رکھے گنگ سی اسے دیکھ رہی تھی_ نم آنکھیں ساکن تھیں اس کی ساری تیزی طراری ہوا ہو گئی تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اس جلاد سے _اپنی جان کیسے بچائے اس وقت تو وہ مکمل اس کے رحموں کرام پر تھی

میں ابھی۔۔۔۔اسی وقت تمہیں اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں اور اب تمہیں میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا_اب جو میں چاہوں گا وہی ہو گا_اس سے زیادہ چھوٹ نہیں دے سکتا تمہیں کہ تم کسی اور کا ہاتھ تھام کر نکل جاؤ اور میں بیوقوفوں کی طرح تمہاری ہاں کا انتظار ہی کرتا رہ جاؤں"_

وہ بھڑک کر پھنکار زدہ آواز میں اگاہ کر رہا تھا_علیزے سکتہ چھناکے سے ٹوٹا_وہ جیسے پوری جان سے کانپ اٹھی_

ضیغم خان کا موڈ اور مزاج ہنوز جارحانہ تھا_وہ بے تحاشا غصّے کا شکار ہو چکا تھا اس کی حرکت سے اسے کیا پتا تھا کس سوئے ہوئے شیر کو جگا رہی ہے_علیزے کا دل پاتال میں ڈوبنے لگا_ اس وقت ضیغم یار خان کی ضد اور ہٹ دھرمی سے آگاہ ہو چکی تھی_

علیزے نے دماغ سے کام لینے کا سوچا وہ اس کی ضد کی بھینٹ چڑھنے کو تیار نہیں تھی اس وقت علیزے کی اکڑ

ضد۔۔۔۔نفرت غصہ کام نہیں اسکتا تھا_

دیکھو۔۔۔۔۔۔دس از ناٹ فیئر۔۔۔۔۔۔یہ سب کچھ ایسے نہیں ہوتا چاہئے۔۔۔۔۔

" میں۔۔۔۔

"_شٹ اپ علیزے شٹ اپ

_وہ دھاڑا۔۔۔اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں_علیزے سہم کر اسے دیکھنے لگی

_میں کہہ چکا ہوں میں تمہیں مزید چھوٹ نہیں دے سکتا

گاڑی کی اسپیڈ خطرناک حد تک تیز ہو رہی تھی_وہ اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا آج نا وہ اپنے گاڑی

ساتھ لایا تھا نا شیر خان کو اپنے غصّے اور جنون میں وہ اس قدر پاگل ہو چکا تھا کہ یہ جانتے ہوئے

_بھی کی الیکشن سر پر ہیں اس کے باپ کے مخالفین گھات لگائے بیٹھے ہیں

علیزے روہانسی ہونے لگی_ذلت کا ایک اور باب کھلنے جا رہا تھا اس کے ماموں کی عزت ان کا

_اس پر بھروسہ سب ختم ہو جاتا نصرت بیگم کی باتیں سچ ہو جاتی

جو اسے ہرگز گوارا نہیں تھیں تیز ہوتے تنفس کے ساتھ اس نے دونوں ہاتھ سے ضیغم کا بازو پکڑ

_کر جھنجھوڑا تھا

"بات سو ضیغم۔۔۔۔۔میری بات سنو۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے میں پہلے ہی بہت ذلیل ہو چکی ہوں اپنی اور سب کی نظر میں_اب اور نہیں وہ سرخ چہرے کے ساتھ زور سے چیخی_ضیغم نے ایک نظر اسے دیکھا پھر سامنے دیکھ کر ہنوز گاڑی چلاتا رہا اس کی کسی بات پر وہ توجہ نہیں دے رہا تھا_"

میں ساری بات تمہیں بتاتی ہوں تم غلط سمجھ رہے ہو_"علیزے نے ساری بات اسے بتانے کا ارادہ کیا کہ صرف اس کو دیکھانے کے لیے اس نے وہ سب ناٹک کیا تھا ریسٹورنٹ میں اس کا اس آدمی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے_

"وہ۔۔۔۔وہ م؟

علیزے کا جملہ ابھی مکمل نہیں ہوا تھا کہ ایک زوردار دھماکے کی آواز اور ایک دم گاڑی دس بلینس ہوئی علیزے کا سر شیشے پر لگا ضیغم نے اسٹیرینگ زور سے مختلف سمت گھمایا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک کے بعد دوسرا دھماکہ ہوا تو گاڑی آڑھی ترچھی ہونے لگی۔۔۔۔۔ ضیغم کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کسی نے اس کی گاڑی کے ٹائر پر فائر کیے ہیں۔۔۔۔۔۔دو شمنوں کو موقع مل گیا تھا جو اس نے خود دیا تھا اب اسے علیزے کی فکر تھی

"علیزے فورا" نیچے بیٹھو

ایک جھٹکے سے گاڑی رکی ضیغم نے فورا علیزے کو اسکی سیٹ سے نیچے بٹھایا اور خود وہ اپنی سیٹ پر بیٹھا ہوا نیچے کی طرف جھکا گیا تھا۔۔۔۔۔

جند سیکنڈ لگے ایک دم گولیوں کی بارش شروع ہو گئی جس سے ان کی گاڑی کا تو کوئی فرق نہیں پڑہ کیوں کہ گاڑی بلٹ پروف تھی

جیسے ہی گولیاں چلیں ضیغم نے ایسے ہی جھکے جھکے اپنے موبائل سے کال ملانے لگا وہ نہیں چاہتا تھا ان کو پورا یقین ہو اس گاڑی میں ضیغم یار خان ہی ہے اور کوئی لڑکی بھی

گولیوں کے بعد پھر ایک منٹ کے لیے خاموشی چھا گئی

"علیزے تم ٹھیک ہو

"_ ضیغم خان نے سرگوشی سے علیزے سے پوچھا

یہ لوگ کون ہیں" یہ کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ ضیغم علیزے کی روتی ہوئی آواز منہ سے نکلی_ "اس نے آج تک ایسے ہنگامے کہاں دیکھے تھے وہ تو لندن جیسے ملک میں رہتی آئی ہے_" علیزے کو ایسا لگ رہا تھا آج اس کی زندگی کا آخری دن ہے وہ تو یہ بھی بھول گئی کہ ضیغم یار خان "_ سے نفرت کرتی ہے اب اس کے ہی سامنے اپنا ڈر ظاہر کر رہی تھی

کچھ نہیں پریشان مت ہو میں ہوں تمہارے ساتھ

ضیغم نے اس کے رونے پر تسلی دیتے ہوئے کہا کچھ بھی تھا اس کے اور علیزے کے بیچ کتنے بھی اختلافات ہوں مگر اس کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا اور نہ کسی اور کو اسے تکلیف دینے "_ دے سکتا تھا

_ کاروں سے بہت سے لوگ اترے گاڑیوں کے دروازے کھولنے اور پھر بند ہونے کی آواز آئی

قدموں کی آواز سے ضیغم نے اندازہ لگایا کہ اس کی گاڑی کے کچھ فاصلے پر دس سے بارہ گاڑیاں ہیں_ اسے جلدی کچھ کرنا تھا ورنہ وہ لوگ ان تک پہنچ جاتے اور لاک توڑ دیتے تو ان کا بچنا

مشکل ہوتا کیونکہ دس بارہ گاڑیوں میں افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی پوری بارات کو بھیجا تھا شبیر علی خان کے بیٹے کو ختم کرنے _

اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر علیزے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور تھوڑا سا گاڑی کا شیشہ نیچے کیا ڈیش بورڈ سے اپنی گن اٹھائی _

"اور دوسری سیٹ کے نیچے سے جلدی سے نکال کر دونوں ہاتھوں میں پکڑ لی

"_ علیزے کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے

ضیغم اور علیزے کو باہر سے آواز سنائی دی

اسے اپنی گاڑی کی طرف قدم بڑھائے کی آواز آرہی تھی جیسے کوئی اس کی گاڑی کی طرف آرہا ہو _

ضیغم نے ذرا سا اٹھا کر دو تین فائر کیے اور فورا جھک گیا.....آگے بڑھنے والے آدمیوں میں دو کے گولی لگی تو باقی سارے نیچے بیٹھ گئے _

"_ اور اس کے ساتھ ہی ان کی گاڑی پر گولیاں کی بارش شروع ہو گئی

انہوں نے ضیغم یار خان کو بالکل بے بس کر دیا تھا ایک منٹ کو بھی فائرنگ روک نہیں رہے

تھے _"

اسی وقت فضا میں کیں دھماکے ہوئے اور شیر خان کی کال بھی آ گئی اُس کا مطلب ضیغم کے

بندے اچکے تھے _"

"_ خان آپ ٹھیک ہیں نا

ہاں میں ٹھیک ہوں تم گاڑی لیے کر میری گاڑی کے پاس آؤ۔۔اور سنو دونوں کاروں میں فاصلہ

نہیں ہوں _"

"علیزے کار میں جا کر بیٹھ جاؤ ہری آپ

شیر خان کے گاڑی لاتے ہی ضیغم نے علیزے کو جانے کا کہا مگر وہ باہر نکلنے کو تیار نہیں تھی

گولیاں ابھی بھی چل رہی تھی جس کی وجہ سے وہ خوف زدہ تھی _"

www.novelsclubb.com

ضیغم نے خود باہر نکل کر اس کا بازو پکڑ کر اسے گاڑی میں بیٹھایا اور شیر خان کو جانے کا بولا

"_ علیزے کے معاملے میں کسی دوسرے پر وہ بھروسہ نہیں کر سکتا تھا

"_ شیر خان بی بی کو حفاظت کے ساتھ گھر چھوڑ آؤ

مگر خان میں آپ کو کیسے اکیلا چھوڑ کر جا سکتا ہوں_ "شیر خان کسی صورت جانے کو تیار نہیں تھا

"_

جاؤ شیر خان یہ میرا حکم ہے_ "ضیغم خان دھاڑا تھا_ "علیزے کی وجہ سے اس کی جان پر بنی ہوئی تھی اور علیزے خود بے ہوش ہو چکی تھی اس کی اتنی ہی برداشت تھی کتنی بھی ہمت والی

"_ سہی تھی تو ایک نازک لڑکی ہی نا

"_ ان کے جاتے ہی ضیغم خود بھی اپنے بندوں کے ساتھ مل کر گولیاں چلانے لگا

دونوں طرف فائرنگ کا مقابلہ ہو رہا تھا جلد ان لوگوں نے مخالفین پر قابو پا لیا گیا اچانک حملے سے وہ لوگ سنبھال نہیں پائے تھے اس لیے ان کے سب ساتھی مارے گئے اور ضیغم کے بھی

"_ کچھ آدمی زخمی تھے_ خود ضیغم یار خان کے گولی بازو میں لگی تھی

"_ شبیر علی خان کو جب خبر ہوئی تو انہوں نے زمین آسمان ایک کر رکھی تھے

ناجانے اپنے دو شمن کا کیا حال کرتے اب ان کا بیٹا ان کی کمزوری تھا اور ان کے دو شمن نے اس

"_ کا ہی فائدہ اٹھایا

دو دن ضیغم سخت سیکیورٹی میں اسپتال میں رہا_ پھر ضد کر کے گھر آگیا دلاور اس کے ساتھ

"_ ساتھ ہی تھا

آتے ہی اس نے نوری کو کال کر کے علیزے کے بارے میں پوچھا خود وہ کافی بہتر تھا اور ایک دو

"_ گولی اس کا کچھ نہیں بیگاڑ سکتی تھی

دوسری طرف جو خبر اسے سنے کو ملی اس سے ضیغم کا دماغ گھوم گیا_ علیزے کی شادی کی بات

"_ چل رہی تھی گھر میں

"_ ابھی تو پہلی غلطی معاف نہیں کی میں نے تمہاری اور تم دوسری کرنے چلی ہو

****

یہ ہوئی نہ شہزادے مردوں والی بات_ دلاور اس کی بات سن کر اچھل کر سیدھا ہو بیٹھا تھا_ کہا تو وہ اس کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کو قطعی تیار نہیں تھا اور اب از خود اکر اس نے اپنی خواہش کا اظہار کر کے اسے حیران کر ڈالا تھا_

کہیں بھابھی نے کچھ زیادہ ہرٹ تو نہیں کر دیا_ اس نے اس کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے سوچا اور بولا_"

یہ کام ضیغم خان کے لیے بھی کوئی مشکل نہیں تھا مگر وہ نہیں چاہتا تھا اس کے باپ کو کسی بھی بات کی بھنک پڑے اور اس کے لیے مسائلہ بنے ابھی وہ کچھ دن پر سکون گزارنا چاہتا تھا_"

پھر اوکے ہے نا میں اپنے بندوں سے کہہ دوں کبھی کل تم اکر منع کرو_ اس نے حتمی فیصلے سے پہلے ایک بار پھر اسے غور کرنے کو کہا_ "کہیں بعد میں اس کی دھولآئی کر رہا ہو_ "

اب میرا فیصلہ بدل نہیں سکتا نو۔۔۔۔۔نیوز_

وہ جیسے رائفل پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سختی سے اپنے آپ کو سمجھانے کے لیے زور سے دھاڑا تو اندر اس کو روکتا ہوا دہائیاں دیتا ہوا دل سہم گیا_

"_ ان ہیں پہنچانا کہاں ہو گا_ دلاور نے پوچھا

میرے وائٹ ہاؤس میں_ وہ ہنوز سنجیدگی سے گویا ہوا تو وہ سر ہلاتے ہوئے موبائل میں نمبر ملانے لگا_ "آخر شبیر علی خان سے بچ کر یہ کام کرنا تھا جس کے لیے انتظار بھی پاور فل ہونے چاہیے تھے"_

اگر میں نے تمہیں اپنے آگے نہیں جھکا دیا تو میرا نام بھی ضیغم یار خان نہیں_ وہ بڑے غصے سے سوچ رہا تھا"_

وہ ایسے مختلف منفرد سمجھتا تھا اور یہ وجہ تھی کہ وہ اس کی ہر بدتمیزی اس کا رویے اور لفظوں کو نظر انداز کر دیا کرتا تھا"اس کی کسی بات سے ہرٹ نہیں ہوتا تھا کہ وہ حق پر ہے اس کے ساتھ ماضی میں کچھ برا ہوا ہے جو وہ تمام مردوں سے نفرت کرتی ہے_

مگر اب اس نے ضیغم یار خان کی ساری غلط فہمیاں ختم کر دی ہیں_ کسی غیر انسان کے ساتھ اس کا یوں سر عام کھلکھلاتے دیکھ کر بری طرح ہرٹ ہوا تھا پھر اب رشتہ ہونا"_

کہ آخر اس شخص میں ایسی کیا بات تھی جو مجھ میں نہیں تھی اس شخص کی کس خوبی سے متاثر ہو کر اس نے اس کا انتخاب کیا تھا" یا پھر علیزے ان لڑکیوں میں سے تھی جو دیکھتی کچھ اور ہیں اور ہوتی کچھ اور ہیں "_

یہی وجہ تھی کہ وہ غم و غصّے میں پاگل ہوتا وہ رستہ اختیار کیا جس کے وہ سخت خلاف تھا

ایک دو دن میں تمہارا کام ہو جائے گا_ دلاور موبائل آف کرتے ہوئے مسکرا کر بولا تو اس کے اندر لگی آگ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے پڑ گئے_ وہ خمار آلود نظریں سے موبائل اسکرین پر علیزے کی تصویر کو دیکھنے لگا _

****

آریان نے پھر دھماکہ کر دیا تھا_ وہ آگے پڑھائی کے لے آکسفورڈ میں ایڈمیشن لے رہا تھا_ شمائلہ بیگم تو تڑپ اٹھیں تھیں _

www.novelsclubb.com

کوئی ضرورت نہیں ہے انگریزوں کی پڑھائی بڑھنے کی_ حالانکہ زوار بھائی وہیں سے اپنی سٹڈی کمپلیٹ کر کے آیے تھے مگر آریان کے بغیر اس کی ماں کا دل نہیں لگتا تھا وہ تو بچپن سے ہی اسے ایک پل کے لیے اپنی نظروں سے دور نہیں کرتی تھیں"_

موم پچھتائیں گی آپ_

اس میں پچھتانے والی کیا بات ہے_ "بھابھی نے ان کے پاس بیٹھ کر پوچھا سب لوگ لاونج میں بیٹھے تھے عرشیہ آریان زوار بھائی اور بھابھی نیچے کارپٹ پر فلور کشن پر بیٹھے تھے اور سب بڑے صوفوں پر_

وہی جا کر ہی تو اسکوپ بنے گا نام ہو گا دولت شہرت ہو گی پھر ان پاکستانی لڑکیوں کو کون پوچھے گا پھر تو آپ کے لیے ایک انگریزن دیورانی لاؤں گا"_

میں کہتی ہوں تم کہیں نہیں جا رہے ہو بس بات ختم_ "تائی جان نے اپنا فیصلہ سنا دیا کب سے اس ہی ٹاپک پر بحث چل رہی تھی"_

بھی اگر وہ جانا چاہتا ہے تو آپ کیوں روک رہی ہیں_ یہ تو اچھی بات ہے ہمارے بچے آلا تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں_ تایا جان نے اس کا ساتھ دیا جمال ملک کمال ملک زوار بھائی تو اس کے اس فیصلے سے خوش تھے_"

تایا جان کی بات سن کر تائی جان نے انہیں خفگی سے گھورا تھا_"

جانتے بھی ہیں اس کے بغیر مجھے دوسری سانس نہیں اتی ہے_

موم میں آپ کی محبت کی قدر کرتا ہوں مگر میں کیا کروں مجھے جانا ہی ہو گا منزل مجھے بلا رہی ہے_ وہ کمال کی ایکٹنگ کر رہا تھا_

عرشیہ جو کب سے خاموش بیٹھی اس کے سارے ڈرامے دیکھ رہی تھی جب برداشت نہیں ہوا تو بول پڑی_

اب خدا نے بھرم رکھ ہی لیا ہے تو عزت راز نہیں آرہی تمہیں اس بھرم کو قائم رہنے دو کیوں وہاں ایڈمیشن لے کر تایا جان کا نام ڈوبوانا چاہتے ہو_"

یو مین "کہ میری پوزیشن اور ڈیل کی کامیابی سب اتفاق ہے_ آریان تو صدمے میں ہی اگیا اس کی بات سن کر پھر اسے گھورنے لگا_"

میں کیا کہہ سکتی ہوں تم خود سمجھدار ہو_ عرشیہ نے چڑانے والے انداز میں کندھے آچکا کر بولی_ آریان تلملا اٹھا_"

اوہ_ جلیس_"

جلیس مائی فٹ_" وہ بھی اس کے انداز میں چڑاتے ہوئے بولی_ ان دونوں کی یہ ساری گفتگو ہلکی آواز میں ایک دوسرے سے ہو رہی تھی_"

میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے رہا ہوں تمہاری توجوتی بھی جلے گی آخر پاسنگ مارکس لے کر پاس ہونے والوں میں سے ہو_ اب کی بار بڑے سکون سے آریان نے اس کا دل جلایا اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے آدھا کھایا گلاب جامن لے کر کھا گیا جو وہ منہ میں لے جانے والی تھی_

یہ کیا بدتمیزی ہے آریان_"

سمجھا کرو نا میاں بیوی میں پیار بڑھتا ہے جھوٹا کھانے سے_"اس نے ایک آنکھ دبا کر اس کی نالج میں اضافہ کیا_"

دور ہٹو گھٹیا انسان_عرشیہ نے اسے دور دھکیلا_"

تمہارے لیے تو وہاں سے ایک سوتن ضرور لاؤں گا_"آریان نے اسے دھمکایا_"

ہنہ۔۔۔۔۔تمہیں تو وہاں کسی نے گھاس بھی نہیں ڈالنی ہے_عرشیہ نے اپنا پیالہ آریان کی پہنچ سے دور کرتے ہوئے اسے چڑایا_"

اچھا ہے نا میں کھاتا بھی نہیں ہوں_"مگر تمہارے لیے ضرور لیے آؤں گا_آریان کے اطمینان سے جواب دینے پر وہ سلگ اٹھی_ابھی وہ کوئی جواب دیتی جب_جمال ملک نے آریان کو اپنی طرف متوجہ کیا کسی بزنس ڈیل کا پوچھنے کے لئے_عرشیہ بادمیں بدلا لینے کا سوچ کر رہ گئی_"

****

میں تو نوافل پڑھوں گی جب یہ جائے گا_اس کا غصّہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا_"

کم آن عرشی۔۔۔۔اب تو کم از کم تمہارا بی ہیویئر اس کے ساتھ اچھا ہونا چاہیے اتنی دور جانے والا ہے ہمارا آریان_"بھابھی کو افسوس ہوا اس کی سوچ پر وہ تو خود افسردہ تھی۔آریان کے جانے سے_'

جب جائے گا تب دیکھی جائے گی_یہ تو پوری بدروح ہے_چمٹے تو جان چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے_وہ اکتاہٹ سے کہنے لگی_یہ بات بھابھی کو بھی بری لگ رہی تھی عرشیہ کی _

"_ایسا کیا کر دیا میرے بھائی نے تمہارے ساتھ

_اچھا وہ دھوکے سے نکاح بھول گئی آپ_عرشیہ جل کر بولی اس کی سائیڈ لینے پر

بھابھی اس کی بات پر خاموش ہو گئی کیوں کے یہ دونوں ہی ایک دوسرے کے ایسی دشمن تھے کسی ایک کو سمجھانا فضول تھا_"

"_عرشی چل کر کھانا لگاؤ

ابھی وہ کمرے میں جانے کا سوچ ہی رہی تھی جب چچی جان نے اسے فارغ بیٹھے دیکھ کر حکم دیا_ "_وہ مرتی کیا نا کرتی کچن میں آئی

"_وہ جلتی بھنتی ٹیبل پر برتن لگا رہی تھی جب کچن میں آریان چلا آیا

تم کہا منہ آٹھ کر چلے آرہے ہو_اس کو دیکھ کر اور دماغ گرام ہو گیا ایک تو کام کرنا پڑ رہا تھا دوسرا

"_اس کا سامنے آنا

ہیں۔۔۔۔۔یعنی کہ منہ رکھ کر بھی آیا جا سکتا ہے_وہ آنکھیں پٹپٹا کر بڑی سادگی سے پوچھ رہا

"_تھا

آئی ایم سوری بیوی اگر معلوم ہوتا تو اسے اٹھا کر لانے کے بجائے کمرے میں رکھ کر آتا_"

"_عرشیہ کا خراب مونڈ دیکھ کر آریان فل مونڈ میں آچکا تھا

عرشیہ نے گہری سانس لے کر اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کی اور مڑ کر فریج سے پانی کی بوتل نکال کر پلٹی_"ابھی اس انسان سے بحث کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس کا مما کبھی بھی اسکتی تھی

"_پھر اپنے چہیتے کو تو کچھ نہیں کہتی اس کی ہی کلاس لے لیتیں

ایکچوئلی میں اس لیے کچن میں آیا ہوں کہ ہماری کچھ انڈراسٹینڈنگ ہو جائے سنا ہے یورپ میں ہز بینڈ وائف ایک ساتھ کام کرتے ہیں میں نے سوچا تمہاری ہیلپ کر دوں_ وہ بڑے مزے سے سلاد کھاتا اطمینان سے کہہ رہا تھا_

عرشیہ بھنا کر اس کی طرف پلٹی

تم اپنا یہ جوکنگ کا کورس ناوہاں جا کر کسی گوری کے ساتھ پورا کرنا_ میرے سر پر سوار ہونے کی صورت نہیں ہے_

ہائے۔۔۔۔۔دل کی جلن کیسے ہمک کر باہر آ رہی ہے_ چہ۔۔۔۔چہ قسم سے عرشی تم وقعی مشرقی بیوی ہو_

ہائے۔۔۔کیا بات ہے اندر سے دل جل رہا ہے اور اوپر سے کیسے مجھے فری ہینڈ دے رہی ہو_ وہ تو جیسے اس کی عظمت پر قربان ہوا جا رہا تھا_

عرشیہ تو جیسے غصّے سے باگل ہونے لگی_

www.novelsclubb.com

کیا مطلب ہے تمہارا میرے دل میں کیوں جلن پیدا ہو گی؟ بائی داوے تم ہو کس خوش فہمی بلکہ غلط فہمی میں مبتلا ہو نکاح ہو گیا غلطی سے مگر رخصتی کا سوچنا بھی مت_ آخر میں وہ استہزائیہ انداز میں بولی اور جگ اٹھا کر باہر نکلنے لگی مگر اسے پہلے ہی اس راہ میں حائل ہو گیا تھا_

ہٹو سامنے سے_ وہ بے زاری سے بولی_

پتا نہیں تم کس پر چلے گئے ہو تایا جان کی اولاد تو لگتے ہی نہیں بلکہ کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ تم ہو نہ ہو اسپتال میں کسی دوسرے بچے سے بدل گئے تھے_ وہ کچھ اس قدر تنگ آ کر بولی کہ آریان کو ہنسی آ گئی_

وہ اسے نظروں کی گرفت میں لیتے ہوئے بڑی معنی خیزی سے بولا_

اس کا مطلب تمہارا مجھ پر غور ہے کافی_

دور ہٹو۔۔۔۔اور ذرا تمیز کے ساتھ کمینہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا قریب ہونے کا_ وہ بمشکل دو انچ کے فاصلے پر کھڑا تھا_ عرشیہ نے اسے کہا اور سائیڈ پر ہو کر نکل گئی_

آریان بھی اس کی پیچھے ڈائننگ ٹیبل تک آیا_ وہ تنا چہرے کے ساتھ ٹیبل سیٹ کر رہی تھی

آریان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی کام چورنی کام کے نام سے تو جان جاتی ہے اس کی اب لگتا ہے خود ہی ہر کام سیکھنا پڑھے گا کیوں کے عرشیہ کو کام بولنے کا مطلب ہے اپنی شامت بلوانا_ اس نے سالاد کی پلیٹ ٹیبل پر رکھی اور اس کے مقابل آ کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ جوڑ دیے_

"واٹ۔۔۔۔؟

یہ۔۔۔۔وہ حیران ہوا تھی_ آریان بالکل سنجیدہ تھا_

معافی مانگ رہا ہوں_

مگر یہ کیا بد تمیزی ہے وہ جھنجلا سی گئی_

میں نے آج تک تمہیں اتنا تنگ کیا ہے کہ معافی بہت چھوٹی چیز ہے_ لیکن اب تو میں اتنی دور جا رہا ہوں اور شاید کبھی بھی واپس نہیں آؤں_

کوشش کروں گا کہ دوبارا تمہیں اپنی شکل بھی نہ دیکھاوں مگر میں دل پر بوجھ لے کر نہیں جانا چاہتا ہوں_ اس لیے اگر تم مجھے معاف کر دو تو_

پلیز۔۔۔۔۔کیسی باتیں کر رہے ہو تم؟وہ بے سختہ بولی اس کی باتوں نے دل دو کھی کر دیا تھا_"

"_بے چاری عرشیہ دماغ تو بہت تیز ہے شرارتوں میں مگر دل کمزور

پتا نہیں پھر ملاقات ہو گی بھی نہیں اس لیے میں سارا حساب کلئیر کر لینا چاہتا ہوں_"اس کے

_بعد تو تمہیں کبھی تنگ نہیں کروں گا

آریان پلیز۔۔۔۔۔۔اسے رونا آنے لگا_کتنے درد بھرے انداز میں جدائی کا نقشہ کھینچ رہا تھا_وہ

تو بس یہ چاہتی تھی کہ آریان اسے تنگ نہ کرے یہ تو نہیں کہ ہمیشہ کے لیے اسے چھوڑ جائے

نکاح کے بعد وہ بھی اس کے لیے اپنے دل میں فیلنگ رکھتی تھی_"مگر بس اسے مقابلے کے

"_چکر میں اپنے جذبات کو اندر ہی دبا دیتی تھی

تم نے مجھے معاف کر دیا نا اب تو ہماری شادی بھی نہیں ہو پائے گی؟وہ ویسے کا ویسا ہی ہاتھ جوڑ کر

_کھڑا تھا

_عرشیہ نے اس کے جڑے ہاتھوں کو الگ کر دیا

www.novelsclubb.com

تم اتنی فضول باتیں کیوں کر رہے ہو_ تم پڑھنے کے لئے جا رہے ہو خدانخواستہ کھو تو نہیں جاؤ گے_

پتا نہیں عرشی مجھے کیوں لگ رہا ہے میں تم لوگوں سے بچھڑنے والا ہوں اور کبھی تم لوگوں کو دیکھ نہیں پاؤں گا_ ہائے میری شادی کا کتنا ارمان تھا موم کو مگر۔۔۔۔" وہ چہرے پر دنیا جہاں کی مظلومیت و اداسی طاری کیے ہوئے تھا_ وہ گھبرا اٹھی"_

آریان۔۔۔۔ کیا پاگل پن ہے میں کوئی بار اض وار اض نہیں ہوں اور ہم کبھی بھی نہیں بچھڑیں گے اور آج سے دوستی پکی۔۔۔۔ اور جب تم واپس آؤ گے تمہارے ساتھ خوشی خوشی رخصتی کے لیے بھی راضی ہو جاؤ گی_ اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا_ جو آریان نے پہلی فرصت میں تھام لیا تھا_

اوہ عرشیہ۔۔۔۔۔ یو آر گریٹ۔۔۔۔ تم نے شادی کے لیے ہاں کر دی_ وہ بہت احسان مند ہو رہا تھا وہ_

www.novelsclubb.com

عرشیہ کو اس دن کی فائل والی بات یاد آگئی اس نے فورا اپنا ہاتھ کھینچ اور اسے دور ہو کر کھڑی ہو گی_ مگر ابھی نہیں تمہارے آنے کے بعد_

"ہاں ہاں وہی_" آریان نے ہاں میں ہاں ملائی_

اور تم کب جا رہے ہو بڑے دوستانہ انداز میں پوچھ رہی تھی_ آریان نے اپنی مسکراہٹ کو بہت مشکل سے روکا ہوا تھا_

اور آہستہ سے بولا_

بس چند دن رہ گئیں ہیں تم لوگوں کے ساتھ اور اس سے زمین پر اس مہینے کے لاسٹ میں ایڈمیشن ہو رہے ہیں_

کم آن آریان۔۔۔۔۔دل چھوٹا مت کرو ہم سب تمہارے لیے دعا کریں گے تم کامیاب لوٹو_

"وہ اسے پھر پور تسلی دیتی ایک نظر کھانے کی ٹیبل پر ڈالتی سب کو بلانے چلی گئی_

www.novelsclubb.com

تو آریان جو کب سے اپنی ہنسی روک رہا تھا بے اختیار قہقہہ لگا بیٹھا اور ہنستا ہی چلا گیا کتنا تنگ کیا ہے نا مجھے اب پتا جلے گا"_

کھانے کے دوران بھی آریان کے جانے کا ٹاپک زیر بحث تھا_ سب ہی راضی تھے آریان کے جانے میں سوائے تائی جان کے _

اب تو موم صرف ایک مہینہ رہ گیا ہے پہلے جب میں بولتا تھا تو آپ کو مزاق لگ رہا تھا_ اس نے اپنی ناراض ماں کو چھیڑا تھا"_

مجھے کیا خبر تھی تم سنجیدہ ہو_ وہ خفا ہو کر بولیں _

اب سے مجھے وی آئی پی ٹریٹ منٹ دی جائے کیونکہ میں اس گھر میں کچھ دن کا مہمان ہوں"_ اس نے اکڑ کر بولا تو تائی جان ہول کر رہ گئیں _

کیا بد تمیزی ہے آریان اسے بولتے ہیں کیا"_

اور آریان میں نے تمہیں کہا تھا کہ تمام معاملات چیک رکھنا_ تایا جان نے اسے مخاطب کیا تو وہ اپنے مخصوص بے فکر انداز میں بولا اسد دیکھ لے گا وہ بھی ساتھ جا رہا ہے سارے ڈاکومنٹ اس کو دے دیئے ہیں میں نے_

اور بھئی جوان جو جو خواہش ہے پوری کروالو چچا جان نے اوپن آفر دی_

جس پر اس نے جھکتی آنکھوں سے بھابھی کے ساتھ باتیں کرتی عرشیہ کو دیکھا_ پھر کمال ملک کے طرف دیکھ کر بولا اب تو بس ایک ہی خواہش ہے وہ مسکرایا زوار بھائی بھی اس کو دیکھ کر مسکرائے تھے_

"_ وہ کیا۔۔۔۔ کمال ملک نے تجسس سے پوچھا

_آر یو سیریس؟ اس نے آئی برو آٹھا کر پوچھا

ہاں یار بالکل۔۔۔ تم بتاؤ تو وہ تو ویسے بھی آریان سے بے تکلف تھے ان کا لاڈلا بھتیجا تھا وہ۔۔۔۔ وہ ہچکچایا ایکچوئلی میں سوچ رہا تھا کہ جانے سے پہلے شادی کر لوں_ "اس نے ایک ہی سانس میں اپنی بات بول دی_"

"_ سب اس کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے

"_ مگر بیٹا ابھی تو عرشی کی سٹڈی بھی پوری نہیں ہوئی

عرشیہ چمچ کو پلیٹ میں زور سے پٹخ کر کرسی زوردار آواز میں کھسکا کر چلی گئی_ وہ سمجھ گئی تھی

"_ کچن میں سارا ناٹک اسی بات کے لیے تھا

تایا جان نے بھی اسے خراب مونڈ سے کہا_ یہ کیا مذاق ہے اور جب پہلے ہی طے ہو چکا تھا رخصتی

"_ عرشی کی مرضی سے ہو گی پھر اس بات کا مطلب

"_ آریان نے سب کو سنجیدگی سے دیکھا تھا پھر بولا

"_ آئی ایم سیریس_ وہ سر جھکا کر سنجیدہ لہجے میں کہ رہا تھا

اور بھئی نورین کیا خیال ہے پھر بیٹھے بٹھائے بیٹی کا فرض پورا کرنے کا موقع دے دیا اللہ نے_

بھائی صاحب مجھے کوئی اطراض نہیں ہے عرشی شادی کے بعد بھی پڑھتی رہے گی وہ کون سا

"_ غیروں میں جا رہی ہے

کمال ملک سب سے پہلے اٹھ کر آریان سے گلے ملے اس کے بعد سب کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی_"اب سب کو کیا اطراض ہو سکتا تھا"_

تائی جان اور چچی جان اور بھابھی تو ابھی سے بیٹھ کر شادی کی تیاریوں کی باتیں کرنے لگیں اب ٹائم ہی کتنا تھا ایک مہینہ بس"_

****

اس دن علیزے کو شیر خان گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا اور وجہ بتائی کہ یونی کے باہر بے ہوش ملی کچھ لوگوں کی لڑائی ہو گی تھی وہاں گھر میں سب اس کا بہت خیال رکھ رہے تھے"_

ہوش میں اتے ہی اس اسے سارا وقعہ یاد آ گیا تھا ضیغم خان کا تھپڑ بھی اور اس کا بے بس کرنا بھی اس نے سوچ لیا تھا اب اسے کیا کرنا ہے کمرے میں اکیلی بیٹھی وہ اس کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی تحریم کی کچھ فرینڈ آئی ہوئی تھی تو وہ وہاں بزی تھی_

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ علیزے اپنے کسی دوست کو بلوائے اور مجھے نہ بتائے تمہیں دھوکا ہوا ہو گا وہ علیزے نہیں ہو گی تحریم اپنی بات پر آڑی ہوئی تھی_

میں اتنی احمق بھی نہیں ہوں کہ علیزے کو پہچانوں گی وہ ہنڈرڈ پرسنٹ علیزے ہی تھی جو شفا کے نکاح میں اس شخص کے ساتھ سیڑھیوں پر کھڑی باتیں کر رہی تھی پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اوپر چت ہر لے گئی تھی بعد میں تم لوگ اسے ڈھونڈ رہے تھے_"نیہاں اپنی بات سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھی _

تم نے اسی وقت مجھے کیوں نہیں بتایا؟

_وہ الجھتے ہوئے بولی

مجھے نکاح کے ہنگاموں میں یاد ہی نہیں رہا دوسرا میں یہی سمجھی کہ تمہیں معلوم ہو گا_کہ وہ شاندار وجاہت اور شہزادوں جیسی آن بان رکھنے والا ویل ڈریس مین کون تھا تمہارے پورے سرکل میں ایسا بندا نہیں ہے _

_آج یاد آیا تو میں نے تم سے پوچھ لیا_اب تم خود لاعلمی کا اظہار کر رہی ہو

نیہاں کی باتوں نے اسے الجھا دیا تھا اگر واقعی علیزے کا کوئی دوست یا پھر۔۔۔۔۔ان دونوں کے بیچ کوئی قریبی تعلق تھا تو نہ بتانے کی وجہ علیزے نے ذکر تک نہیں کیا _

اسے علیزے کا چہرہ یاد آیا جب وہ واپس آئی تو کیسا رنگ اڑا اڑا سا تھا_ اگر علیزے کسی میں انٹرسٹڈ ہے تو اظہار کیوں نہیں کرتی ہے ڈیڈی تو کبھی اسے انکار نہیں کریں گے وہ تو ہم سے زیادہ علیزے کو اہمیت دیتے ہیں پھر علیزے اپنا امیج کیوں خراب کر رہی ہے_ اب نیہا بتا رہی تھی تو اسے افسوس ہوا علیزے نے ہمیں اس قابل بھی نہیں سمجھا کہ اپنے دل کی بات بتاتی نیہا تو چلی گئی تھی مگر وہ بیٹھی یہ سب سوچ رہی تھی "_

_ تب ہی اس کے موبائل پر عمر (منگیتر) کی کال انے لگی وہ یس کر کے اسے بات کرنے لگی

_ اسلام علیکم کیسے ہو اور آج کیسے یاد کر لیا

والسلام تمہیں تو یاد کرتا ہی رہتا ہوں کوئی نئ بات پوچھو_ وہ ہنسا تھا عمر لندن کے اسپتال میں

_ ڈاکٹر تھا میٹرک کے بعد ہی وہ پڑھنے لندن آ گیا تھا

تم بھی اجاتے شفا کے نکاح میں بہت مزا آیا تھا میں نے تمہیں بہت مس کیا تھا_ تحریم نے خوشی

_ سے اعتراف کیا

تمہارا یہ خوبصورت اعتراف سن کر مر جانے کو دل چاہتا ہے_ وہ شرارت سے بولا_ وہ بھی شفا _ کی طرح ہر بات کو مزاق میں لینے کا آدی تھا_ ہمیشہ ہنستے مسکراتے رہنے والا بندا تھا

_ بکواس مت کرو_ "وہ دہل کر بولی تبھی علیزے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

_ عمر اب علیزے سے بات کرو اس کی کچھ دنوں سے تبیعت خراب ہے پوچھ لو

اس نے موبائل علیزے کی طرف بڑھایا_ عمر اور شروع سے ہی علیزے کا بہت خیال رکھتا تھا ایک بھائی کی طرح جب علیزے چھوٹی تھی تو چھوٹ لگنے پر عمر کے اس ہی جاتی تھی جب سے دونوں بھائی بہن ہی سمجھتے ہیں بچپن کی اس حرکت نے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے _ لیے محبت ڈال دی تھی

_ہاں بھی عمر کیسے ہیں آپ اس نے بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا

بالکل ٹھیک ٹھاک آپ سنائیں سب فارغ ہو رہے ہیں آپ کا کیا ارادہ ہے_ اس نے شریر لہجے _ میں اس سے شادی کا پوچھا تھا

ارادے نیک ہی ہیں تم ڈھونڈ واپنے اسپتال میں کسی ڈاکٹر کو میرے لئے_ اس کی مزاق کی عادتت وہ جانتی تھی اس لیے اس ہی کے انداز میں بولی_

سوچ لیں سسٹر جسے میں پسند کروں گا اسے آپ کو قبول کرنا ہو گا_ اس نے شوخی سے کہا_ وہ خود بھی دل سے چاہتا تھا اس کی یہ بہن کسی اچھے انسان کو اپنی زندگی میں شامل کر لے"_

سر تسلیم خم ہے جناب مگر اپنی پسند کا حق میں نے محفوظ کر رکھا ہے اگر وہ بالکل تمہاری کاپی ہوا تو سوچا جا سکتا ہے_ وہ بھی شرارت سے بولی_

مگر اب میں اپنا جڑواں بھائی کہاں سے لاؤں اس کے لیے تو والدہ صاحبہ سے کہنا پڑے گا_ وہ قہقہہ لگا کر بولا"_

بہت بے ہودہ ہو تم_ وہ بھی بے اختیار ہنسنے لگی تھی_

بقول نانی کے تم مجھے پر ڈورے ڈال رہے ہو_ وہ شرارت سے بولی_

سچ مجھے ڈورے ڈالنا نہیں آتے وار نہ ہر سال دادی جان مجھے ہی اس نیک کام کی سعادت بخشتی کہ ان کے لحافوں میں ڈالوں_ وہ ابھی بھی غیر سنجیدگی سے کہہ رہا تھا_

www.novelsclubb.com

تم پکے شیطان ہو اور شفا کو کہتے ہو پھر بات ہو گی بہت بھوک لگ رہی ہے ورنہ مزید کرتی

_علیزے نے مسکراتے ہوئے موبائل تحریم کو پکڑایا

جو کچھ دیر پہلے نیہا کی باتوں پر اس کے بارے میں غلط سوچ رہی تھی مگر اب اس کے چہرے پر پھیلی پاکیزگی اور معصومیت کو دیکھ کر دل ہی دل میں شرمندہ ہو رہی تھی اور اپنی غلط سوچ پر خود

_کو لعنت ملامت کر رہی تھی

"_وہ سر جھٹک کر عمر سے باتوں میں مصروف ہو گئی

****

آنٹی یہ بک ون ٹھاوزن کی ہے_ کاؤنٹر پر کھڑے اس لڑکے نے شرارت سے شفا کے صیحت

_ مند وجود کو دیکھتے ہوئے کہا_ جو نکاح کے بعد اس کا ویٹ بڑھتا ہی جا رہا تھا

اچھا منے پھر یہ دونوں پیک کر دو_ وہ انتہائی سنجیدگی سے بولی تو تحریم کھلکھلائی شفا مزے سے اس لڑکے کو دیکھنے لگی جو اس کے جواب پر شرمندہ ہو کر بک پیک کر رہا تھا_ چھوڑتی وہ کسی کو

"_نہیں تھی

_ ویسے آپ کا ذوق بہت اچھا ہے_ اس نے پے منٹ کرتے ہوئے کہا

_ صحیح کر لیجیے یہ میری نہیں میری سسٹر کی ہیں دوسرا بچے کب سے یہ کلام پڑھنے لگے

"_ اس نے فیض اور غالب کا کلام اٹھاتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ سٹپٹا گیا

تحریم اسے بازو سے کھینچتی ہوئی گاڑی کی طرف لائی_ ہاتھ دھو کر ہر ایک کے پیچھے مت پڑ جایا کرو"_

ان کے بیٹھے ہی علیزے نے گاڑی اسٹارٹ کر دی پہلے ہی ان کا انتظار کر کے خاصی خوار ہو چکی تھی"_ ابھی اسے اور بھی بہت سے کام تھے

خود ہی دیکھ لو مجھ سے دس سال بڑا ہو گا اور ننا بن رہا تھا_ خوامخواہ عورتیں عمر کے معاملے میں بدنام ہیں ورنہ یہ مرد حضرات بھی کچھ کم نہیں_ اس نے منہ بنا کر سر جھٹکا_

_ وہ صرف تمہیں چھیڑ رہا تھا ناراض تم ہو گئیں تھیں

"_ کیوں میں اس کی چچی ممی لگتی ہوں بلاوجہ میں فری ہوا جا رہا تھا_ اس نے ناک سکیڑی

"_ان دونوں کو گھر چھوڑ کر علیزے کا ارادہ بینگ جانے کا تھا

****

حویلی کب تک آنے کا ارادہ ہے تمہارا_بی جان نے پوچھا_بی جان اور زریش زرتاشہ دو دن سے ضیغم کے شہر والے گھر پر آئے ہوئے تھے اس کے گولی لگنے کا سن کر بی جان ایک منٹ کا صبر کئے بغیر شہر آ گئی تھی اس کا خوب خیال رکھ رہی تھی اور اس کے ٹھیک ہونے تک یہیں روک گئیں تھیں اسی بہانے وہ نظروں کے سامنے تو ہو گا"_

حویلی ابھی نہیں مجھے بہت سے کام ہیں یہاں_اسے بہت سے نامکمل کام کرنے تھے جوان لوگوں کی موجودگی میں ممکن نہیں تھے_

تکلیف تو نہیں ہو رہی میرے شیر بیٹے کو وہ ابھی ابھی بنڈ تبج کروا۔ کر بیٹھا تھا_ڈاکٹر کے سختی سے منا کرنے کے بعد بھی ضیغم خان نے اکسسائز کی اور ویٹ اٹھایا جس کی وجہ سے بازو میں بلیڈ نگ ہونے لگی_"ابھی ڈاکٹر بنڈ تبج کر کے گیا تھا اور کسی بھی طرح کا وزن اٹھانے کا منا کیا تھا_"

مگر ضیغم یار خان جیسے ضدی انسان نے کسی کی سنی ہے کبھی اس کی نظر میں یہ چھوٹے موٹے زخم کچھ نہیں ہیں"_

نہیں بی جان آپ پریشان نہ ہوں میں ٹھیک ہوں"_

اب اپنی ماں سے بھی چھپاؤ گے _

نہیں بی جان کیا چھپاؤں گا"_

وہ کون ہے جس نے میرے بیٹے کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون چرا لیا ہے"کب سے دیکھ رہی ہوں دو دن سے کسی نا کسی کی شامت آئی ہوئی ہے_ رات بھر جاگتے رہتے ہو حویلی بھی نہیں اتے اپنی بی جان کو بتاؤ اپنی ساری پریشانیاں"_

وہ ان کی گود میں سر رکھ کر بیٹھ گیا_"وہ نہیں مانتی میری محبت کو اسے سب جھوٹ لگتا ہے_ ایک طرف بابا جان اور ان کے اصول ہیں دوسری طرف وہ اور اس کی ضد ہے"_

ماضی میں نا جانے کیا ہوا ہے اس کے ساتھ جس کی سزا وہ مجھے دے رہی ہے_ میں کیا کروں نا عزت سے اپنا سکتا ہوں نا زبردستی"_

بی جان بے بس ہو چکا ہے آپ کا یہ شیر بیٹا_ اس کی آنکھ سے دو آنسو نکل کر اس کی ماں کے دامن میں جزب ہو گے اور کسی کو پتا بھی نہیں چلا مگر وہ ماں تھی اپنی اولاد کے بن دیکھے آنسوں دیکھ سکتی ہے یہ تو پھر آنکھوں سے بہہ گئے تھے_"

تو پھر اس کے ماضی سے زیادہ اچھا اگر تم اسے حال دے سکتے ہو تو اپنا لو اسے اور دنیا کی ہر خوشی دو تا کے وہ اپنے ماضی کو بھول کر حال میں جیے_ کیوں میرا شیر بیٹا یہ کر سکتا ہے نا ان ہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اپنے ساتھ کیا یقین بھی دلایا_

ضیغم یار خان ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور خوشی سے ان کے دونوں ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگائے_"

آپ میرے ساتھ ہیں بس اب میں سب کچھ کر سکتا ہوں_

بی جان کب تک نکل ن نا ہے_"زرتاشہ نے آکر پوچھا مگر اپنی عادت سے مجبور ضیغم کو سامنے دیکھ کر خوف سے آواز بند ہونے لگی_"

www.novelsclubb.com

ایک کپ چائے میرے کمرے میں بھجوا دیجے گا بی جان جلدی سے_اس نے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا_

"زری بیٹا خیراں کو کہہ دو چائے بنا کر دے جائے ضیغم خان کو_

جی؟

وہ کچن میں آئی تو کوئی بھی نہیں تھا_اس نے کچھ سوچ کر خود ہی چائے بنائی اور چائے لے کر اس کے کمرے کی طرف آئی ڈور ناک کرنے پر ضیغم کی بھاری آواز آئی_

یس کمنگ۔۔۔"وہ ڈرتے ڈرتے اندر داخل ہوئی تو وہ راکنگ چیئر پر بیٹھا دائیں ہاتھ میں سلگتا جلتا سگریٹ تھامے بائیں ہاتھ سے بال میں پھیرتا وہ نا جانے کس کا سوگ منا رہا تھا_پردے گرے ہوئے کی وجہ سے کمرے کا ماحول دوپہر کے وقت شام جیسا ہو رہا تھا_وہ چند لمحوں کے لیے ہق دورہ گئی_

تم۔۔۔اس نے زرتاشہ کو چائے لاتے دیکھ کر جلدی سے جلتا سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا اور پلٹ کر غصّے سے بولا_فضل خیراں اور رحیم الدین کہاں ہیں جو تم یہ کام کر رہی ہو_سمجھ نہیں

آرہا تھا اسے غصہ چائے لانے پر ارا ہا ہے یا یا یو اچانک کمرے میں آنے پر اسے کسی کا بھی منہ اٹھا کر اپنے کمرے میں آنا پسند نہیں تھا _

زرتاشہ کے ہاتھ میں چائے کا کپ کانپ نے لگا اس نے جلدی سے کپ ٹیبل پر رکھا اور کمرے سے نکل گئی _"

****

چند لمحے خالی دماغ سے چھت کو دیکھتی رہی پھر جیسے یاد اتے ہی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی _

در و دیوار ہی مختلف نہ تھے بلکہ یقیننا وہ کسی اجنبی جگہ آرام فرما تھی _

اس نے وحشت بھری نظروں سے اس خوبصورت کمرے کو دیکھ جو قیمتی آرائشی چیزوں سے سجا کسی حسین خواب کی طرح لگ رہا تھا_ مگر وہ کون تھا اور کس مقصد کے لیے اسے اغواء کیا گیا تھا _

اس کے اندر سرد لہریں اٹھنے لگیں_ خوف و دہشت نے اسے پوری طرح اپنے شکنجے میں جکڑ لیا تھا _

آگے بڑھ کر اس نے پردوں کو ایک طرف کیا تو گرل سے باہر شام کا وقت ہو رہا تھا نگاہوں کے سامنے بڑا خوبصورت وسیع پھولوں سے سجا لان تھا_

وہ کس جگہ اور کن لوگوں کے درمیان تھی اس کوئی خبر نہیں تھی اسے اپنا ذہن ابھی تک غنودگی میں تھکا تھکا محسوس ہو رہا تھا اس نے ذہن پر زور ڈال کر یاد کرنے کی کوشش کی تو اسے یاد آ گیا

_

بینک جا کر اس نے اپنی ساری رقم ماموں کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروادی تھی تاکے ارمان حیات کے والد سے جو ڈیل ختم ہوئی ہے اس کے نقصان کو پورا کر سکیں_ سکندر احمد لینا تو نہیں چاہتے تھے مگر علیزے کی ضد کے آگے ان کی ایک نہیں چلی وہ نہیں چاہتی تھی ماموں ان کو رشتہ کا انکار کرتے ہوئے کسی بھی طرح مجبور ہوں_

دوسری طرف سکندر احمد نے ارمان حیات کی ہر طرح کی معلومات کروالی تھی وہ ایک اچھا بزنس مین تھا_ مگر برا ہوا اس کی قسمت کا جو علیزے اس کی فطرت کو پہچان گئی_

www.novelsclubb.com

علیزے نے سکندر احمد کے ہر سوال پر جواب دیا کہ مجھے وہ شخص نہیں پسند بعقی آپ جیسے بولیں گے میں شادی کرلوں گی مگر اس سے نہیں_

سکندر احمد نے اسے قائل کرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنی بات سے ایک انچ پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھی_

وہ دو گھنٹے ان کے آفس میں رہی پھر وہاں سے مارکیٹ جانا تھا اسے اپنے لیے کچھ شوپنگ کرنی تھی جو وہ تحریم اور شفا کے ساتھ کر کے اپنا وقت برباد نہیں کر سکتی تھی اس لے سامنے ہی شاپنگ مال تھا وہ ماموں کے آفس کے باہر اپنی گاڑی چھوڑ دی رش کی وجہ سے"_

آفس سے باہر آ کر وہ تھوڑی دور چلی_

کیوں کہ مال ذرا فاصلے پر تھا_

تبھی ایک کار اس کے برابر آ کر رکی حالانکہ یہی کار وہ بینگ سے نکلتے ہوئے بھی دیکھ چکی تھی

مگر اپنے ارد گرد سے لاپروا رہنے کی عادت نے اسے بہت نقصان پہنچایا تھا_

www.novelsclubb.com

جب اس کار کے روکتے ہی پچھلی سائیڈ کا دروازہ کھلا اور دو مضبوط ہاتھوں نے اسے کسی مومی گڑیا کی طرح اسے اندر کھینچ لیا تھا اور اسے چیخنے کا موقع دے بغیر اس کے منہ پر کلوروفارم کا بھیگا ہوا رومال رکھ دیا وہ جو مزاحمت کر رہی تھی تھوڑی ہی دیر میں بے جان ہو کر سیٹ پر گر گئی"_

اب وہ یہاں تھی اس نے آنکھیں مسل کر ٹائم چیک کیا جس وقت وہ ماموں کے آفس سے نکلی تھی بارہ کا ٹائم تھا اب اس وقت سات بج رہے تھے سردیوں میں رات ویسے بھی جلدی ہو جاتی ہے_

اوہ میرے خدا نجانے میرے گھر نا پہنچنے پر سب پر کیا گزری ہو گی ماموں کتنے پریشان ہوں گے_

_ اس کی آنکھوں کے سامنے سب کے پریشان چہرے گھوم گئے

www.novelsclubb.com

اس نے جلدی سے دروزہ چیک کیا مگر وہ لاک تھا اس نے بری طرح دروازے کو پیٹنا شروع کر دیا مگر یوں لگ رہا تھا جیسے یا تو۔ وہاں کوئی ذی روح موجود ہی نہیں یا اگر موجود تھا تو جان بوجھ کر اس کی آواز نہیں سن رہا تھا_

ہر کوشش میں ناکام ہونے کے بعد وہ بیڈ پر آ کر مایوسی و پریشانی سے سر پکڑ کر بیٹھ گئی_ تم پہلے میری محبت و چاہت تھی مگر اب ضد ہو_ اس کی سماعت میں ضیغم کے الفاظ گونجے تھے_

علیزے نے لب آپس میں بھینچ لئے

تم اس قدر اور اس حد تک گر سکتے ہو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی اگر یہ میری ضد توڑنے کی تمہاری کوئی گھٹیا خواہش ہے تو پھر تمہاری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی وہ نفرت سے سوچتے ہوئے اس کے تصور سے گویا ہوئی اور اضطرابی کیفیت میں بے قراری سے اٹھ کر ٹہلنے لگی تبھی دروازہ کھلا علیزے کے چلتے قدم رکے گئے وہ بے اختیار پلٹی اور آنے والے کو دیکھتے ہوئے حیرات و پریشانی سے بولی_

کون ہو تم۔۔۔"وہ تو ضیغم یار خان کی منتظر تھی مگر اس کی آنکھوں نے جس چہرے کو دیکھا تھا وہ اس کے لیے بالکل اجنبی تھا"_

****

اری میری چندا میری شہزادی تو نے مجھے پہچانا نہیں_ وہ خوشامدی بازاری لہجے میں وہ اس کی بلائیں لینے لگیں_

وہ جو کوئی بھی تھی پورے سر کے بال سفید تھے جن کو ڈائی کروا کر رنگا گیا تھا_ چہرے کے نقوش بتا رہے تھے کہ یہ عورت اپنی جوانی میں بڑی حسین رہی ہو گی_ ہونٹوں پان کی لالی سے رنگے تھے_ جیسے کچھ سوچ کر وہ چونکی_

اس نے زرد بنارسی ساڑھی میں اس وجود کو توجہ سے دیکھا_ ان کے سارے انداز و اطوار انہیں کسی دوسری دنیا کا فرد ظاہر کر رہے تھے_ اس دنیا کا جہاں کے گہرے تاریک اندھیروں سے اس کی ماں بڑی مشکل سے نکلی تھی اب وہ عورت اسے انہیں اندھیروں کے حوالے کرنے آ پہنچی تھی_

"_ نہیں وہ شاک کی کیفیت میں جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی

آخر پہچان لیا نارانی نے ہمیں_ وہ ایک ادا سے اس کے گال کو چھوتے ہوئے بولیں تو اس نے

_ نفرت سے ان کے ہاتھ چھٹکتے ہوئے کہا

آپ یقینان نور جہاں بیگم ہیں (مریم کی ماں) اس کے طنز بھرے نفرت انگیز لہجے کو نظر انداز

_ کرتے ہوئے وہ خوشی سے کھلتے ہوئے بولیں

ہم تمہاری نانی ہیں بڑی مشکلوں کے بعد تمہیں پایا ہے_ سکندر احمد نے تو کیے گئے وعدے کو

ایسا نبھایا کہ تمہیں دوسرے ملک ہی لے گیا ہم کتنے عرصے تمہیں وہیں ڈھونڈتے رہے پھر پتا

_ چلا یہاں کاروبار اچھا ہوتا ہے تو یہاں چلے آئے

وہ تو ہمارے ایک خاص بندے نے سکندر احمد کو ڈھونڈ نکالا بھر معلومات حاصل کر کے تم تک

پہنچے ہیں اور تمہیں دیکھ کر دل کو ٹھنڈ سی پڑ گئی ہے نیلم (مریم کا یہاں کی دنیا کا نام) سے بھی زیادہ

"_ حسین رنگ و روپ نکلا ہے تمہارا_ وہ اسے جانچتی نظروں سے تکتے ہوئے بول رہی تھیں

مجھے یہاں لانے کی خاص وجہ_ اس کو اچھی طرح معلوم تھا اب وہ اتنی آسانی سے ان کے چنگل سے نکلنے والی نہیں_ اور وہ اسے اپنے ناپاک مقاصد کے لیے لے کر آئی ہو گی جس سے فائدہ اٹھانے کے عرصے سے خواب دیکھتی رہی ہوں گی_"

بھئی تم میری نوسی ہو اور میں چاہتی ہوں جس کاروبار کو تمہاری ماں تباہ کر گئی تھی اسے تم آباد کرو_ وہ مکار مسکراہٹ کے ساتھ بول رہی تھیں_

یہ کبھی ممکن نہیں ہو گا_ اس نے زہریلے لہجے میں ہٹ دھرمی سے جواب دیا_

بھی دیکھو دنیا میں کوئی کام ناممکن نہیں ہے_ ویسے بھی ہمارے کاروبار کا طریقہ اور رواج بدل چکا ہے اگر تم ہمارے بتائے گئے طریقے سیکھو گی تو ہمیں خوشی ہو گی ورنہ تم جانتی ہو انکار کی صورت میں ہمارے اور بھی طریقے ہیں سیکھانے کے_ وہ دوٹوک انداز میں سختی سے بولیں_

زیادہ سے زیادہ آپ لوگ میری زندگی ختم کر سکتے ہیں تو کر دیں ویسے بھی میں خود اس بے مقصد زندگی سے بے زار اچکی ہوں_ وہ نفرت سے چیختے ہوئے بولی_"

یہ جوہر ہے اور یہ تمہیں یہاں کی دنیا کے طور طریقے سکھائے گی_ انہوں نے جیسے اس کے لفظوں کا کوئی نوٹس نہیں لیا تھا_

اور پھر مڑ کر اس حسین و خوبصورت عورت سے گویا ہوئی___ اور جوہر آج سے تمہیں اس لڑکی کو سکھانا ہے سمجھانا ہے یہ اب تمہارے حوالے ہے میں اسے ایک ہفتے میں سیٹ چاہتی ہوں_ یہ کہہ کر وہ جیسے ہی دروازے کی طرف بڑھیں علیزے نے تیزی سے ان کا رستہ روکتے ہوئے کہا_

آپ کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا_ اس کی باتوں پر وہ استہزائیہ انداز میں مسکراتی ہوئی باہر نکل گئیں_

ان کے جاتے ہی جوہر نے انٹر کام پر کہہ کر کھانا منگوایا_

دیکھو اچھی لڑکی اگر تم میرے ساتھ تعاون کرو گی تو یہ تمہارے حق میں اچھا ہو گا_ میں ویسے بھی سختی کی قائل نہیں ہوں اور تم جیسی حسین و خوبصورت لڑکیوں پر تو ظلم ویسے بھی اچھا نہیں لگتا_ بہت نازک ہوتی ہیں نا_

www.novelsclubb.com

بتیس پینتیس کی عمر میں وہ خوبصورت عورت اس کی مسلسل برداشت آزما رہی تھی علیزے کو اس کی باتوں سے کھیں آ رہی تھی_

ملازم ٹرالی دے کر گیا تو وہ بیڈ کے قریب لا کر کھانا نکالتے ہوئے بولی_ دیکھو پہلے تم کھانا کھا لو کام کی باتیں اس کے بعد کریں گے_ اس نے جیسے ہی سالن کی پلیٹ اس کے سامنے رکھی علیزے جو بہت دیر سے اسے برداشت کر رہی تھی اپنے آپ کو روک نہ سکی اور پلیٹ سالن سمیت اس کے اوپر اچھال دی_

یو اسٹوپڈ "تم نے میرا سارا ڈریس خراب کر ڈالا_" وہ چیختی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی_ انٹر کام دبا کر نگار کو بلایا اور اس کے آتے ہی خونخوار نظروں سے علیزے کو دیکھتی وہ باہر نکل گئی_

یہ تم نے کیا کر دیا جوہر خانم کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے "اور لڑکیوں کو ٹرینڈ کرنے کا کام بھی اسے ہی کرنا ہوتا ہے سب لوگ اس کی بہت عزت کرتے ہیں_ تم اپنے لیے مشکلات پیدا کر رہی ہو_

یہ لوگ تم پر بہت سختی کریں گے_ اگر تم یہاں سے نکلنے کے کوئی حسین خواب دیکھ رہی ہو تو اسے نکال پھینکو اس زندان میں آنے کے بعد کوئی واپس نہیں جاتا ہے کیونکہ یہاں واپسی کا دروازہ ہوتا ہی نہیں ہے_ اس کے بے بس انداز پر علیزے زہر خند لہجے میں بولی_

تم لوگ کیا کر سکتے ہو سوائے مجھے جان سے مارنے کے لیکن میں تمہارا یہ عزائم کبھی پورا نہیں ہونے دوں گی_ یہ میرا خود سے اعہد ہے"_

یہی تو افسوس ہے یہ لوگ جان سے نہیں مارتے بلکہ سسک سسک کر مرنے کی زندگی مارتے ہیں تم مرنا چاہو گی مگر یہ لوگ تمہیں مرنے نہیں دینگے_

کیا مطلب علیزے نے تشویش نظروں سے اس پر کشش لڑکی کو دیکھا جس کی آنکھوں میں انجانا دکھ تیرتا ہوا نظر آیا_ چہرے پر درد کا دھواں پھیل گیا_

کبھی میں نے بھی یہی دعویٰ کیا تھا مگر حقیقت سامنے آنے کے بعد پتہ چلا کہ کبھی کبھی ہم جو کرنا چاہتے ہیں وہ ہوتا ہی نہیں کچھ بھی ہمارے اختیار میں نہیں ہوتا_ "نہ ہمارے فیصلے نہ ہمارا اعہد اور نہ ہی ہماری زندگیاں_

محبت انسان کو برباد کر دیتی" ہے اس کا سحر سر چڑھ کر بولتا ہے "اور اس کا اتنا تیز رنگ ہوتا ہے کہ ماں باپ بہن بھائی سب کی محبت کا رنگ پھیکے پڑ جائے ہیں ایسا لگتا ہے ایک یہ ہی شخص ہمارا اپنا ہے باقی سب دوشمن بہن بھائی سب کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بری لگنے لگتی ہیں ہلکہ بچپن میں کھیل ہی کھیل میں یہی بھائی بہن ایک دوسرے کو مار بیٹ بھی لیتے تھے مگر بھر تھوڑی دیر بعد وہی آیک ساتھ کھیلنا اب کیسے بچپن میں جب ہم محتاج ہوتے ہیں تو ماں باپ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں ہر تکلیف میں بچے چاہیے دو ہوں یا دس ہر ایک کا خیال ہوتا ہے انہیں تو پھر جب آج تم بڑے ہو گئے ہو طاقتور مکمل جوآن اپنے ہر کام خود کر سکتے ہو تو اب وہی ماں باب تمہارے لیے برا کیسے سوچ سکتے ہیں وہ تو وہی ہیں بوڑھے ضحیف سوچ جوانی میں بدلتی ہے بوڑھاپے میں تو بس خاموشی سے آنکھیں دیکھتی ہیں _

اس نے کہا تھا شہر کے گھر بڑے اور خوبصورت ہوتے ہیں زندگی وہاں اپنی رونک اور خوبصورتی کے ساتھ ہر سو بکھری ہوتی ہے یہاں چھوٹے علاقوں میں کیا ہے تم میرے ساتھ چلو گی تو بتاؤں گا کہ تمہاری اصل جگہ کیا ہے _

اور پھر میں اس کی محبت کے سہارے محض اس کے مان اعتبار پر اپنے گھر ماں باپ بہن بھائیوں کو چھوڑ کر اس کے ساتھ چلی آئی اور وہ جو رنگ محبت خوبصورتی کی باتیں کرتا تھا وہ مجھے چند کرنسی نوٹوں کے لالچ میں خانم کے پاس چھوڑ گیا_

مجھے تو کئی دنوں تک اس بھیانک حقیقت کا یقین نہیں آیا کہ میرے ساتھ ایسا ہو چکا ہے اور جب اندازہ ہوا تو میں نے اس پنجرے سے نکلنے کی لاکھ کوشش کی مگر ہر کوشش بے کار ثابت ہوئی_

اس چھوٹے سے کھر میں وہ سب تھا جو کسی عالیشان محل میں بھی نہیں ہوتا"ماں کی گود کہتے ہیں انسان دو جگہ ہی گہری نیند سوتا ہے ایک ماں کی گود دوسری قبر میں" باپ کا سایا جس سے ہر بری نظر سے محفوظ رکھتے ہیں_

سب یاد آتا ہے وہ بھائیوں سے لڑائی کرنا وہ بہن سے ہر چیز شئیر کرنا_ میری جگہ تو میرے ماں باپ کے دل میں تھی میں کہاں اس پیسے کی چکاچوندی میں ڈھونڈنے نکل آئی_

میں تو اس مزدور باپ کی شہزادی تھی جس پر جہنم حرام کر دی گئی کیوں کے وہ محنت سے حلال روزی کما کر مجھے کھلاتا تھا پھر میں غریب یا کم حیثیت کیسے ہوئی جب میرے باپ نے آج تک کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائے مجھے تو سر اٹھا کر چلنا چاہیے تھا" اسے بتانا چاہیے تھا یہ میری جگہ ہے ایسی جنت تمہارے اس شہروں میں ہوتی ہے "_

میری جیسی لڑکی یا تو اس جگہ ہوتی ہیں جہاں میں ہوں_" یا پھر وہ لڑکا شادی کر بھی لے تو ساری زندگی سسرال والوں کے تانے اور میاں کی مار کھاتی ہیں ایک نوکرانی سے بھی کم عزت کا مقام ملتا ہے ہم جیسوں کو جو خود سے اپنی قسمت بدلنے نکلتی ہیں_

میرے باپ بھائیوں نے کبھی شام کے بعد باہر نہیں نا کلنے دیا کہ کسی کی بری نظر یا برا سایا نہ پڑا جا ہے وہ انسان کا ہو یا جنات کا اور اس محبت (لڑکے) نے مجھے آدھی رات کو باہر بلا کر اس جگہ پہنچا دیا_

سنو لڑکیوں تم ایک شہزادی ہو ایک ملکہ اور راجا کی بیٹی تو تمہارے شہزادہ کو ایک ملکہ اور راجا کی ہی نظر پہچان سکتی ہے تم نہیں_

www.novelsclubb.com

تمہیں جو مقام اللہ نے بیٹی بنا کر دے دیا ہے اسے زیادہ تمہیں دنیا میں کوئی اور نہیں دے سکتا آگے بھی اللہ ہی دے گا_

غلطی سے بچو کیوں کے وہ تمہارے اندر خوف پیدا کر دتی ہے کسی کی میٹھی باتوں میں آکر اپنی شرم حیا کا سودا مت کرو کہ یہ ایک قیمتی خزانہ ہے جو صرف تمہارے پاس ہے_

جب ایک لڑکا کسی لڑکی کو شہزادی سمجھتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے اس کی تربیت بھی کسی ملکہ نے کی ہے_"

اب تو آنسو بھی ختم ہو گئے ہیں سمجھ نہیں آتا خود پر روں یا مجھے جیسی اور لڑکیوں پر نادنیا رہی نا آخرت_"اجب پاگلوں کی طرح بول رہی تھی وہ_"

یہ لوگ بہت ظالم ہیں ابھی تم نے ان کا اصل روپ دیکھا ہی کہاں ہے_اس کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ پھیل گئی_

اس لڑکی کی باتیں علیزے کو سہاری تھیں اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا_ کیا وہ بھی اس لڑکی کی طرح مجبور و بے بس کر دی جائے گی_ کیا ایسا ہو سکتا تھا تیمور علی خان کی بیٹی کی بولی لگے گی_ اتنے باعزت شریف مہزب بنے والے کی بیٹی یوں سر عام بکے گی_

نہیں نہیں_ وہ کانپ کر کھڑی ہو گئی_ اس کے پاس آخری راستہ موت کا بچا تھا_ صرف موت ہی اسے اس دلدل سے نجات دلا سکتی ہے_

جو کچھ تم سوچ رہی ہو اس پر عمل نہیں کر سکو گی "یہ لوگ تمہیں مرنے نہیں دیں گے "اگر تم ان کی بات نہیں مانو گی تو یہ دوسرا راستہ اختیار کریں گے "اور وہ راستہ بہت تکلیف دہ ہو گا_ تم از خود اس تکلیف دہ راستے کی وجہ سے ان کی بات ماننے پر مجبور ہو جاو گی_ وہ جیسے اس کی ہر سوچ پڑھ رہی تھی_

میں ایسا کبھی نہیں کروں گی وہ سخت ہٹ دھرمی سے بولی تم ایسا ضرور کرو گی کیونکہ تمہیں اپنی عزت جان سے زیادہ پیاری ہو گی_ ورنہ ہر نیا چہرہ تمہاری خواب گاہ کا مہمان بنے۔۔۔۔اس کے سفاک سرد الفاظوں پر وہ اپنی جگہ کانپ کر رہ گی_

www.novelsclubb.com

کک۔۔۔۔کیا تم میری مدد نہیں کر سکتیں؟"علیزے کے ٹوٹے شکستہ انداز پر استہزاء لہجے میں بولی"_

جو اپنی مدد نہ کر سکی وہ تمہیں کیسے بچا سکتی ہے_اس نے مڑ کر علیزے کو دیکھا پھر روم سے باہر نکل گی_دروازہ ایک بار بھر لاک ہو چکا تھا_

علیزے بے جان ہو کر وہیں کارپٹ پر گر گئی_اب کیا ہو گا مجھے اپنی باقی زندگی اسی زندان کے اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے گزارنی ہو گی_علیزے سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی مگر اسے کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا"_

اور یہ سب کچھ بابا جان آپ کی وجہ سے ہوا ہے_آپ نے ماضی میں اپنے خون کو نہ ٹکرایا ہوتا تو میں اس ذلیل جگہ پر کبھی نہیں ہوتی_اب کا خون اس طرح بے مول نہیں ہو رہا ہوتا_جو زندگی میں کبھی نہیں روئی تھی اب اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرنے لگے اپنی بے بسی پر_

****

میں تو پہلے ہی کہا کرتی تھی سکندر احمد جیسی ماں تھی ویسی ہی بیٹی_ مگر تم نے میری بات پر یقین نہیں کیا اب دیکھ لیا نا نتیجہ مل دی کا لک تمہارے چہرے پر_ نصرت بیگم طنزانداز میں بولیں_ "_ کیسی عورت تھیں جو ایک مری ہوئی کو بھی نہیں چھوڑتی تھی برا کہنے سے

بس کریں میرے زخموں کو اور نہ کریدیں_ مجھے اب بھی یقین نہیں علیزے ایسی ہو سکتی ہے_ "_ وہ بے یقینی اور دکھ سے بولے_ "نا جانے کس حال میں ہو گئی

اب تو اس کی اندھی محبت کی پٹی آنکھوں سے اتار دو اور اپنی بچیوں کا سوچو اس کے اس قدم سے "_ ان کے رشتوں پر کیا اثر پڑے گا انہوں نے یاد دلایا تو وہ خوف سے لرز اٹھے

علیزے کی گمشدگی کو آج دوسرا دن تھا اور ایسی باتیں بھلا کب چھپتی ہیں_ آج نہیں تو کل یہ بات سب کو پتا چل ہی جائیں گی انہوں نے علیزے کا پتا کروایا تھا ہاسپٹلز ایدھی سنیٹرز کے مردہ _ خانے تک چیک کر ڈالے تھے

اس کی دوستوں میں عرشیہ ہی قریبی دوست تھی جس سے سراسری سا پوچھا تھا اسے بھی "_ علیزے کی گمشدگی کی خبر نہیں ہونے دی تھی

باقی کلاس فیلوز سے اس نے کوئی رابطار کھا نہیں تھا_ کل شام سے وہ اس کی پریشانی میں بھاگ دوڑ کرتے پھر رہے تھے مگر کچھ پتا نہیں لگا آج صبح چھ بجے لوٹے تو نصرت بیگم پھر وہی تکلیف دہ باتیں کر رہی تھی"_

طوائفیں بھی کبھی اپنا رنگ ڈھنگ چھوڑا کرتی ہیں اس کے گندے خون نے اپنا اثر دکھا ہی دیا"_

خدارا خاموش ہو جائیں_ اس پریشانی کو کم نہیں کر سکتی تو بڑھائیں بھی مت_ اس کی پرورش میں نے کی ہے رگ رگ سے واقف ہوں اس کی_ اور یہ بات بھئ باخوبی جانتا ہوں کہ وہ کسی کے غلط ارادوں کا شکار ہوئی ہے اور کاش۔۔۔۔۔۔ میں اس بدبخت کو جان سکتا_ ان کی آنکھیں شدید ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں_ وہ تیز تیز قدم اُٹھاتے اپنے کمرے میں چلے گئے_

نزہت سمجھاؤ اپنے شوہر کو ابھی بھی وقت ہے اسے تو جانا ہی تھا_ ماں کے خون نے اثر دیکھانا ہی تھا_ پرورش سے زیادہ خون کے اثر کی تاثیر گہری ہوتی ہے_

اب یہ بات تمہارے شوہر کے دماغ میں کیسے آئے_ ابھی بھی وقت ہے رشتے داروں میں یہ بات نہیں پھیلی میرے ساتھ لاہور چلو سب جانتے ہیں علیزے تمہاری بیٹی نہیں کہہ دینا باپ لینے آیا تھا اس کے ساتھ چلی گئی_

سوچ لو اگر یہ بات پھیل گی تو جانتی ہو نا تمہاری اپنی بیٹیوں کا مستقبل علیزے کی لگائی ہوئی آگ میں جل کر ختم ہو جائے گا_ نکاح ہو چکا ہے شفا کا اگر یہ ٹوٹ گیا تو وہ رشتے کہ انتظار میں گھر بیٹھے بوڑھی ہو جائے گی_

انہوں نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ مار ہی تھی_

اور نزہت بیگم جو کل سے فکر اور سوچوں میں گھری بیٹھی تھیں اضطرابی حالت میں اٹھ کھڑی ہوئی_ علیزے تو جا چکی تھی مگر ان کی معصوم بیٹیاں ابھی گھر میں ہی تھیں_

بے شک ان کی ماں ہمیشہ علیزے کے خلاف کہتی آئی تھی مگر اس وقت وہ ان کے حق میں بات کر رہی تھی_ انہوں نے سوچ لیا تھا ہر حال میں سکندر احمد کو لاہور شفت ہونے کے لیے راضی کریں گی یہ ہی سوچ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی_

دوسری طرف شفااور تحریم علیزے کے بارے میں سوچ رہی تھی اتنے سالوں بعد علیزے کی اصل حقیقت پتا چلی تھی مگر پھر بھی وہ یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھی کہ علیزے کسی کے ساتھ بھاگی ہے"_

****

وائٹ شلوار سوٹ میں بلیک ہزاروں باوڈ کی لیدر کی جیکٹ پہنے چھ فٹ سے نکلتا قد، سفید کسرتی جسم کالی گہری آنکھوں، کھڑی مغرور ناک اور کالے گھنے سیاہ چمکدار بال کشادہ پیشانی پہ بکھیرے اسے اور خوبصورت بنا رہے تھے ٹانگ پر ٹانگ رکھے صوفے پر بیٹھا کیسی کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا_ آج کی تیاری کچھ خاص تھی"_

www.novelsclubb.com

_ہاتھ میں پکڑے گلاس سے گونٹ گونٹ ڈرنک پی رہا تھا

_اچانک روم کا دروازہ کھول کر ایک گارڈ گھبرایا ہوا گارڑ اندر آیا اور اس کو مخاطب کیا

س سر!!!!م میم کو کوئی اور کڈنیپ کر کے لے گیا, ہم نے ان کا پیچھا کیا مگر ان لوگوں نے _ہماری گاڑی پر فائرنگ کرنی شروع کر دی وہ لوگ تعداد میں زیادہ اور پروفیشنل لوگ تھے

یہ بتاتے ہوئے اس کے آدمی کی آواز خوف سے کانپ رہی تھی دونوں ملازموں کے چہروں پر خوف صاف نظر آرہا تھا وہ جانتے تھے ان کا بوس غلطی معاف نہیں کرتا_

کیا بکواس کر رہے ہو...؟؟؟؟ وہ دھاڑتا ہوا آٹھ کھڑا ہوا اور گارڈ کو گریبان سے پکڑ کر ایسے بری طرح پیٹنے لگا_

کیسی کام کے نہیں ہو تم سب مفت کی روٹیاں توڑتے ہو سب کے سب ایک ایک کو گولی مار دوں گا اگر دو گھنٹے کے اندر مجھے وہ اپنے پاس نہیں ملی آگ لگا دوں گا اس دنیا کو اب دفاع ہو جاؤ اور اس کا پتا لگائے بغیر مجھے اپنی شکل نہیں دیکھانا_

ضیغم یار خان بھوکے شیر کی طرح کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگانے لگا_ اس کا اضطراب حد سے سوا تھا ایک ہی جھٹکے میں سارا نشا ہرن ہو چکا تھا"_

شام سے رات اور رات سے اب صبح ہونے والی تھی رات کے تین بج رہے تھے نا تو وہ خود سکون سے بیٹھا تھا نا کسی کو بیٹھنے دیا تھا ہر جگہ سے نقام ہو کر ابھی ابھی وہ گھر آیا تھا وہ بھی دلاور کے زبردستی لانے پر ورنہ اس کا پوری رات سڑک پر ہی گزارنے کا ارادہ تھا جیسے علیزے اس کے

پاس اجائے گی_ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا ایسا کون اگیا جس کی بہنچ ضیغم یار خان سے آگے کی ہے

"_

دل میں عجیب طرح کے وسواسے آرہے تھے، جن کی وجہ سے اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی_ اس وقت وہ خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کر رہا تھا، ایک ہی سوچ دل و دماغ پر سوار تھی کہ اس کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو جائے_

"_ اس ہی وقت دلاور کے موبائل پر کال آئی جو اس کے خاص آدمی کی تھی

وہ خانم بائی کے بندے تھے اور انہونے ہی علیزے کو کڈنیپ کیا ہے اس وقت وہ خانم بائی کی لال کوٹھی میں اس کی تحویل میں موجود ہے_

وہ دلاور زیدی کا خاص بندہ تھا اس کی خبر چھوٹی نہیں ہو سکتی تھی_ دلاور اس کے ماموں کا بیٹا تھا اور بچپن سے ہی ہر اچھے برے کام میں اس کا ساتھ دیتا تھا_

غصّے سے کچھ نہیں ہو گا، اب کیا کرنا ہے یہ بتاؤ_

ضیغم خان غصے میں اپنی ریوالور لیے کر باہر کی طرف لپکا_ تو دلاور خان نے اس کو پکڑ کر سمجھنے والے انداز میں بتایا_

خانم بائی کوئی عام شخصیت نہیں بہت اوپر تک اپروچ ہے اس کی پرالیکشن بھی ہونے والے ہیں_ تمہارے بابا کو آگر اس بات کی بھنک بھی پڑ گئی تو تم اچھی طرح واقف ہو کیا ہو گا_

اس نے ریوالور دیوار پر ماری اور کمرے کے دو تین چکر لگانے کے بعد روکا_

ضیغم خان نے کچھ سوچ کر پراسرار انداز میں کہا_

جو گڑ سے مر جائے اسے زہر دینے کی کیا ضرورت ہے_ ضیغم یار خان کے پراسرار انداز پر دلاور نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا_

کیا مطلب؟

یہی کہ خانم بائی ایک لالچی اور زر پرست عورت ہے ہم اس کی پیسے کی ہوس پوری کر دیں گے اور علیزے کو خرید لیں گے_

ان لوگوں کا خانم بائی سے بہت پہلے سے رابطا تھا اور وہ لوگ خانم بائی کے لئیں خاص لوگوں میں سے ایک تھے_ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد دلاور کے ساتھ ہی وہ رقص و سرور کی محفلیں میں جاتا رہا تھا_ اس کے بعد اپنے فارم ہاؤس پر بھی دوستوں اور کاروباری شخصیت کے لیے اسی محفلیں سجواتا تھا_ لیکن علیزے کے ملنے کے بعد اس نے ان سب سے خود کو دور ہی رکھا ہوا تھا_"

****

شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی بازاروں کے چکر لگ رہے تھے جس میں سب سے آگے آریان تھا ایسا لگ رہا تھا اسے آکسفورڈ سے پڑھنے کا خواب نہیں دولہا بنے کا خواب پورا ہونے والا ہے_ "ادھر عرشیہ ہر بات علیزے کو بتانے کے لئے کل سے اس کا فون ٹرائی کر رہی تھی مگر اس کا موبائل بند جا رہا تھا گھر کا فون بھی آج بند تھا اب اسے تشویش ہونے لگی کہیں علیزے کی پھر طبیعت خراب تو نہیں ہو گئی_ "اس لیے آج رات کو دس بجے ہی وہ آریان کے ساتھ اس کے

www.novelsclubb.com

گھر چلی آئی جو اس کے ایک بار کہنے پر ہی خوشی خوشی راضی ہو گیا اور پورے راستے اسے تنگ کرتے ہوئے آیا تھا_"

مگر ان کے گھر کو آندھرے میں ڈوبا دیکھ کر عرشیہ کو حیرت ہوئی_"

یہ۔۔۔۔یہ سب کہاں گئے آریان مجھے کھبراہٹ ہو رہی ہے اسے لاک لگا کر تو کبھی نہیں گئے_"

اور علیزے کا فون بھی نہیں لگ رہا

تم کھبراو نہیں میں پوچھتا ہوں انداز ہی ہونگے لاک نہیں لگا ہوا_ شاید لائٹ میں کوئی پرابلم ہو گی ہو_"

آریان نے عرشیہ کو گاڑی میں بیٹھے رہنے کا بول کر خود بیل بجائی تو اندر سے کسی عورت کے بولنے کی آواز آئی پھر گیٹ کھول گیا_

اسلام علیکم آنٹی ہم علیزے سے ملنے آئے ہیں_"

لو بھی ایک عاشق کے ساتھ بھاگ گئی تو دوسرا گھر تک چلا آیا_"

_آریان تو ہکارہ گیا پھر دوسرے ہی پل اس کی رنگت میں سرخی دوڑ گئی

ایکسکیوزمی محترمہ۔۔۔۔۔آپ کو کوئی غلط فہمی یو رہی ہے آریان نے تلخی سے کہتے ہوئے عرشیہ کو آگے کیا_"

آنٹی میں ہوں علیزے سے ملنے ائی ہوں_ عرشیہ نے سمجھا شاید وہ آریان کو سامنے پا کر روڈ یورپی ہیں اس لیے نصرت بیگم کی غلط فہمی دور کرنا چاہی_"ویسے بھی انہیں تو علیزے کے بارے میں زہر اگلنے کا بہانا چاہیے تھا_"

ہنہ۔۔۔۔۔میں اچھی طرح جانتی ہوں جیسی وہ خود تھی ویسی ہی اس کی دوستیں ہیں خوب باپ کا نام روشن کرتی ہیں آدھی رات کو لڑکوں کے ساتھ گھوم رہی ہو اور ایک وہ ہے تو نا جانے اپنے کس عاشق کے ساتھ بھاگ گئیں میرے داماد کے منہ پر کالک مل کر_ وہ کڑواہٹ بھرے لہجے میں بولیں آج ان کو عرشیہ کو بھی سنانے کا موقع مل گیا تھا جو کب سے دل میں لے بیٹھی تھی_

آریان نے زرا سی آنکھیں میچے بغور نصرت بیگم کو دیکھ رہا تھا اس کی چھٹی حس اسے اشارہ دے رہی تھی کہ یہ بکواس نصرت بیگم جان بوجھ کر" کر رہی ہیں اس کی رگیں غصّے سے تنے لگیں_

آپ کو تمیز نہیں ہے بات کرنے کی کیا فضول بول رہی ہیں آپ عرشیہ نے کپکپاتے لہجے میں کہا

"___ "علیزے کہاں ہے اسے کیا ہوا آپ مجھے بتائیں

آرے وہ۔۔۔۔ کیا دیدہ دیری ہے میں تو کہتی ہوں بے حیائی کی حد ہے ایک تو ایسا کام کیا اپنی

"_ دوست کے ساتھ مل کر اب معصوم بن کر ہم سے پوچھنے اگئی ہو

"_ آریان طیش کے عالم میں آگے بڑھا

اب آپ نے ایک بھی فضول بکواس کی تو میں آپ کا منہ۔۔۔۔

آرے نکلو یہاں سے اب وہ کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی تو یہاں اکر تماشا کر رہے ہو میرا منہ

_ توڑنے کی بات کر رہے ہو

"_ انہوں نے ان کے منہ پر گیٹ بند کر دیا

تو آریان غم و غصّے سے بے حال عرشیہ کا بازو پکڑے تقریبا" گھسیٹتے ہوئے گاڑی کی طرف

"_ لایا

www.novelsclubb.com

****

"_ وہ زخمی شیر کی طرح غراتا ہوا ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا اور سارا غصہ عرشیہ پر گر رہا تھا

"_ اگر پھر کبھی تم نے مجھے اپنی کسی دوست کے گھر جانے کا کہا تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گا

عرشیہ مسلسل روے جا رہی تھی آریان کا غصّہ اسے اور زیادہ تکلیف پہنچا رہا تھا_ "وہ بھی کیا کرتا اتنی گھٹیا زبان سن کر کوئی بھی غیرت مند انسان پاگل ہو سکتا تھا_ "اور ویسے بھی اس نے تو

"_ دل سے علیزے کو بہن مانا تھا

آریان زرا آرام سے بات کرو بھابھی سے عرشیہ کا رونا نہیں دیکھا جا رہا تھا_ "رات جب یہ لوگ علیزے کے گھر سے آئے تو اس قدر ڈسٹرب تھے کہ کسی سے کچھ بولا نہیں اور اپنے اپنے

"_ کمرے میں چلے گئے

آریان کو تو اتنی ٹینشن رہی تھی کہ ساری رات جاگتا رہا اور سلگتا رہا لیکن اب صبح ہوتے ہی اس

"_ نے سب کو تمام بات بتا دی تھی اور اپنا غیض و غضب وہ عرشیہ پر الٹ رہا تھا

"_ مجھے کیا پتا تھا اس کی نانی اتنی گھٹیا ذہنیت کی ہوں گی

اس کی نانی ہی نہیں پورا گھر ہی گھٹیا ہے

"_ وہ دانت پر دانت جمائے سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے میں چلا گیا

اب علیزے کا کیا ہو گا وہ لوگ تو اسے ڈھونڈنے کے بجائے گھر ہی چھوڑ کر جا رہے ہیں_"

"_ ناجانے کن لوگوں میں اور کس حال میں ہو گئی

"_ واقعی ناجانے بیچاری کا کیا حال ہو گا_" چچی جان کو بھی افسوس ہوا

"_ اس کے تو ماں باپ بھی دنیا میں نہیں ہیں_" اسے تو اپنی اتنی معصوم دوست کی فکر تھی

بس کرو عرشی رات سے یونہی رو رہی ہو اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی اور آنکھیں شدید گریہ

"_ سے لال اس کی ماں نے اسے ساتھ لگایا تو وہ ان کے سینے میں منہ چھپا کر رو دی

****

یہ تو ٹھیک ہے یار لیکن میں سوچ رہا ہوں خانم بائی جیسں اصول پسند عورت جو صرف خرید و

"_ فروخت کرتی ہے وہ کب سے لڑکیاں اغواء کروانے لگی_ یہ تو اس کا کاروبار نہیں

"_ کہتے تو تم ٹھیک ہو یہ ہی میں سوچ رہا ہوں اب یہ عقدہ وہاں جا کر ہی کھلے گا مجھے نمبر ملا کر دو

"_ اس نے بے چینی بے تابی سے کہا تو دلاور نمبر ملانے لگا پھر موبائل اس کی طرف بڑھایا

"_ رہے نصیب کیسے یاد کیا خانم کو_ وہ اس کی آواز پہچان کر خوشی سے چہکیں

سنا ہے بڑی خاص چیز آئی ہے کیا رونمائی نہیں کروائیں گی_ وہ بھی ان کے ہی انداز میں شروع ہوا تھا اپنے مخصوص مغرور لہجے میں_ جب کے وہ کیسے اتنے صبر سے بات کر رہا تھا یہ وہ ہی جانتا تھا "_

آپ ہی کی امانت ہے خان مگر دام زیادہ لگیں گے اس نے شاطرانہ انداز میں مقصد کی بات کی_ "ضیغم خان کی رگیں بھٹنے کے قریب ہو گئیں تھیں علیزے کے مطلق اسی بات سن کر _"اس نے ایک گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کیا_ "اس کی ایک غلطی علیزے کے لیے مسئلہ بن سکتی تھی_ خانم بائی جیسی عورت اسے سیکنڈوں میں ملک سے باہر بھجوا سکتی تھی_ "وہ جانتا تھا اس کی پہنچ باہر کے کئیں ملکوں تک ہے "_

کیوں نہیں۔۔۔۔جو آپ چاہیں گی ہمیں انکار نہیں ہو گا اگر ہمارا دل خوش ہوا تو ہم آپ کو بھی خوش کر دیں گے_"اس نے بھی کاروباری انداز میں بات کی_"

یہ عنایت ہے آپ کی اس کی رضامندی پر وہ خوشی سے بھولے نہیں سما رہی تھی_"

تو پھر ٹھیک ہے ہم لوگ آ رہے ہیں_"اس نے حتمی انداز میں کہا_"

ا۔۔۔۔ابھی۔۔۔۔اس وقت اس نے چار بجاتی گھڑی کو تشویش سے دیکھتے ہوئے کہا_"

آپ کے یہاں تو دن ہے اس وقت تو اس قدر حیرت کی کیا بات ہے_"وہ سرد لہجے میں بولا_"اب اس کی برداشت ختم ہو رہی تھی_"

وہ دراصل۔۔۔۔۔خان لڑکی ابھی ہمارے طور طریقوں سے واقف نہیں ہے اس لیے تھوڑا مسئلہ کر رہی ہے_آپ کو خود اسے راضی کرنا ہو گا_"یہ بھی ہو سکتا ہے وہ بدتمیزی کرے_" تھوڑی نئی ہے ابھی_وہ بے بسی سے اپنی مایوسی کا اعتراف کر رہی تھی_"علیزے کی ضد کے سامنے وہ بے بس ہو چکی تھی_اب اتنی بڑی بارٹی خود چل کر اس کے پاس آئی تھی تو وہ شکر ادا کر رہی تھی_"

کیا کسی اور سے سودا تو نہیں کیا_ اس نے اپنا خوف دور کرنا چاہا_ "نا جانے اس عورت نے کس کس گھٹیا لوگوں کے سامنے میری علیزے کو پیش کیا ہو گا_ "

نہیں پہلے شخص آپ ہی ہو گے_ "اس نے پتایا تو اس کے اندر سکون کی لہر دوڑ گئی_ "تو وہ مطمئن لہجے میں بولا_ "

تو پھر ٹھیک ہے ہم لوگ آ رہے ہیں_ ہم خود لڑکی سے بات کر لیں گے اگر وہ راضی ہوئی تو ہم انکار نہ ہو گا اور اگر اس نے انکار کیا تو جو تم چاہو گی وہی ہو گا_

ضیغم نے دو ٹوک لہجے میں بات ختم کی تھی اس کے موبائل آف کرتے ہی دلاور اس سے بولا

"_

کیا وہ تمہارے ساتھ آنے پر راضی ہو جاہیں گی_ اس کے شکی انداز پھر ضیغم نے پر یقین لہجے میں کہا_ "

ضرور "وہ جس جگہ ہے اس جگہ شریف لڑکیاں جانے کا تصور بھی نہیں کرتیں کجا کہ رہنا گوارا کریں_ "

www.novelsclubb.com

"_تم گاڑیاں تیار کرواب میں ایک لمحے ایک پل کے لیے بھی اسے وہاں برداشت نہیں کر سکتا

وہ جیسے ہی خانم بائی کی کوئی میں آئے ضیغم کا ایک پل روکنا مشکل ہو رہا تھا اس لیے دلاور نے

اسے علیزے کے پاس بھیج نے کیا کہا اور خود باقی باتیں تے کرنے لگا_"اس ڈر تھا کہیں یہ باگل

_انسان یہں اپنی گن لے کر شروع نہ ہو جائے اور سارا کھیل بیگڑ جائے

وہ جوہر کے ہمرا اس کے کمرے میں ایا تھا_"اس کو یہاں اس حال میں دیکھنے کے خیال سے ہی

دل تیزی سے ڈھڑک رہا تھا_دلاور اس وقت خانم خمار اور نگار کے درمیان بیٹھا سارے

معاملات تے کر رہا تھا جب کے وہ اس کا سامنا کرنے کے تصور سے گھبرا رہا تھا_وہ اسے یہاں

دیکھ کر کیا سوچے گی_کس طرح کا ریکشن ہو گا اس کا

اس طرح کی ہزاروں سوچیں ضیغم خان کے دماغ میں گھوم رہی تھی_"وہ آہستگی سے دروازہ

"_کھول کر اندر داخل ہوا تو دھک سے رہ گیا

علیزے بیڈ کے پاس کارپٹ پر بیٹھی گھٹنوں میں منہ دیئے زار و قطار رو رہی تھی_"اس کی اس قدر شکستہ اور خراب حالات کا تصور تک بھی نہیں کیا تھا ضیغم نے_وہ تیری سے بے قراری سے آگے بڑھا اور اس کے قریب دو زانو بیٹھتے ہوئے بولا_

"_علیزے۔۔۔۔لیزے۔۔۔اس کے چھوتے ہی وہ جیسے کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی تھی اس کی دھندلائی آنکھوں میں ایک وہی منظر ٹھہر گیا تھا_جب مشیر اور کالو نے اس لڑکی کو جمڑے کے ہنٹر سے مارنا شروع کیا تھا_اور پھر اس کے انکار پر اس لیے کمرے میں بند ہو گئے تھے اس کی وہ اذیت ناک "کربناک چیخیں جیسے علیزے کے کانوں میں ابھی تک گونج رہی تھی_

"_اس کی وحشت بھری سرخ آنکھیں میں اتری بیگانگی ضیغم نے آگے بڑھ کر کہا_

علیزے میں تمہیں لینے آیا ہوں_

ضیغم کی آواز اور لفظوں سے جیسے پہچان کے رنگ اس کی آنکھوں میں اترے تھے_"پھر اس کے لمس نے اس کے احساسات کو زندہ کیا تھا_

www.novelsclubb.com

"_ علیزے نے بے اختیار اس کا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا

مجھے یہاں سے لے چلو ضیغم یہ لوگ بہت ظالم ہیں پلیز مجھے ان سے بچالو_ وہ سختی و مضبوطی سے اسے تھامے ہوئے تھی

ہاں علیزے میں تمہیں لینے ایا ہوں_ "مجھے بتاؤ

"_ وہ چھک کر اسے بولا

"_ ان لوگوں نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں کوئی تکلیف تو نہیں پہنچائی تمہیں

ضیغم خان کے پوچھنے پر علیزے نے آنسو دوپٹے سے پوچھتے ہوئے بولے نفی میں سر ہلانے لگی_ "

ٹھیک ہے پھر میں آتا ہوں_ وہ جیسے ہی اٹھ کر کھڑا ہوا علیزے نے ایک سیکنڈ سے پہلے اس کا بازو پکڑ لیا_ "

www.novelsclubb.com

ت۔۔تم کہا جا رہے ہوں_اس کے آنکھوں میں خوف خدشات محسوس کر کے وہ مسکرا دیا_

"_ اسے سہی سلامت دیکھ کر وہ پر سکون ہو گیا تھا

خانم سے بات کرنے تا کے تمہیں یہاں سے لے جا سکوں اس کے ہاتھ کو تھپ تھپا کر وہ باہر نکل

_گیا

تو علیزے اضطرابی کیفیت میں کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلنے لگی_وہ کیا بات کرے گا ان

سے کیا وہ اتنی آسانی سے اسے جانے دیں گی لاتعداد سوچوں نے اس کے دماغ کو اپنی لپیٹ میں

"_لے لیا

****

www.novelsclubb.com

اس کی سرخ آنکھیں رات جگے کی کہانی سنا رہے تھے اس کا چہرہ مرجھایا ہوا زرد تھا نا جانے کب

سے اس نے کھانا نہیں کھایا تھا ملگجے حلیے میں پریشان زلفیں شونوں پر بکھریں تھیں_"سیٹ کی

"_بیک سے سر ٹکائے پوش و حواس سے بیگانہ پڑی تھی_"ضیغم اسے بڑے پیار سے دیکھ رہا تھا

"_گاڑی تک اتے آتے وہ بے ہوشی ہو کر ضیغم کی بازوؤں میں جھول گئی تھی

خانم کی کوٹی پر اس نے پوری رات جاگ کر گزاری تھی کل صبح سے اس نے رزق کو دیکھا تھا نہیں تھا کھانا تو دور _

اس کی ضد اور ہٹ دھرمی دیکھ کر خانم نے ضیغم کے ہاتھوں اس کا سودا اس ضیغم خان کی شرط کے مطابق کیا تھا "_

ضیغم نے اسی وقت چیک کاٹ کے خانم کے حوالے کیا_ اور علیزے کے سامنے شادی کی شرط رکھی تھی _

وہ جانتا تھا ویسے علیزے کبھی اسے شادی کے لیے نہیں مانے گئی اور وہ خانم بائی کو بھی دیکھانا چاہتا تھا کہ آئندہ وہ علیزے پر بری نظر نہ رکھیں کہ وہ اب ضیغم یار خان کی بیوی اس کی عزت ہے "_

علیزے کے سامنے کوئی راستہ نہیں بچا تھا اس لیے اس نے خاموشی کے ساتھ ضیغم یار خان کی بات مان لی "_

اور اس کے رضامند ہوتے ہی ضیغم نے اسی وقت اپنے اپنے کچھ قریبی دوستوں کو بلایا اور نکاح خواں کا انتظام یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ حقیقت کے بجائے ایک خواب سا محسوس ہو رہا تھا"_

علیزے نے صرف خانم بائی سے پیچھا چھڑانے کے لیے یہ شرط منظور کی تھی اور دوسرا اپنے ماموں کے سامنے کسی بھی الزام سے بچنے کے لیے اور لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے اس نے اس شخص کا ساتھ قبول کیا تھا عام حالات میں وہ یہ آفر کرتا تو وہ کبھی قبول نہ کرتی مگر اب حالات نے اسے مجبور اور بے بس کر دیا تھا"_

ضیغم اسے اپنے وائٹ ہاؤس لیکر آیا تھا جہاں اس کے دوستوں اور دلاور نے اس کے کمرے کی سجاوٹ کروائی تھی_

www.novelsclubb.com

مگر وہ چاہتا تھا علیزے تھوڑی نارمل ہو جائے اپنے گھر والوں سے مل لے پھر اسے اپنے کمرے میں لے کر جائے گا_ء

ڈاکٹر اسے چیک کرنے کے بعد نیند کا انجکشن دے کر گیا تھا

اب دوپہر دو بجے کے قریب علیزے کی انکھ کھولی تھی_ اور اس کے ہوش میں آنے کے بعد _ اس کی ایک ہی رٹ تھی کہ اسے اپنے گھر جانا ہے کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی

اچھا تم تھوڑا سا کھانا کھالو فریش ہو جاو پھر چلتے ہیں ڈائینگ ٹیبل پر اس کے ساتھ بیٹھا کھانے پر _" اسرار کر رہا تھا

_" وہ ابھی بھی کل والے حلیے میں تھی صرف اس نے منہ ہاتھ دھوے تھے

****

وہ گاڑی میں خاموش کسی سنگی حسین مجسمے کی طرح ونڈا اسکرین سے بہت دور نا جانے کیا ڈھونڈ _" رہی تھی اس کی آنکھوں میں وحشت کی سرخی نے ضیغم کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا

روشنیاں بکھرتا تحریم لاج خلاف توقع اندھیرے میں ڈوبا نظر آرہا تھا علیزے بے یقینی سے گاڑی _ سے باہر نکل آئی

" یہ۔۔۔سب کہا گئے علیزے کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھی

ضیغم نے دوسرے بنگلہ کی بیل بجا کر معلوم کرنا چاہا_"اس کے گاڑی اور شیر خان تھوڑی دو
"_ کھڑے تھے علیزے کی حالت کی وجہ سے اس نے انہیں ساتھ رکھنا مناسب نہیں لگا

آج صبح ہی یہ لوگ گئے ہیں کہاں گئے ہیں یہ ہمیں معلوم نہیں لڑکے نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا
"_ اظہار کیا ضیغم نے گھر کے پاس کھڑی علیزے کا دھواں دھواں چہرا دیکھا

جسٹ ریلیکس.... آؤ کسی اور سے پوچھ لیتے ہیں اس نے علیزے کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر
"_ تسلی دینی چاہی اور اسے ساتھ لے سامنے والے گیلانی صاحب کے بنگلے کی بیل بجائی

ارے علیزے تم۔۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھ کر حیرت سے بولے

"_ وہ۔۔۔۔انکل۔۔۔۔ماموں کہاں ہیں_"اس نے بمشکل کہا

_ کچھ بتا کر نہیں گئے اچانک ہی جانا ہو گیا

یہاں تو یہ بات پہلی ہے کہ تم خدانخواستہ گھر سے کہیں چلی گئی ہو اور اس ذلت و رسوائی سے
بچنے کے لیے انہوں نے یہ قدم اٹھایا ہے_ ویسے تم اتنے دن تھی کہاں انہوں نے سوالیہ چبھتی
"_ نظروں سے دیکھنے لگے_ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کی بے بسی کا فائدہ اٹھاتے ہیں

علیزے کے ہونٹ کانپے اور جسم کا سارا خون چہرے پر آگیا وہ دھندلائی آنکھوں کے ساتھ

"_ مڑی تو

"_ وہ آدمی بڑبڑاتے ہوئے گیٹ بند کر کے اندر کی طرف بڑھ گیا

اتنے دن گلچھڑے اڑاتی پھری اب آگئی ماموں کہاں ہیں_ ان کے سخت اور زہر میں بجھے الفاظ علیزے کی سماعت میں کہرام مچا رہے تھے جب کے ضیغم کا چہرہ غصّے کی شدت سے سرخ

"_ ہو گیا

ابھی وہ آگے بڑھ کر اس آدمی کا دماغ ٹھیک کرتا_ جب اس نے مڑ کر علیزے کو دیکھا_ جو تیزی سے آپنے گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی_ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس نے گیٹ کو اضطرابی

"_ کیفیت میں ہاتھوں سے پیٹنا شروع کر دیا

ماموں دروازہ کھولیں۔۔۔۔۔۔ پلیز دروازہ کھولیں میں آگئی ہوں_ وہ جو اپنے اٹھتے طوفان پر بند باندھتی آئی تھی اب جیسے اس کی ساری برداشت ختم ہو چکی تھی تمام احتیاطی تدابیر ضائع

_ ہو گئیں تھیں

اس کا صبر ریزہ ریزہ ہو کر آنسوں کے راستے آنکھوں سے بہہ نکلا تھا_ وہ عجیب پاگلوں کی طرح بول رہی تھی_"

یہ کیا کر رہی ہو علیزے_" ضیغم نے اسے پیچھے سے تھام کر روکنا چاہا

تحریم دروازہ کھولو دیکھوں میں اگئی ہوں میرا تم لوگوں کے سوا دنیا میں کوئی نہیں ہے مجھے یوں بے آسرا مت کرو مجھے یوں دنیا میں تنہا مت چھوڑو_"

اس نے ضیغم کو پیچھے دھکیلتے ہوئے جنون دوانگی کی کیفیت میں چیختے ہوئے کہا اور پھر وہی دوزانو گر کر بری طرح رونے لگی_"

ٹیک اٹ ایزی علیزے میں ہوں نا تمہارے ساتھ اس نے روتی ہوئی علیزے کو بازوؤں سے تھام کر اٹھایا_"

کون لگتے ہو تم میرے جب میرے اپنوں نے میری ساتھ چھوڑ دیا تو پھر تم کون ہوتے ہو تم بھی دنیا کی جھوٹی باتوں پر یقین کر لو اور یہاں سے جاؤ مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے اس نے پتیلی

سے اپنی سرخ آنکھوں کو رگڑا_ وہ اس مضبوط رشتے کو بھول ہی گئی تھی جو اس کی مکمل رضامند کے ساتھ ان کے درمیان قائم ہوا تھا_

تمہیں اس وقت ذہنی شاک پہنچا ہے تمہیں ایک ایسے مخلص اور ہمدرد دوست کی ضرورت ہے جس کے کندھے پر تم سر رکھ کر تم اپنے دکھ پر آنسو بہا سکو"_

پلیز علیزے میرے ساتھ چلو وہ بہت نرمی سے کہتا اسے ایک بازو کے حسار میں لے گاڑی تک لایا"_

اور پھر اسے بیٹھا کر ڈور لاک کرنے ک بعد شیر خان سے بولا یہ جو آدمی اندر گیا ہے ایسے بتاؤ کہ اس نے ضیغم یار خان کی بیوی کے بارے میں فضول بکواس کی ہے اور اس کا انجام کیا ہوتا ہے_

یہ کہہ کر سن گلاسز آنکھوں پر چڑھا کر دوسری طرف اکر اپنی سیٹ سنبھالی_ اس کا رخ وائٹ ہاؤس کی طرف تھا علیزے بالکل بے جان خاموش سی ہو کر بیٹھی تھی اسے انداز تھا یہ حادثہ اتنا معمولی نہیں ہے جس کو آسانی سے بھولا جا سکے اس کے دل پر کہرا زخم لگا تھا جیسے بھرنے میں ٹائم تو لگنا ہی تھا"_

اسلام علیکم خان_ "اسے دیکھتے ہی گیٹ پر کھڑے گارڈ نے سلام کیا اور گاڑی انداز آتے ہی گیٹ بند کیا_ گاڑی پورچ میں رکی_ وہ نیچے اترا اور دوسری طرف سے اکر اس کا دروازہ کھولا اور اسے نرمی سے بازو تھام کر باہر اتارا_ اس کے ہر انداز میں اتنی نرمی تھی کہ جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو زرا سی سختی پر ٹوٹ جائے گی "_

وہ تو پہلے ہی خانم بائی کے حادثے کے جھٹکے سے سنبھلی نہیں تھی ماموں جن پر اسے بہت مان و اعتبار تھا کہ کوئی اس کا یقین کرے نہ کرے وہ ضرور کریں گے مگر انہوں نے بیچ منجھدار پر اسے اکیلا چھوڑ ڈالا تھا_ وہ اس شاک سے سنبھل نہیں پائی تھی_ اور ٹوٹ کر بکھری تھی _

تم ٹھیک ہو نا_ ضیغم خان نے اسے شانوں سے تھام کر پر تشویش لہجے میں جھک کر پوچھا تھا مگر علیزے کا دماغ ایک کے بعد ایک حادثات سے بوجھل اور تھکا ہوا تھا اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا_

"علیزے۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

ضیغم دھاڑا تھا پھر اس کے گرتے وجود کو مضبوط ہاتھوں سے سنبھالا تھا اس نے آہستگی اور نرمی سے اس کے کومل وجود کو اٹھایا تھا اور پھر اپنے بیڈ روم میں چلا آیا _"

زوار اور اس کے باقی دوستوں نے تھوڑے سے وقت میں کمرے کو سجوا دیا تھا گلاب کی معطر مہک نے اس بوجھل حواس پر اچھا اثر ڈالا تھا _

اس کے اندر ہلچل سی مچ گئی _ مگر وہ اپنے جذبات سلاتا اسے لے بیڈ کی طرف بڑھا اور نرمی سے جھک کر اسے بیڈ پر لٹا دیا _"

اس وقت اسے صرف اور صرف ذہنی سکون کی ضرورت تھی پھر اس نے ڈاکٹر کو بلایا _

جس نے اسے چیک کرنے کے بعد شدید شاک کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گئیں ہیں _ انہیں ٹینشن سے دور رکھا جائے اور اٹھتے ہی انہیں کھانا کھلائیں میں ٹرپ لگا دیتا ہوں آپ ایک نرس رکھ لیں ان کے لیے انہیں ذہنی سکون کے لیے انجکشن اور ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہو گی _"

ڈاکٹر کے جانے کے بعد ضیغم نے آگے بڑھ کر اس پر کمفرٹر درست کیا اس کی پلکے ابھی تک گیلی ہو رہی تھی _ دراز گھنیری پلکیں جو اپر کو مڑی ہوئی تھی اس کے حسن میں اضافہ کرتی تھیں _"

ضیغم خان کو بہت دکھ ہو رہا تھا علیزے کو غمزدہ دیکھ کر اس کے دل پر بڑے زور کی ضرب پڑی تھی _

وہ اس کے ساتھ اٹیچڈ دوسرے کمرے میں چلا آیا اور کھڑکی میں کھڑے ہو کر سگریٹ سلگائی

" _ میں اپنی محبت سے تمہارے تمام دکھ دور کر ڈالوں گا

جو ناانصافیاں آج تک تمہارے ساتھ ہوئی ہیں _ "میں تمہیں تمہارا جائز حق دلوائیں گا _ اب سے تم اکیلی نہیں ہو تمہارے ہر دکھ غم میں "میں تمہارے ساتھ ہوں _ "ضیغم نے خود سے اعہد کیا تھا _"

****

علیزے کی انکھ کھلی تو اس نے حیران نظروں سے اس اجنبی کمرے کو دیکھا جس کی ازایش اور سجاوٹ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی _

****

www.novelsclubb.com

اس حادثے کی وجہ سے وہ تباہ برباد ہو گئی تھی اس کے اپنے اس سے چھوٹ گئیے ذلت و رسوائی اس کا مقدار بن گئی اور وہ شخص اپنی فتح کا جشن منانا چاہتا تھا_ اس کے دل و دماغ جیسے سلگ اٹھا اس نے وحشت سے گلاب موتیے کی لڑیوں کو نوچ ڈالا بیڈ کی چادر پر بکھری گلاب کی پتیوں کو _ چادر سمیت کارپٹ پر پھنک دی

"_ اس کا وجود غم غصّے سے کانپ رہا تھا

ماموں نے چھوڑ دیا مما مجھے چھوڑ کر جلی گئی تو اتنا سب کچھ ہونے کے بعد میں کیوں زندہ بچ گئی_ مار جانا چاہیے تھا مجھے_ میں زندہ نہیں رہنا چاہتی_ "اپنی وہ بیڈ پر لیٹی یہ سب سوچ ہی رہی تھی

"_ جب ایک نرس اس کے روم میں آئی

www.novelsclubb.com

ہیلو! "آپ کی دوائی کا ٹائم ہو گیا ہے_ نرس کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا_ نرس بیڈ کے _پاس حیران پریشان اس کی دوائیاں لے کر کھڑی تھی

"_ علیزے کی نیلی آنکھوں میں سرخی کے ساتھ وحشتیں بھلیں تھی_ زرد چہرے پر پسینہ تھا

"_ آپ کی دوائی کا ٹائم ہو گیا ہے میم

نہیں چاہتے مجھے دوائی نہیں چاہتے مجھے زندگی میں زندہ نہیں رہنا چاہتی ہوں_ اس نے بے دردی سے ہاتھ میں لگی ڈرپ نوچ کر پھینک دی_ نرس جو پہلے ہی حیران پریشان کھڑی تھی اس کے ہاتھ سے ٹرے چھین کے سامنے دیوار پر دے ماری_ میں زندہ رہنا نہیں چاہتی نہیں چاہتے مجھے زندگی_ یہی لفظ وہ مسلسل بڑبڑا ہی تھی_ اس نے وحشت سے گلاب موتیے کی لڑیوں کو نوچ ڈالا بیڈ کی چادر پر بکھری گلاب کی پتیوں کو چادر سمیت کارپٹ پر پھینک دی_

اس وقت وہ ہوش و حواس سے بیگانہ تھی نرس نے اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ بھپڑی ہوئی شیرنی بنی ہوئی تھی_ نرس کو اس نے دھکا دیا تھا سائیڈ ٹیبل پر رکھی چیزیں اور دوائیوں کی بوتل وہ زمین پر مار مار کے توڑ رہی تھی_ اس کے منہ سے وہی الفاظ مسلسل نکل رہے تھے پورے بال بکھرے پڑے تھے_

سر میم کو نا جانے کیا ہو گیا ہے جلدی سے آپ ان کے روم میں جائیں_ ضیغم خان لان میں موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا جب نرس کی بوکھلائی گھبرائی صورت اور اس کے لفظوں نے اس کے ارد گرد خطرے کا سائرن بجایا وہ دوڑتا ہوا اس کے کمرے میں آیا اندر قدم رکھتے ہی

www.novelsclubb.com

ضیغم کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا علیزے سامنے فروٹ کاٹنے والی چھری اٹھائے_ شاید کلائی کی نس کاٹنے والی تھی_ دروازے کی آواز سن کر اس کی طرف متوجہ ہوئی_ اس کی نیلی بڑی بڑی آنکھوں میں وحشت تھی دوانگی جنون اس کی آنکھوں میں نظر آرہا تھا_ بکھرے بال زرد چہرہ گالوں پر بہتے آنسوں ضیغم کے آف وائٹ شلوار سوٹ میں اس کا وجود قیامت کی تباہی_ لئے ہوا تھا جو ڈاکٹر کے کہنے پر ملازمہ نے چینج کیا تھا_ ضیغم اس کی حالت دیکھ کر حیران رہ گیا

_ علیزے یہ کیا کر رہی ہو_ ضیغم اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا

میں زندہ نہیں رہنا چاہتی چلے جاؤ یہاں سے تم بھی سب جیسے ہو جیسے میرے باپ نے مجھے دھتکارا ماں مجھے چھوڑ گئی اس دنیا میں اکیلا ماموں مامی تحریم شفا سب نے چھوڑ دیا کیوں اب تو میں

"_ نے ماموں کی بات مان کر شادی کے لیے بھی راضی تھی پھر کیوں کیا میرے ساتھ ایسا

وہ جنونی ہو رہی تھی ضیغم کو اپنے قریب آتے دیکھ کر اس نے تیزی سے کلائی پر چھری چلانی چاہی ٹھیک اسے لمحے ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر موڑا تو چھری نیچے جا گری_ ضیغم نے پیر مار کر

چھری صوفے کے نیچے سرکائی اور اسے سینے میں بھیجا اس سے ذرا بھی غفلت ہو جاتی تو۔۔۔۔یہ سوچ ہی اس کے لیے جان لیوا تھی"_

ششش۔۔۔۔۔بس بس میرا بچہ کچھ نہیں ہوا میں ہوں نا تمہارے ساتھ بڑی پیار سے اس کے بال سنوار رہا تھا اسے ریلیکس کرنے کے لیے مگر وہ تو جیسے ہوش و حواس کی دنیا سے ہی قطع تعلق کر چکی تھی_ زار و قطار روتی ہوئی خود کو اس کی مظبوط گرفت سے چھوڑوانے کی کوشش کر رہی تھی_ اتنے میں نرس انجیکشن لے کر اندر داخل ہوئی کمرے کی بیکھری حالت دیکھ کر علیزے کی طرف بڑی اور انجکشن اس کے بازو میں لگا دیا_

چھوڑ دو مجھے۔۔۔چھوڑ دو۔۔۔میں زندہ رہنا۔۔۔۔۔" باقی کے کے الفاظ پورے کرنے سے پہلے ہی ضیغم کے بازو میں جھول گئی_

اس نے بڑی محبت سے اس کا معصوم اور باکیزہ چہرہ دیکھا وہ کتنا پاگل تھا جو ایسے غلط سمجھ رہا تھا کیوں نہیں سمجھا شادی اس کی مجبوری بھی ہو سکتی ہے_ اس نے تو ہاتھ بھی اٹھایا تھا اس پر اس کی علیزے تو شبنم کے پہلے قطرے کی طرف صاف شفاف اور پاکیزہ ہے"_

****

جب اس کی آنکھ کھولی تو اس نے خود کو ایک پر آسائش کمرے میں پایا تھا شاید سب سے پہلے اسی کمرے میں لائی گئی تھی اس وقت تو اسے کچھ ہوش نہیں تھا بس ماموں سے ملنے کی جلدی تھی "_

بی بی کھانا کھالیں ایک پٹھانی عورت اس کے لیے کھانا لیے کر آئی تو اس نے کھانے سے انکار کر دیا _

کچھ دیر بعد ضیغم خان کمرے میں آیا _

تم نے کھانا نہیں کھایا علیزے _

کیوں لائے ہو تم مجھے یہاں میں یہاں رہنا نہیں چاہتی مجھے جانا ہے یہاں سے _"اس نے سرد لفظوں میں نفرت بھرے انداز میں کہا اس کی ایک ہی ضد تھی جب کے اب تو کوئی ٹھکانہ بھی نہیں تھا اس کا "_

اب تم میری عزت ہو تو میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑ سکتا نہ جانے کی اجازت دے سکتا ہوں "_

ہنہ۔۔۔۔۔۔۔عزت ہو اور کتنے دن اس عزت کو سنبھالو گے جلد ہی اس عزت سے بیزار گی و کوفت آئے گی تمہیں_ اپنوں کی خاطر اس عزت کو دو بول کہہ کر بے عزت کرو گے تب یہ عزت اور اپنے الفاظ شاید تمہیں یاد بھی نہ ہوں اس لیے بہتر ہے ابھی سے کوئی فیصلہ کر لو_ _ چھوڑ دو مجھے_ وہ سفاکی سے بولی اس کی زبان سے جیسے زہر اگل رہا تھا

وہ بھی کیا کرتی وہ ماضی ایک بار پھر دھورانا نہیں چاہتی تھی_ جو اس کی مان کے ساتھ ہوا وہی تو اس کے ساتھ ہوا ہے بس فرق صرف اتنا ہے وہ راضی تھی اور اس کے ساتھ زبردستی ہوئی ہے_ "وہ بھی ایک امیر زادے کی خواہش اور نام نہاد محبت تھی اور اب اس شخص کا بھی کچھ یہ ہی داوا ہے_ "

تم سب کو ایک جیسا کیوں سمجھتی ہو مجھ پر یقین کرو میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا_ وہ اس کو شانوں سے تھامتے ہوئے پر یقین لہجے میں مضبوطی سے بولا_ "

کیا یقین کرو میرا تو اپنوں نے ہی یقین اعتبار پر سے بھروسہ اٹھا دیا ہے_ میرا تو کوئی بھی نہیں_ اس کی آواز بھیگنے لگی_ "

_تم ایسا کیوں کہتی ہو میں ہوں نا تمہارا_اس نے علیزے کو اپنے قریب کیا

نہیں چاہتے مجھے تمہارا عارضی سہارا_وہ اسے خود سے دور دھکیلتے ہوئے بیچھے ہوئی_ضیغم خان

"_کو اس کا یوں پیچھے کرنا برا تو بہت لگا مگر برداشت کر گیا

_اچھا غصہ مت کرو جانم میں آفس جا رہا ہوں تم اتنے میں ناشتہ کر لو باقی باتیں بعد میں ہوں گی

اس کا آہستگی سے سر تھپ تھپا کر بولا اس کی ذہنی کیفیت کو سمجھتے ہوئے نرمی سے بولا ڈاکٹر کے

_کہنے کے مطابق کسی بھی طرح کا ڈپریشن اس کا نروس بریک ڈاؤن کر سکتا تھا

"_ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی میں یہاں رہنا نہیں چاہتی_وہ تلخی سے بولی

"_اور افسوس میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا

پہلے تم میری محبت تھی مگر اب میری عزت بھی ہو وہ سرد مہری سے بولا_وہ اس علیزے سے

"_کس قدر مختلف لگ رہی تھی جو اسے خانم بائی کی کوئی پر نظر آئی تھی

کتنے دن اس عزت کو اس سرائے کا مہمان بناو گے_ایک سال دو سال یا پھر چند مہینے_ نفرت _سے بولی

شٹ اپ آئی سے شٹ اپ۔۔۔۔۔"وہ سختی سے اس کے شانوں کو پکڑ کر دھاڑا تھا_پھر جھنجھلا تا ہوا مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا_"کوئی بھید نہیں کے اس کا ہاتھ اٹھ جاتا_باہر آ کر اس _" نے دیوار پر دو تین پنچ مار کر اپنا غصہ کم کرنا چاہا

ضیغم کے جانے کے پانچ منٹ بعد ہی ایک پندرہ سولہ سالہ لڑکی خوبصورت لڑکی کمرے میں _" آگئی

بی بی صاحب آپ ناشتہ کر لیں صاحب ہم کو بولا آپ کا خیال رکھیں_وہ لڑکی پٹھانی تھی اور اس _" ہی لب و لہجے میں بات کر رہی تھی

مجھے ناشتے کی ضرورت نہیں ہے سب سے پہلے مجھے شاور لینا ہے_اس نے اپنے اندر سے اٹھتی اسمیل پر کہا اور مڑ کر وارڈروب کی طرف بڑھ گئی پریس شدہ کپڑے ترتیب سے ہینگر میں سیٹ تھے_اس نے پرسوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے براؤن شلوار سوٹ نکالا جس کے ساتھ بلیک

خوبصورت سا ویسٹ کوٹ تھا اس نے کوٹ چھوڑ کر سوٹ نکالا ضیغم کا سوٹ اس پر بے شک اس پر بے حد ڈھیلا اور بڑا رہتا مگر اسے یہ پہنا مجبوری تھی اس لیے کہ اس کی نفاست پسند طبیعت پر یہ لباس گراں گزار رہا تھا جو دو دن پرانہ ہو چکا تھا_ وہ نہا کر فریش ہوئی تو وہی ملازمہ لڑکی ناشتہ لے آئی_

بی بی آپ ناشتہ کر لو ورنہ خان ہم سے ناراض ہو گا_ اس کی ڈری سہمی صورت پر وہ نرمی سے بولی_

کیا نام ہے تمہارا_ "اس کے پوچھنے پر وہ وہیں پھیل کر بیٹھ گئی_

جی گل جانہ نام ہے امارا_ یہاں ہم اپنے بابا کے ساتھ ملازمت کرتا_ وہاں گاؤں میں امارا اماں ہے چھوٹی بہن اے_"

فکر مت کرو گل جانہ وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے_"

مگر بی بی انہوں نے پوچھا تو خان غصّے کا بیت تیز ہے بی بی صاحب۔۔۔۔۔ وہ ہنوز فکر مند تھی_"

کچھ نہیں ہوتا میرے لیے بس چائے بنا دو اتنی خوش قسمت کہاں ہوں جو اتنی جلدی مر سکوں

"_ وہ زہر خند لہجے میں بولی

"_ آپ اس سوٹ میں بہت خوبصورت دیکھتا ہے_ اس نے بے اختیار اس کی تعریف کی

اس کمبخت خوبصورتی نے یہاں پہنچایا ہے کم صورت اور بد صورت لوگوں کو کوئی پوچھتا بھی

"_ نہیں اور نہ ہی ان سے کسی کو محبت ہوتی ہے شاید اس لئے کسی گنتی میں نہیں ہوتے

"_ وہ تلخی سے مسلسل مفتی انداز میں سوچ رہی تھی

اس پہلو پر غور نہیں کر رہی تھی ہمیشہ انسان خوبصورتی کو سراہتا اور پسند کرتا آیا ہے مگر محبت خوبصورتی کو دیکھ کر نہیں ہوتی کبھی کبھی انسان ایسے چہروں سے بھی محبت کر بیٹھتا ہے جو اس

"_ کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوتے

مگر بات پھر اس محبت اس لطیف جزبے کی ہے کہ یہ بے اختیار جزبہ ایسا ہے کہ انسان کا دل کسی کے اگے بھی ہار سکتا ہے اس کے لیے حسین ہونا ضروری تو نہیں ہوتا_ اور ضیغم خان بھی تو اس

"_ کے آنکھوں کے درد میں ڈوب گیا تھا اسے ایسا جگڑا کے وہ اپنے آپ کو ہی بھول گیا

آپ خان کا کون ہوتا ہے بی بی گل جانہ کی آواز اسے سوچوں سے کھینچ لائی تھی

میں؟"اس کے اندر جیسے جزبات شور مچانے لگے_ تین دن پہلے سب اس کے تھے_ یہ دنیا اس کے لوگ پھر ماموں مامی تحریم شفا مگر اب وہ کسی کی نہیں رہی تھی_ صرف مسز ضیغم یار خان رہ گئی تھی_ ان تین دنوں میں وہ بوج اور الزام بن گئی تھی_ اس بوج و الزام کو اپنا نام دیا تھا کتنا عظیم شخص تھا وہ۔۔۔۔۔

_ہا_"اس کے اندر تلخی سی پھیلنے لگی_ دل جیسے سلگنے جلنے لگا تھا

میں بھی دیکھتی ہوں ضیغم خان تم اس بوج کو کتنے دن اپنے گلے کا ہار بنا کر رکھتے ہو_ جب دنیا کی تلخ حقیقت اور سچائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ساری محبت دھری رہ جاتی ہے_ تم بھی جلد اکتا جاؤ گے اور میں اس دن کا شدت سے انتظار کروں گی جب تم اس الزام بوج سے دامن چھوڑوانا چاہو گے اور محبت کی باتیں تمہیں بودے اور فضول لگیں گے_

اس کی سلگتی نظریں کپ سے اٹھتی بھاپ پر جمی تھیں اور اس کی پراسرار خاموشی اور سپاٹ تاثرات پر گل جانہ بھی اسے کچھ بھی کہے بغیر باہر چلی گئی_

****

کل سے عرشیہ اداس تھی نا ٹھیک سے کھا رہی تھی نا کسی سے بات کر رہی تھی بس اپنے کمرے میں بند تھی _

علیزے کو اپنے تور پر آریان نے ڈھونڈنا چاہا تو زوار بھائی نے منا کر دیا اور اسے ضیغم سے علیزے کے نکاح کے بارے میں بتا دیا اور عرشیہ کو ابھی بتانے سے منا کر دیا "_

آج جب ضیغم کی کال آئی اور اس نے کہا کے عرشیہ کو کل علیزے سے ملوانے کے لئے لے کر اجائے تو آریان رات کے کھانے کے بعد اسے یہ خوشخبری سنانے اور اسے منانے کے لیے اس کے کمرے میں ایا "_

عرشی۔۔۔۔۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا اور بیڈ پر کوئی نہیں تھا "_

عرشی کہاں ہو تم_ "آریان روم میں اکر ادھر ادھر اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگا باتھ روم کی بھی لائیٹ آف تھی_ "ابھی وہ ہاتھ بڑا کر لائیٹ آن کرتا جب ہی ایک تکیہ اڑتا ہوا آیا اور اس کے منہ پر لگا "_

www.novelsclubb.com

اف۔۔۔۔۔اریان ہڑ بڑا گیا اس نے جلدی سے لئیٹ کے بٹن پر ہاتھ مارا پورا کمرا روشن ہو گیا_ "عرشیہ بیڈ کے نیچے بیٹھی تھی آریان کو دیکھتے ہی ہاتھ میں پکڑا ہوا تکیہ اسے وہیں سے پھینک کر مارا_ "جس کی اس بیچارے کو کوئی خبر نہیں تھی

اور لائیٹس آن ہونے کے ساتھ ہی دھڑ دھڑ ایک کے بعد ایک تکیہ کشن اس پر اکر پر سنے لگے

"_

"_ عرشی۔۔۔ عرشی۔۔۔۔یار کیا کر رہی ہو میری بات تو سنو

"_ کیوں آئے ہو یہاں پر نکلو میرے کمرے سے مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی ہے

_ اب اس کے پاس اکر اسے دھکے دینے لگی

"_ ارے میری ماں میری بات تو سنو

"_ مجھے کچھ نہیں سننا کیسے اس دن رو عب دیکھا رہے تھے کیا میری غلطی تھی

آریان نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کے اس کی کمر سے لگائے اور ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو پکڑا تھا"_

"_ اچھا اب بات سن لو تمہارے لیے خوش خبری ہے

جلدی بھوٹو منہ سے_ "وہ خود کو اس کی گرفت سے چھوڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی

"_

"_ علیزے کا پتا چل گیا ہے_ "آریان نے اسے اسی طرح پکڑے بتایا

کیا۔۔۔۔۔کہا کپ کیسے وہ ابھی کہاں ہے_ "ایک ہی سانس میں اس نے سارے سوال پوچھے

"_ اب تو آریان سے خود کو چھوڑوانا ہی بھول گئی تھی

"_ تم سنو گی تو بتاؤں گا نا

"_ہاں ہاں۔۔۔میں سن رہی ہوں

"_ چلو آؤ آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں_ "وہ اسے ساتھ لے بیڈ پر آ کر بیٹھا

"_ اب جلدی بتا بھی دو کیا قیامت کا انتظار کر رہے ہو_ آریان کو چپ دیکھ کر وہ بھڑک گئی اچھا مجھے کیا ملے گا پھر_ "وہ آرام سے پیر لٹکا کے بیڈ پر لیٹا اور دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیے "_

ٹھیک ہے لیلے نا تم جو چاہیے_ اس وقت اسے کچھ ہوش نہیں تھا علیزے کے بارے میں سن کر اس کے سامنے بیٹھے اس کی منا تیں کر رہی تھی "_

اور آریان اس کا بھرپور فائدہ اٹھا رہا تھا "_

تو سنو پھر علیزے ضیغم بھائی کے پاس ہے کوئی ٹریجڈ ہو گئی تھی علیزے کے ساتھ جس سے ضیغم بھائی نے اسے بچایا_ اب وہ ان کے نکاح میں اور آرام سے ان کے گھر میں ہے_ "اور انہوں نے کہا ہے میں تمہیں کل علیزے سے ملوانے لے کر جاؤں "_

آریان۔۔۔۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو_ "عرشیہ نے اس کے شرٹ کا کالر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجوڑ دیا_ "وہ یہ سن کر خوشی سے پاگل ہونے لگی تھی اس کی دوست مل گئی اور شادی بھی اس کے پیارے بھائی سے ہو گئی "_

ہاں سچ_"آریان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود پر گرا لیا_ مگر اسے ہوش کہاں تھا

"_

"_ اچھا پھر ابھی علیزے سے ملنے چلتے ہیں نا

نہیں ابھی نہیں اس کی کچھ تبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے آرام کر رہی ہے اور پھر ٹائم بھی زیادہ

"_ ہو گیا ہے

"_ تمہیں کیسے پتا چلا علیزے کا

_ زوار بھائی نے بتایا تھا_"آریان نے اس کی بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کیا

اس کا چہرا خوشی سے گلاب کی طرح کھل گیا تھا اور اسے دیکھ کر آریان کا دل_"وہ تو یہ بھی

"_ بھول گئی کے اس سے ناراض تھی

"_ چلو اب مجھے میرا انعام دو اتنی بڑی خوشخبری سنائی ہے

او۔۔۔چلو چائے بنا کر پلاتی ہوں تمہیں کیا یاد کرو گے_"عرشیہ اٹھنے لگی جب آریان نے واپس اس کو خود پر گرا لیا اور کروٹ بدل کر اس کو بیڈ پر لیٹایا اور خود اس پر جھکا_"

یہ سب ایک سیکنڈ میں ہوا_"عرشیہ کی سانس تیز ہو گی اور چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا اس نے نظریں جھکا لیں_"

مجھے چائے کی نہیں چاہ کی ضرورت ہے_"آریان نے خمار بھرے لہجے میں کہا اس کی گرم سانسیں عرشیہ کا چہرہ جھلسائے دے رہی تھی_"

ار۔۔۔۔آریان ج جانے دد_"عرشیہ نے بڑی مشکل سے کہنا چاہا_"جب ہی آریان نے اس کے ہونٹوں پر انگی رکھ دی_"

شششش۔۔۔۔اس وقت بس محسوس کرو عرشی میرے پیار میری محبت کو_"

اس نے عرشیہ کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی پھر باری باری دونوں آنکھوں پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیے_

عرشیہ نے اپنی آنکھیں بند کر لی دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی_ا

سے تو یاد ہی نہیں تھا کہ وہ اس شخص کے نکاح میں ہے ہر وقت لڑنا الگ بات ہے مگر اس وقت عرشیہ کی جان حلق میں آئی ہوئی تھی _"

اور آریان کو تو کوئی ہوش ہی نہیں تھا وہ اس کے ایک ایک نقوش کو بڑی محبت سے چھو رہا تھا _"

****

اسے شام میں جانا تو وائٹ ہاؤس ہی تھا مگر ضروری میٹنگ اور آفس کے کام کی وجہ سے وہ رات تک مصروف رہا _"

رات کو وہ وائٹ ہاؤس آنے کے بجائے اپنے دوسرے بنگلہ پر آگیا جہاں گاؤں سے لوگ آکر روکتے تھے _

اس کا دل بہت بے چین تھا ایک پل کے لیے بھی سکون میں نہیں آرہا تھا شاید صبح سے علیزے کو نہیں دیکھا اس لیے _ فون پر ہی اس نے گل جانہ کو علیزے کے لیے ہدایت دے دی تھی _

جب کے دوسری طرف گل جانہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ اس کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھا کر علیزے نے اس کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دی اس نے اپنے خودسری اور ضد میں کھانا بھی نہیں کھایا تھا_ اور اس مستقبل بھوک ٹینشن ڈپریشن کی وجہ سے شام سے تیز بخار میں مبتلا تھی_ اور اب تو کمزوری سے اس کی آنکھیں بھی نہیں کھول رہی تھی_ وہ مکمل بے ہوش تھی_

روتی ہوئی گل جانہ یوسف کے پاس چلی آئی۔ بابا تم کچھ کرو خان کو فون کر کے بتاؤ بی بی کی حالت بہت خراب ہے اگر بی بی کو کچھ ہو گیا تو خان ام کو جان سے مار دے گا_

اس کا خوف اور رونا دیکھ کر یوسف خان جو گارڈ کے فرائض انجام دیتا تھا وہ بھی گھبرا گیا اس نے ضیر گل سے خان کا نمبر لے کر انہیں فون کیا تو وہ اس کی اطلاع پر وہ دھاڑا تھا_"

کیا کہہ رہے ہو یوسف خان اور تم۔۔۔۔۔۔ تم مجھے اب اطلاع دے رہے ہو وہ غصّے و جھنجلاہٹ میں اس پر چیخ اٹھا_ "جب ہی اس کا دل اتنا بے چین تھا_ نا جانے کیا حالت ہو گئی علیزے کی_"

فوری طور پر اس نے اپنے فیملی ڈاکٹر کو فون کر کے وائٹ ہاؤس پہنچنے کی تاکید کی اور پھر خود بھی بھاگتے ہوئے نیچے آ کر گاڑی نکالی اور تیزی سے وہاں سے نکلاتا چلا گیا_ اس وقت رات کے دو بج رہے تھے اور نا اسے اپنی جان کی پروا تھی تا دو شمنوں کا ڈر اس کی گاڑی فل اسپیڈ سے وائٹ ہاؤس کی طرف بڑھ رہی تھی_ سنسان روٹ کی وجہ سے وہ جلد ہی وائٹ ہاؤس پہنچ چکا تھا آدھے گھنٹے کا راستہ اس نے پندرہ منٹ میں تے کیا تھا_ پیچھے اس کے گارڈ کی گاڑی بھی رو کی شیر خان ایک پل کے لیے بھی اپنے خان سے غافل نہیں ہوتا تھا_"

ڈاکٹر گردیزی اب تک نہیں آئے تھے_ اس نے کمرے میں اکر بے ہوش پڑی علیزے کو دیکھا جس کا چہرہ بخار کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا_"

اس نے نرمی سے اس کا چہرہ چھوا تو تشویش اور پریشانی سے اسے جھنجھوڑ دیا_"

علیزے۔۔۔۔۔علیزے تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا_ تم یوں آسانی سے میری زندگی سے نہیں نکل سکتیں_ وہ پاگل بنا اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کے بازوؤں میں بے جان سے پڑی تھی جسے دیکھ کر ضیغم کی اپنی جان نکل رہی تھی_"

تبھی دروازے پر دستک ہوئی تو وہ ہوش میں اکر لب بھنیچے دروازے کی طرف بڑھا_ڈاکٹر گردیزی اچکے ہیں_ملازم انہی ہی اطلاع دینے آیا تھا_

ڈاکٹر نے علیزے کو چیک کر کے فوری طور پر دوا انجکشن لگائے اور ڈرپ بھی کمزوری کی وجہ سے لگائی جسے ختم ہونے پر چینج کرنا ضروری تھا_

جس کی زمیداری ضیغم خان نے خود لی تھی اب بالکل بھی کسی پر بھروسہ نہیں کرنے والا تھا وہ علیزے کے معاملے میں"_

اور تین گھنٹے کے بعد ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اسے دوائی بھی دینی تھی_اس لے ضیغم خان کا اب سونے کا ارادہ نہیں تھا_اس نے ڈاکٹر کے جاتے ہی گل جانہ کی خبر لی_

صاحب ہم کیا کرتا بی بی ہمارا بات سنتا ہی نہیں تھا_ہم کو معاف کر دو اس کے غصّے کے خوف سے وہ لرز رہی تھی_اس کے آنسو تواتر کے ساتھ گالوں پر بہہ رہے تھے"_

اس گھر کو ایک ذمے دار ملازمین کی ضرورت ہے تمہاری طرف غیر ذمے دار کی نہیں_"یوسف خان اسے کل ہی گاؤں چھوڑ آؤ اور گل زری کو لے انا_

_ اس نے سختی کے ساتھ آرڈر سنائے اور کمرے بڑھ گیا

ایک گھنٹے کے بعد ہی علیزے کے چہرے پر پسینہ آنے لگا_ ضیغم نے جھک کر اس کے چہرے کو ٹیشو سے صاف کیا اور کمفرٹر اس پر ٹھیک کرتے اس کا ہاتھ ایک لمحے کو روک گیا_ اس کے سوٹ میں اس کا دلکش سوگوار حسن مزید نکھر گیا تھا _"

ضیغم کو جہاں اسے اپنا سوٹ پہنے دیکھ خوشی ہوئی وہاں اپنی کوتاہی کا بھی شدت سے احساس ہوا_ اسے تو یہ یاد ہی نہیں تھا کہ علیزے کو وائٹ ہاؤس آنے کے بعد اپنی ضرورت کی ہر چیز کی ضرورت ہے _

ضیغم نے کل ہی جا کر اس کام کو انجام دینے کا سوچا اور پھر وہی اس کے پاس بیڈ پر نیم دراز ہو کر اسے دیکھنے لگا_ اور پھر اس کا ہاتھ نرمی سے اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامتے ہوئے سرگوشی کی کیفیت میں اس کے غافل وجود سے بولا _"

تمہیں میری خاطر جینا ہے_ لوٹنا ہے زندگی کی طرف_ میرا یقین کرو علیزے میں تم سے سچی اور حقیقی محبت کرتا ہوں کاش تمہیں اس بات کا اندازہ ہو سکتا _

آزردگی کی کیفیت میں اس نے علیزے کے مخروطی ہاتھ کو ہونٹوں سے لگایا تھا اس کے بعد جزبات کا ایک طوفان اٹھا تھا ضیغم بے قراری سے اس کے چہرے پر محبت کی بارش کرنے لگا پھر اس کی گردن میں منہ چھپا لیا کتنی دیر اس کی خوشبو کو خود میں اُترتا رہا اور پھر اسے ہوش آیا کہ علیزے کی ڈرپ ختم ہونے والی ہے _

اور پھر ڈرپ کے ختم ہوتے ہی اس نے ٹائم کے مطابق اسے دوائی دی اور پھر جب وہ تھک کر اس کے برابر لیٹا تو صبح کے چھ بج رہے تھے_ اس نے علیزے کو اپنے حصار میں لیا اور تمام لائٹیں آف کر کے سائیڈ چھوٹے لیمپ روشن کئے جس سے روم میں خوابناک اجالا پھیل گیا_ جلد ہی اس کی آنکھوں میں نیند اترنے لگی_ "پر سکون ہو کر اس کے سر پر تھوڑی رکھ کر سو گیا"_

****

www.novelsclubb.com

اس کے آنکھ کھلی تو ضیغم اس کے ہونٹوں سے گلاس لگا رہا تھا_ اس نے دو گھونٹ پی کر بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا محسوس کرنا چاہا تھا مگر کمزوری و نقاہٹ کی وجہ سے اسے نیند آگئی تھی_

_ پھر اس نے خود کو کسی کی مضبوط گرفت میں محسوس کیا تھا

جب اس کی دوبارا آنکھ کھلی تو روشنی ہو چکی تھی_ رات جیسا اندھیرا نہیں تھا_ اسے خود پر کسی بھاری وزن محسوس ہوا اس نے تھوڑا سا اٹھ کر دائیں طرف دیکھا تو بے خبر سوئے ضیغم کو کا ہاتھ

"_ اس کے اپر تھا وہ غصہ کرنا چاہتی تھی مگر اس کی آنکھیں چند لمحے کے لیے سخت ہو گی

مردانہ وجاہت کو مکمل شاہکار نا جانے کتنے دلوں کی دھڑکن تھا کاہی کلر کے شلوار سوٹ میں

"_ وائٹ شال دائیں کندھے پر اپنے مخصوص انداز میں لپٹی ہوئی تھی

_ علیزے کی فکر میں وہ چینج کرنا بھی بھول گیا

ضیغم کی خوبصورت گہری آنکھوں نا جانے کون سا حسین خواب دیکھ رہی تھی کھڑی مغرور ناک

"_ جس کے آگے وہ کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا

مگر اس کے آگے نا جانے کیوں ہار گیا تھا_ اسے ایک لمحے کو حیرت ہوئی ایسی کیا خوبی تھی اس میں جو وہ اس کے پیچھے یوں پاگل ہوا پھر رہا تھا_

گھنی مونچھوں کے نیچے ہونٹ جو کسرت سے سگریٹ پینے کی وجہ سے لائٹ براؤن ہو گئے تھے_ اس کے کھلے گریبان سے گولڈ کی چین جھانک رہی تھی"_

وہ تھک کر پھر لیٹ گئی_ علیزے کی آنکھیں ایک بار پر اس کے چہرے کی طرف اٹھی تھی_

ضیغم خان کے بال اس کے ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے_

نا جانے کیوں اس کا دل چاہا وہ اسے ہوں ہی سوتا ہوا دیکھتی رہے مگر اس نے اپنے اندر کی آواز کو دباڈالا اور سختی کے ساتھ آنکھیں بند کر لی_

میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اور یہ سامنے بیٹھا شخص بھی محض سراب کے سوا کچھ نہیں ہے اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہوئے نیند کی وادیوں میں اتر گئی_

اور جب دوبارا اس کی انکھ کھلی تو ضیغم شاور لے کر بالکل تیار تھا_ وائٹ کلف لگے سوٹ میں اس کی وجاہت اور بڑھ گئی تھی_

گڈ مارننگ_"اب تمہیں بخار نہیں ہے_ضیغم نے جھک کر اس کا ماتھا چیک کرتے کہا_تو وہ اٹھنے لگی جس پر ضیغم نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے سہارا دے کر اسے بٹھانا چاہا تو_اس کے سہارے اور چھونے کے احساس سے جلدی سے اٹھنے کی کوشش میں اٹھی تو کمزوری و نقاہت کے باعث ایک لمحے کو اس کا سر چکرا گیا_اس کا ضیغم کے شانے سے سر جا لگا_

تم ٹھیک ہو نا؟"اس نے نرمی سے اس کا گال تھپتھپایا_علیزے کا چہرہ زرد ہو رہا تھا_آنکھوں کے گرد گہرے حلقے پڑ چکے تھے_محض چند دنوں میں اس کی ساری توانائی و طاقت کو حالات نے نچوڑ ڈالا تھا"_

ہاں۔۔۔۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں_وہ بمشکل لرزتی آواز میں بولی_اس کی جھجھک محسوس کر کے ضیغم نے زرگل کو انٹر کام پر بلایا جو صبح ہی گاؤں سے آئی تھی_

زرگل بی بی کو فریش ہونے میں مدد کرو اور پھر ناشتہ لے کر آؤ آج یہ میرے سامنے کریں گی_اس کے حکم پر علیزے کی نظر اس پر اٹھی مگر وہ بے نیاز بنا کمرے سے باہر آ گیا_

"_اس نے علیزے کی بہت ہٹ دھرمی برداشت کر لی تھی اب اپنی کرنا چاہتا تھا

زرگل نے اسے سہارا دینا چاہا تو اس نے انکار کر دیا درپ کی وجہ سے اس کی کمزوری دور ہو گئی تھی_ وہ آہستہ آہستہ چلتی واشروم میں گئی پھر منہ ہاتھ دھو کر واپس آئی تو زرگل ناشتہ کی ٹرالی سمیت اس کی منتظر تھی وہ خاموشی سے اکر صوفے پر بیٹھ گئی_"

ضیغم کے آتے ہی زرگل کمرے سے باہر نکل گئی_ علیزے کو یونہی سخت بیٹھے دیکھ کر اس نے جوس کا گلاس اس کے سامنے رکھا اور ٹوس پر جیم لگانے لگا_"

میں یہ نہیں کھاؤں گی اس لیے آپ پلیز۔۔۔زحمت مت کریں_"اس نے روک روک کر سرد مہری سے کہا_"

اگر اب بھی نہیں کھاؤ گی تو مر جاؤ گی_"وہ چھری پٹخ کر اس کی بے معنی ضد پر عاجز آ گیا تھا_" مجھے زندہ رہ کر کرنا بھی کیا ہے مجھے جیسے گند اور الزام لگے لوگوں کی جگہ قبر ہی ہوتی ہے_ اس کا مایوس لہجہ ضیغم کو غمزدہ کر گیا_"

تم کوئی الزام یا گند نہیں ہو تم باکیزہ معصوم ہو اور تمہاری سچائی اور پاکیزگی کا گواہ میں خود ہوں تمہارا اپنا اگر تم سمجھو تو_"ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بڑی محبت سے کہا_"

جو اپنے تھے انہوں نے میرا اعتبار نہیں کیا تو میں کس طرح تمہارا اعتبار کر لوں_ میں نے تو زیادہ خواہش کی بھی نہیں_ ایک ذرا سی خواہش و خواب تھا_ عزت سے جینے کا_ وہ بھی چھن گیا مجھ سے_ میں کس طرح تمہارا اعتبار کروں_ مجھ سے تو مان محبت ہی چھین لی گئیں_ وہ دونوں ہاتھوں میں چہرا چھپا کر پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی_

ضیغم اداس اور بے بس نظروں سے اسے دیکھنے لگا_ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اس لڑکی کے آگے ہار رہا ہو_ وہ لمحہ بہ لمحہ اپنے سے دور ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور اس کے دور جانے سے اس کی شدت میں اضافہ روز بروز ہو رہا تھا_ وہ اسے کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا_ "اگر اسے کچھ ہوتا تو دوسری سانس اس کی بھی نہیں اتی ایسی جنونی محبت ہو گئی تھی ضیغم یار خان کو علیزے تیور علی سے_"

ایسے نہیں کہو علیزے میں تمہیں اعتبار دوں گا جو ٹوٹ گیا ہے ہر وہ چیز جو تمہاری خواہش تھی_ صرف ایک بار میرا یقین کر و اب پلیز ناشتہ کر لو_" وہ بے بس لہجے میں نرمی سے بولا کیا کر سکتا تھا وہ بھی_

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں کرنا ناشتہ_ وہ آنسو پونچھتے ہوئے کسی ناراض بچے کی طرح ضد سے بولی اور اٹھ کھڑی ہوئی_"

تمہاری زندگی اتنی بے معنی نہیں ہے جو تم لوگوں کے پیچھے جو تمہیں چھوڑ گئے ہیں برباد کر ڈالو_ اور میں کھڑا بیوقوفوں کی طرح تماشا دیکھتا رہوں_"

تمہیں کسی کے لیے نہیں صرف میرے لیے جینا ہے اب ناشتہ کرتی ہو یا میں زبردستی تمہیں کھلاؤں_"

ضیغم نے بڑے استحقاق بھرے انداز میں اسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب گراتے ہوئے کہا_ وہ لمحے بھر کو اس درجہ قربت پر ہراساں ہو گئی_ اس کی گرم سانسیں علیزے کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی_

وہ تو اس رشتے کو بھلائے ہی بیٹھی تھی جو ہاں کرتے ہی اس کے نام کے ساتھ جوڑا گیا تھا وہ اس کے وجود کا مالک بن گیا تھا_"

علیزے جیسے تڑپ کر اس کی گرفت سے نکلی تھی_ لمحے بھر کو اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھایا"کمزوری کے باعث مگر اس نے محسوس نہیں ہونے دیا اور کمزور لہجے میں صوفے پر اسے تھوڑا دور ہو کر روخ موڑے موڑے ہی بولی"_

میں۔۔۔۔۔میں ناشتہ کر لو۔گی_ آپ۔۔۔آپ جائیں یہاں سے_

اس کے گریز کو محسوس کر کے ضیغم جیسے زیر لب مسکرا دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا_ تاکے وہ آرام سے ناشتہ کرے وہ ابھی اسے کسی طرح کی کوئی ٹینشن نہیں دینا چاہتا تھا"_

ناشتہ تو وہ اپنے وقت پر کر ہی چکا تھا اس کا تو بس کھلانا تھا_ اب اس کے راضی ہونے پر وہ باہر آگیا"_

اس کا ارادہ آفس کے کچھ کام نمٹانے کے بعد علیزے کے لیے شاپنگ کرنے کا تھا_ اس نے کھڑی میں ٹائم دیکھا دن کے ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے آفس کو وہ تین چار دن سے بالکل بھی ٹائم نہیں دے سکا تھا_ وہ زرگل کو علیزے کے پاس بھیجتا خود پورچ میں میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھا تھا"_

www.novelsclubb.com

****

دونوں دوستوں اک دوسرے سے گلے لگ کر خوب رونئں تھی پھر عرشیہ نے ہی اس کی تبیعت کے خیال سے خود کو سنبھال علیزے تو اس حادثے کے بعد ٹوٹ گئی تھی خود کو کمزور اور بے بس محسوس کر رہی تھی بات بات پر رونا آرہا تھا اسے _"

یہ سب ہوا کیسے کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ تم ضیغم بھائی کو کہاں ملی _"عرشیہ کے پوچھنے پر اس نے سب اسے بتا دیا _"

او۔۔۔مائی گاڈ؟"اتنا سب تمہارے ساتھ ہو گیا اور تمہارے ماموں اور ان کی فیملی نے تمہیں ڈھونڈنے کے بجائے خود ہی غائب ہو گئے _"عرشیہ کا مارے غصّے کے برا حال تھا نصرت بیگم نے کیا کیا فضول نہیں بولا تھا اس کے بارے میں _"

چھوڑو تم میری قسمت ہی خراب ہے تو کوئی کیا کر سکتا ہے _علیزے نے مایوسی سے کہا وہ زندگی سے بلکل ہی ناامید ہو گئی تھی _"

اس ہی وقت زرگل چائے لے کر آگئی_"بی بی صاحب" خان نے کہا تھا کہ آپ کو باہر لان میں لے جاؤں جب عرشیہ بی بی آئیں_"عرشی کو وہ جانتی تھی زوار کے ساتھ وہ فارم ہاؤس آتی رہتی تھی اور زرگل پہلے وہی ہوتی تھی جب ضیغم وہاں ہوتا تھا_"

تم چلو ہم لوگ آتے ہیں_علیزے اسے انکار کرنے ہی والی تھی جب عرشیہ بول اٹھی_"

چائے پی کر وہ لوگ باہر آکر جھولے پر بیٹھی علیزے کو یہاں آکر بہت بہتر محسوس ہو رہا تھا لان کسی پرستان کی طرح تھا ہر طرح کے نایاب پھول تھے چھوٹی سی مصنوعی جھیل بنائی گئی تھی_جس میں وائٹ بطخ تیر رہی تھی_پورے لان میں وائٹ ہی ٹائلز لگائے گئے تھے جو کسی کانچ کے پیس کی طرح چمک تے تھے_اونچے اونچے درخت_بارکنگ کے بعد لان میں آنے کے لیے بیچ میں چار پانچ سیڑھیاں بنائی گئیں تھی_

یہ گھر آبادی سے دور بنایا گیا تھا اس پاس جنگل ہی جنگل تھا اس لیے یہاں پر قدرتی خوبصورتی زیادہ تھی_"

عرشیہ کو آریان لینے آیا تو وہ اس سے مل کر باہر آگئی_"

تمہارا کیا رہنے کا ارادہ تھا_"اس کے گاڑی میں آکر بیٹھتے ہی آریان نے سلگ کر پوچھا_چار گھنٹے سے اسے دس منٹ دس منٹ کہہ کر ٹالا رہی تھی اب وہ تنگ آکر خود ہی لینے آگیا تو بھی آدھے گھنٹے بعد باہر آئی_"جس سے آریان کا غصّہ کا کرفیو بڑھ گیا تھا_"

آپ اتنی خوبصورت جگہ پر تم میرے لیے گھر بنوا کر تو دے نہیں سکتے اس لیے دوسروں کی چیزوں سے دل بہلانا پڑھتا ہے_"

ہاں سہی کہا تم نے میں ٹھہرا غریب بندا اس لیے تم فکر مت کرو قبر میں تمہاری اس جگہ اور بہت خوبصورت بنواں گا_"اس نے عرشیہ کو تسلی دی_"

کیا۔۔۔۔کیا کہا تم نے کمینے انسان میں تمہیں نہ جان سے مار دوں قبر تمہاری نالے میں بنوادوں_

دونوں ہاتھوں سے اسے مارتے ہوئے بولے گئی_"

آرے۔۔۔آرے رو کو یار کیا کر رہی ہو گاڑی چلانا مشکل ہو رہی ہے_"دیکھو گاڑی رک گئی تو شیر اجائے گا ہماری آواز سن کر_"اس کے ایک منٹ کو ہاتھ نہ روکتے دیکھ آریان نے ڈرایا_"

'_ کی۔۔۔کیا کہہ رہے ہو_اس کے ہاتھ ایسے رو کے جیسے چابی والی گڑیا

جنگل میں شیر ہی آئے گا نا سلمان خان تو آنے سے رہا_اس پر تم گاڑی چلانے نہیں دے رہی ہو_"

_ آریان نے اپنی ہنسی رو کی اس کی حالت دیکھ کر

یہ سن کر عرشیہ بی بی فورا"ملانی بن گئیں آنکھیں بند سر پر دوپٹہ اور دونوں ہاتھ آپس میں چھوڑ کر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگیں_"

گھر کے گیٹ پر روکتے ہی عرشیہ نے آنکھ کھولی_"آریان بنا آواز ہنس رہا تھا اب وہ دیکھ تو رہی نہیں تھی_"

ویسے تم پڑھ کیا رہی تھی_ وہ گاڑی سے باہر نکل رہی تھی اس نے پوچھا_"عرشیہ کی حالت اب بھی خوف زدہ ہی تھی "_

وہ۔۔۔وہ میں دعا مانگ رہی تھی شیر آئے تو اسے میں نظر نہیں آؤں _

کیا۔۔۔۔اور میں میرا کیا مجھے دیکھ لے چاہیے_"آریان کا تو سدمے سے برا حال تھا "_ تو اس کا گھر ہے جنگل آب کسی کو تو وہ لے کر ہی جاتا نا ساری دعائیں تو قبول نہیں ہوتی آیک ساتھ "_

اب آفس جاؤ کیا گھور رہے ہو کام چور کہیں کے_ یہ کہہ کر آریان کو سخت چھوڑ کر گھر کے اندر چلی گئی "_

سمجھ نہیں آرہا میں نے اسے ڈرایا ہے یا اس نے مجھے_"وہ خود سے بڑبڑایا "_

****

www.novelsclubb.com

دس کروڑ اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتے تھے_اور ضیغم یار خان نے اتنی بڑی رقم صرف ایک طوائف کو حاصل کرنے کے لیے ضائع کر دی اور اس پر نکاح بھی کر لیا_"

شبیر علی خان جیسے ضمیر گل کی زبانی اس انکشاف پر انگاروں پر جا بیٹھے تھے_"

جب سے ضیغم نے کسی لڑکی کو پسند کر کے ان سے رشتے کی بات کی تھی اس وقت سے وہ ضیغم خان پر نظر رکھے ہوئے تھی_"

ضمیر گل کو انہوں نے ضیغم یار خان کے وائٹ ہاؤس میں اس کے سارے معاملاتِ کی خبر لینے کے لیے رکھا تھا اس کے ذریعے ہی انہیں یہ بات پتا چلی تھی_"اب کسی زخمی شیر کی طرح دھاڑ رہے تھے_"

لیکن ضیغم خان کو اس مخبری کی خبر نہیں تھی ورنہ وہ اب تک زندہ نہیں ہوتا_"

خان جی اس لڑکی کا سودا خانم بائی کی لال کوئی میں ہی ہوا تھا_اور چھوٹے خان نے یہ رقم چیک کی صورت میں ادا کر کے لڑکی کے ساتھ اپنے خاص بنگلہ میں شفٹ ہو گئے تھے_"

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی کون تھی؟ان کا سوچوں میں ڈوبا ذہن سائیں سائیں کر رہا تھا_ وہ تو ضیغم کو غیر برادری میں شادی کی اجازت نہیں دے رہے تھے کجا کہ کسی طوائف زادی کو خاندانی بہو تسلیم کر لیتے_ انہیں ایسا لگ رہا تھا ماضی ایک بار پھر پلٹ کر آ گیا_ لیکن اب تو سامنے ان کا اکلوتا بیٹا تھا جو اس خاندان کی آخری امید بھی تھا_ اگر وہ باغی ہو گیا تو وہ کیا کریں گے _

"_ ان کی رگوں میں لہو کی جگہ جیسے غصہ انگارے بن کر دوڑنے لگا تھا

معلوم ہوا ہے کہ لڑکی خانم کی نوسی ہے اور بے انتہا حسین ہے_ پہلی بار خانم بائی نے ہی اسے متعارف کروایا ہے_ وہ مؤدبانہ انداز میں جواب دے کر وہ سر جھکا کر کھڑا ہو گیا جب کے شبیر علی خان اس خبر کے بعد غصّے اور بے چینی سے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہے تھے_ انہیں بہت "_ سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھانا ہے

خان جی اب میرے لیے کیا حکم ہے مجھے وائٹ ہاؤس بھی پہنچانا ہے_ چھوٹے خان میری غیر "_ موجودگی میں کہیں مجھے فون نا کر لیں_ اس کے فکر مند انداز پر وہ سرد مہری سے بولے

"_ جاؤ اور کوئی نئی خبر ہو تو مجھے کال کر لینا_ ان کا حکم ملتے ہی وہ رخصت ہو گیا

جبکہ وہ اپنی پریشانی میں گم ایسے ہی ٹہل رہے تھے کہ تیمور علی خان کے آنے کا بھی پتا نہیں چلا_"

"_ سلام لالہ؟" مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے تیمور علی خان کا انداز سپاٹ تھا

ان کی آواز پر وہ چونکے اور پھر صوفے پر بیٹھ کر صوفے کی پشت پر ہاتھ پھیلائے ہوئے سگار کا گہرا کش لیتے ہوئے بولے_"

"_ مجھے بھی تم سے ضروری بات کرنی ہے_"اوبیٹھو

ضیغم بھی انہی راستوں پر چل پڑا ہے جن پر کبھی تم چلے تھے_ لیکن وہ جانتا نہیں مجھے جب میں اپنے جان سے پیارے بھائی کو چھوڑ سکتا ہوں تو وہ کیا چیز ہے_ اسے سمجھاؤ واپس چھوڑ آئے اس لڑکی کو جہاں سے لایا ہے یا کچھ دنوں بعد چاہیے تو_

مگر اسے ہم اپنے خاندان کی بہو کبھی تسلیم نہیں کریں گے_ اور اگر اس نے ہماری بات نہیں مانی تو ہم مجبورں لڑکی کو ہی رستے سے ہٹانا ہو گا_"تم سمجھاؤ اسے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا اس کے

_

وہ غرور سے بول رہے تھے جیسے کسی انسان کے بارے میں نہیں جانوار کی بات کر رہے ہو نسلی ہونا چاہیے_"

تیمور خان بہت افسوس سے ان کو دیکھ رہے تھے_"

****

اگر ان کے پیارے بھتیجے کی بات نہیں ہوتی تو کب کے آٹھ کر چلے جاتے ان کی ایسی باتون پر_ وہ ماضی میں کھونے لگے_"

ان کی بات پر ان کے آنکھوں کے آگے مریم اور اپنی معصوم سی نیلی اداس آنکھوں والی بچی کی شکل گوم گئی_ جو بار اسال پہلے ان سے ملنے ائی تھی_ کتنے آرزوئیں اور جزبے تھے اس کے معصوم چہرے پر اور انہوں نے کتنی سفاکی بیدردی اسے اپنا کہنے "اپنا ماننے سے انکار کر کے اس کے معصوم جزبوں کو پیروں تلے روند ڈالا تھا_"

بیٹے کے غرور میں_

پھر کیا ہوا ایک وقت آیا وہ اولاد کے لیے ہی ترس گئے تھے_ انہوں یاد تھا جب معمولی سی بیماری نے ان کے بیٹے کی جان لے لی تھی نہ ان کی جائیداد کام آئی نا ہی دولت شہرت_ پھر ان دونوں میاں بیوی کی امیدیں بیٹی سے وابستہ ہو کر رہ۔ گئی_ کچھ نہ سہی اولاد تو تھی نہ اور جب بیٹی بھی بیمار رہنے لگی تو ان کی بیوی ان سے پوچھتی کہ ہم سے کون سا گناہ ہو گیا جو اللہ ہمیں اس کی سزا دے رہا ہے_ مگر وہ کیا بتاتے یہ سزا تو ان کے لیے تھی جس کی لپیٹ میں وہ بھی آ رہی تھی_ _ وہ بے بس اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے تھے مگر اب وقت گزر چکا تھا

مریم بیگم ان کے دیے ہوئے زخم لے کر دنیا سے جا چکی تھی اور علیزے نے لوگوں کی _ دھتکاریں سن کر زندگی گزاری تھی دونوں کو ہی اب واپس نہیں لا سکتے تھے گیا

آخر انہوں نے بیوی کو سب کچھ بتا دیا اپنے ماضی کے بارے میں جسے سن کر وہ چپ ہو کر رہ گئی نہ شکوہ نہ شکایت کہ ان کے گناہ کی سزا ان کو اور ان کے بیٹے کو ملی_ "اپنے آخری وقت میں انہوں نے تیمور علی خان سے وعدہ لیا کہ وہ مریم اور علیزے کو ڈھونڈ کر ان کا اصل مقام دلوائیں _ گے

اور وہ تو خود اس دن سے بے سکون تھے جب سے علیزے کو دھتکارا تھا_ ابھی وہ سوچوں میں "_ ناجانے کہاں نکل جاتے جب_ شبیر علی خان کی آواز انہوں ماضی کی سوچوں سے کھینچ لائی

تم اچھی طرح جانتے ہو میں روایتوں کا پابند اور اعلیٰ نسل اور حسب و نسب کے متعلق کس قدر حساس ہوں_ اور ہر گز نہیں چاہوں گا جسے وہ گندگی سے اٹھا کر ہماری پاکیزہ حویلی کے ماحول کو _ خراب کرنا چاہتا ہے_ وہ بہو کی حیثیت سے یہاں آئے

_اس لیے تم ضیغم کے پاس جاؤ اور اسے سمجھاؤ

جب اس قدم پر میں اپنے جان سے عزیز بھائی کو چھوڑ سکتا ہوں تو پھر وہ تو میری اولاد ہے_ اگر میں نے اسے عاق کر دیا تو تمام زندگی نہ تو وہ میری زندگی میں حویلی میں قدم رکھ سکے گا اور نہ ہی میری زندگی میں حویلی کے کسی افراد سے مل سکے گا_ یہ سب جا کر تم ضیغم کو بولو گے اگر وہ نہیں _ مانا تو مجھے پھر اس لڑکی کا ہی کچھ کرنا پڑے گا_ کچھ دن چیخے گا چلائے گا پھر بھول جائے گا

ہم اس کی شادی اس سے بھی زیادہ خوبصورت لڑکی سے کروائیں گے_ ان کے سفاکانہ حکم پر وہ _ لرز اٹھے

تیمور خان اچھی طرح ان کی ضد اور ہٹ دھرم فطرت سے واقف تھے اور یہ بھی جانتے تھے جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس پر ضرور عمل کریں گے_

اگر ضیغم نے ان کی بات نہیں مانی تو_ اور محبت کا درد کیا ہوتا ہے وہ ان سے زیادہ اچھی طرح کون جان سکتا ہے_ وہ نہیں چاہتے تھے ایک اور علیزے دنیا میں آئے_ "اس وقت وہ اپنی ساری ناراضگی بھول کر صرف بیٹے جیسے لاڈلے بھتیجے کے بارے میں سوچ رہے تھے اور انہیں اپنے بھائی کو بھی تحمیل سے سمجھانا تھا_ "

لالہ آپ فکر نہیں کریں میں پوری کوشش کروں گا لڑکی جہاں سے ائی ہے وہاں لوٹ جائے اور ضیغم واپس اجائے_ انہوں نے افسردگی سے کہا_ "ہمیشہ وہ اس انسان کے سامنے بے بس ہو جاتے تھے_ "

تم کس کام سے آئے تھے ہمارے پاس_ آج کیسے لالہ کو یاد کر لیا_

ان کا مونڈاب خوشگوار ہو چکا تھا اپنی ضد منوا کر_ اگر وہ چاہتے تو ضیغم پر سختی بھی کر سکتے تھے مگر وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتے تھے_ یہ سب تو صرف دھمکیاں تھی_

وہ جانتے تھے ان کا بھائی ضیغم کو منا سکتا ہے_ آخر ماضی میں کس طرح مجبور کر کے انہوں نے اپنے بھائی کو واپس بلوایا تھا_ اب ضیغم وہ بھی تو باپ سے زیادہ چچا کے قریب تھا ہمیشہ سے_" تیمور علی خان کے جواب سے ان کو تسلی ہوئی تھی اس لیے وہ مطمئن ہو کر ان کی بات پر آئے _"

میں چاہتا ہوں آپ پراپرٹی کے پیپر بنوالیں میں اپنی جائیداد اپنے بچو کے نام کرنا چاہتا ہوں _" زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے_" انہوں نے اپنی بات کی

وہ تو ٹھیک ہے تیمور لیکن بچو کیوں تمہاری ایک ہی تو بیٹی ہے_" وہ حیران تھے ان کی باتوں سے _"

www.novelsclubb.com

نہیں میری دو بیٹیاں ہیں اور میں لیزے کو بھول نہیں سکتا اس کے حصے کی محبت تو میں نہیں دے سکا جو میرے دل میں ناسور بن گئی ہے مگر کم سے کم اس کے حصے کی جائیداد ہی اس کے نام کر دوں شاہد میرے گناہوں میں کوئی کمی اجائے_" انہوں نے دل گرفتگی سے کہا _"

اگر وہ تمہیں نہیں ملی تو_ "شبیر علی خان نے اکے آگے کا فیصلہ جانا وہ جان گئے تھے کہ اس معاملے میں اب وہ کسی کی نہیں سنیں گے آخر بیٹی کا معاملہ ہے_ اور اب ان کا تیمور خان پر وہ رعب بھی نہیں تھا کہ اپنی بات منواتے کیوں کے بہت پہلے وہ یہ حق ان سے چھین چکے تھے "_

"_ تو میں اس کے حصے کی پراپرٹی کسی فلاحی ادارے کو دے دوں گا_ ان کا فیصلہ اٹل تھا

"_ چلتا ہوں آفس کا کام ہے کچھ

_ان سے جانے کی اجازت لے کر اٹھ کھڑے ہوئے

بھائی کو تو وہ تسلی دے آئے تھے مگر اپنے آپ کو سمجھا نہیں پا رہے تھے_ بے سکونی اور بے چینی نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا تھا "_

مریم سے قطع تعلق کے بعد انہوں نے کبھی اپنی بیٹی کے بارے میں نہیں سوچا تھا اور نہ ہی اس کی یاد میں وہ بیقرار ہوئے تھے_ وہ تو اپنی پرانی زندگی میں آ کر سب کچھ بھول گئے تھے_

مگر پھر ایسا ہوا کہ وہ اچانک ہی ان کے سامنے چلی آئی اور جب انہوں نے بڑے تنفر و غرور کے ساتھ اسے اپنا ماننے سے انکار کیا_ تب بھی ان کے بھتر دل کی کوئی احساس نہیں جاگا تھا_ مگر جاتے وقت اس کا بھیگی آنکھوں سے دیکھنا ہزاروں شکوے گلے کیا کچھ اس کی آنکھوں میں نہیں تھا_ وہ ایک پل کو لرز اگئے تھے_ اور کئی ہفتوں اس کو بھلا نہ سکے اس کی معصوم آنکھوں کو دل کو ملال اور احساس جرم نے یوں گھیرا تھا کہ وہ پھر چین نہ پا سکے_

دل کی بیقرار حد سے بڑھی تو مجبور ہو کر سکندر احمد کے آفس اس سے ملنے گئے تب پتا چلا کہ وہ جاپ اور فلیٹ چھوڑ کر ہی اس ملک سے چلے گئے ہیں_

اس کے بعد وہ کتنے عرصے اسے ڈھونڈتے اس احساس ندامت پچھتاوے میں گھرے تڑپتے رہے تھے مگر دل کی تڑپ اور بیقراری نے پیچھا نہیں چھوڑا تھا_ اور اب بھی وہ ارد گرد ہزاروں چہروں میں وہ نیلی آنکھوں والی اس پچی کو ڈھونڈتے تھے_

جو لوگوں کے ہجوم میں نا جانے کہاں کھو گئی تھی_ اور اب تو بڑی بھی ہو چکی ہو گی_ وہ کیسے اسے پہچان سکیں گے_ ان کا دل اداسی کے سمندر میں جا ڈوبا_ وہ ان کا خون تھی_ ان کے وجود

کا حصہ نا جانے کہاں رل رہی ہو گی_ یہی سوچ اکثر ان کا کھانا پینا حرام کر ڈالتی تھی_ وہ خدا کے حضور بھی گڑ گڑا کر اس کے ملنے کی دعا کر چکے تھے کہ صرف ایک بار مل جائے تو اسے سینے سے لگا کر اپنی غلطی کی معافی تلافی کر لیں گے_ اپنے دل کو سکون دے لیں اب تو دل کا روگ بھی پال بیٹے تھے_ لیکن یوں لگتا تھا گھر آئی نعمت کو پہلے انہوں نے ٹھکرایا تھا_ اور اب خدا ان کے صبر کا امتحان لے رہا تھا"_

****

ایک سے ایک حسین خوبصورت اور مہنگے سوٹ اس وقت اس کے سامنے بکھرے ہوئے تھے_

www.novelsclubb.com

وہ سپاٹ چہرے اور سرد مہر نظروں سے اس کے لائے ہوئے کپڑے اور دیگر ضروریات کا سامان جو ایک الگ بیگ میں تھا وہ دیکھ رہی تھی_

اور ایک امید سے اس کی طرف دیکھتا ضیغم یار خان اس کے تاثرات پر جیسے وہ بجھ کر رہ گیا_ زندگی میں پہلی بار شاپنگ کی بھی تو اس کو خوش کرنے کے لیے مگر اس پر بھی وہ خوش نہیں ہوئی_"

"_ کیا تمہیں یہ سب پسند نہیں آئے؟" اس کے تین گھنٹے کی محنت پر اس نے پانی پھیر دیا تھا اچھے ہیں مگر میں ایسی ڈریسنگ نہیں کرتی_" مجھے سادہ اور ایزی سوٹ پسند ہیں_" وہ ایسی روکھے انداز میں بولی_"

لیکن شادی کے بعد ایسے ہی کپڑے اچھے لگتے ہیں کیا اب تم خان فیملی کی بہو ہو کر پینٹ شرٹ میں گھومو گی_ اور اب آپ کو صرف اپنی پسند نہیں دیکھنی بلکے میرے احساسات کا بھی خیال رکھنا ہے_"

"_ وہ زو معنی انداز میں مسکرایا تھا اب وہ اپنا اور علیزے کا رشتہ آگے بڑھنا چاہتا تھا

دوسری طرف اس کا چہرا جیسے تپ اٹھا وہ ناگواری سے بولی_ یہ شادی بہت مجبوری اور بے بسی کے عالم میں ہر طرف سے ناامید اور مایوس ہو کر میں نے آپ سے کی ہے_ اس میں میری کسی

ذاتی خوشی یا پسند کا دخل نہیں ہے اور جب ایسا کوئی معاملہ نہ ہو تو پسند نہ پسند کا بھی کوئی سوال نہیں ہوتا_ اور نا مجھے کسی کی بہو بنے کا شوق ہے نہ بیوی_ اس نے سرد اور ناگواری لہجے میں بات ختم کی_" جس سے ضیغم کا چہرہ توہین اور غصّے سے لال ہو گیا "_

بے شک اس میں تمہاری ذاتی خوشی شامل نا ہو لیکن یہ شادی میری مکمل رضامندی اور پسند سے ہوئی ہے_ اور آپ ہر صورت وہی کریں گی جو میں چاہوں گا اب آپ میری ملکیت ہیں میرا حکم ماننا آپ پر فرض ہے_ آخر میں اس کا لہجہ سرد سا ہو گیا_ اور کتنا برداشت کرتا اس لڑکی کی باتوں کو_ اس کا صبر جواب دینے لگا تھا "_

ہنہ۔۔۔۔۔ چاہت پسند محبت فضول ڈھونگ اور وقتی جزبات یہ وہ جزبہ ہے جو ایک بار اپنی طلب پوری کرنے کے بعد بے اثر ہو جاتا ہے صرف اپنی خواہش کو حاصل کرنے کا جذبہ ہے یہ اس کا انداز زہر خند ہو گیا "___

میری محبت کو تم ہوس دھوکا اور فریب خیال کرتی ہو_ اگر مجھے تم سے سچی محبت نہ ہوتی تو میں اس دن تمہیں خانم بائی کی کوئی سے باعزت طریقے سے لے کر نہیں آتا_ بلکہ وہی رات گزار

کر اپنی خواہش پوری کر کے چھوڑ آتا_ اور یہ کام میرے لیے مشکل نہ تھا_ ان تین دنوں میں تم مکمل طور پر میرے اختیار و دسترس میں تنہا رہی ہو اور از خود گواہ ہو اس سچائی کی کہ میں نے تمہیں اپنی محبت ہی سمجھا ہے کب فائدا اٹھایا تمہارا_ "اور اگر میں تمہاری قربت حاصل کرتا تو یہ شرعی اور قانونی بھی حق تھا میرا کہ تم میری بیوی ہو_ "

اس کا ضبط جیسے جواب دے گیا تھا_ "اس نے خود کو بڑی مشکل سے اسے تھپڑ رسید کرنے سے روکا_

" اس نے اپنے اٹھے ہوے ہاتھ سے اسے شانوں سے مضبوطی سے تھام کر غصّے سے دھاڑا_

توعلیزے کا وجود ہولے ہولے لرزنے لگا_ اگر وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کرتا تو کون تھا اس وقت بچانے والا اس کا اٹھا ہاتھ علیزے کو خوف زدہ کر گیا_ "ضیغم نے ایک نظر اس کے زرد ہوتے فق چہرے کو دیکھا پھر اسے بیڈ پر دھکیلتا کمرے سے نکل گیا اور وہ اپنی جگہ دم بخود پشیمان سی بیٹھی رہ گئی_ "

****

انکل آپ نے بھی ان لوگوں کی باتوں کا یقین کر لیا عمر بے یقینی و دکھ سے سکندر احمد کو دیکھ کر بولا_"جن کے چہرے پر ملال کے گہرے رنگ چھائے ہوئے تھے_"عمر آج ہی لندن سے واپس آیا تھا اور اسے یہ خبر ملی تو وہ غصّے اور صدمے سے پاگل سا ہونے لگا علیزے کو وہ اپنی بہن مانتا تھا اب اس کے ساتھ اتنا سب ہو گیا وہ کیسے برداشت کر لیتا_"

میں نزہت کے آنسو کے آگے مجبور ہو کر اس بچی سے منہ موڑ گیا اور اب وہ نہ ملی تو خود کو تمام عمر معاف نہیں کر سکوں گا_اس لیے میں نے سوچ لیا ہے کل ہی کراچی جاؤں گا اور جو غلطی ہو چکی ہے میں کراچی جا کر اس کی تلافی کروں گا اور علیزے کا پتا کرنے کی اور اسے ڈھونڈنے کی پوری کوشش کروں گا وہ میری بیٹی ہے کوئی کچھ بھی کہے_وہ فیصلہ کن لہجے میں بولے_"

ارے ایک بیٹھی کا رشتہ تو اس نحوست ماری کی وجہ سے مشکل میں پڑھا ہے اب کیا چاہتے ہو دوسری کا بھی ختم ہو جائے_نصرت بیگم ان کے ارادے پر بلبلا اٹھی_"سارا پلان چوپٹ ہوتا نظر آ رہا تھا کتنی مشکل سے جان چھڑوائی تھی اس سے_"

www.novelsclubb.com

احتشام کے گھر والوں نے جو غلطی کی ہے میں وہ ہر گز نہیں دہراؤں گا_ مجھے جس قدر تحریم پر یقین اعتماد ہے اس طرح علیزے پر بھی ہے_

"_ فراز نے مضبوط لہجے میں سختی سے کہا

علیزے کے غائب ہونے کی خبر نا جانے کیسے ارمان حیات کو مل گئی اور اس نے اپنا بدلا لینے کے لیے احتشام کے باپ کو بتادی اور انہوں نے سکندر احمد کی فیملی کی طرف سے خموشی اختیار کرلی اور کہا اگر علیزے اپنے باپ کے ساتھ گئی ہے تو ہی یہ رشتہ قائم رہ سکتا ہے اگر وہ کسی اور کے ساتھ بھاگی ہے تو ہم ہر رشتے کو ختم کر دیں گے"_

"_ ان کی اس سب باتوں کا سکندر احمد کو بہت دکھ ہوا تھا

انکل آپ فکر مت کریں میں آپ کے ساتھ کراچی چلوں گا وہاں سی آئی اے میں میرا دوست ہے وہ علیزے کو ڈھونڈنے میں ہماری مدد کرے گا"_ فراز نے ان کو تسلی دی

جیتے رہو خوش رہو بیٹے اگر علیزے مل گئی تو میرے دل سے احساس جرم کا بوجھ اتر جائے گا اور میں اس سے معافی بھی مانگ لوں گا کہ میں اس مشکل میں اسے تنہا اور بے سہارا چھوڑ آیا تھا"_

انشاللہ انکل مجھے پورا یقین ہے ہم علیزے کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں گے_ میں ابھی کل کے لیے سیٹ بک کرواتا ہوں_ فلحال ہم دونوں ہی کراچی جا کر اس کا پتا کریں گے آنٹی اور تحریم لوگ بعد میں آجائیں گی_"اس کے پر یقین لہجے پر وہ ایک بار پھر جی اٹھے"_

****

غم و غصّے سے جیسے اس کے اندر آگ جل رہی تھی_ وہ اس کے خلوصِ و محبت کو کتنا غلط سمجھتی تھی_"اس کی سچائی اس کے لیے کتنی بے معنی تھی اس نے زور سے___ وہ کتنی ہی دیر رش ڈرائیونگ کرتا رہا سوچ سوچ کر جیسے اس کا ذہن تھک گیا تھا غصہ تھا جو کم ہونے میں نہیں آرہا تھا_"اخر کار جب کئی گھنٹے بعد وہ ساحل سمندر کے سامنے کار روک کر بیٹھا اس کا غصّہ ختم ہو چکا تھا اور اس کی جگہ دلگرفتگی نے لے لی تھی اب وہ آزردگی سے سوچ رہا تھا اس کی غلطی کہیں نہیں تھیں اس لیے اسے تو وہ حالات پیش آئے تھے اور اس حالات میں اس کا اس۔قدر متنفر ہونا لازمی تھا_"کیا کریں یہ دل کوئی ن کوئی بہانا ڈھونڈ ہی لیتا ہے محبوب کی غلطی اور برائی نظر انداز کرنے کی"_

اگر وہ اعتبار یقین کی منزل سے دور تھی تو اس میں وہ قصوروار نہیں تھی_ اس کی زندگی میں لوگ ہی ایسے آئے تھے جو اس کا سارا یقین اعتبار لے گئے"_

وہ علیزے کے ماضی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا سوائے اس کے کہ وہ خانم بائی کی نواسی ہے_ اس سے زیادہ خانم بائی نے کچھ نہیں بتایا اب وہ دوسرے طریقے سے بتا لگانا چاہ رہا تھا_ "خانم بائی کی بیٹی کا نام نیلم تھا اور دوسرا نام مریم مگر اسے اس نام کی کسی عورت کا کوئی انفورمیشن نہیں ملی تھی_ کیوں کے سکندر احمد سب انفارمیشن ختم کروادی تھی انہیں خانم بائی کا ڈر تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے علیزے کا ان کو کچھ بتا چلے مگر علیزے کا چہرہ ہو بہو مریم سے ملتا تھا جن کی وجہ سے وہ علیزے تک پہنچ گئی تھی"_

وہ کھلی ہوا میں خود کو بر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا_ "جب اس کا موبائل رنگ ہوا اس نے کوئی توجہ نہیں دی بار بار کال انے پر اس نے بے زاری سے لیس کر کے کان سے لگایا تو تیمور علی خان کی آواز سن کر چونک اٹھا"_

"_ چچا جان۔۔۔آپ۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔کیسے یاد کیا

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام جہان کہیں بھی ہو سیدھے گھر پہنچو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے_ انہوں نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی_"

اب اس کا وہاں روکنے کا کوئی جواز نہیں تھا اس لیے وہ گاڑی میں بیٹھ کر نکل گیا_ اس کا ذہن سوچوں میں گرفتار تھا_ "چچا جان نے اتنا ارجنٹ کیوں بلوایا_ کہیں علیزے کی خبر بابا جان تک تو نہیں پہنچ گئی ایسی خبریں چھپی نہیں رہ سکتی اور وہ ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنے کے لیے پوری طرح تیار تھا_ اس نے سوچ لیا تھا پوری دنیا سے بھی لڑنا پڑے گا تو وہ علیزے کے لیے لڑے گا_"

****

www.novelsclubb.com

میں نے خان لالہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے جو بھی فیصلہ کرو سوچ سمجھ کر کرنا_ اگر تم ضدی ہو تو وہ تمہارے باپ ہیں وہ کبھی بھی نہیں جھکیں گے اور مائی سن کبھی بھی ایسا فیصلہ نہیں کرنا جس میں بعد میں تمہیں پچھتانا پڑے ان کی آنکھوں میں اداسی گہری ہونے لگی دل کا درد جیسے اور بڑھ گیا تھا_"

انہوں نے مختصر اپنی ماضی کی کہانی سنادی_ "ضیغم یہ تو جانتا تھا کہ اس کے چچا لاہور پڑھنے گئے تھے تو کسی کی زلفوں کے اسیر ہو گئے تھے اور اس کے لیے وہ کچھ سال گھر سے باہر بھی رہے تھے مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا انہوں نے شادی بھی کی اور بیوی اور بیٹی چھوڑ کر آئے تھے یہ بات صرف تیمور خان اور ان کے بھائی جانتے تھے_ "

ہر فیصلہ بابا جان کا ہی نہیں مانا جائے گا کچھ باتیں ہماری بھی انہیں مانی ہوں گی_ اور انہیں قیمت پر علیزے کو بہو تسلیم کرنا ہو گا_ "

ضیغم کے پر یقین لہجے اور نام پر چونکے تھے یہ نام ان کے لیے ہر گز اجنبی نہیں تھا_ ضیغم نے بھی جان بوجھ کر یہ نام لیا تھا تکے اس کو جو شک ہے وہ یقین میں بدل جائے اسے اپنے چچا کا اور علیزے کا ماضی ایک جیسا لگتا تھا_ "

جب ان کی خواہش کے خلاف بیٹی پیدا ہوئی تو وہ بلکل خوش نہیں تھے مگر مریم کی گود میں جب بے انتہا خوبصورت اور گلابی چہرے تیکھے نقوش نیلی آنکھوں والی اس کانچ کی گڑیا جیسی بچی کو دیکھا تو بے اختیار کہہ اٹھے یہ تو لیزے ہے آج سے اسے یہی پکارا جائے گا_ "اور اس وقت

سرشاری کی کیفیت میں اسے سینے سے لگایا تھا پہلی بار اپنی اولاد کو ہاتھ میں لے کر وہ سب کچھ بھول گئے تھے_ سکندر احمد اسے علیزے کہہ کر پکارتے تھے_"اور بعد میں انہوں نے ملک سے باہر جانے سے پہلے ڈاکومنٹ میں اس کا نام چینج کر کے علیزے ہی رکھ دیا تھا جب ہی آج تک کوئی اس کا پتا نہیں لگا پایا لیکن خانم بائی علیزے کے چہرے سے اسے پہچان گئی تھی_ تیمور علی خان نے سر چھٹکا کہ وہ ان کی علیزے کیسے ہو سکتی ہے وہ تو مریم کے پاس ہے_"

آپ کہاں گم ہو گئے چچا جان چلے آئیں کھانا کھا لیں اس نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ چاہتے ہوئے بھی اس لڑکی کے بارے میں نہیں پوچھ سکتے تھے جو ان کی بیوی کی حیثیت سے وائٹ ہاؤس میں رہ رہی تھی_ اس کے نام نے انہیں بے چین کر ڈالا تھا وہ فوراً اسے دیکھنا چاہتے تھے مگر یہ کر نہیں سکتے تھے اب بے چینی ہو گئی تھی_"

_ دونوں نے خموشی کے ساتھ کھانا کھایا

_جب تیمور علی اپنے کمرے میں گئے اس وقت رات کے دس بج رہے تھے

وہ وائٹ ہاؤس جا سکتا تھا مگر اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور کمرے میں اکر ایل ائی ڈی ان کر کے بیٹھ گیا_ علیزے کے رویئے نے اسے بد دل کر دیا تھا_ وہ چاہتا تھا علیزے بھی اس کی کمی محسوس کرئے اسے بولائے اس نے سوچ لیا تھا_ اب وہ خود سے اس کے پاس اس کے قریب نہیں جائے گا "_

وہ تقریباً دو گھنٹے بے چینی سے خالی ذہن لیے نیوز دیکھتا رہا مگر پھر بے اختیار ہو کر آٹھ کھڑا ہوا اس کی برداشت کی حد ہو چکی تھی_ اب وہ ایک منٹ بھی اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا_ ابھی اسی وقت علیزے کو دیکھنا اور محسوس کرنا چاہتا تھا_

وہ پتھر دل لڑکی لاکھ بے اعتبار سہی مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتا جو ایک پل کو بھی اس کی جدائی برداشت نہیں کرتا تھا_

اس نے کوریڈور میں پھیلے خوابناک اجالے کو دیکھا پھر ماربل کی سیڑھیاں تے کرتا ہوا نیچے ایا اور پورچ کی طرف بڑھا_ گاڑی جب اس نے گیٹ سے باہر نکالی تو اس کا رخ وائٹ ہاؤس کی طرف تھا_

_ ڈائل کی چمکتی سوئیاں رات کے بارہ بجا رہی تھی_ وہ بہت پر سکون ہو کر ڈرائیو کر رہا تھا

جب کے جس جگہ اس کا گھر تھا وہاں رات تو کیا دن میں بھی جانا خطرناک تھا شاید علیزے سے

"_ ملنے اور دیکھنے کی خوشی میں اس کے اندر زندگی کی حرارت اور جوش کو بڑھا دیا تھا

وہ وائٹ ہاؤس پہنچا تو حسب معمول بہت خاموشی تھی وہ انداز آیا اور پھر اپنے کمرے میں پہنچا_

اسے خالی دیکھ کر ایک لمحے کو اس کا دل دھڑکنا بھول گیا_"ا

س کے کمرے سے آگے ہی ٹیرس تھا وہ کمرے سے ٹیرس پر آیا تو علیزے کو ریلنگ سے لگ کر

_ کھڑے دیکھ کر مسکرا دیا

اس کے لائے ہوئے میرون سوٹ میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا اب اس

_ سوٹ کی قیمت وصول ہو گئی ہے

ضیغم کے قدموں کی دھمک پر وہ چونک کر مڑی_ وہ کچھ دیر پہلے ہی اپنی دوائیاں کھا کر یہاں

آ کر کھڑی ہوئی تھی ضیغم آیا نہیں تھا اور اسے اس کا انتظار بھی نہیں تھا_ وہ بس خالی دماغ کے

_ ساتھ دور نظر آتے منظروں میں گم تھی جب اس کی امد ہوئی

اس سوٹ میں تم بے حد حسین لگ رہی ہوں_ وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور بازوؤں سے تھام کر اسے اپنے قریب کرتا کھڑا ہوا_"

علیزے کی آنکھیں جو پہلے ہی ٹھنڈی ہوا اور دوائیوں کی وجہ سے بوجھل ہو رہی تھیں اب بند ہونے لگیں_ اس پر دوائیوں کا نشہ تاری ہو رہا تھا_ اسے صرف ضیغم کے ہونٹ ہلتے ہوئے نظر آ رہے تھے_ اور اس کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی_"

ایم سوری مجھے تمہیں اس طرح ڈنٹنا نہیں چاہیے تھا غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا میں اپنے الفاظ پر شرمندہ ہوں کیا تم مجھے معاف نہیں کرو گی وہ جو بڑے بڑے دعوے کر رہا تھا سب دھرے کے دھرے رہ گئے اس کو سامنے دیکھ کر_"

www.novelsclubb.com

ضیغم نے اسے جھٹکا دیا تو وہ سرخ سرخ خوابیدہ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی اس کی آنکھوں میں اتری نیند کی سرخی دیکھ کر وہ اس کی کیفیت سمجھ گیا_"

تمہیں نیند آ رہی ہو گی چلو کمرے میں چلیں وہ اسے باہوں میں اٹھا کر روم میں لایا پھر اسے بیڈ پر لیٹا کے وہ جھک کر اس کا کمفرٹر درست کرنے لگا اور بولا_"

اب زیادہ دن نہیں رہے میں بہت جلد تمہاری خوشیاں تمہیں لوٹاوں گا تم حق تمہیں دلوانے گا مگر تمہیں بھی پھر مجھے میری محبت دینی ہوگئ_ خود پر مکمل اختیار دینا ہوگا_ اپنے آپ کو پوری دلی رضامندی سے مجھے سونپ نا ہوگا_"

"وعدہ کرو مجھ سے بھی اسی محبت کرو گی۔۔

وہ تو کب کی سو گئ تھی یہ پاگل دیوانہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود سے ہی باتیں کئے جا رہا تھا_ مگر کیا جانتا تھا جب تھا اس کو ضیغم کی محبت کا احساس ہو گا تب تک تو وہ خود ہی اسے بہت دیر ہو چکا ہو گا_"

****

دوسرے دن صبح وہ بہت دیر سے اٹھی تھی ضیغم جا چکا تھا_ "ناشتہ کرتے ہوئے بھی وہ ضیغم کی باتیں کو یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی_ جو وہ لیٹاتے ہوئے کہہ رہا تھا_ مگر چاہنے کے باوجود اسے ایک بھی بات نہ یاد آئی تو وہ خود پر ہی جھنجھلائے لگی_"

www.novelsclubb.com

کیا ضرورت تھی ٹیبلٹس کھانے کی اس کا ویٹ کر لیتی تو کیا جاتا کیا پتا کوئی ضروری بات کی ہو" _اسے افسوس ہونے لگا_ "ناشتے سے فارغ ہو کر وہ باہر لان میں آ گئ

دن پر دن گزرنے لگے اب آہستہ آہستہ وہ ضیغم کی طرف متوجہ ہونے لگی تھی_ "اس سے ہلکی پلکی باتیں بھی کر لیتی تھی اسے اب ضیغم کی محبت پر یقین آنے لگا تھا_ "یہ بات ضیغم خان بھی محسوس کرتا تھا بس علیزے کے مکمل یقین اور خود اسے اظہار کا انتظار تھا اسے" _

****

آج آریان کے ساتھ برائیڈل ڈریس لینے آئی تھی شادی اسٹارٹ ہوئے والی تھی_ مال میں آنے کے بعد عرشیہ تو ایسے کھوم رہی تھی جیسے پارک میں آئی ہو اور آریان بیچارہ دو کھنٹے کے لیے آفس سے آیا تھا اگر ٹائم پر نہیں پہنچتا تو شامت پکی تھی_ اب تین کھنٹے سے وہ جتنا بے زار کر سکتی تھی کر چکی تھی ایک کے بعد ایک ڈریس ریجیکٹ کر رہی تھی_ اب بھی اس کا کچھ لینے کا ارادہ نہیں تھا" _

عرشیہ یار ہمیں آج ہی یہ ڈریس لینا ہے اور مجھے افس بھی جانا ہے تمہیں ڈیڈ کا پتا تو ہے نا_"
آریان بے چارگی سے بولا مگر یہاں پرواکسی تھی

اگر تمہیں اتنی ہی جلدی ہے تو تم واپس چلے جاؤ میں خود پسند کر لوں گی_"آریان فل نخروں
_ کے مونڈ میں تھی جب سے شادی کی تیاریاں شروع ہوئیں تھی

ایسے کیسے میرے بغیر لے سکتی ہو_"آریان تین گھنٹے ضایع کرنے کے بعد اب سادے میں
"_ آگیا تھا

"_ بہنا کسے ہے مجھے یا تمہیں

دیکھنا تو مجھے ہے نا بس یہ والا لے لو_اس نے عرشیہ کو ایک دوپٹہ سر پر اوڑ کر چیک کرتے دیکھ
"_ کہا

"_ ایکسکیوزمی یہ ڈریس پیک کر دیں

"_ میں یہ نہیں پہنوں گی_عرشیہ نے ضدی انداز میں کہا

"_ آریان نے بل ہے کیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کے کچھ بھی سننے بغیر باہر نکل گیا

مجھے بھوک لگی ہے یہاں گاڑی روکو ایک ریسٹورنٹ کو دیکھ کر اسے حکم دینے والے انداز میں

"_ کہا

"_ گھر جا کر کھا لینا

"_ پھر میں تایا جان کو کال کر رہی ہوں

"_ آ چھا روکتا ہوں میری ماں_ آپ اپنے سسر صاحب کو زحمت نا دیں

"_ آ جاؤ؟" ایک ریسٹورنٹ کے پاس کار روک کر اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر نکالا

زیادہ ہیرو بننے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں عرشیہ نے آریان کا ہاتھ

"_ جھٹکا اور غرانے والے انداز میں اس سے بولی

مگر آریان کہا بعض آنے والا تھا کندھے سے تھام کر چلنے لگا_ اب وہ پبلک پلیس میں کچھ زیادہ

"_ کر بھی نہیں سکتی تھی_ سلگتی اس کے ساتھ چلنے لگی

"_ عرشیہ نے اپنا بدلا لیا اور خوب ٹائم لگا کر کھانا کھایا

گھر آ کر عرشیہ گاڑی سے اتر کر اندر چلی گئی جیسے اسے جانتی نا ہو_ اب آریان خود کو اپنے باپ کے غصّے سے بچانے کے لیے کوئی بہانا ڈھونڈتے ہوئے آفس کے لیے نکل گیا "_

****

"_ زرگل علیزے بی بی کو بلا کر لاؤ

جی خان۔۔۔؟ء

"! سلام بی بی

سوری بی بی ام نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا ہے_ "وہ دراصل ام کو خان نے بھیجا ہے وہ آپ کو نیچے بلاتا ہے_ "زرگل نے اس کے روم میں اکر ضیغم کا پیغام دیا "_

"_ کیوں؟ "کیوں بلایا ہے نیچے؟ "آج اس کا کسی سے بات کرنے کا بالکل مونڈ نہیں تھا

جی یہ تو امار کو نہیں پتا مگر لگتا ہے خان کو کوئی کام ہے_"زرگل کنفیوز ہو گئی تھی اس کے سوالوں سے کل تک تو ٹھیک تھی وہ سب سے اچھی طرح بات بھی کر رہی تھی_"

ہوں! ٹھیک ہے تم جاؤ میں آ رہی ہوں"اس کو جواب دینے کے بعد آٹھ کھڑی ہوئی تھی_"

علیزے نیچے آئی تو وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کا انتظار کر رہا تھا_"

وہ اکر خاموشی سے کھڑی ہو گئی مگر کہا کچھ نہیں_"

چادر لے لو اور میرے ساتھ چلو_وہ کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا_"اس دن کے بعد سے ضیغم ایسے ہی مختصر بات کر رہا تھا اس سے ہاں اس کے سونے کے بعد اپنے دل کی ہر بات کرتا تھا جس کا علیزے کو علم نہیں تھا وہ تو اس کے نظر انداز کرنے پر ہی جھنجھلا رہی تھی_

یہ کیوں ہو رہا تھا وہ خود نہیں جانتی تھی_"

کیوں؟ کہاں جانا ہے؟علیزے نے تڑک کر سوال پوچھا_"

شاپنگ پر جانا ہے آریان کی شادی کے لیے تمہیں شاپنگ کروادوں_ "علیزے نے چونک کر اس کی طرف دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا "_

تم چادر لے کر آؤ میں باہر گاڑی میں انتظارِ کر رہا ہوں_ وہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھا "_

مجے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے_ سب ہے میرے پاس مجھے کہیں بھی نہیں جانا_ میں جہاں ہوں جیسی ہوں ٹھیک ہوں_ آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے "_

اور شال کیوں پہنوں اب تم مجھے پردے میں رکھو گے "_

علیزے کی بات پر اس کے جاتے قدم روکے وہ جاتے جاتے پلٹ کر اس کی طرف آیا "_

تمہاری فکر میرا فرض ہے مسسز ضیغم یار خان_ "میری پوری کوشش ہو گی تمہارا ہمیشہ احترام کروں گا "اور عزت بھی دوں گا "زندگی کے ہر مقام پہ اور زندگی کے کسی بھی موڑ پر تم مجھے پیچھے نہیں پاؤ گے_ جو تمہارا حق ہے اور جو تمہارا مقام ہے تمہیں ضرور ملے گا_ اس معاملے میں تمہاری کیا سوچ ہے میں نہیں جانتا_ اور رہی بات شال کی تو میں ایک مشہورِ انسان ہوں اور

پلیک پلیس میں ایسے ہی تمہیں منہ اٹھا کر نہیں لے جا سکتا سین بن سکتا ہے_" باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں ریڈی ہو کر آجاؤ"_

ٹھیک دس منٹ بعد علیزے چادر لے کر باہر آگئی_ تو ضیغم اسے دیکھ کر ٹھٹک گیا_"وہ پوری مشرقی روپ میں اس کے سامنے تھے پنک کاٹن کا سندھی کڑاہی والے سوٹ پر بلیک شال میں اس کا سرخ سفید مومی چہرہ بادلوں سے نکلتا چاند لگ رہا تھا اس پر اس کی نیلی کانچ جیسی آنکھوں شکر تھا اس نے مال خالی کروا دیا تھا ورنہ نا جانے کتنوں کی اس کے ہاتھوں شامت آتی_ اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھ کر اس کی خود کی سانس حلق میں اٹک گئی تھیں_"اسے یوں ہی کھڑا دیکھ کر شیر خان نے علیزے کی مشکل آسان کی"_

آئیں بی بی شیر خان نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے کہا علیزے ایک نظر ضیغم کو سخت کھڑا دیکھ کر سر جھٹکتی ہوئی آگے بڑھ کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی شیر خان نے دروازہ بند کیا"_

چلیں خان بی بی آپ کا انتظار کر رہی ہیں_ شیر خان کی آواز پر وہ چونکا اور اس کے سحر سے نکل ایا جو اسے نظر انداز کر کے کب کی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی اس نے ایک گہری سانس کھینچ کر خود کو

نارمل کرتا پلٹ کر گاڑی میں بیٹھ گیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی مگر اس کا سارا دھیان علیزے کی طرف ہی تھا_"اس کے ساتھ ہی گارڈز کی گاڑی بھی تھی"

مال کے سامنے گاڑی روک کر خود گاڑی سے اتر کر علیزے کے لیے فرنٹ ڈور کھول دیا اور اسے لے مال انداز بڑھ گیا_"اس کے سارے ملازم تو حیرات سے اپنے مغرور خان کا یہ روپ دیکھ رہے تھے اور علیزے کی قسمت پر رشک کر رہے تھے_اور شیر خان تو پہلے ہی جانتا تھا اس کے چھوٹے خان کے لے در گزر کا کام کرتی ہے یہ لڑکی_جب وہ نہیں ملی تھی تب اس نے ضیغم یار خان کو پاگل ہوتے دیکھا تھا_اب وہ مل گئی تھی تو اس کا خان دنیا ہی بھولے بیٹھا تھا_اور اپنے باپ کو بھی جو اس سے زیادہ ضدی اور ظالم تھا"_

یہ مال خالی کیوں ہے_"علیزے حیران حیران سی ہر طرف دیکھ رہی تھی ایک بندہ نہیں تھا اس مال میں سوائے میل سیلر گرلز کے"_

کیوں کے میں اپنی وائف کے ساتھ ایزی ہو کر شاپنگ کرنا چاہتا ہوں_اس نے اسے آرام سے جواب دیا جیسے یہ کوئی بڑی بات نہ ہو"_

www.novelsclubb.com

"_علیزے اس مینٹل انسان کو دیکھ کر رہ گئی

اس نے سب سے پہلے بوتیک کا رخ کیا وہاں ڈریسز خریدے علیزے بہت کنفیوز تھی ایسے شادی کے ڈریسز کی شاپنگ اس نے خود کے لیے کبھی نہیں کی تھی_بس دو بار ہی اس نے پاکستان ڈریس پہنے تھے وہ بھی تحریم ہی لائی تھی اس کے لیے_"لیکن ضیغم تو ہر چیز اپنی پسند کی لے رہا تھا وہ بھی اتنے ہیوی ڈریس جو کسی دولہن کے ہوں_"

میں اتنے ہیوی دریس نہیں پہن سکتی گر جاؤں گی_"علیزے نے اب کی بار پیچار گی سے کہا_

"_کیوں کے وہ تو اس کی بات پر کوئی توجہ ہی نہیں دے رہا تھا

دیکھوں علیزے تمہیں کوئی بھی چیز خریدنے لیے کوئی روکاوٹ نہیں ہے تم اپنی پسند اور مرضی سے جو چاہو خرید سکتی ہو تمہارا کام ہے چیز پسند کرنا اور میرا کام ہے اس کی قیمت ادا کرنا_"

مگر یار یہ پاکستان ہے یہاں ایسی ہی ڈریسنگ کی جاتی ہے شادی میں_اور پہلے کی بات اور تھی_

_اب تم ضیغم خان کی بیوی کی حیثیت سے جانی جاؤ گی تو لگنا بھی چاہیے نا

اور رہی بات گرنے کی تو یار میں ہوں نا سنبھال نے کے لیے_ اس نے زو معنی لہجے میں کہا_"
علیزے کے ساتھ شاپنگ کرتے ہوئے ایک الگ ہی خوشی کا احساس ہو رہا تھا ضیغم کو جو اس کے
ہر انداز سے ظاہر ہو رہا تھا_"

میں اب کچھ نہیں بولوں گی اوکے_ "اس نے سٹپٹا کر پہلے آدھر ادھر دیکھا کسی نے سنا تو نہیں
پھر جھنجلا کر اس سے کہا کر منہ بنا کر کھڑی ہو گئی_"

ڈونٹ وری میں ہوں نا ڈریسز کے بعد بیگ میچنگ سینڈلز لینے کے بعد اب باقی چیزیں رہ گئیں
تھی_"

اور کیا کیا لینا ہے ساتھ ساتھ بتاتی جاؤ_ ایک لیڈی کا سمیٹکس شاپ کے سامنے روک گیا
علیزے ٹھٹک گئی اب وہ اسے کیا بتاتی اسے کیا لینا ہے چپ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگی_"

بس اور کچھ نہیں لینا علیزے نے سوال گول کر دیا_"

مگر ضیغم آج سارے کام چھوڑ کر علیزے کے لیے وقت نکالا تھا اس لیے کوئی بھی چیز چھوڑنہ
نہیں چاہتا تھا_"

جیسے جیسے وہ اس کے لیے میک اپ اور دوسری چیزیں نکالتا جا رہا تھا علیزے کھڑے کھڑے پانی ہوتی جا رہی تھی_" اور سیلز گرلز علیزے کو دیکھ دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی

"_ سر کیا یہ آپ کی وائف ہیں جیسے ہی ضیغم نے شاپنگ کمپلیٹ کی سیلز گرلز نے پوچ لیا

"_ آپ کو میری شاپنگ سے اندازہ نہیں ہوا یہ میری وائف ہیں

پھر تو یہ واقعی خوش قسمت ہیں اتنا کیئر نگ ہز بینڈ کسی کسی کو ملتا ہے_ اس کی بات پر جہاں ضیغم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی علیزے سرخ چہرہ لے کوئی بھی بات کیے بغیر شاپ سے باہر نکل گئی_"

"_ تھینک یو" ضیغم کہتا اس کے ساتھ ہی باہر کی طرف نکل گیا

اس نے علیزے سے کچھ کھانے کا کہا مگر اس نے انکار کر دیا تو وہ اسے گھر چھوڑ کر کام سے چلا گیا

"_

****

علیزے۔۔۔۔اس نے چھت پر آکر علیزے کو پکارا وہ ریلنگ پہ دونوں ہاتھ رکھے کھڑی تھی_ آواز پر اس کی طرف پلٹی_"رات کھانے کے بعد وہ اوپر آگئی تھی_اور ضیغم اسے ڈھونڈتے ہوئے یہاں آیا_"

اتنی ٹھنڈ میں یہاں کیوں کھڑی ہو_"آج علیزے کو گھر والوں کی بہت یاد آرہی تھی_اس لیے اداسی کی کیفیت میں اوپر چھت پر آگئی_"

ضیغم بھی اس کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا_اور اس کے خوبصورت اور پاکیزہ چہرے کو فرست سے دیکھنے لگا_"

کچھ نہیں بس ایسے ہی_"اس نے آہستہ سے جواب دیا_"

کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ کیوں اداس ہو کیا گھر والوں کی یاد آرہی ہے_اس نے دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا_"علیزے نے اسے ایک نظر دیکھ کر نظریں پھیر لی_"

علیزے میری محبت پر کب یقین کرو گی_اس نے بے حد بوجھل انداز میں کہتے ہوئے علیزے کو اپنے دونوں بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا تھا_اور علیزے اس کے حصار پر لرز اگئی

تھی_" ضیغم خان بہک رہا تھا اس کی قربت تنہائی اور اپنی جائز ملکیت کا احساس اس کے سر چڑھ کر بول رہا تھا "_

میں چاہتا ہوں تم میرے قریب رہو میرے اتنا قریب کہ تمہارے دل کی دھڑکن میرے دل کی دھڑکن لگنے لگے_ وہ اسے آہستہ آہستہ اپنے سینے میں بھینچ رہا تھا_ اور علیزے اس کے بازوؤں میں کے گہرے میں اکر بالکل چھپ گئی تھی_ ضیغم کے کندھے اور بازوؤں پر پھیلی شال علیزے کو ڈھانپ گئی تھی "_

میں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں میرے قریب رہا کرو ضیغم کی آواز بوجھل سی ہونے لگی "_

علیزے اسے پیچھے ہٹانے کی کوشش کی_ پلیز علیزے۔۔۔۔۔پس تھوڑی دیر۔۔۔۔وہ جیسے التجا کر رہا تھا_ اس کی قربت کے احساس میں ڈوب رہا تھا "_

لیکن ابھی پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ ضیغم کا موبائل بجا اس نے نظر انداز کیا لیکن کال بار بار آنے لگی تو ضیغم بہکے بہکے اور بے بس سا علیزے سے الگ ہوا "_

اس نے موبائل نکالا کر دیکھا تو بابا جان کی کال تھی_"اس نے یس کر کے علیزے کو جاتا دیکھا"_

****

"_ آج علیزے بوریت محسوس کر رہی تھی زرگل بھی اپنے کاموں میں لگی ہوئی تھی اس لیے وہ زرگل سے لائبریری کا پوچھ کر آج پہلی بار ضیغم کی سٹڈی روم میں آئی جو اوپر بنی تھی_پرسکون جگہ تھی بے حد خاموشی تھی یہاں_

_وہ فل وال ریگ میں لگی کتابوں کو دیکھنے لگی

پورے سٹڈی روم کا جائزہ لے رہی تھی جب اس کی نظر سامنے والی دیوار پر لکھیں تصویروں پر پڑی جو کسی آرٹ کی طرح لگائی گئی تھیں وہ قریب اکر پر شوق نظروں سے دیکھنے لگی"_

یہ ضیغم کی فیملی کی تصویریں تھی شاید جس میں ایک اس کی شکل سے ملتا بڑی عمر کا ایک آدمی تھا اور وہی لڑکی جو اس دن ریسٹورنٹ میں اس کے ساتھ تھی_اور ایک شاید اس کی والدہ ہوں گی سر پر دوپٹہ سرخ سفید پر نور چہرا والی خاتون تھی"_

وہ ایک ایک تصویر کی غور سے دیکھتی مسکرا رہی تھی_جب اس کی نظر ایک جگہ سخت ہو گئی _چہرہ سفید لٹھے کی طرح ہو گیا_اس کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں اگیا_'وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے ایک مرد اور اس کے حصار میں کھڑی لڑکی کو دیکھ رہی تھی "_

وہ بھاگ کر باہر نکلی اور چلانے لگی "_

زرگل۔۔۔۔زرگل۔۔۔۔ "_

جی۔۔۔جی بی بی۔۔۔ک۔۔۔کیا ہوا اس کے زرگل کھبرائی ہوئی اس کے پاس دوڑتی ہوئی آئی

کیوں کے علیزے چلا رہی ایسے رہی تھی جیسے کچھ ہو گیا ہو_زرگل بکھلائی ہوئی بھاگی تھی "___

اندر آؤ علیزے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے انداز اس تصویر کے پاس لائی "_

یہ۔۔۔یہ کون ہیں اس نے ہاتھ رکھ کر پوچھا '_

یہ تو جی چھوٹے خان کے چچا تیمور علی خان ہیں_ہمارے چھوٹے خان "ان کے ساتھ اس کی بیٹی زرتاشہ بی بی ہیں "_

"_زری گل خود اس کے انداز پر گھبرا گئی تھی ایک ہی سانس میں بول گئی

"_علیزے یہ سن کر نیچے بیٹھتی چلی گئی اس کا سر چکرانے لگا تھا_"اتنا بڑا دھوکا جھوٹ

"_ بی بی کیا ہوا آپ کو_میں خان کو فون کروں_"زر گل کے پوچھنے پر اس نے فورا انکار کیا

"_ نہیں گل میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں تم مجھے میرے کمرے میں لے کر چلو

جی بی بی_زر گل اسے سہارا دے کر کمرے میں لائی اور بیڈ پر بیٹھا کر کچن میں آ کر اس کے لیے جوس بنا کر لے آئی_"اس کا ارادہ ضیغم خان کو کال کر کے بتانے کا تھا گل جانہ والی غلطی وہ نہیں

"_کرنا چاہتی تھی

"_بی بی خان ناراض ہونگے ام بتا دیں آپ کی تبیعت کا_زر گل خود ڈری ہوئی تھی

_ جوس پی کر علیزے کے کچھ حواس ٹھکانے آئے

نہیں تم رہنے دو میں خود بتا دوں گی کال کر کے علیزے کا دماغ تیزی سے کام کرنے لگا_وہ کسی

"_ بھی بات کی ضیغم کو خبر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی

"_ تم جاؤ زرگل میں اب آرام کروں گی

"_ جی بی بی_ "یہ کہہ کر زرگل دروازہ بند کر کے باہر نکل گئے

علیزے فورا آٹھ کر بیٹھی_ تم نے مجھے دھوکا دیا سب کچھ جان کر تمنے وہی کیا جو برسوں پہلے تمہارے چچا نے کیا تھا میری مجبور کا فایدہ اٹھا کر تم نے نکاح کی شرط رکھی پھر اب سب سے چھپا کر یہاں اپنے گھر میں رکھا ہوا ہے تا کے تمہارا مطلب پورا ہو جائے تو تم مجھ سے آرام سے جان چھوڑ والو اور کسی کو پتا بھی نا چلے_ "نہیں ضیغم یار خان تم مجھے کھیلونا نہیں بنا سکتے جیسے تمہارے چچا تیمور خان نے میری ماں کو بنایا تھا پھر اپنا مطلب پورا کر کے چھوڑ دیا جس کی سزا میں نے پوری زندگی بھگتی"_

www.novelsclubb.com

تم مجھے کبھی حاصل نہیں کر سکو گے کبھی نہیں میں چلی جاؤ گی یہاں سے_ بس مجھے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہے"_

رات ضیغم نے اس کے سرد اندز کو محسوس کیا آج وہ بالکل پہلے والی علیزے لگ رہی تھی جس سے وہ پہلی بار ملا تھا اجنبی سی اسے سمجھ نہیں آئی کہ اچانک اس کو کیا ہوا ہے"_

علیزے تبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری_ "کھانا کھاتے ہوئے بھی اس کو گم سم دیکھ کر ضیغم نے پوچھ ہی لیا_"

میں ٹھیک ہوں بس سر میں درد ہے_ "علیزے نے بے زارگی سے جواب دیا جاہ کر بھی اپنے رویہ کو کنڑول نہیں کر پا رہی تھی_"

پہلے کیوں نہیں بتایا میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں_ "ضیغم فوراً کھانا چھوڑ کر اٹھا

نہیں میں ٹھیک ہوں نیند پوری نہیں ہوئی اس لیے شاید درد ہے سون گی تو ٹھیک ہو جائے گا_ آپ بس مجھے ڈسٹرب مت کیجے گا_"

ٹھیک ہے کھانا کھا کر تم سو جانا اگر تبیعت زیادہ خراب ہو تو مجھے بتانا_ "ضیغم نے اس کا گال تھپ تھپا کر پیار سے کہا_"

انہہ۔۔سب ڈرامے ہیں مجھے جال میں پھنسانے کے_ "اس کی سوچیں زہر خند ہو رہی تھی_"

کھانے کے بعد ضیغم سٹڈی روم میں چلا گیا آفس کا کام کرنے اور علیزے روم میں اکر موقعے کا انتظار کرنے لگی_"

وہ کھڑکی میں کھڑی باہر گیٹ کی طرف دیکھ رہی تھی_"گیارہ بجے کے ٹائم گارڈ اپنے اپنے کوارٹر میں چلے گئے بس دو گارڈ رہ گیے جس میں سے ایک گیٹ کے پاس بیٹھا تھا دوسرا یہاں سے وہاں راؤنڈ لگا کر اپنے گارڈ کے فرائض انجام دے رہا تھا جس کا دورانیہ تین منٹ پر تھا ایک جگا سے دوسری جگہ تک وہ تین منٹ بعد اتا تھا_رات میں زیادہ سکیورٹی کی ضرورت نہیں ہوتی تھی کیوں کے یہ ایک گہنا جنگل تھا جس وہ رات کے ٹائم خطرناک جانور نکل آتے تھے چور یا کسی اور کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا"_

اس نے کمرے سے باہر جھانکا دور دور تک کوئی نہیں تھا کمرے سے نکل کر کوریڈور میں آئی _ اتفاق سے وہاں بھی خاموشی تھی

"_وہ خود کو چادر میں لپیٹ کر دبے قدموں باہر نکل آئیں

"_ لان میں آکر ایک پیڑ کے پیچھے چھپ گئی_اور انتظار کرنے لگی

جیسے ہی گیٹ پر بیٹھا گارڈ اندر کچھ لینے گیا علیزے دوسرے گارڈ کے دوسرے طرف جانے پر بھاگ کر گیٹ تک آئی اور چھوٹا دروازہ کھول کر اس سے نظر بچا کر گیٹ پار کر گئی باہر نکل کر

اندھادھوں بھاگنے لگی مگر اسے جلدی انداز ہو گیا کہ باہر ہر طرف جنگل ہی جنگل ہے اور وہ اس میں گم ہوتی جا رہی ہے"_

****

ارد گرد کی فضا میں جنگلی جانوروں اور نا جانے کون کون سی مخلوق کی بولنے کی آوازیں سماعت میں عجب دہشت ناک شور بن کر گونج رہی تھی وہ خوف و دہشت سے وہی بے ہوش ہو کر گر گئی"_

****

سنو علیزے کو دودھ کا گلاس دیدے نا_ زرگل ضیغم کو سٹڈی میں چائے دینے آئی تو اس نے کہا کیوں کے وہ دیکھ چکا تھا علیزے نے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا ہے"_

"جی خان؟

گل دودھ کا گلاس لے کر آئی تو علیزے کمرے میں نہیں تھی_اس نے آواز دی مگر کوئی جواب نہیں آیا باتھ روم ٹیرس ہر جگہ دیکھنے کے بعد_زرگل کے چودہ طبق روشن ہو گئے وہ الٹے قدموں بھاگی جب سامنے سے گارڈ اندر آیا اور زرگل کو بتایا کہ باہر کا گیٹ کھولا ہے"_

گارڈ جب پانچ منٹ بعد انداز سے باہر گیٹ پر آ کر بیٹھا تو اس نے گیٹ کھلا دیکھ کر اندازا آیا اور زرگل کو بتایا کہ چھوٹے خان کو بتا دے جو خود گھبرائی ہوئی تھی_اس کی بات سن کر وہ سٹڈی کی طرف بھاگی"_

خان! خان!" وہ بھاگتی ہوئی ضیغم خان کے پاس آئی جہاں وہ لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا

_کیا بات ہے اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو_اس نے حیرانی سے زرگل کو دیکھا

"_خان وہ بی بی گھر میں نہیں ہیں اور باہر کا گیٹ بھی کھلا ہے

کیا۔۔۔۔؟" ضیغم خان کو جیسے کرنٹ لگا تھا

یہ کیا بکواس کر رہی ہو_وہ تیزی سے نکل کر بھاگا تو واقعی علیزے کمرے میں نہیں تھی

اومائی گاڈ_ "وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بالوں میں پھنسا کر بولا اور تیزی سے اپنی جیپ کی چابی اٹھائی_ "

گل خان_ ضمیر گل_ شیر خان کہاں مر گئے تم سب؟ اس کی آواز بورے گھر میں گونج رہی تھی_ "

جی خان سب اس کے سامنے فوراً حاضر ہو گئے

اس گھر سے ایک لڑکی نکل گئی اور تمہیں خبر نہیں ہوئی_ کان کھول کر سن لو اگر اسے کچھ ہوا تو میں تم سب کو گولی مار دوں گا_ وہ چیختے ہوئے بولا اور پھر باہر نکل گیا_ اس کے ساتھ ہی سارے گارڈ بھی نکل گئے_ "

پھر کچھ دور وہ زمین پر پڑی نظر آئی_ مگر یہ دیکھ کر ضیغم خان کی روح فنا ہو گئی جب سامنے ایک خونخوار چیتے کی انگاروں کی طرح دیکتی آنکھیں علیزے پر جمی تھی اس سے پہلے وہ درندا اس پر جھپٹتا فضا میں رائفل کی کان پھاڑ دینے والی آواز پر جواب میں درندے کے ڈکراتی آواز گونجی تین گولیوں نے اسے ٹھنڈا کر دیا_ "

www.novelsclubb.com

ضیغم نے سیکنڈوں سے پہلے ہی پاس کھڑے گارڈ کے ہاتھ سے رائفل چھین کر اس چیتے کا نشانہ بند کر تین فائر ایک ساتھ کئے_"اس کے گرتے ہی

وہ دیوانہ وار اس کی طرف بھاگا علیزے بے ہوش تھی اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر اس نے جیپ میں ڈالا اور گھر لے آیا_کیوں کے رات کے اس وقت گولی کی آواز پر اور بھی جنگلی جانور نکل اتے_"

گھر لا کر اس نے فوراً ڈاکٹر کو بلایا ڈاکٹر نے چیک کرنے کے بعد بتایا خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں ہیں ابھی تھوڑی دیر میں ہوش اجائے گا_یہ دوائیاں دے دیجے گا_"

جب تک اسے ہوش نہیں اگیا ضیغم یار خان کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹتا رہا_اس کا دماغ سوچ سوچ کر سن ہو چکا تھا جب سب کچھ ٹھیک ہونے لگا تھا تو علیزے نے ایسا کیوں کیا_"

****

"_جب علیزے کو ہوش آیا تو وہ پھر اس قید خانے میں تھی

تم یہاں سے کیوں بھاگیئں اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟ بولو جواب دو وہ غصّے سے اس پر دھاڑ رہا تھا

"_

تو کیا ہوتا اچھا۔ تھا مر جاتی تمہارے ساتھ رہنے سے اچھا ہے جنگلی جانوروں کی خوراک بن

"_ جاؤں _ وہ بھی بدلے میں چیخ پڑی

بکواس بند کرو ضیغم خان پوری قوت سے دھاڑا تھا اگر دوبارا ایسی بکواس کی تو جان سے مار دوں

"_ گا

"_ اور میں نے کہ رہا ہوں تمہیں اب ہمیشہ یہں رہنا ہے

"_ کبھی نہیں تم مجھے یہاں قید کر کے نہیں رکھ سکتی سمجھے تم وہ دھاڑی تھی

اور میں بھی تمہیں اپنی زندگی میں ہر حال میں رکھنا چاہتا ہوں _" ضیغم خان نرم پڑ گیا اب چلو جوس پی لو تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے _" وہ جانتا تھا غصہ کرنے سے کچھ نہیں ہونے والا

"_ کوئی بات ضرور ہوئی ہے جو علیزے نے ایسا کیا

"_ میں لعنت بھیجتی ہوں تم پر اور تمہارے کھانے پر _ سنا تم نے وہ حقارت سے بولی

یہ تم ہو جو میں تمہارا یہ لہجہ برداشت کر رہا ہوں تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اسے اب تک گولی مار چکا ہوتا_ وہ ایک دم جلال میں آ گیا تھا_ یہ لڑکی اسے پاگل کر کے چھوڑے گی_ "جتنا کولڈ مائنڈ رہنے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ہی دماغ خراب کر کے رکھ دیتی ہے_ "

"_ تو مار دو مجھے ویسے بھی میری کسی کو ضرورت نہیں میں خود مرنا چاہتی ہوں

آ ایک بات یاد رکھو علیزے تمہارا پیچھا میں مرنے کے بعد بھی نہیں چھوڑوں گا_ تمہاری قبر اپنے کمرے میں بنواں گا_ اب ساری عمر تمہیں یہیں رہنا ہے یہ بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لو تم_ گل اسے کچھ کھلاؤ میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں_ یہ کہا کر ضیغم خان کمرے سے باہر نکل گیا_ "

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد واپس آیا علیزے نے جوس پیا اور تھوڑا سا کھانا کھا لیا تھا اب اس میں کچھ جان آئی تھی ضیغم سے لڑنے کی_ "وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ وہ مکمل ہوش و حواس میں اسے بتائے کیا ہوا ہے

"_ اس کے ساتھ کل تک تو ٹھیک تھی میرا قریب آنا بھی اسے برا نہیں لگا تھا

دیکھو علیزے میں تمہارے قدموں میں دنیا کی ساری خوشیاں ڈھیر کر دوں گا تمہیں کسی بھی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی میں وعدہ کرتا ہوں میں خود تمہیں تمہارے گھر والوں کو ڈھونڈ کر تم سے ملواں گا بس تم میرا ساتھ قبول کر لو_"

وہ آن بان والا شخص اس کے آگے گڑگڑا رہا تھا_"

جواب میں علیزے نے ایک قہر بھری نظر ضیغم خان پر ڈالی اور نفرت سے پھیر لی_ ضیغم کو اسے ہی اس کا جواب مل گیا_"

آخر تم خود کو سمجھتی کیا ہو_ میں اگر چاہوں تو زبردستی بھی کر سکتا ہوں تم کچھ بھی نہیں کر سکتیں مگر میں تمہاری رضا سے تمہارا ساتھ حاصل کرنا چاہتا ہوں_"

اور میری رضا تم زندگی بھر حاصل نہیں کر سکو گے ہاں اگر زبردستی کرنا چاہو تو شوق سے کرو_ مگر اس سے تم میرا صرف جسم حاصل کرو گے_ میری روح میرا دل تمہارا کبھی نہیں ہو سکے گا_ وہ ضدی لہجے میں بولی_"

تم اور تمہارا خاندان ایک جیسا ہے سب وقت گزاری کرنا جانتے ہیں_ "علیزے نے یہ بات دل میں سوچی اس کے سامنے بول کر اسے وہ نہیں بتا سکتی تھی کہ اس کی اصلیت جان گئی ہے _"

"_ اس کی بات پر ضیغم یار خان بے بس سا اس پر ایک گہری نظر ڈال کر کمرے سے نکل گیا

****

ضیغم اندھیرے کمرے میں بیٹھا ڈرنک کر رہا تھا اور نا جانے کتنی سگریٹ کے ڈبے وہ خالی کر چکا تھا اس کی دماغ کی شریان پھٹنے کے قریب ہو گئیں تھی اتنی شراب پینے کے بعد بھی ایک پل کے لیے بھی اس ظالم کی یاد سے چھوٹکارا حاصل نہیں کر پایا تھا_ وہ آج فارم ہاؤس گیا تھا_ "وہاں رہتا تو کچھ کر بیٹھتا _"

یہ لڑکی کبھی بھی نرم نہیں پڑے گئی میں سب کچھ ہار گیا آج اپنی خواہش کے لیے میں اس کی زندگی داؤ پر نہیں لگا سکتا_ وہ تو مرنے کے لیے بھی تیار ہے کل کا وہ منظر سوچ کر اس کی روح کانپ اٹھی_ اگر کچھ پل بھی لیٹ ہو جاتا تو_ "صبح ہی وہ اس کے پاس جانا چاہتا تھا _"

سنو میں تم سے ایک سوال کروں گا_ دوسرے دن اس کے پاس اکر اسے مخاطب ہوا_ سرخ آنکھیں بکھرے بال کل کا سلوٹ زدہ سوٹ پہنے وہ اجڑی ہوئی حالت میں اس کے سامنے تھا_

"_ مگر علیزے نے اپنا دل پتھر کر لیا تھا

"_ کیسا سوال میں نے تمہیں آزاد کر دیا تو تم کہاں جاؤ گی

"_ کسی بھی دارالامان میں چلی جاؤں گی پھر کچھ ٹائم بعد لندن واپس

ٹھیک ہے میں کل تک پیپر بنوا کر تمہیں بتا دوں گا_" یہ کہہ کر وہ ایک سیکنڈ بھی وہاں رو کے

"_ بغیر کمرے سے باہر نکل گیا

****

آریان نے دو دن سے عرشیہ جینا حرام کر رکھا تھا شادی کے سونگ سنا کر پتا نہیں کہاں سے اس

"_ کے پاس ایسے سونگ تھے جس میں دولہن کا ہی مزاق اڑایا جا رہا تھا

آریان جب آفس سے تھکا ہارا آیا تو کمرے میں قدم رکھتے ہی ایسا لگا زلزلہ اگیا ہو_ وہ پھٹی

"_ آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا تھا

عرشیہ ڈانس کر رہا تھی اور دس بارہ بچے اس کے ساتھ اچال کود کر رہے تھے_"پڑوسیوں کے بچے ملازم کے بچے سب کو جماع کر کے وہ ہاتھ میں پلیٹ چمچے اور نا جانے کیا کیا برتن سب پکڑ کر بجا رہے تھے اور ساتھ ساتھ پتا نہیں کون سے گانے کی ٹانگ توڑی جا رہی تھی اس پر ساونڈ کی تیز آواز_"آریان کا دماغ گھوم گیا وہ آگے بڑا

عرشی۔۔۔۔۔؟"اس نے چلا کر عرشیہ کو آواز دی مگر وہ تو بڑے سائز کا چمچہ اور تالی بجا بجا کر ناچنے میں مصروف تھی تھی اتنے شور میں مسجد کے ساران کی آواز نا آئے یہ تو پھر انسان کے گلے کی آواز تھی_"

عرشی.....۔؟"اب کے وہ حلق کے بل چلایا تھا_"ایک تو یہ بچے اسے آگے نہیں جانے دے رہے تھے_"

کیا...ہے۔۔۔اس نے بھی چلا کر پوچھا جیسے نا جانے کون سا ضروری کام کر رہی تھی اور آریان نے خلل ڈال دیا ہو_"

"یہ۔۔۔۔سب کیا ہو رہا ہے.....؟

میری شادی ہو رہی ہے اور کیا اور ہم سب روز ایسی انجوائے کریں گے_"عرشی نے اسی طرح ڈانس کرتے ہوئے کہا"_

واٹ۔۔۔۔؟"آریان نے آگے بڑھ کر سی ڈی پلیئر آف کیا_"تو سب روک کر اسے دیکھنے لگے_"بکھرے بال گلے میں ٹائی جھولتی ہوئی_عرشیہ کو غصّے سے دیکھ رہا تھا"_

سب نکلو میرے کمرے سے باہر_آریان کا کمرا ساونڈ پروف تھا اس لیے کسی کو کچھ پتا نہیں چلا کہ یہاں کیا قیمت برپا ہو رہی ہے"_

جو بھی کہنا ہے ادھر اکر کہو"_

عرشیہ دوسری جگہ جا کر کھڑی ہو گئی_آریان کو کچھ سمجھ نہیں آیا یہ پاگلوں والی حرکت کیوں کر رہی ہے"_

آریان نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑا_"تم پاگل ہو گئی ہو یہ سب کیا ہے اور ان بچوں کو کیوں جمع کر رکھا ہے تم نے اور؟

یہاں نہیں وہاں چل کر ڈانٹ لو_"عرشیہ نے اس کی بات کاٹ کر اسے دوسری طرف چلنے کو کہا تو وہ بھڑک اٹھا_"

نہیں یہیں کھڑی رہو چپ چاپ_"

اور تم سب_"اس نے بچوں کی طرح اشارا کیا_"اسی وقت عرشیہ نے ایک بچے کو اشارا کیا تو اس نے فل آوار میں سپیکر آن کر دیا جو بالکل آریان کے کان کے پاس تھا_"انتی تیز آواز اچانک کان میں پڑتے ہی آریان گرتے گرتے بچا_"عرشیہ کا قہقہہ بے سخت تھا وہ جان بوجھ کر اسے یہاں لائی تھی_"

آپ کے بلکل برابر میں ساونڈ سسٹم لگا تھا ہم نے اس لیے آپ سے کہا تھا ہٹیے یہاں سے_" عرشیہ نے ایک سٹائل سے کہا_آریان اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا_"

ہائے ے ے ے ے۔۔_"آپ کے گال تو بلکل ٹماٹر کی طرح لال ہو گئے سر تاج_"اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر حیرت کا اظہار کیا جب کے چہرے پر شرارت صاف نظر آ رہی تھی_"

آاااااہا۔۔۔۔۔۔نکلو۔۔۔۔۔۔۔؟وہ غصّے سے دھاڑا تھا اب اس کی برداشت ختم ہو گئی تھی_"

"_ افس سے سر کھپا کر آیا تھا اور اب یہ سب

"_ عرشیہ سمیت سارے بچوں نے ایک ساتھ برتن زمین پر پھینکے اور جانے لگے

"_ آریان نے اپنے آنکھوں بند کی اور مٹھیاں بھینچیں

خالی برتن ہیں آواز تو کریں گے ہی_"عرشیہ اپنی بات کہہ کر گردن اکڑا کر باہر نکل گئی_اس کا کام تو ہو ہی چکا تھا_آیا بڑا شادی کے سونگ سنانے والا اب دس دن تک کان میں تیل ہی ڈالتے رہنا"_

****

دوسرے دن رات تک ضیغم نے پیپر تیار کروا لیے تھے جبکے یہ ممکن نہیں تھا_ایک دن میں مگر ضیغم نے اپنے سورس استعمال کر کے یہ کام بھی کروا لیا تھا_کیونکہ وہ علیزے کی زندگی کے لیے کوئی ریسک نہیں لینا چاہتا تھا_جو کل اس نے اپنی آنکھوں سے روح پرواز منظر دیکھا وہ

www.novelsclubb.com

نہیں چاہتا تھا علیزے اپنی بے وقوفی میں خود کو کوئی بھی نقصان پہنچے_ چاہے اس کے پاس نہ ہو مگر سہی سلامت زندہ تو ہو گئی نا_"

ضیغم نے خود بھی سوچ لیا تھا ہمیشہ کے لیے یہ ملک چھوڑ کر چلا جائے گا_"

خان میرے لیے کیا حکم ہے_" وہ صوفے پر نڈھال سا بیٹھا تھا_

اب تو اس میں نا سوچنے کی ہمت تھی نہ چلنے پھرنے کی_ اس کے دماغ کی نسیں بھاٹنے کے قریب تھی_ سوچ سوچ کر ہی جان نکل رہی تھی_ جو لڑکی اس کے جسم میں خون بن کر دوڑتی ہے کیسے گزارے گا ایک پل بھی اس کے بغیر_"

کل رات سے مسلسل جاگ رہا تھا اور شراب اور سگریٹ پی پی کر وہ شاید علیزے کے بدلے اس زہر کو اپنی رگوں میں اتارنا چاہتا تھا_"

ہاں..؟" یہ اپنی بی بی کو دے آؤ_" اس میں طلاق کے پیپر ہیں_ اور دوسری فائل میں ایک گھر کے_"

جو اس نے بہت پہلے علیزے کے لیے ہی بنوایا تھا_ منہ دیکھائی میں دینے کے لیے مگر اس کی شادی اور اس کے بعد کے حالات نے اجازت نہیں دی_ بس وہ اچھے وقت کا انتظار کر رہا تھا ___ مگر اسے کیا پتا تھا اس کے نصیب میں اس کا ساتھ ہی نہیں تھا

_ اتنا وقت تو اس نے صرف اپنے دل کو جھوٹی تسلیاں دیتا رہا تھا

"_ کہ وہ اب اس کا ساتھ قبول کرے گی_ اب کرے گی مگر کیا ہوا

اس نے پاس پڑی فائلز شیر خان کو دی_ "جب وہ یہاں سے چلی جائیں تو ان کو اس گھر میں ہی

"_ چھوڑ کر آنا_ اور یہ گھر کے پیپر دینا

گھر کے پیپر کے ساتھ اس نے بلنک چیک بھی رکھ دیا تھا_ تا کے وہ اپنی زندگی آرام سے

"_ گزارے

طلاق کے پیپر پر ابھی اس نے خود سگنیچر نہیں کیے تھے_ وہ کیسے اپنے موت کے پروانے پر

_ دستخط کر دیتا

پہلے علیزے یہاں سے چلی جائے اسے چھوڑ کر پر اس کا ارادہ سائن کر کے نیند کی ٹیبلیٹ کھا کر خود اس دنیا سے غافل ہونا چاہتا تھا تکہ اس نقصان کا اسے کم از کم دو دن تک احساس نہ ہو "_

جی خان جیسا آپ کا حکم_" یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا_ شیر خان خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا_ اپنے چھوٹے خان کے لیے کچھ نہیں کر سکتا شیر خان ضیغم کے ساتھ بچپن سے تھا اور اس کی جان اپنی جان سے زیادہ پیاری تھی اسے "_

مگر اج وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا اس نے دیکھا تھا اس کا خان ہر چیز حاصل کرنا جانتا تھا چاہے وہ خرید کے ہو یا چھین کر نا جانے کتنوں پر ظلم کیے ان امیروں نے_ اپنے غرور میں کتنے ہی ملازموں کی ایک غلطی پر کھال ادھیڑ وادی_ اب ایک چھوٹی سی لڑکی نے اس کا کیا حال کر دیا_ شبیر علی خان کے خاندان کے اکلوتے وارث کا "_

بی بی صاحب یہ خان نے بھیجے ہیں آپ سائن کر کے مجھے واپس دے دیں_ شیر خان اجازت لے کر اس کے کمرے میں آیا اور اپنی بات کہہ کر ہاتھ باندھ کر مودبان کھڑا ہو گیا "_

www.novelsclubb.com

سے سوئی تو علیزے بھی نہیں تھی ایک پل کو کل سے ہزاروں سوچیں اس کے دماغ میں چل رہی تھی_ کہ تیمور علی خان اور اس کے خاندان سے بدلا لینے کا اس سے اچھا موقع نہیں آئے گا "_

کیوں نا وہ ضیغم خان کو استعمال کر کے اور اپنا مقصد پورا کریں_ "جوان لوگوں نے اس کی ماں اور اس کے ساتھ کیا اس کا حساب تو دینا پڑے گا ان لوگوں کو_ اگر ضیغم اس کے باپ کی طرح نکلا تو وہ اس کی بات آج رد کر دے گا اور اگر وہ اس سے سچی محبت کرتا ہے تو اس کی یہ شریعت مان لے گا_ پھر وہ ان سب کو بتائیے گی وہ بھی ان کا ہی خون ہے "_

بے حس اور ظالم جیسے میرے باپ نے میری ماں کی محبت کا فائدہ اٹھایا تھا وہ بھی ضیغم خان کی محبت کا فائدہ اٹھائے گی_ "اس نے ایک عظیم سے سوچا "_

تمہارے خان کہاں ہیں_ "اس نے شیر خان سے پوچھا پہلے "_

اپنے کمرے میں اسی طرح نظریں جھکائے جواب دیا "_

ٹھیک ہے چلیں پھر_ "علیزے فائلز ہاتھ میں لے اور اس کے کمرے کی طرف بڑھی "_

شیر خان فائل یہاں رکھ دو اور گیٹ لاک کر کے جاؤ اور مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے کتنا بھی ضروری کام ہو_ "وہ صوفے کی بیک پر سر رکھے دونوں ہاتھ صوفے کی بیک پر پھیلائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا_ دروازہ کھولنے کی آواز پر علیزے کو شیر خان سمجھ کر حکم دے رہا تھا_ "

جب تھوڑی دیر تک کسی قسم کی آواز نہیں آئی دروازہ بند ہونے کی بھی نہیں تو اس نے آنکھ کھول کر شیر خان کی طبیعت ٹھیک کرنے کا سوچا_ "

سنا نہیں میں؟" وہ غصّے سے دھاڑا تھا مگر آدھی بات اس کے منہ میں ہی رہ گئی اور وہ سخت سا سامنے کھڑی علیزے کو دیکھ رہا تھا_ "علیزے بھی خاموش کھڑی اسے دیکھ رہی تھی برسوں کا مریض لگ رہا تھا_ "بکھرے بال سلوٹ زدہ ملگجے حلیے میں اسے بے یقینی سے دیکھتا ہوا_ علیزے کو حیران کر گیا_ "

وہ لڑکھڑاتا ہوا آٹھ کر اس کے پاس آنے لگا جو بہت مشکل سے اس نے ہمت کر کے کیا تھا_ "

ت تم؟" مج مجھے پتا ہے ک کہ تم میرا وہم ہو_ ابھی غائب ہو جاؤ گی نا_ اس نے ڈرتے ڈرتے علیزے کے گال پر ہاتھ رکھا_ "

مگر وہ حیران ہوا کہ یہ تو حقیقت میں سامنے ہے اس نے جلدی سے اس کے ہاتھ کندھوں کو چھو

"_ کر محسوس کرنا چاہا کہ یہ اس کا خواب تو نہیں

"_ ع علیزے۔۔۔؟ وہ حیران سا اس کے سامنے کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا

میں سچ میں تمہارے سامنے ہوں اور میں تمہیں ایک موقع دینا چاہتی ہو مگر میری کچھ شرائط ہیں

"_

"_ بیٹھا کر بات کریں

لیکن جب ضیغم اسی طرح سخت سا کھڑا رہا تو علیزے اس کا ہاتھ پکڑ کر صوفے تک لائی_ اور

اسے بیٹھا کر خود اس کے لیے کمرے میں رکھی فریج سے پانی لا کر اس کے سامنے کیا اور خود اس

"_ کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

مگر ضیغم تو اسے دیکھے جا رہا تھا کہ کہیں پلکیں جھپ کے اور اس کا یہ خواب ٹوٹ جائے اور

"_ علیزے ویسی ہی نفرت سے اس چھوڑ کر جانے کو تیار ہو گی

جب اس نے گلاس نہیں پکڑا تو علیزے خود ہی اسے پانی پلانے لگی_ ضیغم بنا پلکے چھپکائے اس کو دیکھتا ہوا اس کے ہاتھ سے پانی پینے لگا_"

"_ کیا کہا تم نے؟" پانی پی کر ضیغم کچھ ہوش میں آیا

"_ علیزے نے گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اپنی بات دوہرائی

اگر تمہیں میری بات منظور ہے تو_ "علیزے کی بات ادھوری ہی رہ گئی_ "جب ضیغم نے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا_ اور بازوؤں کا حصار سخت کر لیا علیزے کو ایسا لگا اس کی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی_"

_تم۔۔تم۔۔_ "جو بولو گی وہی کروں گا_ ہر بات "ہر شرط "ہر خواہش مجھے منظور ہے ہر بات مانوں گا بس مجھے چھوڑ کر جانے کی بات مت کرنا میں مر جاؤ گا علیزے_ "پلیز علیزے_"

"_ وہ بے بس سا اس کی گردن میں منہ چھپائے بولا

علیزے کو اپنی گردن اور کندھے پر نمی محسوس ہوئی_ تو اس کا دل دھڑک اٹھا دکھ سے اس کی آنکھیں بھی بھیگنے لگھیں_ اسے ایک پل کو اپنی سوچ پر شرمندگی ہوئی_ کہ اتنی محبت کرنے والے شخص کو دھوکا دے رہی ہے_ اس بات کا بدلہ لے رہی ہے جس میں اس کا کوئی قصور ہی نہیں ہے_

مگر پھر اسے اپنی ماں کی وہ تکلیف بیماری اور راتوں کو جاگنا_ پھر اس کا پوری زندگی ایک گناہ کی طرح گزارنا سب کا اسے گندہ خون کہہ نا آیک پل میں اس نے اپنے دل کو سخت کیا وہ پھر سے وہی بے رحم علیزے بن گئی_"

میری بات سن لو پہلے_"اس نے ضیغم کو خود سے دور کرنا چاہا جواب اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو محبت سے چھو رہا تھا_ اس کو اتنا قریب بھی علیزے جان بوجھ کر آنے دے رہی تھی یہ بھی اس کے پلین میں شامل تھا_"

حکم کرو تم_"وہ اس سے الگ ہو کر بوری توجہ سے مسکراتے ہوئے اس کی بات سننے لگا_"

میری شرط یہ ہیں کہ تم اپنی پراپرٹی میرے نام کر دو گے_ اور دوسری شرط مجھے وہ سب مقام اور چیزیں دو گے جو تمہارا خاندان تمہاری بیوی کو دیتا_"

اپنے خاندان کی وہ ہر چیز جو ایک بہو کو ملنی چاہیے_"اپنی بات بول کر علیزے نے ایک گہری سانس لے کر اس کی طرف دیکھا تو مگر وہ تو ابھی بھی اسے پیار سے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا_"

بس اتنا ہی اس میں تو کوئی مشکل نہیں_ میں ابھی پیپر بنوانے کے لیے کہہ دیتا ہوں_ اس نے اپنا موبائل نکالا وکیل کو کال کرنے کے لئے_"

پہلے میری پوری بات سن لو_ علیزے نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے کال کرنے سے روکا_"

اور کیا رہ گیا میرا سب کچھ تمہارا ہے یہ جان سمیت پھر اور کیا منوانا ہے_ ضیغم حیران ہوا_"

طلاق کا حق مجھے ہو گا_ اور دوسری بات تم مجھ سے جب تک اپنا حق نہیں مانگو گے_ جب تک میری مرضی نہیں ہو گی_ "علیزے اپنی بات کہہ کر اس کے چہرے کو دیکھنے لگی_ "جس سے پتا لگ رہا تھا کہ یہ بات اسے پسند نہیں آئی "_

کیوں تمہیں طلاق کا رائٹ کیوں چاہیے_ "ضیغم نے سرد لہجے میں پوچھا کیا وہ اس کے ساتھ کھیل_ "کھیل رہی ہے "_

کیوں کے میں ساری زندگی تمہارے نام کرنے جا رہی ہوں اگر تم نے اپنے گھر والوں کے دباؤ میں آ کر مجھے چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تو_ تم یہ بھی نا کر پاؤ_ یہ سب علیزے کے دل سے نکلی بات تھی جو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی_ اسے تو کچھ اور بولنا تھا مگر یہ کیا کیا بولے جا رہی ہے "_

اس کی بات پر ضیغم خان کا قہقہہ بے ساختہ تھا_ "اور اس کے خوبصورت چہرے پر بہار سی آ گئی تھی علیزے کی بات سن کر_ اس نے مسکراتے ہوئے علیزے کا ہاتھ پکڑ اور چوم کر دل کے مقام پر رکھ کر بولا "_

www.novelsclubb.com

یہ دل تمہارے ہونے سے دھڑکتا ہے علیزے اگر تمہیں چھوڑ دوں گا تو یہ کمینہ کام کرنا بند کر دے گا_"اب مجھے یہ بھی بتا دو اس آخری شرط کی ٹائم لیمٹ کتنی ہو گئی_"کب تک مجھے تم سے دوری کی سزا جھیلنا پڑے گی_"

وہ اس کو بڑے پیارے سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھ رہا تھا_"

جب مجھے آپ پر مکمل اعتماد ہو جائے گا_"

ٹھیک یہ بھی مان لیا_"

مجھے بھوک لگی ہے میں نے کل سے کچھ نہیں کھایا_"اس کو قریب آتے دیکھ کر وہ فورا بولی_"

کیا کہہ رہی ہوں تمہیں تو میڈیسن بھی لینی تھی نا_"

یہ زرگل کہاں ہے ابھی اس کی خبر لیتا ہوں_وہ غصّے سے اٹھ کر باہر جانے لگا_"

www.novelsclubb.com

روکیں تو زرگل کیا کرے گی جب میں نے منا کر دیا تھا میں نے خود اسے ڈنٹ کر کمرے سے نکال دیا تھا"_

لیکن سزا تو میری تھی نا خود کو کیوں تکلیف دی جان"_ وہ اس کا چہرا دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لے پوچھ رہا تھا"_

جو ہو گیا اسے بھول جائیں اب آپ جا کر فریش ہو کر آئے پھر ہم کھانا کھاتے ہیں"_

ٹھیک ہے تم ویٹ کرو میں بس پانچ منٹ میں آیا اس کا ماتھا چوم کر وہ واشروم کی طرف چلا گیا"_

تم جاؤ اب یہاں سے"_ ہمارے جانے کے بعد آنا"_ اور اگر کوئی ادھر آیا تو ٹانگے توڑ دوں گا"_

کتنا بھی ضروری کام ہو سب کو بتا دو جا کر"_

اس نے کھانا لگاتی زرگل کو بولا جو کھانا لگانے کے بعد وہیں کھڑی تھی تا کے کوئی چیز کی ضرورت ہو تو دے دے"_ ضیغم کے کہنے پر وہ کچن میں چلی گئی"_ یہ سب سنے کی تو ان سب ملازم کو عادت تھی"_ ضیغم کا غصّہ جانتے تھے"_

یہ آپ کیسے بات کر رہے تھے وہ ملازم ہے آپ کی زرخیزی غلام نہیں_"علیزے کو اس کی بات بری لگی تو فوراً ٹوک دیا_"

ابھی میں کوئی بات سننے کے موڈ میں نہیں ہوں_چپ چاپ کھانا کھاؤ کل سے کچھ نہیں کھایا طبیعت خراب ہو جائے گی_"

وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلا رہا تھا_"علیزے بھی خاموشی سے کھانا کھانے لگی کیونکہ اب تو اس کی بھوک اور زیادہ بڑھ گئی تھی_"

****

رات جب وہ کمرے میں آیا تو علیزے جانے کن سوچوں میں گم تھی ضیغم بیڈ پر اس کے قریب آکر بیٹھا ابھی اس کا ہاتھ پکڑنا چاہتا تھا جب وہ بول اٹھی_"

مجھے چینج کرنا ہے اس کی گہری نظروں نے اسے وہاں سے ہٹنے پر مجبور کر دیا_وہ کہتے ہوئے بیڈ سے اترنے لگی_"

کر لینا ابھی تھوڑی دیر بات کرتے ہیں_ ضیغم نے ہاتھ پکڑ کر اسے بٹھانا چاہا لیکن وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹی_ ضیغم نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا جس پر کھبراہٹ صاف نظر آ رہی تھی "_

وہ شاید یہ سمجھ رہی تھی اس نے ایک موقع دینے پر وہ اپنا حق نا استعمال کر لے_ "آدھی رات اور یہ تنہائی سے خوف زدہ تھی "_

علیزے۔۔۔۔وہ اس کی طرف بڑھا_ علیزے بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹی ضیغم نے ہونٹ بھینچ لیے "_

علیزے کا ضبط کے مارے سرخ چہرہ دیکھ کر ایک گہری سانس لے کر پیچھے ہٹا "_

کپڑے بدلنے کے بعد وہ جان بوجھ کر دیر سے باہر آئی وہ بیڈ پر بیٹھا آہٹ پر چونکہ کر سیدھا ہوا اس کی مسکراہٹ پر وہ نظریں پھیر گئی "_

یہاں آ جاؤ اسے یوں ہی کھڑا دیکھ کر ضیغم نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا مگر وہ کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی "_

تمہیں اس طرح کھبرانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اپنا وعدہ یاد ہے میں تمہاری خواہش کا احترام کرتا ہوں اور جب تک تم چاہو گی_" ضیغم بھی اس کا ڈر سمجھ رہا تھا ایک دن میں سب کچھ بدل نہیں سکتا تھا_ اس لیے آرام سے ڈیل کرنا چاہتا تھا اسے_"

علیزے خاموشی سے اس کے برابر میں درز ہو گئی_"

وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا تو اس نے کمبل سر تک اوڑھ لیا کچھ دیر بعد لائٹ بند ہوتے ہی اندھیرا چھا گیا اور کمرے میں نیلی روشنی پھیل گئی اس نے ذرا سا کمبل سرکا کر دیکھا تو وہ اس کے برابر میں لیٹ چکا تھا_"

****

پورا لان روشنی میں جگمگا رہا تھا میوزک کی تیز آواز مضامیں گونج رہی تھی چمیلی گلاب اور گیندے سے سجے ہوئے جھولے میں عرشیہ اور اریان کو ایک ساتھ بیٹھیا گیا تھا_"

آریان کے چہرے سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی بات بات پر قہقہہ لگاتا سب کی چھیڑ چھاڑ کا خود جواب دے رہا تھا_"

www.novelsclubb.com

اس کے برابر میں عرشیہ خاموش بیٹھی تھی اور اس کے قہقہے سن کر جل بھون رہی تھی کیسے اسے بے بس کر کے شادی کر رہا تھا_ کتنا تنگ کیا عرشیہ نے کہ وہ باز آجائے اس سے شادی کرنے سے مگر وہ ڈھیٹ انسان تھا_"

آریان نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور انجان بن کر بیٹھ گیا_"

ہاتھ ہٹاؤ ذلیل انسان_" عرشیہ کھونگھٹ میں غرا ہی تھی_" مگر اسے ایسے ہی بیٹھا دیکھ عرشیہ نے زور سے اپنے ناخون اس کی ہاتھ کی پشت پر گاڑ دیے_"

آریان بلبلا اٹھا_ جنگلی بلی_" اس نے اپنا ہاتھ کھینچا دیکھا تو اس پر ہلکا سا خون کی بوندیں آگئی تھی_"

آریان نے سوچ لیا تھا سب سے پہلے شادی کے بعد اس کے یہ ناخون ہی کاٹے گا_

کیسے بچوں کی طرح پال کر بڑے کر کے بیٹھی ہے_"

www.novelsclubb.com

اور دوسری طرف عرشیہ ہنس رہی تھی جس کی آواز سن کر آریان کو تپ چڑھی_"بیٹا تمہیں تو رات میں بتاؤ گا_"آہستہ سے کہا مگر ان کو آپس میں باتیں کرتا دیکھان کے کزنز اور دوستیں فقرے کسنے اور چھیڑنے لگے_"

تھوڑی دیر بعد رسموں کا آغاز ہوا باری باری سب نے آکر سٹیج پر رسم کی تھی_"

آج عرشیہ آور آریان کی مایوں مہندی کا فنکشن تھا جو ان کے گھر کے لان میں تھا_علیزے ضیغم بھی ساتھ آئے تھے_"

علیزے نے ضیغم کی پسند کی یلو پیروں تک فرک پر بڑا سا گرین دوپٹہ لے وہ لائیٹ میک اپ میں وہ کوئی موم کی گڑیا ہی لگ رہی تھی_بڑا سا دوپٹہ اس سے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا_

اور ضیغم تو اسے دیکھ دیکھ کر دیوانہ ہو رہا تھا_

خود وہ وائٹ شلوار بسوٹ پر بلیک ویسٹ کوٹ پہنا وجاہت کا شہکار لگ رہا تھا_"پورے ہال میں اس کی بیوی ہی مرکز نگاہ بنی ہوئی تھی_یہ بھی وہ نوٹ کر چکا تھا_"

جب علیزے عرشیہ کی رسم کرنے سٹیج پر آئی تو زوار نے زبردستی ضیغم کو بھی ساتھ بیٹھا دیا_"

ابھی علیزے رسم کر کے بیٹھی تھی جب ان کے خاندان کی کچھ بزرگ عورتیں آئی اور عرشیہ کے اوپر سے نوٹ وار کر غریبوں کو دینے کے لیے تھال میں ڈالنے لگیں_"

علیزے یہ سب دلچسپی سے دیکھ رہی تھی اس کے لیے یہ سب نیا تھا_"

اسی وقت ضیغم نے بھی اپنی جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر علیزے پر سے وار کر تھالی میں ڈال دی_"

اس کی اس حرکت پر سب نے ہوٹنگ شروع کر دی_ علیزے تو شرم سے سرخ ہو گئی اور ضیغم خان اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا اسے کسی کی پروا نہیں تھی کون کیا کہہ رہا ہے_"

****

عرشیہ نے کمرے میں آ کر دروازہ اچھی طرح لاک لگایا کیوں کہ آریان کی دھمکی یاد تھی اسے ابھی اس اپنے دوپٹہ اتار کے رکھا اور ابھی اس نے چوڑیاں اتارنا شروع کی تھی جب دڑام کی آواز پیدا ہوئی_"

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آریان کھڑکی سے کود کر کمرے میں آیا تھا_"

"_تم کمینے انسان

"_ اور تم اس کمینے کی بیوی

"_ آریان نے آنکھوں میں شرارت لیے ہوا تھا

کھونگھٹ ہونے کی وجہ سے لان میں وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا اس لیے اب مبہوت سا ہو کر اس کو دیکھے گیا_"یلو پنک کلر کے کمبینیشن میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی"_

یار سمجھ نہیں آرہا تمہاری تعریف کروں یا میک اپ کی_"اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پریشان ہو کر کہا"_

کیوں آئے ہو یہاں میرے روم میں_"عرشیہ نے اس کی بات پر منہ بنایا کمینہ تعریف کر رہا ہے یا بے عزتی"_

عرشیہ نے بوچھا لاک لگانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا اب نا جانے کیسے بدلا لے گا مجھ سے یہ"_

www.novelsclubb.com

اب اس سوال کا تو کوئی مطلب ہی نہیں بنتا۔۔۔ایک شوہر اپنی بیوی کے پاس کیوں آتا ہے

"_ آریان نے قدم بڑھاتا ہوا اس کے سامنے آکر بولا

شوہر۔۔۔۔۔شوہر نہیں تم مصیبت ہو میرے لیے جیسے پتہ نہیں کب تک میری جان سے

"_ چپٹے رہنا ہے

"_ عرشیہ نے اس کو دیکھ کر بے بسی سے کر کہا

ساری زندگی ڈارلنگ۔۔۔ساری زندگی یہ عزاب تمہارے سر سے نہیں ٹلنے والا،_ اور ابھی تو چھوٹے چھوٹے میرے جیسے گننے ہر سال آئیں گے میرا ساتھ دینے اس نے قہقہہ لگا کر اس کی

"_ حالت کا مزا لیا

اس لیے اب اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھالو مگر بھوسا نکلے گا تو کچھ فٹ ہو گا نا یہاں_"

_اس نے بڑی فکر سے اس کے دماغ کی جگہ انگلی بجاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اور ساتھ ہی آریان نے ہاتھ کھینچ کر خود سے قریب کر لیا وہ اس کے سینے سے

الگی۔۔۔۔۔آریان نے اس کے گرد اپنے دونوں بازوؤں کا گھیرا مضبوط کیا۔۔۔ایک دم

"_ اتنے قریب اکر سینے سے لگنے پر وہ بوکھلا گئی

"_ چھوڑو آریان پیچھے ہٹو

"_ عرشیہ نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا

دوسری طرف آریان اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا مہندی ابٹن اور پرفیوم کی خوشبو اس

"_ کے حواس پر سوار ہو رہی تھی_ اور پھر شوہر ہونے کا حق اسے مدہوش کر رہا تھا

"_ کتنی ہی دیر وہ عرشیہ میں گم رہا جب دروازے پر ہوئی دستک سے ہوش میں آیا

عرشی دروازہ کھولو کھانا لائی ہوں_ "بھابھی کی آواز آئی تو آریان اسے الگ ہوا اور ہلکے سے اس

"_ کے ہونٹوں کو چھو کر کھڑکی سے باہر نکل گیا

"_ عرشیہ اپنا سانس درست کرنے لگی تھی

ضیغم کی خود پر بار بار اٹھتی نظروں اور رنک ہی لے ہوئی تھی_ وہ خود کی تیاری کرتے وقت اسے یہ خیال ہی نہیں تھا کہ جب سب کی نظر اس پر اکر ٹھٹک رہی ہیں تو یہ شخص تو وہ ہے جس کا دل اس کے نام پر ہی دھڑکتا ہے_"

وہ ڈریسر کے سامنے کھڑی اپنی جیولری اتار رہی تھی جب ضیغم نائٹ ڈریس میں ڈریسنگ روم سے باہر آیا_"

اگر انسان کے ہاتھ میں اختیار ہو تو وہ اپنی کتنی آزمائش ختم کر لے ضیغم کی آواز پر۔اس نے خود کے پیچھے کھڑے ضیغم کو آئینے میں دیکھا_"

میں سمجھی نہیں_ وہ واقعی نہیں سمجھی تھی_"

اپنی اور میری ہی مثال لے لو_ اللہ کو میری محبت سچی لگی تو اس نے مجھے تمہیں سونپ دیا_ جبکہ تمہیں میری محبت پر شک ہے اس لیے تم سے پوچھ رہا ہوں کہ میری آزمائش کب ختم ہو گی_"

ضیغم نے اس کے کندھے پر تھوڑی رکھ کر دونوں بازوؤں اس کی کمر کے گرد لپٹ کر اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا_"

www.novelsclubb.com

علیزے نے کوئی جواب نہیں دیا خاموش کھڑی تھی اور ضیغم نے اس کے کندھے پر لب رکھے

"_ وہ کانپ گئی_ "اسے اس کی وقت کا ڈر تھا

تمہیں اندازہ ہے علیزے تم کتنی خوبصورت ہو بندہ بشر ہوں کسی وقت بھی بہک سکتا ہوں_

"_ ضیغم خمار بھرے لہجے میں بولا اس کی آنکھوں الگ ہی جزبات لٹا رہی تھی

اس کی خاموشی کو اس کی رضامندی جان کر_ "کتنی ہی دیر وہ اس کے وجود سے سکون حاصل کرتا رہا اور علیزے چپ چاپ اس کی منمانیں برداشت کرتی رہی_ اسے یہ سب برا نہیں لگ رہا تھا_ وہ اس کا شرعی اور قانونی شوہر تھا نکاح کے بعد ایک الگ ہی کوشش محسوس ہونے لگی تھی

"_ ضیغم کی قربت میں

"_ مگر پھر وہ اچانک ہوش میں اکر بے ساختہ پیچھے مڑی_ "اس کے دماغ نے اسے جھنجھوڑا

"_ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا_ علیزے نے خود کو سنبھال کر کہا

تو یار میں نے کب وعدہ توڑا ہے کچھ دیر تم سے پیار اکرنا چاہتا ہوں_ "_ اچانک اس کا دور ہونا

"_ ضیغم کا موڈ خراب کر گیا

www.novelsclubb.com

"_ مجھے نیند آرہی ہے_"وہ خود کو اس کی گرفت سے چھوڑاتی چینج کرنے چلی گئی

جب وہ واپس آئی تو پوری طرح پہلے والی علیزے بن گئی تھی صرف اور صرف اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتی تھی "_

"_ ضیغم بیڈ پر لیٹا سوچوں میں گم تھا

جب ہی بیڈ پر آکر علیزے نے اس کا بازو سیدھا کیا اور سر رکھ کر لیٹ گئی_"ضیغم حیران سا اسے دیکھ رہا تھا ابھی خود اسے دور ہوئی اب پھر قریب آگئی اس لڑکی کی سمجھ نہیں آتی مجھے_"مگر اب اس کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا _

میں بہت تھک گئی ہوں پہلی بار اتنا ہیوی دریس پہنا اور اتنا لونگ فنکشن تھا۔۔۔وہ اس کی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی معصومیت سے بولی "_

"_ ضیغم تو اس کے انداز پر ہی فدا ہو گیا تھا عاشق جو ٹھہرا_"مسکراتے ہوئے بولا

"_ہاں یاد یہ بات تو ہے میں نے بہت ظلم کیا تم پر

اور پر ابھی بھی تنگ کر رہا تھا_ مگر کل تو اس سے بھی زیادہ ہیوی ڈریس ہو گا_ اس کے بالوں

"_ میں انگلیاں پھیرتا وہ پیار سے بولا

"_ مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا_" وہ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتی ہوئی بولی

حکم کرو میری جان یہ خادم حاظر ہے_" وہ تو اس کی نظروں سے پورا پورا کھائل ہو چکا تھا اس کی

"_ نیلی سمندر جیسے آنکھوں میں ڈوبنے لگا

"_ میں نے سنا ہے آپ کی خاندانی جیولری بہت خوبصورت اور قیمتی ہے_ جو سو سال پرانی ہے

ہوں۔۔۔؟" مگر تم کیوں پوچ رہی ہو_" وہ سمجھ گیا تھا ضرور زرگل نے اسے بتایا ہے کیونکہ یہ

بات سب جانتے تھے پورے گاؤں کی عورتوں کے سامنے یہ زیورات چڑھائے جانے تھے آنے

"_ والی بہو کو

"_ بس مجھے ایسی چیز دیکھنے کا شوق ہے کبھی دیکھی نہیں نا

تو پھر ٹھیک ہے نا کل منگوالیتا ہوں_بی جان سے_تم شادی پے پہن لینا اور ویسے بھی سب تمہارا ہی تو ہے میری بیوی کو ہی دیا جاتا نا_"ضیغم کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا سب کچھ اس کے نام ہی کرنے والا تھا وہ_"

لیکن وہ بہت قیمتی ہیں مجھ سے کھو گئے تو_"

تم سے زیادہ کوئی چیز نا قیمتی ہے اور نا اہم_"ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھا_"

علیزے نے سکون سے آنکھیں بند کی_"ضیغم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس سے باتیں بھی کر رہا تھا_"

پھر تھوڑی دیر بعد جب علیزے کا کوئی جواب نہیں آیا تو اس نے جھک کر دیکھا تو وہ سو چکی تھی ضیغم ہلکے سے مسکرایا اور اس کے ماتھے پر لب رکھے اور خود بھی سونے لگا_"

****

www.novelsclubb.com

تمام مہمان ہی بینکویٹ اچکے تھے عرشیہ کو آریان کے ساتھ لا کر بیٹھایا گیا تو آریان مہوت سا ایسے دیکھے گیا "_

جو اپنے کزن اور دوستوں کی آواز پر ہوش میں آیا تھا بھر بڑی ڈیٹائی سے مسکرا رہا جیسے کوئی عظیم کام کیا ہو "_

پھر جب عرشیہ کے قریب ہو کر بیٹھا جس موو یسے ہی کم فاصلہ تھا آریان نے اسے بھی ختم کر دیا انسانوں کی طرح نہیں بیٹھا جا رہا کیا اب میرے سر پر بیٹھو گے "_

عرشیہ کی نظر نیچے جھکی ہوئی تھی اس نے دیھمے لہجے میں آریان کو کہا جس پر آریان کے چہرے پر ایک جان دار مسکراہٹ اگئی_"جنگی بلی کی زبان سہی سلامت ہے_"۔

جب عرشیہ کی کزن اور دوستیں اٹھ کر عرشیہ کے پاس اکر بیٹھیں تو آریان بھی اٹھ کر اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا "_

وہ عرشیہ کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مشغول تھی اس سجے سنورے روپ میں اسکا نازک سراپا الگ ہی نرالی چھپ اختیار کر گیا تھا جو ضیغم خان کو بری طرح ڈسٹرب کر رہا تھا "_

علیزے گولڈن براؤن کلر کے شرارے کے ساتھ سیم کلر کرتی پہنے لیٹ میک اپ پر ریڈ لیپسٹک لگائے بالوں کو خوبصورت ساہیر اسٹائل بنا جس کو آگے کر کے چھوٹی چھوٹی مصنوعی پھول لگائے گئے تھے آگے سے بال اٹھا کر پف بنایا گیا تھا_"

ضیغم نے خاص اسے ملک کے مشہور پارلر والی کو بلوایا تھا اور اپنا خاندانی زیور بھی منگوالیتا تھا جس میں سے اسے ایک نیکلس خود بہنایا تھا_"علیزے دیکھتی ہی رہ گئی آنکھوں کو غیر کرتی ان زیورات کی جمک زرکون یاقوت اور ہیرے جڑے تھے_"

پچاس ہزار سے ایک روپیا کم نہیں لین گے_"

آریان کی جوتا چھپائی ہو رہی تھی جس میں علیزے بھی شامل تھی کیونکہ عرشیہ نے اسے دھمکی دی تھی کہ اس کی بہن کی طرف سے وہی ہر رسم کرے گی_"

لیکن آریان تھا کہ ان لوگوں کو تنگ کیے جا رہا تھا_"

جب ان۔لوگوں کی بحث بڑھنے لگی تو زوار ضیغم اسٹیج پر آئے_"

ڈیمانڈ کیا ہے_"ضیغم نے پوچھا_"

"_ پچاس ہزار_ان کی ایک کزن بولی

"_ میں ایک لاکھ دوں گا مگر میری ایک شرط ہے جو علیزے پوری کر سکتی ہے

"_ منظور ہے تو بات کرو

اپنی نشیلی براؤن آنکھوں میں محبت لے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو کب سے اپنے قیامت ڈھاتے روپ

"_ سے اسے دیوانہ بنا رہی تھی

"_ علیزے کے دیکھنے پر ایک جان دار مسکراہٹ اسکے ہونٹوں کو چھو گئی

دوسری طرف علیزے کی جان خوشک ہونے لگی جانے کیا منوالے کہیں شرط واپس لینے کا ارادہ

"_ تو نہیں

میں کوئی شرط ورت نہیں ماننے والی غصّے سے کہتے ہوئے اس نے اپنا رخ عرشیہ کی طرف کیا

"_

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے میں تو چلا پھر اس سے لے لے نا جو خود آبا کے خرچے پر پلر ہا ہے اس نے آریان کی طرف اشارہ کیا_"

نہیں سب اتنی زور سے چلائی_"

پلیز علیزے مان جاؤ نا ہمارے تو عیش ہو جائیں گے_" وہ کون سا تمہاری جان لے لیں گے بلکے اپنی جان ہی پتیلی پر رکھ کر تمہارے سامنے پیش کر دیں گے_" وہ سب کل سے ضیغم کو دیکھ رہی تھی اس کے ہر انداز سے اس کی دیوانگی کا پتا چل رہا تھا_"

ٹھیک ہے علیزے نے ان سب کے سامنے ہار مان لی_ جو اسے اب ہلنے بھی نہیں دے رہی تھی_"

ضیغم بھائی آدھے ہمیں دے دیں میں دونوں جوتے دینے کو تیار ہوں_" آریان کو ساد مہ ہوا اسے تو کوئی پوچھ ہی نہیں رہا ہلکے وہ دلہا تھا_"

لیکن اس بیچارے کی تو شروع شادی سے کوئی نہیں سن رہا تھا اب بھی نظر انداز کر کے اپنا کام کرنے لگے_"

www.novelsclubb.com

ضیغم نے شرط کے مطابق رقم علیزے کے ہاتھ پر رکھی جو اس نے عرشیہ کی کزن کو دے کر سب میں بانٹ دی_"

لیکن شرط کیا ہے_"آریان نے پوچھا_"

جسے شرط پوری کرنی ہے اسے ہی بتاؤں گا_

یہ کہہ کر زوار آور ضیغم سٹیج سے نیچے اتر گئے_"سب علیزے کو چھیڑنے لگی_"

کھانے کے بعد سب عرشیہ اور اریان کے ساتھ ملک ہاوس روانا ہو گئے علیزے بھی جانا چاہتی تھی مگر ضیغم ایسے اپنے ساتھ لے آیا_"

ہم کہاں جا رہے ہیں علیزے نے انجان رستوں کو دیکھ کر گھبراتے ہوئے پوچھا_"

سرپرائز ہے تمہارے لیے_"

گھبراو نہیں کچھ نہیں کروں گا_تم سے جو کیا ہے وہ ایک خان کا وعدہ ہے_سانس ٹوٹ سکتی ہے وعدہ نہیں_اس نے علیزے کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ کے نیچے اسٹیئرنگ وہیل

"_ پر رکھا اور گاڑی ڈرائیو کرنے لگا

علیزے نے دیکھا یہ ہاکس بے سائیڈ تھا_"یہاں ویرانی اور دوسرے وقعت کی وجہ سے کوئی

"_ اس طرف کا رخ نہیں کرتا تھا

خواب ناک سا ماحول تھا۔۔سمندر کی لہروں کا شور ٹھنڈی ہوارات کی تاریخی میں شور پیدا

_کر رہی تھی

ضیغم علیزے کا ہاتھ پکڑ کر جس جگہ لے کر آیا وہاں ہر طرف چھوٹی چھوٹی لائیٹس جلتی رات

_کے اندھیرے میں جگنو کی طرح لگ رہی تھی

سامنے دونوں طرف لائیٹس سے روش بنائی گئی تھی ضیغم اسے ایک گلاس ہٹ میں لایا جس کو

"_ وائٹ اینڈ ریڈ کرٹنز سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا

"_ اس میں ایک ٹیبل دو چیئر تھی ٹیبل پر کیک رکھا تھا

"_ اور لکھا تھا ہیپی برتھ ڈے علیزے مائی لائف

یہ سب اتنا میجیکل تھا کہ علیزے مہوت ہو کر اس سب میں کھو گئی_ "ضیغم نے یہ سب پہلے سے پلان کر کے رکھا تھا اس نے خاص ڈیزائنز کو بلوایا تھا "_

ضیغم کے لیے یہ دن بہت اہمیت رکھتا تھا جس میں اس کی پرنسز نے دنیا میں آنکھ کھولی تھی_ آج وہ اس دریس جیولری میں کسی سلطنت کی شہزادی ہی لگ رہی تھی_ ضیغم یار خان کی سلطنت کی ملکہ تھی وہ_

ابھی بارہ بجنے میں ابھی دو منٹ تھے جب ضیغم اسے ہٹ سے باہر لایا فضا میں کئیں دھماکے ایک ساتھ ہونے اور آسمان پر لکھا ہیپی برتھ ڈے علیزے ضیغم خان "_

علیزے کی آنکھیں حیران سے کھل گئی اسے تو تو یہ دن کبھی یاد ہی نہیں رہا حیران حیران سی سب دیکھ رہی تھی_ کوئی کسی کو اتنا کیسے چاہ سکتا ہے_ وہ جانتی تھی اس کے باپ نے اس کی ماں کے لیے ایسا کچھ خاص نہیں کیا تھا سوائے اپنے نام کے_ وہ کیوں اس بے ٹے قصور انسان کو سزا دے رہی ہیں اس نے ضیغم کو دیکھ کر سوچا "_

آؤ کیک کاٹیں_ اس کا ہاتھ پکڑ کر ہٹ میں لایا "_

ہیپی برتھ ڈے سویٹ ہارٹ۔۔۔۔

"_ وہ اسے خود سے لگاتے بولا یہی میری شرط تھی

علیزے نے اثبات میں سر ہلایا اور کیک کاٹ کر ایک چھوٹا سا پیس کاٹ کر ضیغم کو کھلانے لگی

___ جب اس نے واہی پیس علیزے کو کھلایا_ جو کھاتے وقت اس کے ہونٹوں پر جا لگا

ضیغم نے اسے کھلا کر خود اس کے ہونٹوں سے لگی کریم ٹیسٹ کی علیزے اس کی حرکت پر اپنا

"_ سرخ چہرہ لے اسے تھوڑا دور ہوئی وہ ہنس دیا

گفٹ کی باری اس نے علیزے کو چیئر پر بیٹھیا اور خود اس کے پیروں کے پاس بیٹھا علیزے کا

ایک پیر اپنے گھٹنے پر رکھ کر پاکٹ سے مخملی کھیس نکالا اور اس میں سے پازیب نکال کر اسے

پہنانے لگا دونوں پیروں میں پہنانے کے بعد اس کی طرف دیکھا کیسی لگی_ "یہ بیس تولے

سونے کی پازیب تھی جو خاص علیزے کے لیے بنوائی تھی جو کسی جال کی طرح بنی ہوئی تھی نیچے

"_ ننے ننے گنگرو لٹک رہے تھے جو پیاری سی آواز پیدا کر رہے تھے

بہت اچھی مگر یہ تو بہت بھاری ہیں_"علیزے نے پیر ہلا کر آواز کی اور پریشان سے اس سے کہا پہلے ہی اس کی وہ خاندانی جیولری اور اس ڈریس نے اس کی حالت خراب کی ہوئی تھی اب یہ ایک کلو کی تو ہو گی ہی اتنا وزن ہے علیزے سوچ رہی تھی_"

تھوڑی دیر بعد اتار دینا میں کچھ دیر اس کی آواز سنا چاہتا ہوں_"

یہ لو پیپر ریڈی ہو گئے ہیں میں نے سائن کر دیے ہیں تم بھی پڑھ کر سائن کر دینا_اس میں میری کمپنی اور گھر بینک اکاؤنٹ سب کے پیپر ہیں_"جو جو میرے نام تھا سب تمہارے نام ہو چکا ہے اب سے میں تمہارا ملازم ہوں_"ضیغم نے پاس رکھی فائل اٹھا کر علیزے کے ہاتھ میں دی اور شرارت سے بولا_"

چلوں انداز چلیں ٹھنڈ بڑھ رہی ہے_" کچھ دیر بعد وہ اسے لے اندر بڑھا_"

یہ کس کا گھر ہے_"علیزے ساتھ چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی_"

یہ بھی ہمارا گھر ہے_"

اور کتنے گھر ہیں آپ کے_"وہ ساری انفرمیشن لینا چاہتی تھی اس سے

www.novelsclubb.com

_ کچھ یہاں ہیں کچھ ملک سے باہر ہیں

باباجان غیر ملکی دوروں پر جاتے رہتے ہیں اس لیں انہیں ہوٹلوں میں ٹھہرنا پسند نہیں_"کچھ

"_ بابا کے نام ہیں کچھ میرے نام

تم ایسا کرو چینج کر کے سو جاؤ مجھے کچھ آفس کا کام ہے_"اسے کمرے کے پاس چھوڑ کر خود

"_ دوسرے کمرے میں چلا گیا

****

آریان روم میں آیا اور ڈور لاک کر کے علیزے کی طرف بڑھا جو بیڈ پر تکیوں کے سہارے نیم

"_ دراز تھی

_ آریان کے چہرے پر اسے دیکھ کر مسکراہٹ آگئی

حال سے گھر آنے اور تمام رسموں کے درمیان عرشیہ خاموش تھی اس نے اتنی دیر آواز نہیں

"_ سنی تو اسے شرارت سوجی

www.novelsclubb.com

ائے ے ے ے۔۔ تھک گیا آج تو آریان بیڈ پر دھڑام سے گرا_ جس سے عرشیہ کا دل اچھل کر حلق میں آیا_ "وہ تو سوچ رہی تھی آج کچھ انسانوں والی حرکت ہوں گی اس کی کھونگھٹ اٹھائے گا تعریف کرئے گا گفٹ دے گا مگر _"

" _ کتنا مشکل ہے نا کسی دوسرے کا بوجھ اپنے سر لینا

آریان نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا مگر وہاں سے کوئی آواز نا آنے پر اسے فکر ہوئی

" _ کہیں سو تو نہیں گئی

اور عرشیہ نے سوچ اب پوج ہی بن کر دیکھتی ہوں کمینہ سر تاج_ اور خود آنکھیں بند کر کے

" _ مدہوش ہو گئی

" _ آریان۔نے ڈرتے ڈرتے کھونگھٹ اٹھایا تو عرشیہ سچ میں سو رہی تھی یا سوتی بن رہی تھی عرشی۔۔۔ عرشی اٹھو یہ مزاق کا وقت نہیں ہے پاگل عورت_ "آریان نے جھنجھلاتے ہوئے

" _ اس کا گال تھپ تھپایا

www.novelsclubb.com

یہ عورت کس کو کہا_"عرشیہ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر اس کا ہاتھ دور پھنکا_"بھاڑ میں گئی ایکٹنگ اب اس کمینے انسان سے دو دو ہاتھ کرنے ہی پڑھیں گے_"

****

یہ عورت کس کو کہا_"عرشیہ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر اس کا ہاتھ دور پھنکا_"بھاڑ میں گئی ایکٹنگ اب اس کمینے انسان سے دو دو ہاتھ کرنے ہی پڑھیں گے_"

عرشیہ کے چلاتے ہی پہلے حیرت ہوا۔۔۔پھر پیار لوٹاتی نظروں سے دیکھنے لگا_"لیٹ پنک اور گرین کرکے کمبینیشن کی میکسی میں وہ اس کو آنکھیں دیکھاتی بالکل گڑیا ہی لگ رہی تھی_"

آریان اس یہ سجا سنورے روپ کو دل میں اتار رہا تھا_"

چھچھوری نظروں سے مجھے دیکھنا بند کرو اور جواب دو_"

جواب۔۔؟"ہاں ہاں کیوں نہیں_"

آریان نے ایک جھٹکے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف کھینچا اور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا_"کمرے میں معنی خیزی خاموشی پہلی تھی_"

پھر کچھ دیر بعد اس سے الگ ہو کر عرشیہ کا چہرہ دیکھنے لگا_ جو سرخ انار ہو رہا تھا وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی_ "آج تو عرشیہ کی بولتی کیا سانسیں بھی بند ہونے لگی تھی "_

آج کوئی لڑائی نہیں میری جان صرف محسوس کروں میری محبت کو_ وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا_ اور عرشیہ سانس روکے آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی_ آج تو اس کا شیطانی دماغ بھی فیل ہو چکا تھا_

آریان نے بڑی نرمی سے اسے خود سے دور کیا اور اس کا سیٹ ہوئے دوپٹے کی پنز کھولی_ دوپٹہ ایک طرف تے کر کے رکھا_ اب وہ عرشیہ کے گلے کا نیکلس اتار رہا تھا_ اس کی ساری جیولری اتارنے کے بعد_

اسے دوبارا اپنا قریب کر کے آریان نے عرشیہ کے شولڈر کو اپنے لبوں سے چھوا اور دونوں بازوؤں اس کی کمر کے گرد باندھ کر جو تھوڑا بہت فاصلہ تھا وہ بھی ختم کر دیا_ اب وہ اس کی گردن پر جھکا اور اپنی سالوں کی محبت اس پر لوٹانے لگا_ عرشیہ بھی خود کو اس کے سپردِ کر کے سکون سے آنکھیں موند گئی "_

www.novelsclubb.com

****

موبائل کی آواز سے ضیغم کی آنکھ کھولی تھی اس نے غصے سے موبائل اٹھایا_ دیکھا تو شیر خان کی کال تھی _"

شیر خان کیا تم جانتے نہیں ہوں کہ اس ٹائم مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا ہوتا_ "وہ ہلکی آواز میں غرایا_ "علیزے پاس ہی سو رہی تھی_ اس کے جگہ جانے کے خیال سے وہ اٹھ گیا _

خان بڑا مسئلہ ہو گیا ہے _"

کیا ہوا_ "ضیغم اٹھ کر ٹیریس پر جا کر بات کرنے لگا کیوں کہ شیر خان کسی عام معملات پر اسے ایسے صبح صبح کال نہیں کر سکتا تھا _"

خان میڈیا کو خبر ہو گئی ہے آپ کی اور بی بی کی شادی کی ہر چینل پر نیوز چل رہی ہے _"

کیا بکواس کر رہے ہو تم کیسے خبر ہوئی اور کس نے ہمت کی ضیغم خان کے خلاف جانے کی_ "وہ زمین پر اپنے بھاری قدموں کی دھمک کے ساتھ کمرے میں آیا _"

ناظرین آج کی اہم خبر سے ہم آپ کو آگاہ کر رہے ہیں_ یہ جو سامنے ٹی وی اسکرین پر آپ کو منظر نظر آرہے ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب شبیر علی خان کے بیٹے کے ہیں_ "جو کسی عزیز کی شادی میں ایک لڑکی کے ہاتھوں میں ہاتھ دے انجوائے کرتے نظر آرہے ہیں_ کیا وجہ ہے کہ انہوں نے اس شادی کو راز میں رکھا _

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں_ کہ شبیر علی خان پچھلے پندرہ دن سے ایک مہنے کے لیے ترکی کے دورپر موجود ہیں _ "

اہم ذریئع سے یہ اطلاعات بھی سامنے آرہی ہیں_ یہ لڑکی پچھلے پندرہ بیس دنوں سے شبیر علی خان کے بیٹے ضیغم یار خان کے ساتھ ہیں _

"_ اب جنا یہ ہے آیا یہ ان کی اہلیہ ہیں یا پھر کچھ اور

کیوں مسٹر ضیغم یار خان نے یہ سب دنیا سے چھپا کر رکھا کیا وجہ ہو سکتی ہے اس کی یہ جانا ابھی باقی ہے_ "

www.novelsclubb.com

باقی کی ڈیٹز آپ کو وقفے وقفے سے ملتی رہے گی ملتے ہیں ایک بریک کے بعد ہمارے ساتھ رہیے گا"_

اس نے اندر اکر ایل ای ڈی جیسے ہی آن کی_ تو سامنے سکرین پر اس کی اور علیزے کی_ آریان کی شادی کی تصاویر کے ساتھ نیوز چل رہی تھی_ جس میں وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے کر جا رہا تھا کچھ مایوں کی بھی تھی"_

علیزے بھی اس کے جاتے ہی جاگ کر اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی"_

میں ان سب کے چینل بند کروا دون گا کیس کروں گا سب پر ان کی ہمت کیسے ہوئی میری اجازت کے بغیر میرے بارے میں الٹا سیدھا بولنے کی"_

اس نے پاس رکھا وا اس ایل ای ڈی پر دے مارا ایک دھماکے کے ساتھ دونوں چیزیں چکنا چور ہو گئی_ "اب خود بھوکے شیر کی طرح موبائل ہاتھ میں لے ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا"_

ناجانے کہاں کہاں نمبر ملا لو گوں پر غصے سے دھاڑ رہا تھا"_

مجھے ایک گھنٹے کے اندر اندر ساری ڈیٹز چاہیے ورنہ تمہارا استیفاء تمہاری ٹیبل پر ہو گا"_

آپ یہ سب کیوں روکوانا چاہتے ہیں_ کب سے خاموش بیٹھی علیزے نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے سوال کیا "_

کیا کہہ رہی ہو تم علیزے جانتی بھی ہو ہر جگہ یہ بات پھیل جائے گی میرے لیے یہ سب سنبھالنا مشکل ہو جائے گا بابا کی ریپوٹیشن ساکھ ختم ہو جائے گی_ "کہ میں نے ایک لڑکی کو اپنے ساتھ رکھا ہے_ "اس نے علیزے کو دونوں کندھوں سے جھنجھلاتے ہوئے کہا "_

او۔۔۔تو مجھ سے شادی آپ لے بدنامی کا سبب ہے آپ اس شادی کو چھپا رہے ہیں نکاح کے پاک رشتے میں بندھنے کے بعد آپ اسے گناہ کی طرح چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں "_

کب تک یہ کھیل دنیا والوں کی نظروں سے چھپا رہے گا۔۔۔کبھی نا کبھی تو بتانا ہے نا "_ یا میں یہ سمجھوں آپ بھی میرے باپ کی طرح نکلے_ کیا ارادے ہیں مجھے استعمال کر کے اپنے خاندان کے پاس لوٹ جائیں گے تو پھر مجھے ابھی طلاق دے دیں میں ایک اور علیزے نہیں چاہتی_ وہ دبے دبے لہجے میں چلا رہی تھی "_

علیزے کی اس قدر بے اعتباری پر غصے سے اس کا دماغ بھٹا جا رہا تھا پھر اس کے الفاظ "_

اگر آئندہ یہ لفظ منہ سے نکالا تو جان سے مار دوں گا تمہیں ضیغم نے ایک ہاتھ سے اس کا جبڑا پکڑ کے منہ پر دھاڑا تھا "_

پھر اس کے آنسو دیکھ کر اسے پیچھے بیڈ پر پھنک کر_ دہاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کر کے کمرے سے ہی نکل گیا "_

پیچھے علیزے اوندھے منہ بیڈ پر گری اور رونے لگی_ اس کے دل کو بہت تکلیف ہوئی تھی ضیغم کے اس رویے سے وہ تو اس پر اعتبار کرنے لگی تھی_ ابھی تو دل نے اسے کچھ کچھ اپنا سمجھنا شروع کیا تھا "_

اسے یہ ہی لگنے لگا کہ ضیغم بھی اس کے باپ کی طرح ہی ہے اس لیے سب سے اس رشتے کو چھپانا چاہتا ہے "_

****

_آف میری ماں۔۔۔۔دھڑام کی آواز کے ساتھ آریان کی درد بھری گرہ بھی سنائی دی

زلزلہ۔۔۔۔زلزلہ اگیا۔۔۔۔ عرشیہ چلاتی ہوئی اٹھی_ اتنی تیز آواز بیدا ہونے پھرارد گرد دیکھنے کے بعد ہوش میں آئی کہ کچھ نہیں ہوا ہے_ اب کمرے کو غائب دماغی سے آدھر ادھر دیکھ رہی تھی پھر اسے یہ یاد آگیا کل اس کی آریان کی شادی ہوئی ہے_"

ہیں۔۔۔۔۔یہ آریان کہاں گیا صبح صبح اتنی صبح تو اس کے فرشتے بھی نہیں اٹھتے_"ابھی وہ خود سے باتیں کر رہی تھی جب آریان کی درد بھری بکار سنائی دی_"

"میں یہاں ہوں یار۔۔۔؟

ابھی بیڈ پر بیٹھی ادھر ادھر آنکھیں گما کر اسے دیکھتے ہوئے خود سے باتیں کر رہی تھی جب آریان کی بیڈ کے نیچے سے درد بھری پکار سنائی دی_"

اس نے نیچے جھک کر دیکھا تو آریان سچ میں بیڈ کے پاس چاروں شانے چت پڑا تھا_"

تم نیچے کیوں سو رہے ہو_"اس نے حیران پریشان اس سے پوچھا_"

میں لیٹا نہیں مجھے لیٹایا گیا ہے_ تم نے مجھے لات مار کر نیچے گرادیا اب پوچھ رہی ہوں کیوں نیچے سو رہے ہوں_"

آف۔۔میری ماں کمر ٹوٹ گئی میری اب کیا منہ دیکھ رہی ہو اکر میری اٹنے میں مدد کرو_"

"_ آریان نے اسے بیڈ سے نیچے جھکے دیکھ کر چھڑکا

"_ہاں۔۔۔ہاں میں آئی_"وہ فورا بیڈ سے اتر کر اس کے پاس اکر ہاتھ پکڑ کے اٹھانے لگی

"اب کیا ہو گا آریان میں تو ایسی سوتی ہوں_"تو کیا روز؟

"_اس نے آریان کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے یہ خطرناک خبر دی

کیا۔۔۔۔تو میں روز اپنی ہیوی کی لاتیں کھاؤ گا_"آریان پھٹی آنکھوں سے ایسے دیکھ رہا تھا

"_

موم کو بلاو میری ماں ہی میرے لیے کچھ کر سکتی ہیں تم تو بس مارنے اور باتیں بنانے کے لیے ہو

_دو دن ہوئے ہیں شادی کو اور میری کمر توڑ دی_آریان کی دہائیاں جاری تھی_"اس کو انتی

"_ لگی نہیں تھی جتنی وہ ایکٹنگ کر رہا تھا

تو کیا میں ڈاکٹر ہوں_مجھے کیوں باتیں سنا رہے ہو_تمہاری وجہ سے میری نیند خراب ہوئی کیا

"_میں نے تمہیں کچھ بولا

"_ ہہنہہ آیا بڑا مریض_" وہ اسے سنا کر نیچے تائی جان کو بلانے چلی گئی

"_ اور آریان سادے میں لیٹا چت کو گھور رہا تھا کہ اپنی قسمت پر رو ہے یا ہنسے

****

ضیغم رات کو سارے معاملات سلجھا کے گھر آیا تو ملازمہ سے پتا چلا علیزے صبح سے ہی روم سے

"_ باہر نہیں نکلی اور اندر سے روم لاک کر چکی ہے

ضیغم کو بہت افسوس ہوا اس کے ساتھ صبح اپنے رویے پر_ وہ تو نہیں جانتی تھی کہ ضیغم کن کوششوں میں لگا ہے_ ضیغم چاہتا تھا علیزے اپنے مکمل پہچان کے ساتھ دنیا کے سامنے آئے_ _اور اس کو جس بات کا شک تھا اسے یقین میں بدلنا چاہتا تھا

مگر وہ اسے غلط سمجھ بیٹھی_ اب وہ بیچاری بھی کیا کرے ضیغم نے کون سا اسے سچ بتایا ہوا ہے

"_

اس نے جلدی سے ڈبلیکٹ کی سے ڈور کھول کر کمرے میں داخل ہوا تو مکمل اندھیرا تھا اس نے

"_ لائٹ آن کی تو بیڈ پر علیزے اسی طرح لیٹی تھی جیسے وہ صبح چھوڑ کر گیا تھا

"_ اس کے کمرے میں آنے اور پاس اکر بیٹھنے سے بھی کوئی حرکت نہیں کی

ضیغم نے جیسی ہی اس کا ہاتھ پکڑا تو علیزے اس کا ہاتھ جھٹک کر اٹھ بیٹھی اور روم سے جانے لگی

"_

"_ ضیغم مسکرایا اس کی ناراض ہونے پر

"_ پھر بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے قریب اپنے ساتھ زبردستی بیڈ پر بیٹھایا

کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے_"اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر سہلاتے ہوئے

"_ پوچھا

مجھے اپنی قسمت پر بھروسہ نہیں ہے_"علیزے اسے ہی منہ دوسری طرف کیے بولی لہجہ اب

"_ بھی ناراضگی لے ہوا تھا

میری طرف دیکھوں اس نے ہاتھ پڑا کر اس کا چہرہ اپنے قریب کیا_"اب دونوں کے چہرے

"_ بے حد قریب تھے دونوں کی سانس ایک دوسرے کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھی

دو دن بعد پریس کانفرنس ہے میری_ ہماری شادی کے بارے میں بتانا ہے جس میں تم بھی شرکت کرو گی_" وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھے پوچھ رہا تھا

"_ اب تو خوش ہونا

"_ وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھے اس کے خوبصورت چہرہ آنکھوں میں بسائے پوچھ رہا تھا

'_ علیزے کے ناں میں سر ہلانے پر اس نے مسکراتے ہوئے اسے خود سے قریب کیا

_ یہ تو حسن والو کی عادت ہے_ ضیغم والہانہ اس کی طرف جھکا

_ ستانا ترسانا رولانا اور ناراض ہو جانا

عشق یہ ہے کہ محبوب کے تمام ظلم فراخدلی سے برداشت کرئے اور وہ سب کرے جو مزاج یار میں آئے"_

ضیغم نے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا اور اس کے بالوں میں منہ چھپا لیا_ ویسے اتنی ظالم کیوں ہو تم ہاں_ وہ خمار بھرے لہجے اس کے کان میں سرگوشی میں بولا اس کی آنکھوں میں نشاہ سا بھر رہا تھا بن پیے ہی بہک رہا تھا وہ_

ضیغم نے اپنی گرفت سخت کرتے اس کے ہونٹوں پر ایک شرارت کی_ علیزے پوری کانپ گئی_"

جھوڑیں خان_"

"کیا۔۔۔ کیا کہا_؟

جھوڑیں خان_"

اومائی گاڈ_ "آج پہلی بار یہ نام مجھے اتنا خوبصورت لگا ہے_" خان کی جان اب سے تم اسی نام سے پکارو گی مجھے اس نے علیزے کو اٹھا کر گما دیا_ وہ تو اس پر فدہ ہی ہوا جا رہا تھا_"

چلو چل کر کھانا کھاتے ہیں_"

www.novelsclubb.com

مجھے اور بھی بہت سی باتیں منوانے ہیں آپ سے_"وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی حق سے فرمائش کر رہی تھی"_

ہر بات مانوں گا بس تم خفا نہیں ہوا کرو_اور اپنے حسن کی خیرات دیتی رہا کرو_ضیغم اس کے طرف جھکنے لگا تو وہ اسے دور ہو کر"_

ہنہہ کر کے اس نے سر جھٹکا_"ضیغم ہنستے ہوئے اس کے ساتھ چلنے لگا"_

❤❤❤❤

ابھی وہ ڈنر کر کے روم میں آیا تھا جب اس کے موبائل پر تیمور علی خان کی کال انے لگی"_

"اسلام علیکم چچا جان؟

وعلیکم السلام_"یہ ہم کیا سن رہے ہیں ضیغم خان تم یہ کیا کرتے پھر رہے ہوں_خان لالہ بہت غصّے میں ہیں انہیں نے ابھی مجھے کال کر کے باتیں سنائی ہیں_کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا تم کچھ دنوں بعد اس لڑکی کو چھوڑ آؤ گے جہاں سے لائے ہو_اب یہ میڈیا تک بات پہنچ گئی اور تم بے خبر تھے_

www.novelsclubb.com

میں نے ابھی تو بات سنبھالنے کے لیے میں نے یہ کہہ کر انہیں یقین دلا دیا ہے_ کہ یہ سب غلطی سے ہوا ہے اور اب تم پریس کانفرنس میں یہ غلط فہمی دور کر کے سب ٹھیک کرنے والے ہو_ وہ تم سے سخت خفا ہیں اس لیے مجھے بات کرنے کا کہا_ "وہ کافی فکر مند انداز میں اسے سمجھا رہے تھے"_

لیکن چچا جان میں ایسا کچھ نہیں کروں گا_

پریس کانفرنس میں نے اس لیے رکھی ہے کہ میں علیزے کو اپنی بیوی کے طور پر دنیا کے سامنے متعروف کروانا چاہتا ہوں_ اور آپ سب کو بھی علیزے کو میری بیوی کے طور پر قبول کرنا ہو گا_ وہ ہی میری خاندانی بیوی ہے اب سے"_

www.novelsclubb.com

نا میں کبھی علیزے کو چھوڑوں گا نا دوسری شادی کروں گا آپ یہ بات بابا جان کو بھی بتا دیجیے گا_ "اس کا انداز اٹل تھا وہ کسی قیمت پر اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹے گا یہ بات تیمور خان سمجھ گئے تھے"_

ٹھیک ہے ضیغم خان جب تم سے فیصلہ کر لیا ہے تو آب اس طوفان سے نپٹنے کے لیے تیار رہنا _ کیوں کہ اب تم نے اپنے باپ کے ساتھ جنگ شروع کر دی ہے _ کیوں کے تم اور خان لالہ _ اپنی ضد کے پکے ہوں _ ناوہ بیچھے ہٹیں گے ناہی تم

میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں کاش میں بھی یہ سب کر لیتا تھوڑی ہمت دیکھا لیتا تو آج یوں _ پشتاوے میں زندگی نہیں گزار رہا ہوتا _ "ان کا لہجہ افزود ہو گیا تھا

شکریہ چچا جان میں جانتا تھا آپ میرا ساتھ ضرور دیں گے _ "آپ اپنا خیال رکھیے گا سب ٹھیک _ "ہو جائے گا مجھ پر بھروسہ رکھیں پھر بات ہوتی ہے

_ وہ کال کاٹ کر جیسے ہی پیچھے مڑا علیزے کھڑی اس کی سب باتیں سن رہی تھی

_ "آپ کیوں میرے لیے اپنوں کے برے بن رہے ہیں

ضیغم اس کی بات پر مسکرایا _ اس کے قریب آکر کندھے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر بولا تم بھی تو _ "میری اپنی ہو

"لیکن؟

ششششی؟"میرے اور اپنے بارے میں سوچو کب تک دور رہ کر مجھے یوں سزا دینے کا ارادہ ہے

"_ ضیغم نے اسے خود سے قریب کیا

"_ علیزے خاموشی سے اسے دیکھنے گئ

یہ شخص تم سے بہت محبت کرتا ہے_ تم پر اس کا حق ہے یہ تمہارا شوہر ہے_ دل نے اسے سمجھایا _جب کے اس کے وجود سے اٹھتی پرفیوم کی خوشبو اپنے حصار میں لے رہی تھی

ضیغم کی آنکھوں میں اس کے لیے اتنی شدتیں تھی کہ علیزے کا دل ان پناہوں میں جانے کے لیے بے قرار ہو گیا اس نے بے اختیار اپنا سر اس کے سینے پر رکھ دیا اپنے گرد پہلے پیار بھرے حصار کو وہ پوری طرح محسوس کرنے لگی_ اور ضیغم خان اپنی شدتیں اس پر لوٹانے لگا_"کتنے ہی پل خاموشی سے گزر گئے جب

موبائل کی آواز سے وہ ہوش میں آئی اور ایک جھٹکے سے اس کے حصار کو توڑ کر دور ہوئی_"

"_ علیزے کی سانس بھولی ہوئی تھی

"_ علیزے ضیغم اس کی طرف بڑھا تو وہ اس کے سائیڈ سے نکل کر باتھ روم میں بند ہو گئ

ضیغم کو اس کا یوں دور ہونا بالکل پسند نہیں تھا اس نے غصے سے دیوار پر ہاتھ مارا_ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اب کیا ہو گیا ہے جب سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے اسے علیزے کی سمجھ نہیں آرہی تھی_"

"_ وہ جانتا تھا کہ علیزے بھی اس سے محبت کرنے لگی ہے

کافی دیر بعد وہ باہر آئی تو اس کا چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھی_ علیزے خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی دل کہہ رہا تھا ضیغم کی ہو جائے اور دماغ اسے آنے والے کل سے ڈرا رہا تھا

_

"_ تم کیسے سزا دے رہی ہو مجھے یا خود کو

ضیغم نے اس کی رونے سے سرخ ہوتی آنکھیں اور چہرے دیکھ کر کہا_ مگر وہ بنا کچھ بولے سر تک کمبل تان کر لیٹ گئی_"

"_ اور بے آواز آنسو بہانے لگی

"_ ضیغم بے بسی سا ایسے دیکھے گیا پھر سٹڈی روم میں چلا گیا

****

"_ آج اس کی پریس کانفرنس تھی اس دن کے بعد ضیغم علیزے کے قریب نہیں آیا تھا

ضیغم آیا تو علیزے تیار کھڑی تھی شلوار قمیض میں ملبوس دوپٹہ سلیقے سے سر پر سیٹ کیے میک

"_ اپ سے پاک چہرہ_ پھر بھی اس کا پاکیزہ چہرہ چاند کی طرح روشن تھا

_ ضیغم نے ہاتھ آگے کیا تو علیزے نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور باہر نکل آئے

"_ میڈیا والوں کے لے اس نے لان میں انتظام کئے تھے

سامنے ایک ٹیبل تھی جس پر مائیک تھے اس کے گارڈ آس پاس کھڑے تھے ضیغم کے ساتھ

_ علیزے بیٹھی تھی

سب رپورٹرز سامنے چیئرز پر بیٹھے تھے_ اور اس کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے_ "جب ضیغم

"_ نے اپنی بھاری اور دلکش آواز میں بولنا شروع کیا

آج اس پریس کانفرنس کی وجہ ہے_ کہ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو گئی ہے میں نے علیزے کو بنا

نکاح کے اپنے پاس رکھا ہوا ہے_ سو میں نے سوچا کہ اب سب کو جواب دے دیا جائے تکے کوئی

"_ دوبارا مجھ پر یا میری وائف پر انگلی نہ اٹھا سکے

_ ضیغم نے شیر خان کو نکاح نامہ دیکھانے کا اشارہ کیا

میرا خیال ہے سب کو اب یقین آ گیا ہو گا علیزے ضیغم خان میری شرعی اور قانونی بیوی ہے

"_

"_ رپورٹرز جلدی جلدی لکھ رہے تھے

سر یہ نکاح ہوا کب اور آپ نے اس نکاح کو اب تک خفیہ کیوں رکھا_ "اس میں سے ایک

"_ رپورٹر لڑکی نے سوال کیا

پہلی بات یہ کہ نکاح خفیہ نہیں تھا_ بس کچھ وجوہات کی وجہ سے دیر ہوئی_ اور رہی کب اور کیسے ہوا تو یہ میری پرسنل لائف ہے میں کیا کرتا ہوں کیوں اور کب کرتا ہوں_ یہ سب آپ کے لیے اہم نہیں ہر انسان کی اپنی ذاتی زندگی ہوتی ہے_ جس میں وہ اپنی مرضی کے فیصلے کبھی

"_ بھی کسی بھی وقت کر سکتا ہے

"_ اس سارے وقت میں علیزے خاموشی سے سب کی سن رہی تھی

"_ سر کیا میم آپ ہی کے خاندان سے ہیں آپ کی ریلیٹیوز ہیں

جی یہ میری کزن ہوتی ہیں_ علیزے حیرت سے اس کی شکل دیکھ رہی تھی کتنا جھوٹا ہے یہ شخص

"_ آخر سیاسی شخصیات جو ہے

تمام سوالات ختم ہونے کے بعد ضیغم نے شیر خان کو اشارہ کیا_ اور خود آٹھ کھڑا ہوا ضیغم نے

"_ علیزے کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھا

"_ گارڈ بھی اس کے چاروں طرف چلنے لگے

_ ضیغم اس کے ساتھ اندر کی طرف چل دیا اور میڈیا والے ریفریشمنٹ والی سائیڈ پر چلے گئے

****

ناظرین یہ جو نکاح نامہ آپ کو ٹی وی سکرین پر دیکھائے جا رہا ہے_ یہ کسی اور کہ نہیں بلکے معروف سیاستدان شبیر علی خان کے بیٹے ضیغم یار خان کے ہیں جن کے بارے میں کچھ دن پہلے _نیوز چل رہی تھی_ کہ انہوں نے ایک لڑکی کو بغیر نکاح کے اپنے پاس رکھا ہوا ہے

تو آج اس نکاح نامہ کے ساتھ انہوں نے پریس کانفرنس میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ علیزے تیموران کی خاندانی وائف ہیں_ اور اس کے ساتھ یہ بھی بتایا کہ وہ ان ہی کی ریلیٹیوز ہیں"_

جی بلکل ناظرین آپ دیکھ سکتے ہیں نکاح نامہ پر آج سے ایک ماہ قابل کی ڈیٹ یعنی جس وقت سے علیزے تیموران کے ساتھ تھی"_

ترکی میں اپنے گھر میں بیٹھے

سامنے انگلش میں چلتی ہوئی پاکستانی نیوز دیکھ کر شبیر علی خان پاگل سے ہو گئے_ اور فورا موبائل اٹھا کر ضیغم خان کو کال ملانے لگے_ اب وہ ایک پل بھی یہاں نہیں رک سکتے تھے انہوں نے پاکستان جانے کا فیصلہ کیا"_

****

عرشی جلدی سے اٹھ جاؤ آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں_ آریان نے سوئی ہوئی عرشیہ پر اسے کمفرٹر کھینچا_

کیا مصیبت ہے جاؤ میری جان چھوڑو عرشیہ نے کمفرٹر منہ تک اوڑھ

آریان نے اس کے منہ پر سے کمفرٹر اٹھا کر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا_"اب اٹھ رہی ہو یا میں بھی تمہارے ساتھ لیٹ جاؤں پھر تم جانتی ہو کیا ہو گا"_

عرشیہ کی نیند آیک پل میں غائب ہوئی اور وہ اٹھ کر آریان کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھتے ہوئے_اس کو دل ہی دل میں گالیاں دیتی باتھ روم میں گھس گئی"_

"_ جلدی آنا ابھی اپنا کام بھی کرنا ہیں تمہیں_"آریان نے شرارت سے پیچھے سے آواز لگائی اور وہ جل بھن گئی اس کی بات پر وہ جانتی تھی کس کام کی بات کر رہا ہے_"روز اس سے ٹائی بنواتا اور پھر جو اس کی چھیچھوری حرکتیں شروع ہوتی تو آدھا گھنٹا عرشیہ کو اس میں ہی لگ جاتا"_

****

آج علیزے بہت خوش تھی اس نے سوچ لیا تھا وہ اپنے اور ضیغم کے بیچ کی یہ دوریاں ختم کر دے گی_اسے بتائے گی کہ وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے"_

آج پوری دنیا کے سامنے اسے اپنی بیوی مان کر ضیغم نے اس کا بھروسہ جیت لیا تھا وہ سمجھ گئی تھی ضیغم عام مردوں جیسا بالکل نہیں ہے_"اس دن کے بعد سے علیزے خود بھی بیچین تھی جب اس نے ضیغم کو خود سے دور کیا تھا_ایک پل کے لیے بھی اس کے دل نے اسے سکون سے بیٹھنے نہیں دیا تھا_"

آج وہ بار بار ضیغم کو ہی دیکھے جا رہی تھی_یہ بات ضیغم نے بھی محسوس کر لی مگر ظاہر نہیں کیا_"

وہ سمجھ گیا تھا کہ علیزے بھی اس سے محبت کرنے لگی ہے دو دن سے اس کی بے چینی بھی نوٹ کر رہا تھا اب بھی کانفرس کے بعد سے دیکھ رہا تھا اس کی توجہ چاہتی ہے مگر وہ چاہتا تھا کہ علیزے اپنے منہ سے خود اس کے ساتھ کا اظہار کرے_"

علیزے نے اتنا ستایا ضیغم کو اس کا اتنا تو حق بنتا ہے نا کہ وہ بھی اسے تنگ کرے خود اس کے منہ سے اظہار سننے_"

وہ آج رات علیزے کے لیے فارم ہاؤس پر کچھ اسپیشل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا پھر دیکھتا وہ کیسے اپنا دامن بچاتی ہے کیسے اس سے اظہار نہیں کرتی ہے اور جب علیزے اس سے اپنی محبت کا اپنی ساتھ کا وعدہ کرے گئی تو وہ اپنی پرسوں کی محبت اس پر برسائے گا اس کا پورا پورا اپنی محبت سے مہکائے گا_" ضیغم اپنے خیالوں میں کھویا تھا علیزے کی آواز آئی_"

وہ۔۔خان وہ۔۔۔؟" علیزے کے سمجھ نہیں آرہی تھی اس سے کیسے بات کرے کیسے اپنے دل کی بات کہے آج تک ایسی فیلنگ اس نے کیسی کے لیے محسوس نہیں کی ایک اجیب سی شرم حیا محسوس ہو رہی تھی ضیغم سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا تو اب کیوں علیزے کی حالت ایسی تھی کچھ بولتے بولتے سوچوں میں کھو جاتی کہنے کی کوشش کرتی چپ ہو جاتی_"

ہاں بولو کیا بات ہے۔_" ضیغم آفس کے لیے تیار ہوتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں ایک نظر اسے دیکھ کر بولا جو ہاتھوں کی انگلیاں مورتی آج پہلی بار ضیغم کو کنفیوز لگی_"

ک۔۔کچھ۔۔۔ن نہیں_ آپ جب آفس سے این گے پھر بات کریں' گے_ اس نے ایک سانس میں بات بول دی_" ضیغم مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا اور گال تھپ تھپا کے بولا_"

"_ ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا

علیزے نظریں جھکائے کھڑی رہی اسے ایسا لگ رہا تھا_ اگر اس نے ابھی اپنے دل کی بات ضیغم خان کو نہیں بتائی تو پھر کبھی نہیں کہہ پائے گئی_ اس کا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا ضیغم کو روک لے اسے کہیں نہیں جانے دے_ "اس کا دل کہہ رہا تھا ضیغم اس سے ہمیشہ کے لیے دور جا رہا ہے_"

****

_ یہ نیوز جانے کس کس پر بجلی بن کر گری تھی

تیمور علی خان_ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکرین پر چلتی نیوز دیکھ رہے تھے_ سامنے ہو بہو مریم کی شکل کی لڑکی ضیغم یار خان کے ساتھ بیٹھی تھی_ اور وہ اپنی بیوی کی حیثیت سے متعارف کروا رہا تھا_

پہلے والی تصاویروں میں علیزے کی شکل واضع نہیں تھی_ میڈیا نے یہ شاید ضیغم خان کے ڈر سے کیا تھا_ کہ اس کی اجازت کے بغیر یہ نیوز اور تصویریں تو دی_ مگر اس سے زیادہ نہیں

کر سکتے تھے ہر تصویر میں علیزے کا چہرہ چھپا ہوا تھا_جب تک ضیغم خان خود اپنی بیوی کو کیمرے کے سامنے نہیں لاتا_"اس ہی وجہ سے تیمور خان اب تک انجان تھے_

ناظرین یہ جو نکاح نامہ آپ کو ٹی وی سکرین پر دیکھایا جا رہا ہے_یہ کسی اور کا نہیں بلکے معروف سیاستدان شبیر علی خان کے بیٹے ضیغم یار خان کے نکاح کے پیپر ہیں_جن کے بارے میں کچھ دن پہلے نیوز چل رہی تھی_کہ انہوں نے ایک لڑکی کو بغیر نکاح کے اپنے پاس رکھا ہوا ہے_اور ان دونوں کے بیچ غلط تعلقات ہیں"_

تو آج اس نکاح نامہ کے ساتھ انہوں نے پریس کانفرنس میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ علیزے تیمور ان کی خاندانی وائف ہیں_اور اس کے ساتھ یہ بھی بتایا کہ وہ ان ہی کی ریلیٹیوز ہیں"_

علیزے تیمور_"انہوں نے سرگوشی میں دوہرایا_جو بالکل سخت بت کی طرح سکرین کو دیکھ رہے تھے تڑپ اٹھے"_

www.novelsclubb.com

مم۔۔۔میری۔۔۔بیٹی لیزے_"ہاں ہاں یہ میری ہی بیٹی ہے وہ پاگل سے ہونے لگے
_ بکھلاہٹ میں آدھر ادھر چکر لگاتے ہوئے خود سے بولے گئے

تیمور علی خان کو علیزے کو ایک نظر دیکھ کر ہی یقین ہو گیا تھا_کہ یہ ان کی کھوئی ہوئی بیٹی ہی
"_ ہے خون کی کشش جو تھی

اب بس اسے اپنے سینے سے لگا کر برسوں کے تڑپتے دل کو سکون حاصل کرنا چاہتے تھے_"
"_علیزے کی یاد ان کے دل کا روگ بن گئی تھی

اگر ان کی بیٹی نے انہیں معاف کر دیا تو وہ سکون سے مر سکیں گے_"اب ویسے بھی ان کے دل
"_ میں جان نہیں رہی تھی نا دل کچھ ٹھیک کام کرتا تھا

وہ فورا آپنے ملازم کو گاڑی تیار کرنے کا کہہ کر وائٹ ہاؤس کی طرف نکلے تھے_"ایسی بے چینی
اور بے قراری تھی کہ دل کرتا تھا آڑ کر پہنچ جائیں اپنی بیٹی کے پاس بار بار ڈرائیور کو بولے
"_ جا رہے تھے تیز چلاو

****

دوپہر دو بجے شبیر علی خان کی کال آئی وہ سمجھ گیا تھا کہ باباجان کو اس کے کارنامے کی خبر ہو چکی ہے_ انہونے بھی نیوز دیکھ لی ہو گی_"مگر اسے کوئی پرواہ نہیں تھی وہ ہر چیز کے لیے تیار تھا_"

اسلام علیکم باباجان_"اس نے کال یا کتے ہی سلام کیا تو وہ بنا سلام کا جواب دے غصّے سے شروع ہو گئے_"

ضیغم خان یہ تم نے کیا"کیا ہماری عزت کو خاک میں ملا دیا_ایک طویف زادی کو ہمارے گھر ہمارے خاندان کی بہو بنا کر ساری دنیا میں اعلان کرتے پھر رہے ہو_اور اسے بھی دل نہیں بھرا تو میرے ہی خاندان کی لڑکی بنا دیا تم نے_میری برسوں کی بنائی ہوئی عزت "رتبا"مقام تم نے سب ختم کر دیا_"وہ دوسرے طرف پوری قوت سے دھاڑ رہے تھے_"

بس باباجان بس علیزے میری بیوی ہے_اور میں نے وہی کیا جو مجھے سہی لگا_اب میں علیزے کے بارے میں کوئی غلط بات برداشت نہیں کروں گا_"دوسری طرف ضیغم بھی غصّے میں آگیا_

www.novelsclubb.com

تھا تو انہی کا بیٹا ضدی خود سر گمندی غصلا اپنے آگے کسی کی نا سننے والا_ یہ سب انہی کا تو سکھایا ہوا سبق ہے_"

کان کھول کر سن لو ضیغم خان ہماری نسل ایک طوائف سے نہیں چلے گی_ یہ میرے جیتے جی کبھی نہیں ہو گا_"اور اب میں آکر اس لڑکی کا ہی قصہ ختم کر دوں گا_ پھر دیکھتا ہوں تم کس کے لیے بغاوت کرتے ہو_"شبیر علی خان نے اسے اپنے فیصلے سے آگاہ کیا اور ضیغم جانتا تھا کہ جو وہ کہہ رہے ہیں کر کے رہیں گے_"

خبر دار بابا جان اگر علیزے کو کچھ بھی ہوا تو میں خود کو ختم کر لوں گا_"پھر آپ اپنی نسل کو آگے بڑھا لیجے گا_"جب بیٹا ہی نا رہے گا جس حسب نسب اور نسل پر آپ کو بہت غرور ہے_"

اس کی بات سن کر شبیر علی خان نے فون بند کر دیا_ بیٹے کی اس دھمکی نے ان کے سارے الفاظ ختم کر دیئے تھے_"اب بہت سوچ سمجھ کر انہیں قدم اٹھانا تھا جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نا ٹوٹے_ نا وہ اپنے بیٹے کو کھونا چاہتے تھے نا اس لڑکی کو اپنے خاندان میں پرداشت کر سکتے تھے_"

www.novelsclubb.com

اپنے باپ کی بات سن کر ضیغم ڈر گیا تھا_ اور فورا گھر کی طرف نکلا_ وہ نہیں چاہتا تھا بابا جان علیزے کو کسی بھی طرح کا نقصان پہنچائیں_ "وہ یہ بھی جانتا تھا وائٹ ہاؤس میں ان کے جاسوس اور وفادار ملازم بھی ہیں_ جو ان کے ایک اشارے پر کچھ بھی کر سکتے ہیں "_

"_ سب میٹنگ کینسل کر دو

ڈنر سب کچھ کل پر ڈال دو_ اپنے ساتھ تیز تیز چلتے منیجر اور سیکٹری کو اس نے حکم دیا_ جو ہاتھ میں ٹیپ لے آج کی میٹنگ اور ڈنر کا بتا رہی تھی_ کہ یہ کتنے امپوٹنڈ ہیں دوسرے ممالک کے ڈیلرز کے ساتھ آج اس کا ڈنر تھا_ اور میٹنگ کینسل کرنے سے اسے کتنا نقصان ہو سکتا تھا "_

مگر ضیغم کو پروا نہیں تھی وہ اپنی بات کہہ کر باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کر فل سپیڈ پر چھوڑ دی_ "پیچھے گارڈ کی گاڑی بھی اس کے ساتھ ساتھ ہوا میں سے باتیں کر رہی تھی "_

****

"_ ابھی ملازمہ آریان کے لیے جوس رکھ کر گئی تھی جب

_ عرشیہ باتھ روم سے باہر آئی آریان جو گنگ سے آنے کے بعد اورنج جوس پیتا تھا

آور عرشیہ جانتی تھی ابھی آنے کے بعد وہ کھنناس سے اپنے فضول کام کرواکر اس کی جان ہلکان کرے گا "_

اس لیے عرشیہ تھوڑی پر انگلی رکھے کوئی شیطانی منصوبے بنانے لگے جس سے اس کی جان بھی چھوٹ جائے اور اس کا نام بھی نا ائے "_

ااا گیاااا۔۔۔۔؟ وہ چلا کر خوشی سے اچھل پڑی "_

عرشیہ جلدی سے کچن سے ایک چیز لائی اور آریان کے جوس میں ملادی ابھی وہ چمچہ ہلا ہی رہی تھی جب کمرے سے باہر قدموں کی آواز آئی _

وہ فورا منہ کو_ اوو کی شکل بناتی جلدی سے پردے کے پیچھے چھپ گئی "_

آریان کان میں ہیڈ فون لگائے کسی سے بات کرتا ہوا کمرے میں آیا اور اپنا جوس اٹھا کر پینے لگ اس کو جوس کا ٹیسٹ کچھ عجیب سا لگا مگر اس نے نظر انداز کیا اور دوسرا سپ لیا "_ _

عرشیہ اسے خوف سے دیکھ رہی تھی اور دل ہی دل میں دعا مانگ رہی تھی اس کا کام ہو جائے اور خوف اس بات کا تھا کہیں پلان فیل نا ہو جائے "_

"_ نو آج کی میٹنگ م۔۔می۔۔سوری ایک سیکنڈ پلیز اس نے دوسری طرف معذرت کی

اسے وقت آریان بیچارے کی روکی روکی آواز آئی_ اسے بولنے میں پرو بلم ہو رہی تھی آریان

"_ نے کھاس کر اپنا گلا صاف کیا اور دوبارا بولنے کی کوشش کی

اللہ تیرا شکر۔۔شکر۔۔۔_ "عرشیہ نے پہلے شکر کیا پر اسے دیکھتے ہوئے پردے کے پیچھے سے

"_ منہ نکال کر کھڑی اس کے کھاسنے پر اس کی اسی طرح ایکٹنگ کرنے لگی

آیا بڑا "بیوی یہ کر دو "بیوی وہ کر دو "جب کام ہی کروانا تھا تو مجھ سے کیوں شادی کی_ ماسی سے

"_ کر لیتے کمینہ نا ہو تو

بیچاری کام سے بھاگنے والی عرشیہ جلے دل سے سوچ رہی تھی_ "ہنی مون سے واپسی پر آریان

نے اسے کاموں میں لگا دیا تھا تاکے وہ اس کے ساتھ کوئی شرارت نا کر سکے_ "مگر اس کا نام بھی

"_ عرشیہ ہے شیطان کی خالہ_ یہ نام بھی بچپن میں آریان نے ہی رکھا تھا

فا۔۔۔رو۔۔ق۔۔صا۔۔ح۔۔ب_ ؟"میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں_ "آدھی بات

"_ اس نے اشارہ میں سمجھائی ان کو

ابھی آریان گلا پکڑ کے اپنی کیفیت سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا_جب اسے دبی دبی ہنسی کی آواز آئی "_ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک طرف سے پردے کے پیچھے کوئی کھڑا محسوس ہوا

اس نے اٹھ کر قریب آتے ایک جھٹکے سے پردہ سرکایا تو سامنے عرشیہ کھڑی اپنی ہنسی روکنے کی "_ کوشش کر رہی تھی_اس پر نظر پڑتے ہی اسی ہو گئی جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو

دوسری طرف آریان اسے غصّے سے گھور رہا تھا_وہ سمجھ چکا تھا جوس کے ساتھ کچھ غلط عرشیہ "_ نے ہی کیا ہے_جب ہی چھپ کر اس کا مزاق اڑا رہی ہے

"_ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے زبردستی باہر لایا

وہ وہ آریان میں نے جوس میں کچھ نہیں ملایا ہے_"تمہاری قسم_"اپنی جان بچانے کے لیے "_اب وہ اس کی جھوٹی قسم کھائے گی_"آریان کا دماغ گھوما

ہوں۔۔؟آریان اسے غصّے میں ٹیبل کے پاس لایا اور جوس پینے کا اشارہ کیا_"اب بول تو سکتا "_ نہیں تھا

نہیں میں ناشتہ کروں گی ابھی وہ معصومیت سے ایسے بولی جیسے ان دونوں کے بیچ دوستانہ ماحول ہو اور آریان اسے پیار سے آفر کر رہا ہو_"

جب کے آریان نے اسے غصّے سے گھورا اور گلاس اٹھا کر اس کے منہ کی طرف لے کر گیا_"اب عرشیہ خود کیسے یہ زہر پی سکتی تھی جس میں دل کھول کر اس نے ٹاٹری پاؤڈر ملایا تھا_"

اووتائی جان_"آریان نے ایک جھٹکے سے پیچھے مڑ کر دیکھا دروازے کی طرف اس کی پیٹ تھی_جس کا فائدہ اٹھا کر عرشیہ ایک سیکنڈ سے پہلے ڈریسنگ روم میں گھس گئی اور اندر سے لاک لگا کر اپر کی کنڈی بھی لگا لی_"

اب آریان دروازہ پیٹ رہا تھا_"مگر یہاں پر وا کیسے تھی_وہ سکون سے بیٹھ گئی جیسے پتا نہیں کتنی محنت کر کے آئی ہو_"

آریان جلتا کوڑتا تیار ہو کر آفس چلا گیا تب عرشیہ روم سے باہر آئی اور ڈاٹ کے ناشتہ کیا_اور پورے دن خوشی سے جھوم تے گزارا_"آنے اولے وقت سے انجان_"اور آفس میں

آریان بیچارا سب کو اشاروں میں اپنی بات سمجھنے کی کوشش کرتا رہا_ مگر وہاں کوئی گونگے بہرے تھوڑی تھے جو سمجھ جاتے "_

****

"_ کیا ضرورت تھی اتنا کنفیوژ ہونے کی کچھ بتا ہی دیتی اب بتا نہیں کیسے یہ ٹائم گزرے گا"_

"_ علیزے جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی

اب وہ اضطراب سے نجات پانے کے لیے وائٹ ہاؤس کا جائزہ لینے لگی_ اس گھر کو شاید اس لئے یہ نام دیا گیا تھا_ کہ یہاں وائٹ کلر کا بہت زیادہ استعمال ہوا تھا کلر اسکیم سے لے کر فرنیچر اور آرائش کی چیزوں تک اس بات کا خیال رکھا گیا تھا_ وائٹ کلر کے بعد جو کلر دیکھنے میں آتا تھا وہ نیلا تھا_ ان دونوں کا کمبینیشن بہت خوبصورت تھا "_

دوپہر تک تیز بارش شروع ہو گئی تھی_ بارش کے بعد فضا میں خنکی بڑھ گئی تھی اس وقت بھی جب کے دوپہر تھی مگر ابر آلود موسم کے باعث شام کا گمان ہو رہا تھا "_

ان لوگوں کا وہ گلاس وال کے پاس کھڑی بارش میں جل تھل ہوتے لان کو دیکھ رہی تھی_ مگر بے اختیار اس کی نگاہیں بڑی بے تابی و بے چینی کے ساتھ ضیغم کے آنے کا انتظار کر رہی تھی_ بار بار نظریں گیٹ کی طرف جاری تھی اور مایوس ہو کر واپس لوٹ رہی تھی "_

اس وقت گارڈ نے گیٹ کھولا اور گرے لینڈ کروزر روش عبور کرتی پورچ میں جا رکی_ وہ حیران حیران سی پلٹی_ یہ ضیغم کی گاڑی نہیں تھی اگر ضیغم نہیں آیا تھا تو کون تھا_ جو اس کی غیر موجودگی میں آیا تھا کیا اس کے خاندان سے کوئی یا اس کے بابا جان تو نہیں_ اس وقت اس نے سراسیمہ ہو کر سوچا "_

کچھ دیر پہلے وہ بینا دوپٹہ کے ایسی کھڑی تھی مگر اب اس اجنبی کی امد نے اس کے اندر ڈر خوف کی لہر دوڑا دی تھی_ وہ اکیلی تھی گھر میں_ گارڈ نے اگر انہیں آندر آنے دیا تھا تو وہ جانتا تھا کون ہیں جو بھی آیا ہے_ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ضیغم کی فیملی اس پر دباؤ ڈالا رہی ہے کہ وہ علیزے کو چھوڑ دے_ اب اس نیوز کے بعد کیا ری ایکشن ہو گا "_

اس نے اپنی ڈریسنگ تو چینج کر لی تھی مگر ڈوپٹہ ابھی تک نہیں لینا شروع کیا تھا ویسے بھی میل ملازم کو گھر کے اندر آنے کی اجازت نہیں تھی _"

اس نے سوفے پر پڑی ضیغم کی شال اٹھا کر اپنے بازوؤں کے گرد لپیٹی_ اس کی مانوس مہک نے علیزے کو اپنے آغوش میں لے لیا_ اب وہ پر سکون ہو گئی تھی_ اس کی خوشبو کو اپنے آس پاس پا کر _"

وہ پر اعتماد قدموں سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھی مگر اس کے قدم دروزے پر ہی رک گئے _"

بے یقینی اور تحیر کے احساس سے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں _"

علیزے میری بچی میں تمہارا۔۔۔۔" وہ تڑپ کر اس کی طرف بڑھے تھے _"

کوئی نہیں لگتے۔۔۔" وہ سرد مہری و نفرت سے گویا ہوئی _"

یوں نہ کہوں میری بیٹی_ تمہیں ٹھکرانے کی بڑی سزا پائی ہے میں نے_ پورے سولہ سال تمہاری جدائی میں تڑپتا رہا ہوں ان کا لہجہ بھیگ گیا تھا_ اس کی نفرت اور بے زاری کو محسوس کر کے_

جدائی میں وہ بھی آپ تڑپتے رہے_ آپ شاید بھول رہے ہیں آپ ایک بیٹے وہ بھی شیر جیسے بیٹے کے باپ ہیں_ یہی کہا تھا نا آپ نے_ وہ استہزائیہ لہجے میں زہر خند انداز میں بولی_ دل تو اس کا مچل رہا تھا اپنے باپ کے سینے سے لگنے کے لیے آنسو تواتر سے بہنے لگے_ مگر اسے اپنی ماں کی تکلیفیں وہ راتوں کی تڑپ اسے آگے بڑھنے نہیں دے رہی تھیں_"

کیا تم معاف نہیں کرو گی میں بہت آس و امید لے کر یہاں آیا ہوں تمہیں دیکھنے_ تم سے ملنے_" وہ اسے بازوؤں سے تھامتے دلگرفتگی سے بولے

مگر میں آب آپ سے ملنا نہیں چاہتی آپ کی وجہ سے جو میں نے دو کھ اٹھائے ہیں میری ماں نے سہے ہیں وہ ہی کافی ہیں_"

ایسا نا کہو مجھے یوں مت ٹھکرو" میں نے تمہیں کھو کر ہی تمہاری اہمیت کو جانا ہے_ ایک ایک پل اذیت و تکلیف اٹھائی ہے اور تمہیں ڈھونڈتا پھر ہوں اور اگر اب تم نے مجھ سے منہ موڑ لیا تو میں جی نہیں پاؤں گا مجھ میں اب مزید غم سہنے کی ہمت نہیں ہے_ اپنے اس بوڑھے باپ کو معاف کر دو اس کی خطا کو در گزر کر دو میری بچی_" انہوں نے بازو پھیلائے تو وہ خود پر سرد مہری کا خول چڑھائے ان سے دور ہو گئی_"

میں جانتی ہوں آپ اب بھی مجھے دنیا سے چھپا کر رکھیں گے آپ کا خاندان ایک توائف کی بیٹی کو کبھی قبول نہیں کرے گا_ اس لیے میں کبھی آپ لوگوں کا حصہ نہیں بنا چاہوں گی_"

نہیں اب ایسا نہیں ہو گا تم میری بیٹی ہو اور اب تو ضیغم کی بیوی بھی ہو ساری دنیا جان گئی ہے خان لالہ بھی اب تمہیں قبول کریں گے اور؟" ابھی بولنے والے تھے اگر انہوں نے قبول نہیں کیا تو میں سب سے لڑ جاؤں گا اپنی بیٹی کے لیے علیزے نے ان کی بات کاٹ دی_"

یہ اب کی بھول ہے آپ کی مجھے اب ضرورت نہیں ہے میں نے جو چاہا وہ حاصل کر لیا ہے آپ دونوں بھائیوں کو جس چیز کا غرور تھا وہ سب اب میرے پاس ہے میں آپ کے خاندان کا کچھی

بھی حصہ نہیں بنا چاہوں گی_ اور رہی بات ضیغم خان کی تو وہ بھی میرے مقصد کی سیڑی تھی _ میں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے اس سے شادی کی_ اور ضیغم میری ہر بات مانتا گیا اب آپ کا خاندانی زیور اور پراپرٹی میرے نام ہے میں نے اپنا اور اپنی ماں کا حق حاصل کر لیا ہے_ اب آپ اور آپ کے بھائی کیا کرتے ہیں میں دیکھتی ہوں_ میں اس شادی کے لیے راضی نہیں تھی مگر پھر بعد میں ضیغم کا ساتھ اس لیے ہی قبول کیا تھا کہ اپنا مقصد پورا کر کے اس سے طلاق لے لوں گی_ اگر میری مجبوری نا ہوتی اس وقت تو میں مر کر بھی یہ شادی نا کرتی_ میں نفرت کرتی ہو آپ کے خاندان سے آپ سے جھوڑے ہر شخص سے_ میرا کسی کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے اور جو نام نہاد بندھن مجبوری کے تحت باندھا تھا وہ بھی ہمیشہ کے لیے جلد ختم کر دوں گی نہیں چاہیے آپ کا نام ساتھ_ میں یہاں سے چلی جاؤں گی_" وہ غصّے سے پاگل ہوتی ان سے اپنے ٹھکرانے جانے کا بدلا لینے کے لیے فضول بولے جا رہی تھی_ جس کا اسے خود ہوش نہیں تھا کیا بول رہی ہے۔۔ مگر یہ باتیں وہ ضیغم کے سامنے بولنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی_ یہ سب تو وقتی غصہ تھا_ مگر کیا جانتی تھی کتنی بڑی غلطی کر دی اس نے یہ الفاظ اپنے منہ سے نکال کر_"

تیمور علی خان سدمے میں آ گئے کہ ان سے نفرت میں وہ اپنی زندگی برباد کرنا چاہتی ہے_ خود اپنی شادی توڑنا چاہتی ہے_ طلاق کا داغ اپنے ماتھے پر لگانا چاہتی ہے "_

علیزے جیسی اپنی بات کہہ کر پلٹی تو دروازے میں بت بنے ضیغم اپنی طرف ایک ٹک دیکھتے پا کر علیزے کانپ اٹھی_ اس کے دھواں دھواں ہوئے چہرے سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ سب کچھ سن چکا ہے "_

ضیغم کو یوں لگا تھا کہ علیزے نے اس کی شہ رگ کاٹ دی کو اور اس کا دل اپنے پیروں تلے مسل دیا ہو اور اسے بیچ چوراہے میں کھڑا کر کے اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا ہو "_

اس کی حالت ایسی ہو گئی جیسے کسی نے اس کے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہو اور وہ بالکل بے جان لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا _

آیک دل تھا کو یقین امید بھروسے اور مان کی بلندیوں سے گرا اور کرچیوں میں تقسیم ہو گیا اور دل کی اس تباہی پر ضیغم کا دل چاہا کہ وہ دوزانو فرش پر گرے اور زمین میں ہی اتر جائے_ کیوں کے اس کے پاس کچھ نہیں بچا تھا_ اب تو وہ سخت کھڑا تھا بس "_

ضیغم خان_ تیمور علی خان اس کی طرف بڑھے تھے جب وہ ہوش میں آتا ایک جھٹکے سے بلٹا اور تیز قدموں سے باہر نکل گیا "_

ضیغم بہت اچھا ہے مجھ جیسا تو بلکل نہیں ہے وہ اپنا وعدہ وفا کرنا جانتا ہے پوری دنیا سے لڑ جائے گا تمہارے لیے مگر تمہیں کبھی اکیلا نہیں ہونے دے گا_ تمہیں جو سزا دینی ہے مجھے دے دو مگر خود کی اور ضیغم کی زندگی خراب مت کرنا_ ضیغم جیسے انسان کو کھونے مت دینا_ اسے منا لو جا کر کہیں بہت دیر ہو جائے_" تیمور علی خان نے بھتر ہوئی علیزے کے سر پر ہاتھ رکھ کر اپنی بات کہی اور ایک حسرت بھری نظر ڈال کر باہر نکل گئے "_

****

www.novelsclubb.com

عرشیہ گہری نیند میں تھی جب اسے محسوس ہوا کسی کے مضبوط حصار میں ہے اس نے مندی آنکھوں سے دیکھا تو آریان اسے اپنی باہوں میں لے پر سکون سو رہا تھا_ اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں وہ تو اکیلی سوئی تھی بیڈ پر پھر یہ کمینہ کیسے آگیا عرشیہ کو غصہ آیا اس نے آریان کا حصار توڑنے کی کوشش کی_ جب اس کے لوہے جیسے ہاتھوں کو کوئی فرق نہیں ہوا وہ ایسے ہی

بے ہوش پڑا رہا تو اس نے اس کے بازوؤں پر مکھے پر سانے شروع کر دیے اور ایک زوردار چیخ "_ ماری_ "جو کب سے اٹھا اس کی کاروائی دیکھ رہا تھا بول اٹھا

کچھ نہیں کر رہا یار سو جاؤ اور سونے دو آریان نے اور مضبوط سے اس پر گرفت کی اور اپنا ایک پیر "_ بھی اس پر رکھ دیا_ "اب ارشیہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی

آج عرشیہ آریان سے ناراض تھی اس نے آفس سے آتے ہی چچی جان کی دھمکی دے کر اس سے رات میں ہی اپنے سارے کپڑے پریس کروئے تھے اور کچھ شرٹ بھی دھولوائیں تھی_ " "_ جس سے عرشیہ کو سردی بھی لگی اور ہاتھ بھی درد کرنے لگا تھا

پھر کیا تھا عرشیہ نے بھی اس کے ساتھ سونے سے انکار کر دیا_ اور آریان کی جان پر بن آئی اس کے بغیر اب دوسری سانس نہیں آتی تھی پوری رات دور رہنے کے تصور سے ہی اس کی حالت "_ بری ہونے لگی

بہت منتھیں کی مگر عرشیہ بھی اسے معاف کرنے کو تیار نہیں تھی اتنی ٹھنڈ میں کپڑے دھونا وہ بھی عرشیہ کا قیامت کیوں نہ آگئی اتنے ظلم پر_ اور جب آریان نے کہا جو ظلم تم میرے ساتھ کرتی ہو وہ_"

تو بڑے فخر سے بولی یہ تو میرا فرض ہے_"

بیچارا کیا کرتا خاموشی سے جا کر صوفے پر لیٹ گیا اور اس کے سونے کا انتظار کرنے لگا_ عرشیہ کے سوتے ہی فورا بیڈ پر آیا اور اسے اپنے حصار میں لیے کر خوب پیار کرنے کے بعد سکون سے آنکھیں مندہ گیا_ "کتنا اچھا خواب دیکھ رہا تھا جب اس کی چیخ اور مار سے آنکھ کھول گئی_"

سو جاؤ میری جان_ "آریان نے مندی مندی آنکھوں سے ایسے دیکھا تھا_ اس کا اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا_'

تم.... تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے پاس آنے کی_ وہ غصے سے غراتی ہوئی بولی_ اور اس کا حصار توڑ کے دور ہوئی_"

ایسا کیا ہو گیا وہ نیند بھرے لہجے میں دوبارا اسے اپنے بازوؤں میں بھر گیا_"

تم نے زندگی کا سکون تو خراب کیا ہوا ہی ہے_ نا آفس میں کسی کو منہ دیکھانے لائک چھوڑا ہے _ نا گھر میں چین سے رہنے دیتی ہو_ سارے دروازے تو مجھ پر بند کر دیے ہیں_ اب چین کی نیند بھی خراب کرنا شروع کر دی ہے_ "اس کی دہائیوں پر عرشیہ کو ہنسی آئی مگر اس نے ظاہر نہیں ہونے دی _

کیا کہہ ناچاہتے ہو تم میری تمہارے پیچ دو شمنی ہے_ عرشیہ نے ایک ڈالوگ مارا اور دل ہی دل میں خود کو شاباشی دی _"

ریلیکس اب اتنا ناراض ہونے والی بات بھی نہیں ہے_ رات ہو رہی ہے اس لیے خاموش ہو جاو یار کسی نے سن لیا تو کیا ہو گا_ آریان کسی بھی طرح اسے منانا چاہتا تھا_ مگر وہ مان کر نہیں دے رہی تھی _"

میں کل سے دوسرے کمرے میں سون گی_ یہ میرا فیصلہ ہے_ "اس نے بڑے بزرگوں کی طرح کہا_ "دونوں ایسے ہی لیٹے لڑے جا رہے تھے اور عرشیہ مسلسل ہاتھ چلا رہی تھی _"

www.novelsclubb.com

فضول بات مت کرو چپ چاپ سو جاؤ اور سونے دو صبح آفس جانا ہے یار_ آج بھی تمہاری وجہ
"_ سے پتا ہے کتنی شرمندہ ہوئی ہے ابھی بھی گھر آتے ہوئے ڈاکٹر سے دوائی لے کر آرہا ہوں

عرشیہ اپنا پورا زور لگا کر اس سے دور ہوتی اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بیڈ سے تکیہ اور کمبل
"_ اٹھانے لگی

_ یہ کیا کر رہی ہو

"_ کچھ ناجواب دیتے ہوئے صوفے پر لیٹ کر کمبل سر تک تان کر لیٹ گئی

"_ ہر گز نہیں تم یہاں نہیں سو گی_ آریان نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے کمبل کھینچ لیا

"_ کیا بد تمیزی ہے_ وہ چلائی تھی

کچھ نہیں کہوں گا اٹھو بیڈ پر چل کر لیٹو_ "اب اس نے ہار مان لی تھی وہ سمجھ گیا تھا اس سے سخت
"_ ناراض ہو چکی ہے

www.novelsclubb.com

آریان نے زبردستی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھالیا_اس کے نانا کرنے کے باوجود اسے بستر پر ڈال دیا لو میری جان سو سکون سے "_

اپنا کمبل اس نے صوفے پر پھینکا_وہ مسکرا کر اس پر جھکا اور ایک شرارت کر کے فورا سیدھا ہوا اور صوفے پر جا کر لیٹ گیا عرشیہ دنت پیس کر رہ گئی ٹھر کی انسان کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا "_

****

گاڑی سے اتر کر خاموشی سے آندر آگیا اور آگے پیچھے دیکھے بغیر سیدھا اپنے روم میں اکر صوفے پر اکر ڈھے گیا تھا "_

آج اس نے پہلی بار "ہار کا ذائقہ چکھا تھا آج وہ ایک شکست خوردہ انسان لگ رہا تھا اس وقت وہ کچھ بھی کہنے کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا علیزے کے ایک ہی وار میں وہ مضبوط انسان ٹوٹ کر رہ گیا تھا "_

www.novelsclubb.com

حالانکہ کے اب سے تھوڑی دیر پہلے وہ بہت خوش اور مطمئن تھا_ اس لیے کے اس کے دل میں امید تھی علیزے پر اسے بہت مان تھا مگر اسے تھوڑی دیر پہلے یہ خیال چھو کر بھی نہیں گزرا کہ وہ اسے اس طرح توڑے گی اور اس کا مان بھروسہ_ تو وہ کبھی بھی اس سے امید نہیں لگاتا اس کی یہ پہلی اور آخری خوشی بھی مٹ گئی تھی_"

گیٹ سے اس نے روم تک کا فاصلہ اس نے نڈھال قدموں سے تے کیا_"

شیر خان کو اس کی گہری چپ سے کسی سنگین مسئلے کا احساس ہو گیا تھا_"

وہ بہت نڈھال نظر آرہا تھا ملازم اور گارڈ اس کی شکستہ حالت دیکھ کر ٹھٹک گئے تھے_ شیر جیسے خان کی یہ حالت پہلی بار دیکھ رہے تھے_"

کنپٹیوں کو مسلتے ہوئے اس نے ملازم کو سگریٹ کے پیکٹ اور شراب کی بوتلیں لانے کو کہا_"

اس کے دل دماغ میں علیزے کے الفاظ ہاتوڑے کی طرح برس رہے تھے_"

پھر چند سیکنڈ میں ہی سگریٹ کو اپنے تیکھے عنابی ہونٹوں میں دبا کر لائیٹر سے شعلہ دکھایا تھا اور ایک گہرا کش لے کر دھوں فضا میں چھوڑا اور گلاس بھر کر ایک ہی سانس میں چڑھا گیا_ پھر رفتہ

رفتہ سگریٹ کا دھواں اور شراب کا زہر ڈرائنگ روم میں ہی نہیں اس کی ذاتِ میں بھی بھرنے لگا تھا_

ہر سو دھوایں کے مرغولے پھیلتے جا رہے تھے اور گلاس بھرنے کی آواز کے ساتھ تنہائی رقص کرنے لگی_

ایک کے بعد ایک سگریٹ سلگاتا رہا دھواں بڑھتا رہا_ سگریٹ کے پیکٹ کے ساتھ ساتھ دو بوتل بھی خالی کر چکا تھا مگر ابھی بھی اس کا روکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا_"

کچھ دنوں سے وہ سگریٹ اور شراب سے کافی حد تک کمی کر چکا تھا_ جو نا ہونے کے برابر تھا_ وہ اپنی عادت اور طلب پہ کنٹرول کرنا سیکھ رہا تھا علیزے کی وجہ سے_ کیوں کے اس کی علیزے کو یہ سب نہیں پسند تھا_"

مگر آج اچانک۔۔۔۔سب کچھ پہلے جیسا ہو گیا تھا_ اس کی سوچیں وہی عادتیں واپس آنے کو تیار تھی_ اس کی شکست ذات کو اپنے دھواں کی لپیٹ میں لے رہے تھے_ اور وہ پورا پورا دھواں میں ڈوب رہا تھا_"

میری علیزے_".ہاہاہا۔۔۔سب جھوٹ دھوکا فریب نکلا_"وہ باگلوں کی طرح خود سے باتیں کرتا ہنس رہا تھا اس ہنسی میں ایک درد چھپا تھا_"

شام سے صوفے پر ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا مسلسل اپنا جگر جلا رہا تھا_خود کو اذیت دے رہا تھا شام سے ہی اس کے قریب پڑا اس کا موبائل لگاتار ہونے والی وائبریشن سے تھرک رہا تھا یو جیسے کال کرنے والا خود تڑپ رہا ہو_مگر وہ ہر چیز سے بے گانہ ہو چکا تھا_"

****

جانے سے پہلے ضیغم نے جن نظروں سے علیزے کو دیکھا تھا وہ علیزے کو خود سے بے گانہ کر گئیں توڑ کر رکھ گئیں اسے اس کے جاتے ہی علیزے کو ایسا لگا جیسے اس کی دنیا آندھری ہو گئی ہو_"کتنی ہی دیر وہ یوں ہی سخت کھڑی رہی_باپ کیا کہہ رہا ہے وہ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا_وہ تو بس یہ جانتی تھی اس کی محبت اس کا پیار جیسے اس نے ابھی ابھی محسوس کرنا شروع کیا تھا دور جا رہا ہے_"

ضیغم_"

"_ ضیغم۔۔۔۔۔۔ ضیغم پلیز میری بات سنو ایسا کچھ نہیں ہے

پہلے سرگوشی میں اس کی آواز نکلی پھر ہوش میں اتے ہی وہ اندھا دھن وہ بے قراری سے اسے پکارتی اس کے پیچھے بھاگی مگر وہ تو کب کا جا چکا تھا گھر میں اس کے سوا کوئی نہیں تھا "_

پلیز ضیغم آجاؤ میں تمہارے بغیر مر جاؤں گی مجھ میں اتنی اہمیت نہیں تمہاری بے گانگی اور دوری برداشت کروں مجھ میں تم جتنا حوصلہ نہیں ہے_ وہ اس کو کہیں بھی نا دیکھ کر تھک کر وہی کوریڈور کے مین ڈور کے سامنے دوزانو بیٹھتے ہوئے رو پڑی تھی_ لیکن آج کوئی بھی اسے چپ کروانے والا نہیں تھا_ جو اس کی چھوٹی سی تکلیف پر تڑپ اٹھا تھا اسے تو آج اس نے خود دور کر دیا تھا_ "جو شخص اپنے باپ سے لڑا اس کے لیے پوری دنیا کے سامنے اس عزت مقام دیا_ پھر اس نے کیا کیا ایسے انسان کے ساتھ "_

زرگل ہی اسے زبردستی کمرے میں لائی جو ضیغم کے پاس جانے کی ضد کر رہی تھی مگر کوئی نہیں جانتا تھا وہ کہا گیا ہے شیر خان بھی ضیغم کے ہی ساتھ تھا جس کو ہر بات کی خبر ہوتی تھی "_

www.novelsclubb.com

علیزے کو تو یوں لگ رہا تھا کہ ایک رات میں ہی رو رو کر پاگل ہو چکی تھی اس کا دم گھٹ رہا تھا اپنے بیڈ روم میں ہچکیوں سے رو رہی تھی_ ضیغم کے نا ہونے کے تصور سے ہی جسم سے جان نکل رہی ہوں لگ رہا تھا اس کی پوری کائنات میں کچھ بھی باقی نہیں بچا اپنا سب کچھ کھو بیٹھی تھی وہ اپنی خود کی غلطی سے_"

علیزے بی بی۔۔۔۔_"

زر گل نے اسے آواز دی مگر علیزے نے کوئی جواب نہیں دیا اور گھٹنوں میں منہ چھپائے ایسی ہی بیٹھی روئے گئی_

آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے بس کر دیں رونا خان ہم سے ناراض ہو گا آپ کا خیال نہیں رکھا_ خان آپ سے بہت محبت کرتا ہے وہ آپ سے ناراض نہیں ہو سکتا_"

وہ کل سے بھوکی پیاسی تھی اور مسلسل روئے جا رہی تھی_ "جو گل کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ کل شام ضیغم کو آندھی طوفان بنا جاتے اور علیزے کو بھی اس کے پیچھے دیوانہ وار بھاگتے دیکھ چکی تھی_"

ہاوہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں ان کی محبت کو مجھ سے بہتر کون جا سکتا ہے مگر اب لگتا ہے اس کی محبت اور برداشت کی حد ختم ہو چکی ہے وہ چلے گئے اور کل جس حال میں وہ گئے ہیں میں جانتی ہو میرے الفاظ کتنی نفرت بھرے تھے اور ان کا مان بھروسہ توڑا ہے میں نے"_

اب میں۔۔۔علیزے روتے ہوئے ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی_ مجھے جانا ہو گا ان کے پاس منانا ہو گا اس سے پہلے بہت دیر ہو جائے اور مجھے کوئی شرمندگی نہیں ان سے معافی مانگنے میں وہ میرے شوہر ہیں_ میں بتاؤ گی کہ میں بھی ان سے محبت کرتی ہوں علیزے نے اپنا فیصلہ سنایا"_

وہ بے تابی سے اٹھی تھی اور تیزی سے آنسو پونچھتے چپل پہن کر دوپٹہ لے باہر کی طرف نکل گئی_ ابھی صبح کے ساتھ بجے تھے_ جب علیزے ڈرائیور کے ساتھ ضیغم کے فارم ہاؤس آئی"_

سلام بی بی صاحب"_

تمہارے صاحب کہاں ہیں_ اس نے باہر کھڑے گارڈ سے پوچھا"_

وہ تو بی بی آج ہی ملک سے باہر گئے ہیں_ "علیزے کا سر چکرانے لگا اس کی بات پر"_

"_ک۔۔کہا۔۔ں گئے ہ۔۔۔ہیں

"_ یہ تو نہیں پتا بی بی

ک۔۔کب تک آئیں گے_اس کی بے چینی بڑھنے لگی

یہ بھی نہیں پتا ہم کو کچھ نہیں پتا ہوتا بی بی صاحب کے آنے جانے کا وہ شیر خان جانتا ہے سب

"_

علیزے مایوس گھر واپس آگئی_اس کا دل بے چین بے قرار تھا پہلی بار محبت اور پہلی ہی بار دوری علیزے کے لیے یہ سب نیا تھا جس کی وجہ سے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کچھ بھی نا برداشت کر پا رہی تھی "_

آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا ضیغم کو گئے ہوئے_نا اس نے اپنی کوئی خبر دی تھی نا اس کا حال پوچھا_وہ تو اس سے بلکل انجان اور بے گانہ ہو بیٹھا تھا "_

www.novelsclubb.com

اس ایک ہفتے میں کتنے ہی چکر اس کے باپ نے لگائے تھے مگر وہ ان کے سامنے نہیں آئی_ وہ کسی طور انہیں معاف کرنا نہیں چاہتی تھی_ آور خود ضیغم سے معافی کی امید لگائے بیٹھی تھی _"

****

اوپورٹ پر اپنے مخصوص مغرور انداز میں سرخ سفید رنگت تیکھے نقوش گھنی مونچھیں ہلکی شیو ڈرک بیلو فور پیس سوٹ میں بلیک گلاسز آنکھوں پر چڑھائے_ وہ اپنے گارڈز کے ساتھ چلتا آرہا تھا۔۔۔وہ خوبصورت وجیہہ جھوڑے سینے اور بوڈی بلڈر جیسے ہائٹ والے نوجوان کو کتنے لوگوں نے مڑ کر اور روک کر دیکھا تھا _

وہ ہزاروں دلوں کی دھڑکن جس کا دل صرف ایک لڑکی کے لیے دھڑکتا ہے_ "مگر اب شاید وہ دل بتھر ہو چکا تھا گلاسز میں چھپی آنکھیں ویران بنجر تھی_ "وہ اس ایک ہفتے میں خود کو سنبھال چکا تھا اور خود کو پتھر بھی کر چکا تھا _"

اب اس میں کسی قسم کا کوئی احساس اور جذبہ باقی نہیں تھا وہ پہلے والا ضیغم بن کر واپس لوٹا تھا

_"محبت میں چھوٹ کھایا شخص تھا وہ اب صرف اس درد کا حساب لینا تھا اسے ایک جلاد بن کر

" _ واپس آیا تھا_ اب دیکھنا یہ تھا یہ جلاد کتنی دیر اس روپ میں رہتا ہے

****

علیزے کو جب پتا چلا ضیغم پاکستان آچکا ہے اور فارم ہاؤس میں ہے تو وہ دیوانی ہوئی اس کے پاس

_ آئی_ یہ بھی ضیغم نے جان بوجھ کر بتایا تھا اسے

شیر خان اسے ایک کمرے کے باہر چھوڑ گیا تھا اس نے ڈرتے ڈرتے کمرے میں قدم رکھا تو وہ

سامان سجائے مزے سے بیٹھا اپنا شغول فرما رہا تھا_ علیزے کو یہ دیکھ کر شاکٹ لگا جو انسان اس

کے سامنے سگریٹ تک پینا چھوڑ چکا تھا وہ شراب سجائے بیٹھا تھا جب کے وہ جانتا تھا وہ آنے والی

" _ ہے_ علیزے نے خود کو سنبھال اور ہمت کر کے آگے بڑی

خان میں۔۔وہ۔۔علیزے اس کے قریب کھڑی لفظوں کو ترتیب دینے کی کوشش کر رہی تھی

_ _"جب ضیغم نے ایک جھٹکے سے اپنے برابر بیٹھایا

دور سے کچھ خاص سمجھ نہیں آرہا تھی_اب بولو_ ضیغم نے سرد آواز میں اس کے دلکش چہرے پر نظر جمائے بولا "_

علیزے اہمت جما کرتی بولی اس کے نگاہوں کی تپش اور کپڑوں سے اٹھتی مہک نے اسے چکرا دیا تھا "_

میں شرمندہ ہوں اپنے روئے اور الفاظ پر مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تمہارے ساتھ پلیز مجھے معاف کر دو میں نے وہ سب جھوٹ بولا تھا وہ سر جھکائے بولی _

اچھا تو پر جو ایک مہینے سے مجھ سے بول رہی ہو وہ کیا تھا "_

نہیں وہ بھی جھوٹ تھا "_

اااا۔۔۔ چھا تو پھر تمہارے اس انتقام کے جذبہ کا کیا ہو گا بابا جان اور چچا جان کے ساتھ جس کے لیے تم نے میرا ساتھ قبول کیا تھا_اس کا انداز طنزیہ تھا "_

یہ سب میری بیوقوفی سے ہوا میرے انتقال کی سوچ نے سارا کام خراب کر دیا_میرا یقین کرو میں اب کی بار جھوٹ نہیں بول رہی_اب میں کوئی بدلا انتقال نہیں لینا چاہتی کسی سے "_

چچا جان سے تم نے وہ سب کیا کہا_اب کچھ اور چاہ کیا رہی ہو تم_"اب کی بار ضیغم غصّے سے تیز آواز میں بولا_"

آپ کے ساتھ رہنا_اس نے دھیمی آواز میں کہاں_"

یہ کوئی نیا جوک ہے یا اس کے پیچھے بھی کوئی چال ہے_ ضیغم طنز بولا_"

یہ میرا فیصلہ ہے نا کوئی چال نا جوک اس کی نگاہیں جھکی ہوئی تھی آواز لرز رہی تھی_"اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے اسے اپنی بات کا یقین دلائے_"

میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو مطلب مسز ضیغم خان بن کر خوش امدید ہا۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔"اس کا بلند قہقہہ روم میں گونج اٹھا تھا نہ معلوم خوشی کا تھا یا استہزائیہ_اس کا انداز صاف مزاق اڑانے والا تھا_"

تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو مگر کیوں نفرت زدہ ناپسند شخص کا ساتھ جس طرح برداشت کرو گی_ وہ بے اعتبار لہجے میں استہزائیہ انداز میں بولا_"

نفرت کے اظہار کے لیے تمہاری زبان سے شعلے نکلتے ہیں محبت کے اظہار کے لیے بھی پھول

"_ برساؤ_یقین دلادو میری بے یقینی بے اعتمادی کو

"_مجھے نہیں معلوم اپ کو کس طرح یقین آئے گا علیزے کی دھیمی دا بھی آواز نکلی

ٹھیک ہے پھر تمہارا امتحان لیا جائے کیوں_وہ اس کے قریب اکر جھک کر بڑے اسٹائل سے

_ پوچھ رہا تھا

"_ میں ہر امتحان کے لیے تیار ہوں علیزے نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے جزبے سے کہا

"_چلو پھر ضیغم اس کا ہاتھ پکڑ کے گھر کے بیک سائیڈ لایا اور یہاں اندھیرا زیادہ تھا کچھ

کوریڈور کے بعد لان تھا بڑے بڑے روم۔کے برابر پنجرے بنے تھے ضیغم اسے ایک روم

میں لایا اور چیئر پر بیٹھا دیا پھر ایک بٹن پر س کیا جس سے اس کے ہاتھ چیئر سے بند گئے_اس کے

"_ بعد ایک نظر اسے دیکھتا باہر نکل گیا

علیزے کے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا_"کہ یہ سب کیا ہے اسے یوں اکیلے باندھ کر کیا سزا دینا چاہتا ہے۔۔۔مگر اس کی یہ غلط فہمی دور ہو گئی جب شیر کی دھاڑ اسے اپنے قریب سنائی دی_ "_ علیزے کی چیخ بے سخت تھی

اس نے اپنے بائیں جانب دیکھا تو اس کی دل دہلا دینے والی چیخیں آسمان کو چھونے لگیں ایسا لگا اس _ کا دل بند ہو جائے گا

وہاں ایک وائٹ کلر کا شیر بندھا تھا اس کا ایک پیر ہلکی سی چین سے بندھا تھا اور وہ علیزے کی طرف ہی آنے کی کوشش کر رہا تھا مگر شاید اس کا ایک پیر بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اپنے شکار کے پاس پہنچ نہیں پا رہا تھا_اس کے غصّے سے غرانے سے لگ رہا تھا کسی بھی ٹائم یہ چین توڑ کر علیزے پے جھپٹ پڑے گا اور ایک سیکنڈ سے بھی پہلے اسے چیر پھاڑ کھائے گا مگر وہ نہیں جانتی تھی سامنے گلاس وال ہے جس کے پار یہ شیر نہیں آسکتا جب ضیغم کو کسی کو چھوٹی سزا دینی ہوتی "_ تھی تک یہاں بند کرتا تھا

******

علیزے حلق کے بل چلا رہی تھی اپنے ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ تو آٹھ بھی نہیں پا رہی تھی "_

مسلسل اس کی چیخوں کی آوازیں ضیغم کھڑا سن رہا تھا_ وہ تو علیزے کو اس دھوکے کی بڑی سے بڑی سزا دینا چاہتا تھا _

مگر کیا کرتا اس لڑکی کے لیے اس کا دل اس سے بغاوت پر اتر آتا تھا کھلی جنگ کرتا تھا_ اب بھی اپنی لہو رنگ آنکھیں بند کئے اس کی آواز پر دشت کرنے کی کوشش کر رہا تھا _

علیزے کیوں کیا ایسا کیوں علیزے وہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا اپنا سر ہلکے ہلکے پیچھے دیوار سے ٹکرا رہا تھا_ "ایک زہریلے سانپ کی طرح علیزے کے وہ الفاظ اسے ڈس رہے تھے ایک ہفتے سے اور اس کے اندر زہر بڑھتا جا رہا تھا "_

آدھے گھنٹے بعد علیزے کی آواز بند ہوئی تو وہ اندر آیا علیزے بے ہوش تھی اس کا سر ایک طرف کو ڈھلکا ہوا تھا_ "ضیغم بھاگ کر اس کے پاس پہنچا اور اسے اٹھا کر روم میں لایا اور اس کے ہوش

میں آنے کا انتظار کرنے لگا_"میں تمہیں تکلیف دے کر اپنے وجود پر درد محسوس کرتا ہوں لیکن تمہیں معاف نہیں کر سکتا دو بار ابھروسہ اعتبار نہیں کر سکتا تم پر '_

علیزے جب ہوش میں آئی تو کمرے میں وہ اکیلی تھی_"ابھی وہ اٹھ کر بیٹھی تھی جب ضیغم خان ملازمہ کے ساتھ کمرے میں آیا ملازمہ اسے جوس کا گلاس دے کر چلی گئی اس کے گلاس خالی کرتے ہی ضیغم نے اپنا بات شروع کی "_

دیکھو علیزے میں نہیں بھول پا رہا تمہارا وہ دھوکا فریب جھوٹ اس لیے تم گھر جاؤ گی اور تین دن بعد طلاق کے پیپر آ جائیں گے تو تم آزاد ہو گی_دو ٹوک انداز میں اسے اپنی بات کہہ کر وہ اٹھ کر باہر جانے لگا جب علیزے اپنی جان جسم سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی وہ بھاگ کر اس کے سامنے آئی_کیسے وقت آ گیا تھا جو حال کل ضیغم کا تھا اب وہی علیزے کا ہو گیا یہ محبت بھی بڑی ظالم چیز ہے انسان خود پر اختیار کھو بیٹھتا ہے "_

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے میں کیا کہہ رہی ہوں آپ سن رہے ہیں نا وہ اس کے سامنے کھڑی سینے پر ہاتھ مارتی ہوئی روتے ہوئے بولے جا رہی تھی "_

بات سنو میری علیزے_ "ضیغم نے اس کے دونوں ہاتھ سختی سے پکڑے خود کو مضبوط کرتے ہوئے سپاٹ چہرے کے ساتھ بولا_ "اگر تم نہیں چاہتی تمہیں ابھی تین لفظ بول کر فارغ کر دوں تو چھپ چاپ یہاں سے چلی جاؤ_ "اس کا لہجہ سرد تھا آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی علیزے کو سامنے دیکھ کر اس کے وہ زہریلے الفاظ کانوں میں گونجنے لگتے "_

اور علیزے کو ایسا لگا اگر ابھی اس کی بات نہیں مانی گئی تو جو کہہ رہا ہے کر گزرے گا_ علیزے سخت سی پتھر بنی اسے دیکھے گئی اس کے چہرے پر وہ محبت وہ فکر نظر نہیں آ رہی تھی جو ہمیشہ علیزے کے لیے ہوتی تھی_ یہ تو پہلے والا ضیغم تھا ہی نہیں یہ تو کوئی پتھر تھا جس میں کوئی احساس جزبہ نہیں ہوتا_ اور یہ سب علیزے کا ہی کیا تھا_

www.novelsclubb.com

علیزے ہارے ہوئے جوری کی طرح اکر گاڑی میں بیٹھ گئی کاش یہ میری زندگی کا آخری سفر ہو تم سے دوری موت ہی میرے لیے سالوں بعد سچی اور بے غرض محبت کا ذائقہ چکھا تھا_ اب وہ بھی نہیں رہا شاید میرے نصیب میں محبت نہیں_ "اس کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے_ "ایک بار پھر دھتکار ہی گئی تھی وہ لیکن اب کی بار اس کی غلطی تھی_ "جس کا پشتاوہ اسے ہمیشہ

رہنے والا تھا_ علیزے ہمیشہ جزباتی اور جنونی رہی ہے نفرت کے معاملے میں بھی اور محبت میں بھی_"

وہ اپنے خیالوں میں گم تھی اسے کچھ ہوش نہیں تھا کہاں جا رہی ہے گاڑی میں کون کون ساتھ بیٹھا ہے_ ابھی وہ گھر سے تھوڑ دور تھے جب گاڑی کو ایک چٹکا لگا اور علیزے دروازے کے پاس گری اس نے سر اٹھا کر دیکھا کچھ نظر نہیں آیا_ ابھی وہ کچھ سمجھتی جب گاڑی میں ایک زوردار دھماکہ ہوا اس کے ساتھ علیزے کی چیخ بھی دور تک سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی_"

****

آج میں نے تمہارے لئے اپنے ہاتھوں سے خاص بریانی اور کھیر بنائی ہے_" عرشیہ خوشی خوشی اپنا کارنامہ بتانے لگی_ آج سنڈے تھا اور صبح سے ہی کچن میں گھسی ہوئی تھی_"

آریان نے اسے دیر ساری چاکلیٹ اور آئسکریم لا کر منا لیا تھا تب سے دونوں کی دوستی چل رہی تھی_

"_ ہیں پھر تو میری خیر نہیں آج_ آریان نے آہستہ سے کہا

"_ کیا کہہ رہے ہو_"عرشیہ کو سمجھ نہیں آئی تھی بس ہلکی سی آواز آئی تھی

"_ نہیں کچھ نہیں میں کہہ رہا تھا تم نے اتنی محنت کیوں کی کجن میں کتنی گرمی ہوتی ہے نا

ہاں یہ تو ہے_ مگر میں نے ایک بک میں پڑھا تھا بیوی کے ہاتھ کا کھانے سے محبت بڑھتی ہے_"

"_اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے آریان کی اطلاع دی

جھوٹا کھانے سے محبت بڑھتی ہے_ یہ کون سی مشہور و کی کتابیں ہیں جو صرف تمہیں ہی ملتی

"_ہیں

"_ لطیفوں کی_"اپنے بات کہہ کر عرشیہ نے زور دار قہقہہ لگایا

کیا۔۔۔_"اس سے بندا خود ایک لطیفہ بن کر رہ جاتا ہے_ کہیں کھانا بھی اسی بک کی ریسیپی

سے تو نہیں بنایا_"آریان نے مشکوک انداز میں بریانی اور کھیر دیکھی_"جو کئیں سے جلی کچھ

"_کچی لگ رہی تھی

"_ نہیں یہ تو نیٹ سے دیکھ کر بنائی ہے_اس نے گردن اکڑا کے فخر سے بتایا

وہاں کون سا تم سے کم عورتیں ہوتی ہے وہ بھی یہی تجربات کر کے سامنے رکھ دیتی ہیں_ کھا کر دیکھے کوئی تو اسے پتا چلے کیا ظلم ہوا ہے کھانے کے ساتھ "_

اچھا اب زیادہ باتیں نہیں بناؤ کھا کے بتاؤ کیسی بنی ہے_ عرشیہ خوشی سے برے اشتحاق سے اسے دیکھ رہی تھی صبح سے کچن میں لگی ہوئی تھی صرف اس کے لیے اتنی محنت کر رہی تھی آریان اس کی طرف دیکھ کر بڑے پیار سے دیکھتا مسکرایا_ اس کی خوشی کو کیسے ختم کر سکتا تھا لیکن اپنے میدے پر بھی ظلم نہیں کر سکتا تھا "_

پانی نہیں لائیں تم_ "اس نے چاول نکال کر کھانے سے پہلے عرشیہ کو یاد دلایا "_

اوو۔۔میں تو بھول ہی گئی اس نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا_ میں لاتی ہوں عرشیہ جیسے ہی اٹھ کر گئی آریان نے تھوڑے سے چاول چکھے فورا منہ سے باہر نکالے عجیب ٹیسٹ آرہا تھا کچھ جلا کچھ کچا سا اور نمک زہر جتنا تھا "_

اس نے جلدی سے ادھی بریانی پلٹ میں ڈالی اور بیڈ کے نیچے رکھادی "_

جب عرشیہ واپس آئی تو آدھی بریانی ختم تھی "_

آرے تم نے اتنی جلدی کھا بھی لی ساری_ہاں یار تم نے بنائی اتنی ٹیسٹی تھی_اب جتنی اور ہے وہ سب بھی میرے لیے ہی رکھ دو کسی کو نہیں دینا میں ہی کھاؤں گا"_

سچی آریان بہت اچھی بنی تھی کیا میں بھی ٹیسٹ کروں_"عرشیہ کا چہرہ خوشی سے لال ہو گیا کہ آریان کو اتنی پسند آئی اس کی بنائی ہوئی ڈش"_

نہیں نہیں۔۔۔_"وہ کھبرا گیا

کیوں ساری تو نہیں کھا رہی نا_آریان کے ایک دم چلانے پر وہ ناراضگی سے بولی"_

یار ادھر آؤ_"آریان نے اپنے قریب بیٹھیا اسے_"یہ تم نے میرے لیے بنایا تو اس پر میرا حق ہے اور جو میں تمہارے لیے کروں گا اس پر تمہارا حق ہو گا ہے نا_وہ اسے بہلانے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ بہل بھی گئ"_

لیکن گھر والے کیا کھائیں گے میں نے تو سب کو کچھ بھی بنانے کا منا کر دیا تھا_"عرشیہ کو نئ ٹینشن ہوئی"_

ان سے میں بول دوں گا کچھ بنا لے گی نوری (ملازمہ) جائے گا_"ڈنر کے لیے چلتے ہیں باہر کہیں جہاں تم کہو_آریان اس کے گال پر ہاتھ رکھے انگھٹے سے نرمی سے سہلاتے ہوئے اس سے باتیں کر رہا تھا_"

میں پیزا کھاؤں گی_"

اور_"آریان اب اسے اپنے سینے پر گرائے اس کے خوبصورت چہرے کو چھو رہا تھا_جو اپنی ہی باتوں میں مگن خوش ہوتی ہنستی فرمائش کرتی بولے جا رہی تھی_"

اور آئسکریم بھی_"اب کی بار عرشیہ نے دھیمی آواز میں کہا کیوں کے آریان کی شرارتیں بڑھتی جا رہی تھی جس کا عرشیہ کو اب احساس ہوا_اس کا چہرا شرم سے سرخ ہو گیا اور سانسیں تیز ہونے لگیں_"

ار۔۔آریان میں_"اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی آریان نے صوفے کی بیک سے اسے لگا کر خود مکمل اس پر جھک کر اس کی آواز بند کر چکا تھا_"

کتنی ہی دیر دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کو اور دل کی دھڑکن کو محسوس کرتے رہے_"

تھینک یو بیوٹیفل_"آریان اس سے الگ ہو کر ایسے ہی اس کے چہرے کے قریب منہ کئے سرگوشی میں بولا_"

عرشیہ نے اپنا اپنی شرم سے بوجھل پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر فوراً جھکا لیں_"

دونوں ہی ایک دوسرے کے دیوانے تھے مگر لڑنا نہیں جھوڑتے تھے شاید یہ بھی پیار کا ایک طریقہ ہو_"

تم ریڈی ہو جاو پھر چلتے ہیں_"آریان اٹھ کر کھڑا ہوتا ہوا اسے بولا جو اپنی سانس درست کرنے کی کوشش کر رہی تھی_"

****

خان ایک بری خبر ہے_"علیزے بی بی جس گاڑی میں جا رہی تھی اس میں کسی نے بلاسٹ کروا دیا ہے_پوری گاڑی بری طرح جل چکی ہے_"بی بی نہیں رہیں_"

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔۔۔؟جان لے لوں گا تمہاری اگر اب اس کے بارے میں یہ بات کی___"شیر خان کو گریبان سے پکڑ کے جھنجھوڑتے ہوئے دھاڑا تھا

www.novelsclubb.com

"_ پھر دیوانہ وار باہر کی طرف بھاگا

گاڑی نکالو_ "اس کی آواز میں شیر جیسی دھاڑ تھی_ "گارڈ سیکنڈ میں گاڑی باہر نکال لائے_ "وہ بھاگتے ہوئے گاڑی تک آیا اور ڈائیور کو باہر نکال کے پھنکا اور خود فل اسپیڈ سے گاڑی بھگاتے ہوئے اس جگہ پہنچا جہاں علیزے کی کار تھی_ "

****

"کام ہو گیا خان؟

"_ کار سے کود کر بلاسٹ ہونے کے بعد اس نے کال کر کے اپنے مالک کو اطلاع دی

ٹھیک ہے_ "اب تم کچھ دنوں کے لیے کئیں بھی غائب ہو جاو_ ضیغم خان کو اس بات کا پتا نہیں چلانا چاہتے یہ سب میں نے کروایا ہے وارنہ اس سے پہلے میں تمہاری جان لوں گا_ "دوسری طرف کال پر بولا گیا_

"_ گاڑی کو مکمل جلتا دیکھ وہ آدمی ایک طرف نکل جا کر غائب ہو گیا

ضیغم گاڑی فل اسپیڈ سے چلا رہا تھا اسٹیرنگ ویل کو وہ یہاں وہاں گھما رہا تھا جیسے اکھاڑ کے نکال دے گا_" بار بار علیزے کا چہرہ اس کے آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا_ کبھی اس کی مینتیں کرتی _" کبھی ڈرتی اسے پکارتی

ضیغم کی آنکھیں انسو ضبط کرنی کی کوشش میں انگارا ہو چکی تھی_ دل کی دھڑکن روک روک _" کے چلاتی کبھی تیز ہو جاتی

کچھ غلط ہونے کے خیال سے اس کی روح جسم سے نکل رہی تھی_ اس کا روئیں روئیں بس یہ ہی دعا کر رہا تھا علیزے ٹھیک ہو_ جو اس نے سنا وہ سب جھوٹ ہو_ اس وقت اس کا سارا دھیان علیزے کی طرف تھا_ گاڑی کے سامنے کون کون آ رہا ہے_ نا اسے اپنی جان کی پرواہ تھی نا کسی اور کی_ کتنے ہی سگنل توڑے کتنی ہی بار اس کا آکسیڈنٹ ہوتے بچا_ مگر اسے ہوش کہاں تھا _" جان تو علیزے کی دوری سے نکلی جا رہی تھی

اس کے پیچھے ہی گارڈز اور بھی گاڑیاں تھی وہ اس کے ساتھ ہی نکلے تھے تاکے کوئی اور نقصان نہیں ہو جائے_"مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے اس کے خان کی جان تو اس تو طی میں ہی تھی جس کی موت کی خبر اسے سنائی گئی تھی_'

وہاں پہنچنے تک اس کے حواس ٹکانے نہیں تھے_گاڑی سے اترا آور بھاگتا ہوا اس جگہ پہنچا جہاں علیزے کی گاڑی جو الٹی پڑی جل رہی تھی_گاڑی مکمل تباہ ہو چکی تھی اس میں جو بھی تھا سب جل کر راکھ ہو چکا تھا بس گاڑی کی خالی بادی ہی بچی تھی_"

"علیزے۔۔۔علیزے ت تم یہاں ہو نا میں جانتا ہوں۔۔۔؟

ضیغم بھٹی آنکھوں سے سامنے علیزے کی جلتی گاڑی دیکھ رہا تھا وہ پاگل ہوا اٹھا تھا اور دیوانوں کی طرح گاڑی میں علیزے کا ڈھونے لگا تھا جیسے علیزے انداز کہیں ہو ہلکے صاف نظر آرہا تھا گاڑی میں کچھ نہیں بچا سیٹ تک جل چکی تھی کار ایک کباڑ کا منظر پیش کر رہی تھی_"

"علیزے۔۔۔۔علیزے۔۔۔۔؟

وہ زور زور سے پکار رہا تھا مگر علیزے ہر چیز سے غافل ہو چکی تھی_ اس کا کہیں ناموں نشان نہیں تھا_ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ایسا کون سا بلاسٹ تھا جو سب کچھ ختم کر گیا "_

اب جلتی گاڑی کے کو سیدھا کرنے کی کوشش کرنے لگا_ شیر خان اور دوسرے گارڈز اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے_ مگر اسے اس وقت علیزے کے سوا کچھ نہیں سوجھ رہا تھا_ نا کچھ دیکھائی دے رہا تھا اس کی آنکھیں لال اور چہرہ لہو رنگ ہو گیا تھا اور وہ بپھرنے لگا تھا "_

ان لوگوں کے پکڑنے پر وہ زخمی شیر بنا گارڈ کو مارنے لگا اور اٹھا اٹھا کر پٹخ رہا تھا_ اور ساتھ ساتھ چلا بھی رہا تھا "_

کہاں تھے تم سب جو اس کے ساتھ ایسا حادث ہوا اس وقت تم لوگوں کو علیزے کی حفاظت کرنی تھی میرے ساتھ کیوں تھے مجھے تمہاری ضرورت نہیں تھی کبھی بھی _

وہ لمبے چھوڑے ڈیل ڈول والے آدمیوں کو اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ رہا تھا جیسے وہ کوئی بچے ہوں_ وہ سہی کہہ رہا تھا اسے ضرورت نہیں وہ تو ان گارڈ جیسے بیسویں پر بھاری تھا_ لندن کے بڑے

بڑے فائٹرز کو ہرا کر میڈل حاصل کرنے والا کوئی عام بندا نہیں تھا وہ_"یہ تو سب اپنے ماں باپ کی تسلی کے لیے رکھے تھے اس نے_"

جب سب کو مار مار کر تھک گیا تو ایک بار پھر علیزے کی گاڑی کے پاس بھاگا مگر کچھ نا ملنے پر وہیں دوزانو بیٹھتے ہوئے بے بسی سے چلانے لگا_"

علیزے نہیں کرو آجاؤ یار بس اپنے اس عاشق کو تڑپانا بند کرو_بس ایک بار آجاؤ پلیز_"وہ آنکھوں سے نکالتے آنسو کے ساتھ ساتھ علیزے سے باتیں کر رہا تھا کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا مٹی میں بیٹھا خود سے باتیں کرتا_"

اس وقت وہاں ٹوٹے پھوٹے گارڈ اور شیر خان ہی کھڑا تھا_"

اتنے میں ایک ملازم بھاگا آیا_شیر خان نے وائٹ ہاؤس کے سب ملازموں کو ارد گرد کی تلاشی کے لیے بھیجا تھا وہ بھی مکمل خاموشی سے اسے کچھ عجیب لگ رہا تھا_ناڈرائیور کی لاش تھی نا علیزے کی اور کائیں بھی ان کے باڈی پارٹ نظر نہیں آرہے تھے_"

خان۔۔۔خان۔۔۔۔وہ۔۔۔وہاں بی بی صاحب گرا ہوا ہے_"ملازم ضیغم کا جنونی انداز دیکھ کر خوف سے کانپنے بتانے لگا_"اس کی بات سن کر ضیغم ہوش میں آیا اور اس کو بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا

کہاں۔۔۔کہاں ہے میری علیزے_"اسے تو زندگی کی نوید سنائی دی تھی_"سب سے پہلے وہ ملازم کے اشارے پر بھاگا_"

ایک جگہ جھاڑیوں میں علیزے بے ہوش پڑی تھی_شاید گاڑی سے گر کر ڈھلان کی طرف گری تھی_"آس پاس جنگل اور جھاڑیوں کی وجہ سے کسی کو نظر نہیں آئی_"

اس نے جلدی سے علیزے کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا_"

گاڑی لاؤ جلدی خود وہ بے بس تھا علیزے اس کے بازوؤں میں بے ہوش پڑی تھی_اس لیے وہ شیر خان پر دھاڑا علیزے کے سر سے خون بہہ رہا تھا اور نا جانے کہاں کہاں چوٹ لگی تھی اسے

_

اور شیر خان اسی دہشت زدہ دیکھ کر جلدی سے گاڑی لایا اور وائٹ ہاؤس رونا ہوئے_"

ضیغم علیزے کا سر اپنی گود میں رکھے بچوں کی طرح اسے دیکھتے پکار رہا تھا اس کا ڈوپٹہ وہ اس کے سر پر باندھ چکا تھا تکے خون روک جائے_"

گھر آتے ہی ڈاکٹر وہی آ گیا تھا_"

اس نے علیزے کو چیک کرنے کے بعد ڈریسنگ کی اور دوائیاں دے کر چلا گیا_ چلتی گاڑی سے گرنے کی وجہ سے علیزے کو کافی چوٹیں آئیں تھیں اور پتھر پر سر لگنے کی وجہ سے سر میں_ لیکن زیادہ گہری نہیں تھی ابھی چار پانچ گھنٹے بعد اسے ہوش آنا تھا_

کون تھا وہ_" ضیغم کے الفاظ میں زہریلے سانپ کی پھنکار تھی_"

ابھی کچھ دن پہلے بڑے خان (شبیر علی خان) نے رکھا تھا_"

مجھے وہ کسی بھی حال زندہ چاہیے شیر خان کسی بھی حالت میں_ زندہ جلادوں گا تڑپا تڑپا کر ماروں گا_ اس انسان کو_"

اس نے آج تک علیزے کو اچھی بری نظروں سے دیکھنے والوں کو نہیں چھوڑا تھا_" احتشام شیرازی خضر حیات_

دونوں کا اس نے برا حال کیا تھا_"خضر حیات کو اس نے علیزے کے کڈنیپ ہونے کے دوسرے دن ہی اٹھوا لیا تھا_اپنے فارم ہاؤس پر اس کی خوب خاطر کرنے کے بعد اپنے پالتو وائٹ شیر کے ساتھ پورے بیس دن رکھا تھا اور بیچ سے گلاس وال بھی اوپر کروادی تھی اس نے اب سامنے شیر تھا اور خضر حیات_"جب وہ پوری طرح آدھا مرا ہو گیا تب اس کے گھر کے باہر پھینکوا دیا تھا_"اس کے باپ کی ساری کوشیش ناکام ہوئی تھی اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے کے لیے _"

****

آج عرشیہ دیر سے سو کر اٹھی تھی_"مرد حضرات آفس جا چکے تھے_"تائی جان اس کی مما _" لاؤنج میں بیٹھی ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی

وہ کچن میں اگئی جہاں بھابھی ملازمہ سے کام کروا رہی تھی_"عرشیہ ملازمہ کو ناشتہ کا بول کر خود بھی تائی جان اور اپنی مما کے پاس اکر بیٹھ گئی_جب بھابھی آتے ہی بولیں تم نے سنی خوشخبری _"

"_ کیوں سی_ "وہ حیرت سے بولی

آرے اس نے کہاں سنا ہو گا یہ ناشتے پر کب تھی_ دیکھوں زرا نورین کیسے انگلیوں پر چلاتا ہے یہ لڑکا سب کو _"

کیسے ڈھڑلے سے بول دیا شادی کر کے بیروں ملک جاؤں گا_ "تائی جان ہنس کر دونوں سے ایک ساتھ مخاطب ہوئیں_ "عرشیہ نے ناشتہ کرتے ہوئے بھابھی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا _"

آریان کہیں نہیں جا رہا_ وہ جو شادی سے پہلے بزنس کورس کے لیے جانے کا کہہ رہا تھا_ وہ جھوٹ تھا مزاق کر رہا تھا_ "بھابھی خوشی خوشی اسے بتا رہی تھی انہوں نے خود آریان کی بات انجوائے کی تھی بلکے گھر میں سب نے کی تھی _"

اور عرشیہ کا پارا آہستہ آہستہ آسمان کو پہنچ رہا تھا ان کی باتیں سن کر _"

اس کا مطلب وہ شادی دھوکا تھی_ "اس کی سدمے میں ڈوبی آواز نکلی _"

کیا فضول بول رہی ہو لڑکی دماغ تو ٹھیک ہے_ "نورین ملک نے دھل کر فورا اسے جھاڑا _"

"_ وہ منہ بناتی کمرے میں چلی گئی

ہر بار مجھے بیوقوف بنالیتا ہے کمینہ کھنناانسان_"عرشیہ کمرے میں بیٹھی اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کررہی تھی تاکے کوئی آئیڈیا آئے آریان سے بدلا لینے کا_"اسی چکر میں پانچ لیس کے پیکٹ ختم کر بیٹھی تھی"_

آریان کو پتا تھا غصہ کرئے گئی ناراض ہوگئی وہ اسے منا لیے گا مگر عرشیہ تو نارمل تھی_نالڑکی نا جھگڑا وہ تو ایسے بات کررہی تھی جیسے اسے کچھ فرق نہیں پڑتا ہو_آریان کے جھوٹ سے"_

آریان سکون میں تھا کہ اب نا کوئی شرارت کرسکتی ہے کیوں کہ اب شادی شدہ ہے_اور آریان نے جلدی کی اس لیے تھی عرشیہ پر مکمل کنڑول حاصل ہو جائے_مگر ابھی تک ایسے آثار نظر نہیں آرہے تھے"_

یار آج بہت تھک گیا ہوں عرشی چائے بنوادو_"آریان آفس سے آتے ہی بیڈ پر گرنے کے اندر میں نیم دراز ہوا"_

****

آج بہت تھک گیا ہوں عرشی چائے بنوا دو اور کوئی سر داد کی گولی دے دو_"آریان آفس سے آتے ہی بیڈ پر گرنے کے انداز میں نیم دراز ہوا_"

پین کلر کو مارو گولی_ایسی چیز ہے میرے پاس کہ تمہارا سر درد سو ستی یوں غائب ہو جائے گی_" یوں_"عرشیہ اسے چٹکی بجا کر بتایا_"

ایسی کیا چیز ہے یار جلدی کرو جو کرنا ہے_یا چائے ہی لے آؤ جب تک میں فریش ہو کر آتا ہوں_"اس کو کہتا ہوا آریان واشروم میں چلا گیا_"

اوکے۔۔۔۔۔جاؤ۔۔۔بائے بائے؟"عرشیہ نے اس کے جاتے ہی پیچھے سے ہاتھ ہلا کر لہراتے ہوئے ہائے کیا_اس کے چہرے پر بڑی شرارتی مسکراہٹ تھی_"

یہ چائے پیو اور پھر میں تمہارے سر میں مالیش مردوں گی_"اس کے ہاتھ میں چائے تھماتے ہوئے بولی

یہ تیل میری نانی کا بنایا ہوا جادوئی تیل ہے جڑی بوٹی کا خاص تمہارے لیے_"عرشیہ اس کے سر میں ائل ڈالتے ہوئے اسے بتانے لگی_"

کیا۔۔۔۔؟تمہاری نانی کو دنیا سے گئے ہوئے تو دس سال ہو چکے ہیں کیا یہ اتنا پرانہ ہے_

"_ آریان اجھال پڑا اس کی انفرمیشن سن کر

آرے نہیں نا یہ نانی نے بنانا سکھایا تھا سب کو دس سال پہلے ہی_ اس نے گڑ بڑا کر فوراً جواب دیا

"_ کہیں پلان فیل نا ہو جائے

واؤ۔۔۔ عرشی تمہارے ہاتھ میں تو جادو ہے کتنا سکون ملتا ہے سچ میں میری ساری تھکن دور

"_ ہو گئی

سارا کمال اس تیل کا ہے_ بس اب تم رات کو ہی واش کرنا_ وہ تیل کو محبت سے دیکھتی ہوئی"

"_ اسے بھی سمجھانے لگی جیسے خود اس کی دادی ہو

"_ تم۔ کہاں جا رہی ہو عرشیہ اٹھ کر جانے لگی جب آریان نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا

وو۔۔۔ یہ رکھنے اس نے ہاتھ میں پکڑی بوتل دیکھائی خطرے کی گھنٹی اس کے آس پاس

"_ بجی

یہ یہاں رکھو اور تم آدھر آؤ_ "آریان نے بوتل سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور اسے اپنے پاس کھینچا_
"_ اب عرشیہ کو اس کی منمانیں برداشت کرنی تھی

****

کتنی عجیب سی اسمیل آرہی ہے گھر میں تین بار پورے گھر کی صفائی کروا چکی ہوں روم سپرے کرو دیا گھر میں_ "بھابھی پریشانی سے بولیں رات تک سب گھر والے پریشان ہو چکے تھے_ بس ایک عرشیہ مطمئن تھی اور بار بار اپنا قہقہہ روکنے کی کوشش کر رہی تھی جب آریان کے آتے
"_ ہی سب بے سکون ہو رہے تھے تیل نے کام دیکھانا شروع کر دیا تھا

"_ آریان کے کانوں میں شام سے ہی یہ ہی الفاظ سنائی دے رہے تھے وہ خود بھی پریشان تھا

"_ بھابھی کے پاس اکر بولا ہاں میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہاں سے آرہی ہے

ادھر آؤ تم سر نیچے کرو_ آریان کچھ نا سمجھتے ان کے سامنے سر جھکا دیا_ اچانک بھابھی نے
"_ بولا

اومائی گاڈ۔۔؟"آریان یہ تمہارے پاس سے آرہی ہے سر میں کیا لگایا ہے_"بھابھی منہ پر دوپٹہ رکھتے ہوئے بولیں_"

اسی وقت آریان نے بھی اپنے سر پے ہاتھ رکھ کے پرسونگھ کر چیک کیا وہ چکرا گیا_یہ کیا اپنے سر پر لے گھوم رہا ہے وہ واشروم کی طرف بھاگا_اس کو تو اب ڈر تھا کہیں وہ گنجا نا ہو جائے_اس اچار سالن جیسی عجیب سی چیز سے_"

دس بار سر پر شیمپو لگانے کے بعد بھی اسے سکون نہیں مل رہا تھا_"

چھوڑوں گا نہیں عرشی تمہیں_"وہ باہر آکر غصّے سے کھول رہا تھا ہر بار اسے بیوقوف بنا دیتی ہے_وہ بڑبڑاتا ہوا بال ڈرائی کر رہا تھا_"جب اس کا ہاتھ وہی سخت ہو گیا جب اس نے اپنے بالوں کو جگہ جگہ سے پرپل نیلے ہوتے دیکھا_"اب وہ رونے والا ہو گیا تھا_اب وہ کیا کرتا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا_"

****

سب ڈنر کر رہے تھے جب آریان خاموشی سے اکر بیٹھا سر پر کیپ پہنی ہوئی تھی_ سب اس کو دیکھ کر ہنسنے لگے_ آریان یہ رات ہے صبح نہیں_ "زوار بھائی نے اس کی طرف جھک کر رازداری سے کہا چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ تھی_ اس نے ناراضگی سے ایک نظر کھورا ان کو

"_ جب تایا جان کی آواز ائی

یہ سب کیا ہے ہٹاؤ اس کو کچھ بھی کرتے پھرتے ہو کھانا کھانے آرہی تھے تم یاد دھوپ میں نکلے

"_ ہو

آریان نے آہستہ سے کیپ اتاری تو سب کے ایک ساتھ قہقہہ نکلے_ وہ لگ ہی ایسا رہا تھا کلر فل

"_ بالوں کے ساتھ

یہ سب کیا ہے پھر کوئی کارٹونوں والا فیشن کر لیا تم نے_ کچھ عقل ہے کہ نہیں تم میں یہ کیا میراسی بنے کھول رہے ہو آفس ایسے جاؤ گے_ "تایا جان غصّے سے اسے ڈنٹ رہے تھے اور وہ

"_ خاموش بیٹھا سن رہا تھا

www.novelsclubb.com

جھوڑیں بھائی صاحب_ بچہ ہے آج کا فیشن ہے یہ تو_ میں سمجھادوں گا_ چچا جان فوراً اس کی ہیمیت میں کودے_"

عرشیہ کو اب تھوڑا افسوس ہو رہا تھا مگر وہ جانتی تھی اس کے بال کل تک ٹھیک ہو جائیں_ کھانا کھانے کے بعد وہ اٹھ کر چلا گیا آج اس کے چہرے پر بے حد سنجیدگی تھی_"

عرشیہ نے یہ تیل نوری سے منگوایا تھا جو ان کے گاؤں میں بالوں کو لمبا کھنا کرنے کے لیے لگاتے تھے_ اس کی اسمیل اتنی تیزی تھی اور دو تین اور تیل اسی ٹائپ کے تھے اس نے سب ملائے اور ہیئر کلر ملا دیا تھا جس کی وجہ سے اس وقت کچھ محسوس نہیں ہوا آریان کو_"

****

آج تمہیں کچھ ہو جاتا نا تو کچھ بھی نہیں بچتا_ یا تو میں پاگل ہو جاتا یا خود کو ختم کر لیتا یا سب کو موت کے گھاٹ اتار دیتا_ "بس تمہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے میری دو شمنوں کی بھینٹ تم کیوں چڑھو گی_ جب تمہیں میں نے سزا نہیں دی تو کسی کو تمہیں تکلیف پہچانے کا حق کیسے دے سکتا ہوں ___ تم ہو تو میں ہوں تم نہیں تو ضیغم خان بھی نہیں_ تمہارے بغیر یہ دنیا بے رنگ بے نور ہے

www.novelsclubb.com

تمہارے بغیر آخر کیسے رہتا میں_ میری زندگی کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے کون ہے وہ جس کے ہاتھ ضیغم یار خان کے دل و جان تک پہنچ گئے آج علیزے کی موت نے اسے پاگل کر ڈالا تھا کیا کیا بول رہا ہے وہ خود نہیں جانتا تھا_

کوئی اندھا بھی سمجھ جاتا کہ وہ علیزے سے کتنی محبت کرتا ہے کس قدر شدید محبت ہے جو اس کے ہر الفاظ سے ظاہر ہو رہی تھی بلکے اس محبت کی شدید سے تو اس کا رواں دواں تڑپ رہا تھا_

"_ وہ کمرے میں اس کا ہاتھ پکڑ قریب بیٹھا دیوانے پن سے بولے جا رہا تھا

****

علیزے کو جب ہوش آیا ضیغم کہیں نہیں تھا اور وہ اپنے بیڈ روم میں تھی مگر ایسا کیوں لگ رہا تھا کہ بے ہوشی میں وہ پاس تھا اس کی خوشبو اس کا نرم لمس اپنے ارد گرد محسوس ہو رہا تھا بے ہوشی میں اسے ایسا لگا تھا کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ ہے_

مکمل ہوش میں آنے کے بعد اسے اپنے ساتھ ہوا حادثہ یاد آ رہا تھا کہ اس نے کہ بیٹھتے وقت گاڑی کا دروازہ سہی سے بند نہیں کیا تھا_ پھر جب گاڑی کو جھٹکا لگا تو وہ گاڑی کے دروازے سے

جا کر لگی اور دروازہ جو سہی طرح سے بند نہیں تھا کھول گیا اور وہ باہر گرنے کے بعد نیچے ڈھلان کی طرف گرتی چلی گئی کسی چیز کے سر میں لگنے سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی_"

اب بیٹھی سوچ رہی تھی ضیغم اب بھی نہیں آیا وہ موت کے منہ سے واپس آئی تھی_ شاید اب وہ مجھ سے نفرت کرنے لگا ہے اس لیے میری پروا نہیں رہی جیوں یا مروں_ ابھی اس کی الٹی سیدھی سوچوں سے اس کے سر میں ہلکا ہلکا درد شروع ہوا تھا جب زرگل کے ساتھ ایک نیا چہرا آیا جو شیر خان کی بیوی تھی زرمینہ اور ضیغم کے کہنے پر علیزے کی دیکھ بھال کے لئے فارم ہاؤس سے آئی تھی پہلے یہ وہاں کام کرتی تھی اور گھر کا خیال بھی رکھتی تھی_ ضیغم نے علیزے کے لیے یہاں بلوالیا تھا کہ وہ علیزے کے معاملے میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا تھا_"

علیزے کو سوپ اور دوائی کھلانے کے بعد وہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگی_"

جھوٹے خان آپ سے بہت محبت کرتے ہیں بی بی کیوں کرتے ہیں آپ کو دیکھ کر سمجھ گئی ہوں زرمینہ حیران سی اس پریوں جیسے حسن کو دیکھے گئی_ _

"یہ تم کیسے کہہ سکتی ہوں_ علیزے نے پوچھا کہ ایک ملازمہ کو کیسے پتا اس کے بارے میں_

کیوں کے خان جب سے فارم ہاؤس آئے تھے تب کمرے میں بند رہتے تھے_ اور جب میں روم کی صفائی کرنے جاتی تو سگریٹ کے ٹکڑوں کا ڈھر لگا ہوتا تھا_ (اس نے جان بوجھ کر علیزے کو شراب کی بوتلیں کا نہیں بتایا وہ بھی سگریٹ کے ٹکڑوں کے ساتھ خالی پڑی ہوتی تھی)_"

سچ کہہ رہی ہو کیا وہ مجھے مس کرتے تھے_ علیزے اس کی باتوں پر دل تھام کر رہ گئی_ اس کے دل کو کچھ ہونے لگا_"

لیکن اب وہ مجھ سے ناراض ہیں بات بھی نہیں کر رہے ہیں_"

خان آپ سے کبھی خفا نہیں ہو سکتے ہیں_"

یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو کل کے رویئے کے بعد بھی وہ یہ بول رہی ہے جب کے وہ خود بھی وہاں تھی_"

www.novelsclubb.com

کیوں کے میں نے دیکھا تھا جب آپ کے آکسیڈنٹ کا سنا تے خان پاگل ہو گیے تھے ابھی بھی آپ کے ہوش میں آنے سے پہلے وہ کبھی آپ کے کمرے کے چکر لگاتے کبھی ادھر ادھر بے چین سے گھومتے فون پر چلاتے ملازم پر غصہ کرتے رہے تھے _"

اب آپ انہیں منالینا_ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا زمینہ بڑے اطمینان سے کہتی نیچے بیٹھ گئی _"

لیکن مجھے سب کچھ ٹھیک کرنا نہیں آتا ویسے بھی وہ مجھ سے بہت زیادہ خفا ہیں وہ تو مجھ سے بات بھی نہیں کر رہے ہیں نا کچھ سننے کو تیار ہے_ علیزے کل والے تیور یاد آرہے تھے_ وہ مایوسی سے گویا ہوئی _"

آرے بی بی کوئی شوہر اپنی بیوی سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتا اور خاص طور پر اس وقت جب بیوی خود چل کر منانے آئی ہو زمینہ اہستہ سے مسکرائی تھی مگر علیزے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھنے لگی _"

مگر مجھے منانا نہیں آتا وہ جھنجھلا رہی تھی _"

اچھی طرح تیار ہونا تو آتا ہے نا_ گل نے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا _"

"_ تیار ہونا کیا مطلب وہ ٹھٹکی_اس لڑکی کی باتیں اسے الجھا رہی تھی

مطلب خود سمجھ آجائے گا_اپ خود کو سر سے پیر تک سجائیں اور اچھے سے کپڑے پہن لیں خان کی پسند کے مطابق تیار ہوں_میں گارنٹی کے ساتھ کہتی ہوں خان کی ناراضگی ختم ہو جائے گی_زینہ کا لہجہ معنی خیزی تھا"

علیزے کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا_اسے عرشیہ کی شادی والے دن اپنی تیاری اور ضیغم کا پاگل پن یاد آنے لگا"

_ مم۔۔۔مگر۔۔۔میں ایسا نہیں کر سکتی_وہ سن کر ہی کھبرا گئی

آرے کیوں نہیں کر سکتی صاحب آپ سے اتنی محبت کرتے ہیں اتنا کچھ آپ کے لیے کیا آپ کیا ان کے لیے تیار نہیں ہو سکتیں افسوس کی بات ہے بہت_پھر تو خان ایسے ہی ناراض رہیں گے

"_ شاید ملک سے باہر بھی جانے والے ہیں شیر خان نے پتایا تھا

"_ علیزے کا دل دہل گیا اس کی بات سن کر کہیں زیادہ دیر نا ہو جائے

"_ اگر میں ایسا کر لوں تو کیا وہ مان۔جائیں گے ناراضگی ختم کر لیں گے

"_ ضرور مانیں گے آپ سے اتنی محبت جو کرتے ہیں

"_علیزے جو ضیغم کو منانے کے لیے بے چین تھی ہر بات مانتی گئی اس کیں

****

یہ کیسے ہو سکتا ہے شیر خان_ کہ ایک بندہ تم لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر کہیں غائب ہو گیا اور تم اتنے سارے گارڈ اسے پکڑ نہیں پائے_ کیا میں یہ سمجھوں تم سب کے سب _ کے سب ناکارا ہو چکے ہو_ وہ غصّے سے شیر خان پر برس رہا تھا

علیزے کی گاڑی کا ڈرائیور غائب تھا اور ضیغم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ نہیں ملا تو اس سب کے ہی ٹکڑے کر دے جو ناکام ہو کر اس کے سامنے کھڑے تھے_ کتنوں کو وہ بری طرح بیٹھ چکا تھا

"_

_ خان اس ملازم کی مدد یہاں اپنے لوگوں میں سے کسی نے کی ہے اور وہ کوئی بڑی شخصیت ہے اچھا تو اب دو شمنی اس طرح کی جائے گی تو پھر ٹھیک پھر مجھے خود ہی میدان میں اترنا پڑے گا اب

"_ _"ضیغم نے پر سوچ انداز میں کہا اسے جس پر شک تھا اس کی تصدیق کرنا چاہتا پہلے

"_ علیزے کی تبیعت کیسی ہے اب_ اس نے موضوع چینج کیا

ٹھیک ہیں اب بس کھانا وغیرہ میں ضد کرتی ہیں_ "شیر خان نے اپنی بیوی سے سنی بات بتادی

"_ ضدی تو وہ شروع سے ہی ہے_ "ضیغم خود سے بڑبڑایا

"_ کچھ کہا خان_ "شیر خان نے اس کی ہلکی آواز پر پوچھا

نہیں تم جاؤ اب وہ راکنگ چیئر پر جھلتے ہوئے بولا_ آج بھر وہی کالی رات تھی اس کے لیے جس

"_ کو گزارنا کسی قیامت سے کم نہیں تھا اس کے لیے جو ساری زندگی رہنی تھی اب

****

دودھیا ہاتھوں پر ریڈ کلر نیل پالش اس کے گلابی مومی ہاتھوں کو اور بھی دو آتشہ بنا رہے تھے وہ ابھی آخری ناخون پہ نیل پالش کا آخری کوٹ لگا رہی تھی جب اچانک زرگل اس کے کمرے میں آئی_ نیل پالش کی شیشی ہاتھ سے گرتے گرتے بچی تھی آج وہ بات بات پر بکھلا رہی تھی

"_

بی بی گاڑی آگئی ہے زرگل اسے اطلاع دینے آئی تو پوری آنکھیں کھولے سامنے سجی سنوری ریڈ شیفون کی ساڑی جس کے ہاف بازوؤں پر موتی کی لڑیاں لٹک رہی تھی پیچلے گلے کو بھی ان ہی موتی کی لڑی سے ڈوری کی جگہ لگایا گیا تھا_ لائٹ میک اپ پر ریڈ لیپسٹک لگائے نازک سی جیولری میں کھلے کمر تک اتے گولڈن براؤن بال نیلی کانچ آنکھوں میں لگا کاجل اس وقت وہ کسی کا بھی ایمان خراب کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی وہ تو سادگی میں بھی قیامت ڈھتی تھی اس پر اتنی تیاری زرمینہ اور گل خود اسے دیکھ کر مہوت رہ گئیں تھی تو اب اس بندے کا کیا حال ہونے والا تھا جو اسے دیوانوں کی طرح چاہتا ہے_

علیزے بی بی یہ آپ ہی ہو ناز زرگل اسے ہاتھ لگا کر دیکھنے لگی کوئی خواب تو نہیں جس میں وہ کسی پری کے سامنے کھڑی ہے_ "جب ہی زرمینہ آگے بڑھی اور ماشاءاللہ کہتے بولی_

علیزے بی بی صاحب سے نظر اتروا لیجے گا_ بس اب جائیں گاڑی آگئی ہے ورنہ ہماری ہی نظر نا لگ جائے_ علیزے اس کی بات پر کانوں تک سرخ ہو گی اور ضیغم کے سامنا کرنے کے تصور سے ہی ابھی سے اسے کھبراہٹ ہونے لگی تھی_

_ علیزے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ بڑی سی چادر میں خود کو چھپانے گاڑی میں آکر بیٹھی

_اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی کسی کے لیے یوں تیار ہو گی اسے منائے گی

آج عجیب سا احساس ہو رہا تھا شرم حیا کھبراہٹ یہ سب پہلی بار محسوس کر رہی تھی وہ بھی ضیغم

_کے لیے

سہی کہتے ہیں جب انسان کہ پاس وہ چیز ہو تو اسے اس چیز کی قدر نہیں ہوتی اور جب وہی چیز دور

جانے والی ہو تو اس کے لیے تڑپ سی اٹھتی ہے_ یہ ہی علیزے کے ساتھ ہوا پہلی بار کوئی بے

غرض چاہنے والا_ اس مطلابی دنیا میں ملا تھا اور وہ تو تھی ہی محبتوں کی ترسی ہوئی_ کیسے کھو دیتی

اس رشتے کو_ اب بس وہ ضیغم کے ساتھ اس کی بن کر رہنا چاہتی تھی کسی بی حال میں کچھ بھی کر

"_ کے

"_ گاڑی کے روکتے ہی وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی فارم ہاؤس آگیا تھا

وہ سیدھی اس کے کمرے میں ائی اور اس کا انتظار کرنے لگی_ شیر خان نے بتایا تھا وہ آفس سے

"_ نکل چکا ہے بس پہنچنے ہی والا ہے

باہر گاڑی کا ہارن بجا علیزے کے اوسان خطا ہو گئے تھے_اس کے پاس جانے کے خیال سے ہی آج تو خوب دل کھبرا رہا تھا_وہ فورا دوسرے کمرے میں بھاگی تھی "_

پورے ہیچ میں ضیغم کی کارا کرر کی تو تھکا تھکا سا وہ گھر کے اندر آیا_خود کو مسلسل کام میں بزی رکھنے کے بعد بھی علیزے کی یادوں سے چھٹکارا حاصل نہیں ہو پایا تھا_اس کی یادیں کسی آسیب کی طرف اس کے جسم و جاں سے جھپٹ گئی تھی_بھوک پیاز جین سکون سب اس ظالم لڑکی کے پاس تھا مگر اب اس نے سوچ لیا تھا کہ کبھی اسے معاف نہیں کرے گا اور ایسا ہو سکتا تھا ضیغم خان دھوکا معاف کر دے بھول جائے بنا سزا دے "_

وہ اندر آیا تو سامنے کھڑے پندرہ سال لڑکے عبدل نے اسے اسلام کے بعد کھانے کا پوچھا جو یوسف خان (گارڈ) کا بیٹا تھا_اور زرمینہ کے جانے کے بعد کھانا وغیرہ کا کام وہی کر رہا تھا_پہلے وہ باہر کے کام کرتا تھا "_

ہاں_اس نے سر ہلا کر سلام کا جواب دیا_اور کھانے کی ہاں کرتے چینج کرنے اپنے کمرے میں آیا_اسے اپنے کمرے میں قدم رکھتے ہی کچھ غیر معمولی محسوس ہوا_

لیڈیز پرفیوم نیل پالش کی خوشبو اس کی ناک سے ٹکرائی_ اس کے دماغ میں ہل چل ہوئی علیزے کا سوچ کر مگر پھر وہ نظر انداز کر کے واشروم میں کھس گیا کہ وہ یہاں کیسے آسکتی ہے_ شاور لے کر تولیہ سے بال رگڑتا ہوا باہر ایا پھر وہی خوشبو محسوس ہوئی وہ الجھا الجھا سا تیار ہو کر

"_ نیچے آیا اور کھانا لگاتے عبدل سے پوچھا

"_ عبدل کوئی آیا تھا کیا

"_ پتا نہیں صاحب میں باہر سامان لینے گیا ہوا تھا

اوکے۔۔۔وہ چپ چاپ کھانا کھانے لگا_ پچھلے کچھ دنوں سے ضیغم "ضیغم نہیں رہا تھا خاموش

"_ چپ کم بولنا کسی بھی بات کا ہوں ہاں میں جواب دینا

"_ کھانے کے بعد وہ اپنی مخصوص جگہ پر آگیا

آج کل اس کی روٹین تھی کہ آفس سے آنے کے بعد چھت پر اجاتا تھا_ اور پچھلی سائیڈ والی ریلنگ کے پاس کھنٹوں کھڑا رہتا تھا_ اس سائیڈ اپنے بالتوشیر کے لیے ایک تالاب بنوایا ہوا تھا_ رات میں اس تالاب میں پڑھنے والی روشنیوں کا عکس ارد گرد پڑتا تھا ابھی جیسے ضیغم کے چہرے

پر پڑ رہا تھا_ پانی کے لہرتے روشنیوں کا عکس بھی لہرتا دیکھائی دیتا جو رات کے اس ٹائم بہت خوبصورت اور مدہوش کر دینے والا منظر پیش کرتا تھا_"

دونو ہاتھ ریلنگ پر جمائے سامنے پانی کو دیکھنے لگا_"

ابھی دس منٹ ہوئے تھے جب پازیب کی مدھم آواز کے ساتھ وہی ملی جلی خوشبوؤں کا ایک نرم سا جھونکا اس کی سانسوں میں اترا اور پھر دو ہاتھوں نے آہستہ سے اس کے گرد حصار باندھ کر اس کی پشت پہ اک نرم ملائم وجود ا کر لگا_"

آئی مس یو خان_ آئی رئیلی مس یو_ اس کے پیچھے کھڑی اس کی پشت سے چہرہ ٹکائے بہت دھیمے اور لرزتے لہجے میں دھڑکتے دل کے ساتھ اظہار کر رہی تھی_"

ضیغم کو ایسا لگا تھا جیسے وہ سر سے پاؤں تک پتھر کا ہو گیا ہے چند لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا_"

خان_ "علیزے نے اپنا چہرہ اس کی پشت سے سہلایا تھا لیکن اب کی بار وہ ہوش میں اتا اک جھٹکے سے اس کی طرف پلٹا تھا_"

تم۔۔۔تم یہاں؟"وہ غصّے اور بے یقینی سے بولا مگر علیزے پہ نظر پڑتے ہی وہ وہی سخت رہ گیا_الفاظ کہیں گم ہو گئے تھے_کیونکہ وہ سر تا پیر مکمل سجی سنوری اس کے سامنے کھڑی تھی"_

ایم سوری خان۔۔۔ایم ریئلی سوری_"علیزے کی آواز بھر گئی اس کا غصّہ دیکھ کر اس کی تو ویسے ہی ہمت ختم ہو رہی تھی"_

تم یہاں اب کیوں آئی ہو؟"وہ سرد اور بے گانہ انداز میں بولا تھا_جیسے اس کا آنا پسند نہیں آیا ہو مگر دل اسے اس روپ میں دیکھ کر دیوانہ ہوا جا رہا تھا اس نے سختی سے دل کو ڈانٹ کر چپ کروایا تھا"_

www.novelsclubb.com

آپ کے لیے اپنے لیے_"علیزے نے صاف گوئی سے کہا"_

اب کون سا مقصد پورا کرنا چاہتی ہو میرے ذریعے_"وہ تلخی سے کہتا تادو بار اریکنگ کی سمت مڑ گیا"_

اپنی محبت کو حاصل کرنے کے مقصد سے آئی ہوں"_

"_ لیکن مجھے تمہاری جھوٹی محبت سے کچھ لینا دینا نہیں ہے اب_ وہ اب بھی مکمل بے اعتبار تھا آپ کے نظر میں میری نفرت کی اہمیت ہے لیکن میری محبت کی کوئی اہمیت نہیں ہے؟اس نے شکوہ کیا_ ابھی بھی وہ جانتی تھی اسے منا لے گی_

جب اہمیت تھی تب تم نے کیا کیا کچھ یاد ہے یا میں یاد لاوں_ اور آج جب سب کچھ ختم ہو رہا ہے تو۔۔۔۔"اس نے تلخی سے کہتے ہوئے سر جھٹکا_"

اس کی بات سن کر علیزے کے سر پر آسمان ٹوٹ پڑا وہ بے یقینی سے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی_

یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔کک کیا کہہ رہے ہیں آپ آآ۔۔۔آپ ایسا نہیں کرو گے کچھ بھی_"

"_ علیزے کی زبان لڑکھڑانے لگی آنکھوں کے آگے آنسو کی چادر سی آ گئی

طلاق کے پیپر تیار ہو چکے ہیں اب تمہارا اور میرا رشتہ ایک صرف کاغذ کے ایک ٹکڑے تک رہ گیا ہے_ اور جیسے ہی سائن ہو گے ہر رشتہ ہر چیز پر بات ختم ہو جائے گی پھر تم بھی آزاد ہو گی اور میں بھی اس نام نہاد بندھن سے آزاد_ وہ اپنے مغرور انداز میں بول کر اس کا معصوم سا دل اپنے

پیروں تلے روند کر وہاں سے جانے لگا ہاں مگر طلاق کے پیپر کی بات اس نے جھوٹ کہی تھی علیزے کو آزمانے کے لیے کے وہ اب کس مقصد سے آئی ہے لیکن دل بار بار دوہایں دے رہا تھا کے سب کچھ بھول کر اسے اپنی پناہوں میں لے لے مگر دماغ ایسا کرنے سے روک رہا تھا اسے "_

میں جانتی ہوں ضیغم مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی مجھے آپ کو دھوکا نہیں دینا چاہیئے تھا_ لیکن میں کیا کرتی میں آپ سمیت ہر مرد کو اپنے باپ کی طرح ہی سمجھتی تھی_ پھر آپ کا ان سے رشتہ میں کچھ نہیں جانتی تھی_ مجھے تو بس وہ پتا تھا جو سامنے دکھائی دے رہا تھا_ پھر ہم دونوں کی شادی جن حالات میں ہوئی تھی تو ہم دونوں ہی خوش نہیں تھے "_

علیزے کا دل دھاڑے مار کے رونے کا چاہ رہا تھا_ عجیب بے بسی کی منزل پر کھڑی تھی وہ سب اپنا کیا دھرا تھا اس کا مگر اب سمجھ نہیں آ رہا تھا سب کچھ سہی کیسے کرے_ اس لے ضیغم خان کی مینتوں پر اتر آئی تھی_ "مگر وہ تو اب اس سے کوئی ناتا رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا_ کیا سوچے بیٹھا تھا وہ اب علیزے کا دماغ سوچ سوچ کر بھٹنے لگا تھا "_

مگر اب میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوا گر اب میں آپ سے جھوٹ بولوں یا دھوکا دوں تو بے شک ناراض ہو جانا طلاق دے دینا گھر سے نکال دینا لیکن اس بار صرف ایک بار معاف کر دو علیزے نے اس کے سینے پر سر رکھے آنسو بہاتے ہوئے کہا_ آپ اس محبت کے لیے ہی مجھے معاف کر دیں جو آپ مجھ سے کرتے ہیں "_

کس محبت کی بات کر رہی ہوں_ جس کو تم نے اپنے مقصد انتقال کے لیے استعمال کیا اپنے پیروں تلے روند ڈالا_ میں اب تھک چکا ہوں تمہاری غلطیوں کو نظر انداز کرتے معاف کرتے_ وہ اسے خود سے دور کرتا جھنجھلایا تھا اپنی محبت کو اس طرح روتے دیکھنا پھر اسے دور کرنا کسی عزاب سے کم نہیں تھا ضیغم کے لیے _

آپ کی محبت کی حد میری سوچ سے بھی زیادہ ہے اگر آپ نے مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو میں مر جاؤں گی_ علیزے نے تہے کر لیا تھا کسی بھی حال میں اسے منائے گی یا خود کو ہی ختم کر لے گی آج "_

www.novelsclubb.com

کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا میں بھی تو تمہارے دھوکے کے بعد زندہ ہوں تم بھی رہ لو گی_ اور یہ تمہارا وقتی پشتاوہ ہے بھول جاؤ گی کے ضیغم کون تھا_ ایم سوری میرے پاس اب کوئی گنجائش نہیں ہے_ وہ سنگدلی سے کہہ کر منہ پھیر کر جانے لگا_ ضیغم کی حالت بری ہو رہی تھی ایک ایک قدم من بھر کا محسوس ہو رہا تھا_ جب کے دل اسے اک موقع دینے کا اسرار کر رہا تھا "_

ٹھیک ہے آپ کو بھی میری کوئی ضرورت نہیں نا آپ نے بھی مجھے دھتکار دیا آج_ بابا جان کی طرح_ میں آج آپ سب کی زندگی سے چلی جاؤں گی ہمیشہ کے لیے کبھی آپ میرا چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے اب_ مگر میں آج آپ کو بتانا چاہتی ہوں مجھے محبت کا احساس دلانے والے آپ ہیں_ آپ ہی کی وجہ سے میں محبت پر اعتبار کرنے لگی تھی_ مجھے کوئی شرمندگی نہیں یہ کہنے میں کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور اپنی آخری سانس تک کروں گی_ اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے میرے پاس کوئی راستہ نہیں میری آخری خواہش سمجھ کر میری غلطیوں کو معاف کر دینا "_

_اس کی باتوں پر ضیغم کے اٹھتے قدم وہیں جم گئے تھے پتھر کا کلیجہ ایک بار پھر تڑخ گیا تھا

اسے کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا کسی انہونی کے احساس سے دل کبھرانے لگا تھا_ اس نے بیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی سانسیں روک گئیں_ دل باہر کو آنے لگا خوف سے اس کا جسم پورا پسینوں میں ڈوب گیا "_

علیزے چھت کی دیوار پر کھڑی بھیگی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے مڑتے ہی پیچھے کو قدم بڑھانے بڑنے لگی_ دیور چار فٹ چوڑی تھی جس پر وہ پانچ قدم چل سکتی تھی "_

"علیزے یہ کیا پاگل پن ہے؟

نیچھے اترو تم_" ضیغم اک جھٹکے سے اس کی طرف بڑھا تھا مگر اس کے نا روکنے پر بے بسی سے دھاڑا تھا_ مگر علیزے کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ آہستہ آہستہ اس سے دور اور موت کے قریب جا رہی تھی_ کچھ دیر پہلے جو آنکھوں میں زندگی سے پھر پور چمک تھی وہ ماند پڑ چکی تھی_ چہرے پہ ایک اذیت تھی "_

ضیغم کا دل بند ہونے لگا اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا_ کیوں دل کی نہیں سنی دماغ کی بات مان کر اس پاگل لڑکی کو اور پاگل کیا جب جانتا تھا دھتکارے جانے پر وہ پہلے بھی

اپنی جان لینے کی کوشش کر چکی ہے اب بھی اس کی وہی حالت ہو چکی تھی جو نصرت بیگم کے (نانی) کے الفاظ پر ہوئی تھی

"_

میں آپ کو بابا جان کو اور خود کو آزاد کر کے جا رہی ہوں_ جب میں نے چاہا اس وقت مجھے کچھ نہیں ملا_ اور جب ساری خواہشات اپنی موت آپ مر جاتی ہیں تو مجھے وہ محبت ملتی ہے

_

جس وقت بابا جان کی ضرورت تھی وہ نہیں ملے_ جب آپ کی محبت کی ضرورت نہیں تھی تو آپ ملے اور آج مجھے ضرورت ہے تو آپ نے بھی وہی کیا جو سالوں پہلے بابا جان نے کیا تھا

_

"اس لیے م۔۔۔۔۔اہہہ؟

علیزے۔کے سر میں اچانک درد اٹھا جہاں بنڈیج لگی تھی_ ابھی اس کی جھوٹ ٹھیک نہیں ہوئی تھی اس پر اتنا اسٹرس لینا اس کے سر میں دھماکے سے ہونے لگے_ وہ لڑکھڑائی تھی جب اس کے نیچے گرنے سے پہلے ہی ضیغم نے ایک ہی جست میں اس تک پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا_ وہ لہرا کر اس کی بانہوں میں آ کر سمائی

"_

ضیغم نے اس کی کمر کے گرد دونوں بازوؤں باندھ کر سختی سے خود میں بھینچ کر گہری گہری سانسیں لینے لگا_ لگ رہا تھا جانے کتنے میل دوڑ کر آیا ہے_ اس وقت دل اور سانس دونو قابو میں نہیں تھی دونوں کی رفتار تیز تھی _

کتنی دیر بعد علیزے ہوش میں آئی اور خود کو اس کی بانہوں میں دیکھ کر مچلی_ چھوڑیں مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ_ چھوڑو ضیغم خان وہ اس کے دونوں کندھوں بار ہا تھ مارتی اسے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی روتے ہوئے بولے جا رہی تھی "_

****

اب کہاں اب تو موت بھی ہم دونوں کو جدا نہیں کر سکتی ہے_ وہ اسے اسی طرح اٹھائے کمرے میں لے آیا_ علیزے نے تھک کر اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکا دیا تھا_ کیوں کے رو کے چیخ چلا کر اس کے سر کی چوٹ میں درد ہونے لگا تھا "_

ضیغم نے اسے لا کر بیڈ پہ لٹایا اور اس پہ جھک کر_ موبائل کان سے لگائے کسی کو کال کرنے لگا_ لیکن دیکھ علیزے کو ہی رہا تھا_ جو نڈھال سی آنکھیں موندے خموش پڑی تھی "_

"_ تمہاری میم نے کھانا کھایا تھا_ دوسری طرف اس نے پوچھا

نہیں صاحب_ آج دوپہر سے علیزے بی بی نے کچھ نہیں کھایا اور نا دو دن سے ٹھیک سے کھا رہی ہیں _

عبدل کے ہاتھ کھانا اور دودھ کا گلاس بھیجو_ موبائل آف کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اس سے کہنے لگا "_

ابھی کچھ ہو جاتا تو_ ضیغم نے انگوٹھے سے اس کا گال سہلاتے ہوئے سرگوشی میں اس سے پوچھا

جانتا تھا وہ اس کی سب باتیں سن رہی ہے "_

اچھا تھا آپ کی جان جھوٹ جاتی آپ کو آزادی چاہیے تھی نا_" وہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ اسے غصّے سے کھورتے ہوئے بولی "_

ضیغم ہنسا_ یہ تم مجھے منانے آئی تھی یا خود نخرے دیکھانے_ علیزے خاموش رہی "_

پتا ہے کتنی بڑی غلطی کی ہے آج تم نے_اب اس کی سزا ملے گی مسسز ضیغم یار خان_اس نے باری باری علیزے کی آنکھوں پر لب رکھے_اسی وقت دروازے پہ دستک ہوئی اور عبدل کی آواز آئی وہ کھانا لے کر آیا تھا"_

ضیغم آٹھ کر بیٹھا اور اسے بھی ساتھ اٹھایا'_

کھانے دروازے سے ہی لے لیا تھا_اس نے کیونکہ علیزے کے اس روپ میں وہ نہیں چاہتا تھا_کسی کی بھی نظر پڑے_کھانے ٹیبل پر لگانے کے بعد وہ علیزے کا ہاتھ پکڑ کر صوفے تک لایا_

اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانے کے بعد جب دودھ کا گلاس اٹھایا_

میں یہ نہیں پیوں گی_کھانے کے بعد اس کے حواس بحال ہو چکے تھے کچھ انرجی بھی بحال ہو گئی تھی اس پر ضیغم کا پیار بھرا انداز"_

ٹھیک ہے پھر میں معافی بھی نہیں دوں گا_ جاؤ واپس وہ اسے دور ہونے لگا تھا_ جب علیزے نے اس کی شرٹ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا_ وہ تو دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی_ اس کے مان جانے سے_ مگر مصنوعی غصہ دیکھا رہی تھی اب اس کے دور کرنے سے تڑپ اٹھی "_

"_ مجھے معافی چاہیے_ علیزے اس کی طرف دیکھ کر نروٹے پن سے بولی

_ ٹھیک ہے میں معاف کر دیتا ہوں مگر میری کچھ شرائط ہیں کیا تم وہ پوری کر و سکو گی

وہ اسے اپنے سامنے بیٹھا اس کے چہرے پر نظر جمائے پوچھ رہا تھا_ اور علیزے اب اس اسٹیج پر تھی جہاں زرا سی بھی دیر کئے بغیر کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر فوراً ہامی بھر لی "_

"_ ہاں کروں گی ہر شرط پوری کروں گی_ علیزے جی جان سے راضی ہوئی تھی

سوچ لو آیک بار پھر سوچ لو وہ اس کے قریب ہوا_ ایسے کے اب ضیغم کی سانسیں علیزے کے چہرے کو جھلسا رہی تھی "_

پچھلے ایک مہینے سے صرف اور صرف آپ کو ہی سوچا ہے_ وہ ضیغم کو کھائل کرتی نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی ایسی کاتل نظریں کسی کی بھی جان لے سکتی ہیں_ آج وہ زندگی میں

پہلی بار کسی مرد کو اسی نظروں سے دیکھ رہی تھی_ اور وہ مرد اس کا شوہر تھا_ اور ایسا ہو سکتا تھا

"_ سامنے کھڑا بندا اس کی مخمور نظروں سے بچ جاتا_ اس کی کسی بات سے انکار کر دیتا

تم ساری دنیا کو بھول کر صرف اور صرف مجھ سے محبت کرو گی_ میرے لیے ہنسوں گی رو گی

جیو گی میرے لیے_ مرو گی تو صرف میرے لیے_ میری قیدی بن کر رہو گی پوری زندگی_

"_ وہ دیوانوں کی طرح بولے جا رہا تھا_ جس کا اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا

"_ قبول ہے آپ کی یہ قید بھی_ میں ہمیشہ آپ کے قریب اور آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں

"_ کتا قریب_ "ضیغم نے گمبھیر سرگوشی میں پوچھا تھا

"_ آپ بتائیں_ "اس نے ساری بات ضیغم پر ڈالی

میں چاہتا ہوں تم میرے اتنا قریب رہو کہ ہمارے بیچ کچھ نا رہے کوئی دوری نا آسکے_ صرف

میں اور ہماری محبت_ دونوں ایک دوسرے کے قریب اپنی اپنی شرائط اور شکوہ شکایا کر رہے

"_ تھے

"_ اوکے منصور ہے_ "علیزے فورا راضی ہوئی

ٹھیک ہے پھر یہ فاصلہ تمہیں خود ہی طے کرنا ہے اب_ ضیغم اٹھ کر اسے دور کھڑا ہو گیا_"وہ علیزے کو ستانے اور تنگ کرنے کے لیے یہ سب کر رہا تھا_"اس کے دل میں سکون کی اک انوکھی سی لہر اٹھ رہی تھی علیزے کے اظہار پر اس کی رضامندی پر_"

علیزے نے ایک نظر اس کی طرف دیکھتے ہوئے خود ہی شرماتے اور جھجھکتے ہوئے اس کے اور اپنے بیچ کے تمام فاصلے مٹاتے ہوئے بے حد آہستہ سے اس کے سینے سے آلگی_ محبت میں آنا نہیں ہوتی یہ بات علیزے جان گئی تھی_اس لیے اپنے شوہر کو منانے میں اسے کسی قسم کی شرمندگی نہیں تھی_"

ضیغم کو لگا دل میں جلتی ہوئی اگ پر کسی نے ٹھنڈی پھوریں پر سادی ہوں_اس کے تن من میں ایک سکون کی لہر دوڑ گئی_علیزے کی تمام غلطی دھوکا بھول گیا اس ایک قدم سے_سرشاری اور خماری سے اس نے اپنے سینے سے لگی علیزے کو اپنے مضبوط بازوؤں میں بھیجا کر اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا علیزے کو ایسا لگا اس کی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی_"

"میری جان میرا عشق و جنون ہو تم_وہ اس کے کان میں محبت بھری سرگوشیاں کر رہا تھا

ایک بار پھر سوچ لو میری جزبات کی شدتوں کو سہہ پاؤ گی_ ضیغم نے اس کے کان میں سرگوشی کی اور آہستہ سے اس کے کان کو چھوا_"

سوچ کر ہی آئی ہوں_ علیزے نے کہتے ہوئے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا اور اس کے چہرے کے لمس سے ضیغم کا جنون اور پاگل ہونے لگا_"

میرے جزبات کی شدت تم سہہ نہیں پاؤ گی_ وہ اسے خود سے دور کرتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اپنے چہرے کے بکل قریب کر گیا_"

آپ اپنی شدتیں آزمائیں ہم اپنی برداشت آزمائیں گے_ علیزے کا لہجہ بھی بوجھل ہو رہا تھا_"

میری شدتوں سے پہلے میری شرائط تو سن لو تم_ وہ اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں سے علیزے کے رخساروں کو سہلا رہا تھا_"

کون سی شرط_ علیزے سب بھولنے لگی تھی کہ کچھ دیر پہلے ہر شرائط ماننے کے لیے راضی تھی_"

www.novelsclubb.com

"_ ٹھیک ہے تو بتادوں_" ضیغم کی نظر اس کے ایک ایک نقوش چھو رہی تھی

"ہاں؟

تم مجھے سے محبت کرو گی_ اور اتنی کرو گی_ کے دنیا کی ہر چیز کو بھول جاؤ گی_ اور مجھے بھی بھولا دو گی_ ہمارے بچوں سے بھی زیادہ کرو گی_" اس کے ہر انداز سے دیوانگی اور جزبات کی شدت چھلک رہی تھی_

کیا۔۔۔تو پھر ان سے محبت کون کرے گا_ علیزے حیرت سے بولی پھر جب سمجھ آیا کیا بول گئی

"_ ہے تو شرما کر اس کے سینے میں منہ چھپا گئی

میں کس لیے ہوں میں کروں گا ان سے محبت پیار_ تم صرف مجھ سے کرو گی بس_ ضیغم نے

"_ پھر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیا_ اور نظر علیزے کے ریڈ لیپسٹک لگے ہونٹوں پر تھی

مگر م۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے جب ضیغم اس کے

"_ ہونٹوں پر جھک گیا_" علیزے نے اس کی شرٹ کندھوں سے مٹھیوں میں دبوچ لی

خان بڑی دیر بعد ضیغم نے اسے خود سے الگ کیا تو وہ بڑی مشکل سے بس یہ بولنے کے قابل ہوئی تھی _"

جی خان کی جان کہو میں سن رہا ہوں_ اس نے گرتی ہوئی علیزے کو اپنی بانہوں میں جکھڑا تھا_

"_ اور اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھنسائے ہوئے انہیں سہلایا تھا

_ میں بہت دنوں سے ٹھیک سے سوئی نہیں ہوں_ مجھے نیند آ رہی ہے

یہی حال میرا ہے_ وہ کمبھرا آواز میں کہتا اس کے بالوں میں چہرا چھپانے لگا_ اس کے بالوں کو

"_ اور گردن کو نرمی سے چھو رہا تھا

"_ تو پھر سونے دو نا مجھے علیزے اس کے لمس اور سانسوں کی تپش سے کسمسائی تھی

او کے آؤ پھر وہ اسے بانہوں میں لے بیڈ تک آیا اور نرمی سے اس کو لٹا کر اس کے دائیں بائیں بیڈ

"_ پر دونوں ہاتھ جمائے اس کے اپر جھکا آیا تھا

"_ تم اتنا تیار کس کے لیے ہوئی ہو_ ضیغم نے سرگوشی سے پوچھا

آپ کے لیے آج آپ ہر پابندی سے آزاد ہیں_ بے حد دھیمی آواز میں کہتے ہوئے اس نے پلکیں جھکائی تھیں_"

کیا۔۔۔؟ وہ چیخا تھا_ اسے تو لگ رہا تھا کہ صرف علیزے منانے آئی ہے اسے مگر وہ تو اس کا اور اپنے رشتے کو آگے بڑھانے آئی تھی_ وہ خوشی سے پاگل ہونے لگا_"

ضیغم اب پوری طرح اس پر حاوی ہو چکا تھا_ اور وہ ہنستی کھلکھلاتی ہوئی اس سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی اس کی کھلکھلاہٹیں پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھیں_"

پلیز خان پلیز۔۔۔بس کر دیں میں پاگل ہو جاؤں گی علیزے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے ہوئے احتجاجاً چلائی تھی۔۔۔کیونکہ ضیغم نے اسے اپنی شرارتوں اور جسارتوں سے پاگل کر دیا تھا_"

اوکے اب کچھ نہیں کرتا تم مجھے سلانے کی کوشش کرو میں تمہیں جگانے کی کوشش کرتا ہوں_ وہ معنی خیزی سے کہتا اس کے چہرے کے قریب جھک آیا اتنا کے ان دونوں کی سانسیں ایک دوسرے میں ملنے لگیں جس سے ان دونوں کے اک عجب سے سحر نے جکڑ لیا تھا_"

کیا مطلب؟"علیزے کے حواس بکھرنے لگے تھے_اس کا دھما لہجہ ضیغم کو پاگل کر رہے تھے_"

آج کی رات میری بانہوں میں رہو سارے مطلب سمجھاؤں گا وہ سرگوشی میں کہتا ہوا لیمپ آف کر چکا تھا_"

علیزے نے بڑے سکون سے اور پوری آمادگی کے ساتھ خود کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کے حوالے کر دیا_اور اس کی اس سپردگی پہ کب سے ٹھہری کالی رات بھی مسکرا اٹھی_"

ان کا یہ ملن بڑے صبر برداشت کے بعد ہوا تھا اور بہت سی سزائیں اور بڑے عزاب جھیلے تھے انہوں نے اس لے اس وصال کی رات پر ان کا پورا پورا حق تھا_

آج دونوں ہی کائنات کی ہر چیز بھولے بیٹھے تھے سوائے ایک دوسرے کے اس وقت علیزے کے لیے اس کا خان اور خان کے لیے اس کی شیرنی ہی کل کائنات تھے_"

****

رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے دونوں ابھی تک سو رہیے تھے_جب ضیغم کی آنکھ کھولی تو سامنے ہی دشمن جان اس کی بانہوں میں گہری نیند سو رہی تھی_وہ مسکرایا اور علیزے کے چہرے کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا"_

_کسی کی نظروں کی تپش سے علیزے کی انکھ کھلی تو ضیغم کو اپنے بے حد قریب لیٹے پایا

"_صبح بخیر زندگی_"ضیغم نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے کہا

آپ کو بھی ہماری زندگی کی پہلی صبح مبارک ہو_"علیزے نے اس کے سینے پر انگلی سے کچھ لکھتے شرماتے ہوئے کہا"_

_ضیغم اس کی شرمیلی ادا پر مسکرایا اور اسے اپنے قریب کیا

ایسی ادائیں دیکھاؤ گی تو میں رات والے مونڈ میں واپس آجاؤ گا ضیغم نے اس کے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے خمار بھرے لہجے میں کہا"_

"_علیزے بدک کر اسے دور ہوئی اور ایک سیکنڈ سے پہلے بیڈ سے اتر کر دور کھڑی ہوئی

آپ بہت خراب ہیں خان_ "وہ خفگی سے بولی_ اور ضیغم کے قریب آنے سے پہلے ہی باتھروم میں گھس گئی_ "بیچے ضیغم نے اس کی تیزی پر قہقہہ لگایا_ آج کی صبح اس کی زندگی کی حسن صبح تھی "_

****

دونوں ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر آئے تو ضیغم نے پہلے اس کے لیے چیئر کھسکائی اس کے بیٹھنے کے بعد خود بیٹھا_ اب ایک ایک چیز اسے اپنے ہاتھ سے کھلاتا باتیں بھی کر رہا تھا_ زندگی بہت خوبصورت ہو گئی تھی ضیغم اس کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھتا تھا_ مگر کچھ کمی تھی جو علیزے کو پوری طرح خوش ہونے نہیں دیتی تھی "_

www.novelsclubb.com

بس میں اور نہیں کھا سکتی علیزے نے جب ضیغم کو روکتے نہیں دیکھا تو بے بسی سے بولی "_

چڑیا جتنا کھاتی ہو تم اپنی حالت دیکھی ہے ضیغم نے مصنوعی غصّے سے بول کر جوس کا گلاس اس کے سامنے کیا_ تو علیزے برے برے منہ بناتی پینے لگی_ وہ خود اب آرام سے اپنا ناشتہ کر رہا تھا "_

"_ میں آپ سے ایک بات پر ناراض ہوں

وہ کیا_ ضیغم نے مسکراتے پوچھا_ اسے یہ روٹھنے منانے والی ادا بہت پسند آئی تھی_ علیزے کے کیوٹ سے منہ بنانے پر بے انتہا اسے پیار آیا تھا_ "مگر انجان بن کے پوچھا_ "ظاہر سی بات کے اپنی جان سے پیاری بیوی کی ناراضگی بھی دور کرنی تھی "_

کون سی بات_ آپ نے مجھے شیر کے ساتھ کیوں بند کیا تھا اگر وہ مجھے کھا جاتا تو کوئی اور سزا بھی تو دے سکتے تھے نا_ غصّے کے وقت ہمیشہ آپ میرے جانی دوشمن بن جائیں گے غلطی کی ایسے سزا دی جاتی ہے کیا_ "علیزے ناراض نظروں سے اسے دیکھتی بولی وہ ایک ہی سانس میں شروع ہوئی تھی_ جو بات اسے اتنے دن سے دل میں بھانس بن کے چبھ رہی تھی آج زبان پر آ ہی گئی "_

_ اوہو۔۔۔؟ تو میری جان اس بات پر پریشان ہے تو آؤ پھر یہ غلط فہمی بھی دور ہو جائے آج

ضیغم ٹیشو سے ہاتھ صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ پکڑ کے اسے بھی کھڑا کر لیا_ اب وہ اسے اسی رستے پر لے کر جا رہا تھا جہاں وہ کمبخت شیر رہتا تھا _

جب علیزے کو سمجھ آیا وہ الٹے پیر واپس بھاگنے لگی مگر افسوس ضیغم نے اس کا ارادہ سمجھتے ہوئے اسے گود میں اٹھالیا_ شیر کی دھاڑیں یہاں تک سنائی دے رہی تھی "_

اب علیزے تھی اور اس کی چیخیں وہ پورا زور لگا کر خود کو اس کی فولادی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی ساتھ ساتھ اس کے کندھے اور سینے پر ہاتھ اور ناخن مار کر اسے زخمی کر چکی تھی "_

مگر اس کی یہ معمول مار سے ضیغم کو کچھ فرق نہیں پڑا بلکے اس کے تو قہقہہ ہی نہیں روک رہے تھے علیزے کی حالت دیکھ کر_ کہ ایک شیرنی جو ضیغم خان جیسے شیر کو قابو کئے بیٹھی ہے وہ اس جانور سے ڈر رہی ہے جو خود ضیغم کے اشاروں کا غلام ہے "_

دیکھوں خان مجھے جانے دو ورنہ اچھا نہیں ہوگا میں تم سے کبھی بھی بات نہیں کروں گی_ جان سے مار دوں گی_ تم مجھے اس جانور کی خوراک بنانا چاہتے ہو_ یا اللہ میں آئی ہی کیوں اس کمینے کے پاس اسے منانے_ علیزے کی دھمکیاں عروج پر تھی "_

ضیغم پلیز پلیز نہیں کروں وہ مجھے کھا جائے گا _

www.novelsclubb.com

اب سامنے شیر کو دیکھ کر علیزے منناتوں پر اتر آئی_ جو ضیغم کو دیکھ کر خوشی سے اونچی اونچی چھلانگے لگا رہا تھا اور دھاڑ کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا_ بس کسی طرح باہر آنے کی کوشش کر رہا تھا_

اہہہ۔۔۔۔؟علیزے نے اب کی بار اس کی گردن میں دونوں بازو کس کے بندھے اور منہ اس کے سینے میں چھپا کر زور زور سے چلاتے ہوئے رونے لگی_ "علیزے سمجھی وہ جانور اپنے شکار کو دیکھ کر پاگل ہو رہا ہے_"

" ضیغم نے ٹائیسن کو ہاتھ سے نیچے بیٹھنے کا اور جھپ رہنے کا اشارا کیا تو وہ خاموش سا بیٹھ گیا_ علیزے_" ضیغم نے اسے کھڑا کر کے آہستہ سے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی علیزے نے خاموشی پر ڈرتے ڈرتے آنکھ کھول کر پہلے ضیغم کو پھر سامنے دیکھا تو کوئی شیر نہیں تھا اور نا اس کی آواز تھی علیزے ریلیکس ہوتی ضیغم کو دیکھنے لگی_ جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا قہقہہ ضبط کرنے کی وجہ سے اس کا سرخ سفید چہرا اور سرخ ہو گیا تھا_"

شیر گیا کیا_اس نے قریب کھڑے ضیغم سے معصوم بچی کی طرف سوال کیا_جس نے بمشکل اپنی ہنسی روکی ہوئی تھی اس کے پوچھنے پر نیچے کی طرف اشارہ کیا "_

_علیزے نے جیسی نیچے دیکھا تو بڑی آرام سے وہ شیر اس سے دو قدموں کے فاصلے پر بیٹھا تھا ابھی وہ پورے زور سے چیختی جب ضیغم نے اسے ساتھ لگائے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی آواز بند کی تھی_علیزے بھٹی بھٹی آنکھوں سے اسے اور پھر اس شیر کو دیکھ رہی تھی منہ پر ضیغم کا ہاتھ ہونے کی وجہ سے بول تو سکتی نہیں تھی "_

شششش۔۔۔۔؟ہاتھ لگا کر دیکھوں میری جان سامنے گلاس وال ہے_کیا میں ایسا ریکس لے سکتا ہوں_اس کے آنکھوں میں آنسو آنے پر ضیغم نے بڑے پیار سے جواب دیا "_

ضیغم کے بولنے پر اس نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو واقعی میں سامنے کانچ کی دیوار تھی جو اوپر بہت اوپر تک جا رہی تھی_لیکن پھر سامنے بیٹھے شیر سے خوف آیا تو وہ ضیغم کے قریب ہوئی_مجھے جانا ہے یہاں سے ابھی "_

اوکے_"میں بس تمہیں یقین دلانے آیا تھا کہ میں تمہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف پہچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا وہ تو بس تھوڑا ڈرانا تھا تمہیں_"وہ اس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں بھرے ایک جزبے سے بول رہا تھا_"

پھر اس کا ڈر دیکھ کر وہاں سے باہر نکل آیا_"

یہ آپ کے پاس کب سے ہے_علیزے کچھ نارمل ہوتی اب اس سے پوچھ رہی تھی_"

یہ جھوٹا تھا جب میرے پاس آیا تھا_باباجان نے مجھے تحفے میں دیا تھا میرا شوق دیکھتے ہوئے_"

آپ کے بابا آپ سے بہت محبت کرتے ہیں نا_آپ کی ہر بات مانتے ہیں_وہ سوچتے ہوئے بولی کیونکہ وہ دیکھ چکی تھی ضیغم کی ضد ہٹ دھرمی کیسے اسے اپنایا_پھر دنیا کے سامنے اسے اپنی بیوی مانا_

اس کے بابا کے غصے کا بھی اسے پتا تھا جو ابھی تک ضیغم سے ناراض تھے_"

علیزے کی آنکھوں میں ایک حسرت سی تھی_ محبت نا ملنے کی_ اس کی زندگی کے یہ زخم صرف اس کے باپ کی محبت سے ہی بھر سکتے تھے_ خواہش تو علیزے کی بھی تھی مگر وہ یہ بات زبان پر لانا نہیں چاہتی تھی_ اپنی خود ساختہ آنا کی قید میں تھی وہ "_

علیزے مجھے تم سے چچا جان کے بارے میں بات کرنی ہے_ ضیغم نے اس کشتی کو کنارے لگانے کا فیصلہ کر لیا تھا_ اسی لیے علیزے سے بات کرنے کرنی چاہی کیونکہ وہ علیزے کی کیفیت بھی سمجھ رہا تھا اور دوسری طرف چچا جان بھی اسپتال میں تھے_ ان کی دوا بھی صرف علیزے ہی تھی_ اس دن وائٹ ہاؤس سے جانے کے بعد تیمور علی خان کی تبیعت بگڑنے سے انہیں اسپتال میں ایڈمٹ کروانا پڑا تھا "_

لیکن مجھے آپ کے چچا جان کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی اس نے ضیغم کے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہا "_

لیکن مجھے کرنی ہے آج اور اسی وقت_ اب اسے بھی علیزے کی فضول ضد پر غصہ آنے لگا تھا_ خود بھی تکلیف میں تھی_ اور دوسروں کو بھی تکلیف دے رہی تھی_ اگر وہ پوری طرح خوش

www.novelsclubb.com

ہوتی اس کے ساتھ_ تو وہ کبھی اسے اس کے باپ سے ملنے کا نہیں کہتا مگر علیزے کی آنکھوں میں آج بھی وہی درد وہی ویرانی تھی_ وہ اپنے دل میں ناسور پالے بیٹھی تھی_ ضیغم جانتا تھا کہ باپ کی محبت کی تڑپ اسے خوش نہیں ہونے دیتی_ دونوں باپ بیٹی کی تشنگی ایک دوسرے سے مل کر ہی ختم ہو گی_ کیونکہ مرے ہوئے پر تو صبر اجاتا ہے زندہ پر کیسے کریں"_

تو پھر کریں کسی سے بھی میں جا رہی ہوں وہ وہاں سے بھاگتے ہوئے نکلی تھی کہیں اس کے سامنے ہی کمزور نا پڑ جائے"_

****

عرشیہ کمرے میں آئی تو آریان سنجیدہ چہرا لے لیپ ٹاپ پر آفس کا کام کر رہا تھا_ "کل سے دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی"_

عرشیہ اس کے تیور دیکھ کر خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کرنے لگی اس سے سوری کر سکے_ کیونکہ عرشیہ کو محسوس ہو چکا تھا اس سے بہت زیادہ ہو گیا ہے_ جس پر اب آریان اس سے ناراض ہو گیا ہے_ یہ پہلی بار تھا جب وہ اس طرح سے اسے بات تک نہیں کر رہا تھا"_

"_ آریان مجھے تم سے بات کرنی ہے_اس کے بیڈ پر آتے ہی عرشیہ نے بولنے کی ہمت کی

"_ لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی_آم اسے جواب دے سر تک کمبل تان کر لیٹ گیا

"_ مجھے کرنی ہے نا_عرشیہ نے ایک جھٹکے سے اس کا کمبل کھینچا تھا

کیا مصالحہ ہے تمہارے سات ہاں جب میں تم سے کوئی بات کرنا نہیں چاہتا تو کیوں میرا سکون برباد کر رہی ہو_جو کرنا تھا کر لیا نا تم نے تو اب جان چھوڑو میری ہر وقت مزاق ہر وقت ضد_ _آریان بھٹ پڑا تھا_آج آفس میں جتنا اس کا مزاق بنا تھا

مزاق گھر تک ٹھیک ہے مگر یہ سب کہ وہ لوگوں کے سامنے تک نا جا سکے_اسے سنا کر وہ واپس

"_ اپنی پوزیشن میں چلا گیا

عرشیہ آنکھوں میں آنسوں لے اس کی ڈنٹ سن رہی تھی_اب اس کے لیٹتے ہی زور زور سے رونے لگی_اسے کب عادت تھی ایسے روایو کی_آریان نے تو ہمیشہ اس کی شرارتوں کو انجوائے کیا تھا_مگر آج تو وہ اس سے بے زار نظر آ رہا تھا اور یہی بات عرشیہ کو رولا رہی تھی اتنی سنانے

"_ کے بعد بھی ناراض ہو کر سو گیا تھا

اب کیا پریشانی ہے تمہارے ساتھ اتنا ہی شوق ہو رہا ہے رونے کا تو باہر جا کر پورا کرو_ اپنا یہ فضول کا رونا_ عزاب بنا دی ہے زندگی_ اس کے رونے کی آواز سن کر آریان اس پر چیخا تھا جب عرشیہ اٹھی اور روتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی_"

جب کافی دیر عرشیہ کمرے میں نہیں آئی تو مجبورن آریان اسے دھوڈنے آیا_ تو وہ لاونج کے صوفے پہ بیٹھی دھواں دھار رونے میں مصروف تھی_ آریان کے ہاتھوں کے طوطے آڑ گئے وہ کبھرا تا اس کی طرف بڑھا_ اگر کوئی گھر والا جاگ گیا تو آریان کی شامت پکی تھی_"

عرشی کیا پاگل پن ہے یہ اٹھو کمرے میں چلو_ اب اس کا لہجہ کچھ نرم تھا_ شاید اس کے آنسوں کی وجہ یا گھر والوں کا ڈر تھا_"

نہیں جانا میں نے کہیں بھی میں عزاب ہوں نا_ سکون ختم ہو گیا ہے آپ کی زندگی سے تو کیوں آئے ہو واپس جاؤ اب نہیں آؤں گی تمہارے کمرے میں_ عرشیہ ضدی لہجے میں اور زور سے روتی بولی_"

www.novelsclubb.com

تم ایسے نہیں مانو گی نا_ آریان آگے بڑا اور اسے اپنے حصار میں لے ایک ہاتھ سے اس کا منہ بند کرتا زبردستی کمرے میں لا کر ہی آزاد کیا_ اور کمرے کو لاک کر کے چابی اپنی جیپ میں رکھ لی _"

تم بہت "بہت برے ہو آریان ملک میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی_ اور تایا جان سے تمہاری شکایت بھی کروں گی_ صبح چلی جاؤں گی میں_ وہ بے بس ہوتی اسے ڈور لاک کرتے دیکھ بیڈ پر بیٹھ کر دونوں ہاتھوں میں چہرا چھپائے رونے ہچکیوں سے رونے لگی_ اب باہر جا نہیں سکتی تھی _"

آریان کا سارا غصہ ہوا ہو گیا اسے اس طرح روتے دیکھ وہ سب کی لڈلی نازوں میں پلی اتنے برے رویہ برداشت نہیں کر سکی_ اور سارا بیگاڑنے میں ہاتھ ہی آریان کا تھا اگر وہ سکون سے بیٹھی ہوتی تو وہ اسے اکساتا کوئی شرارت کرنے کے لیے_ مگر اب اس کی غلطی کا احساس دلانا بھی ضروری تھا _"

"عرشی بے بی دیکھ۔۔؟

ہاتھ مت لگانا دور رہو مجھ سے_اس کے قریب آتے ہی وہ چیخی تھی اس پر اور اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھی رونا ایسی جاری تھا_"

آریان بے بسی سے اسے دیکھ رہا تھا نا قریب آنے دے رہی تھی نا چپ ہو رہی تھی_اور اب آریان کو تڑپا رہی تھی_جب وہ روتے روتے وہی صوفے پر سو گئی تب آریان اسے اٹھا کر بیڈ پر لایا_"

میری جنگلی بلی_"آریان نے آہستہ سے اس کے ماتھے پر لب رکھے اور اپنے حصار میں لے سو گیا_اب سکون کی نیند آنی تھی اسے بھی آدھی رات تو ہو ہی چکی تھی_"

****

www.novelsclubb.com

وہ دور تک پہلے سبزے کو دیکھ رہی تھی جس نے اس کی نظروں کو ٹھنڈک پہنچائی تھی_

آج فجر کی نماز کے بعد اسے نیند نہیں آئی تو وہ باہر لان میں آ گئی اور اب خود کے اندر سکون اترتا محسوس کر رہی تھی_ضیغم ابھی سو رہا تھا اس لیے وہ باہر آ گئی_"

یہ لوگ وائٹ ہاؤس آ گئے تھے یہ جگہ علیزے کو بہت پسند تھی جہاں ہر جگہ قدرتی مناظر نظر آتے تھے خوبصورت پرندے خدا کی حمد ثنا کرتے ہوئے دور دور تک ہریالی ہی ہریالی تھی_اس دن کے بعد سے ضیغم نے تیمور علی خان کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی تو علیزے بھی اس کے ساتھ نارمل تھی_کچھ دیر وہ جھولے پر بیٹھ کر جھولنے لگی اب وہ سلیپر اتار کر نم گھاس پر چلنے لگی تھی_پر اس نے اپشار کے پانی کو چھوا اور مسکراتے ہوئے نیچے گرتے پانی کو ہتھیلی میں بھرے اوپر اچھال رہی تھی_چند لمحوں بعد وہ مسکراتے ہوئے پیچھے پلٹی_

آپ اس نے حیرت سے سامنے نائٹ سوٹ میں کھڑے ضیغم کو دیکھا جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے محفوظ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا_وہ جھینپ کر نظریں جھکا گئی کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کیسی بچی بنی ہوئی تھی_"

اجانک آنکھ کھلی تو دیکھا کمرے میں تم نہیں ہو پھر تمہیں ڈھونڈتا ہوا یہاں آ گیا_وہ مسکراتے ہوئے اس کے پر نور چہرے پر نظریں جمائے قریب آیا_"

www.novelsclubb.com

اچھا ہوا میں آ گیا ورنہ ایسے نظارے سے محروم رہ جاتا_ ضیغم کے شرارت سے کہنے پر اس کا چہرہ سرخ گلاب ہو گیا_ اس کی دن بادن بڑتی دیوانگی سے وہ کبھی کبھی کھبرا جاتی تھی ایک پل کے لیے بھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا تھا_"

تمہیں یاد ہے پہلی بار نعمان گرد ویزی کے آفس میں ملے تھے_ علیزے کو وہ ملاقات یاد آتے ہی ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی_ وہ اس کے ساتھ اکر بیٹھا_"

تمہارے کانفیڈنٹ نے تمہارا دیوانہ بنایا تھا وہ ضیغم کی بات پر مسکراتی سر جھکا کر پانی میں ہاتھ چلانے لگی_

جب ہی علیزے نے نظر اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا جو آسمان پر دیکھ رہا تھا بڑی خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی جیسے وہ منظر سامنے چل رہا ہو_"

اس دن تمہیں دیکھ کر ایسا لگا تمہیں میں جانتا ہوں کوئی گہرا تعلق ہے ہمارے بیچ اور تمہارے چہرے میں مجھے کسی کا عکس نظر آیا میں وہی جم کر رہ گیا_

میں پہلی نظر میں تمہاری خوبصورتی سے انسپائر ہوا پھر تمہاری آنکھوں سے (تمہاری آنکھوں میں چھپے درد سے) وہ یہ بات نہیں کہہ سکا اتنے خوشگوار پلوں کو وہ گوا نہیں سکتا تھا یہ بات کہہ کر اس لے اس نے آدھی بات کی تھی _"

میں ایک مغرور شہزادہ تھا کسی کو خاطے میں نالانے والا لڑکیاں میرے لیے صرف وقت گزاری کا ذریعہ تھی کسی بھی چیز کو حاصل کرنا میرے لئے مشکل نہیں تھا _"مگر تم نے مجھے بتایا ہار کیا ہوتی ہے ہر چیز آسانی سے نہیں مل سکتی _"

پتا نہیں لیکن تمہیں دیکھتے ہی جو تشنگی تھی جو سالوں سے میرے اندر پل رہی تھی وہ مٹنے لگی تھی _ صرف ایک لمحہ لگا تھا مجھے یہ جاننے میں کہ میرا گمشدہ حصہ میرے سامنے ہے _ تمہیں پانے کے بعد مجھے اپنا آپ مکمل محسوس ہونے لگا _ اب اگر میں کسی پل سوچوں کہ تم میرے پاس نہیں یا دور ہو جاؤ گی تو میری سانسیں روکنے لگتی ہیں _ دنیا خالی خالی لگنے لگتی ہے _ آج وہ اپنے دل کی ہر بات اسے کرنا چاہتا تھا نا جانے کیوں _"

علیزے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی_ اتنی محبت پر وہ حیران تھی ہر بار وہ اپنے انداز سے اسے حیران کرتا تھا اس کی محبت دیوانگی جنون کے سامنے علیزے اپنے آپ کو بہت جھوٹا محسوس کرتی تھی_ کچھ دیر بعد اس کی نظر خود ہی جھک گئیں اس کی باتوں سے دل میں ہلچل سی مچ گئی تھی اس کے ساتھ کی اپنی زیارتیں یاد آنے لگیں_ کتنا سب ہونے کے بعد بھی یہ شخص سب بھول کر اسے ایسی ہی محبت دے رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو_ جب علیزے کا دل کبھرانے لگا تو بول اٹھی_"

"علیزے۔۔۔۔۔؟

علیزے نے اچانک اس پر پانی پھنکا تو وہ چلایا اتنی دیر میں علیزے آٹھ کر بھاگی_ اب ضیغم بیچھے تھا دھمکیاں دیتے ہوئے_ اور علیزے آگے آگے تھی کھلکھلاتی اس کو چڑاتی ہوئی_ دونوں پورے لان میں دوڑ رہے تھے_ کوئی دیکھ لے تو یقین نا کرے یہ وہی ضیغم اور علیزے ہیں_ دونوں کو ہی محبت نے بلکل بدل کر رکھ دیا تھا_"

اچھا اچھا سوری_ ضیغم نے اس کے قریب جا کر اسے قابو کیا تو وہ فورا معافیاں مانگ نے لگی_"

علیزے کے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے باندھ کر اسی اپنی مضبوط گرفت میں لے کر اس پر جھکا اور ایک شرارت کی

"_ اب بتاؤ کیا کرو گی_ "وہ مسکراتا شرارت سے بولا_ "دونوں کی سانسیں پھولی ہوئی تھی

"_ علیزے نے کچھ نا کہتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھے گہری گہری سانسیں لینے لگی

"_ تھک گئی ہو_ ضیغم نے اس کے بال سہلاتے ہوئے بڑے پیار سے پوچھا

"_ ہوں

"_ آؤ یہاں بیٹھیں وہ اسے لے بینچ پر بیٹھا

آپ اپنی کار کو کسی کو ہاتھ لگانے نہیں دیتے ہیں بہت زیادہ پسند ہے آپ کو یہ؟ اچانک اس کی نظر گیراج میں کھڑی اسپورٹ کار پر پڑی تو پوچھ بیٹھی

"_ تمہیں کس نے بتایا_ وہ مسکراتا ہوا بولا_ "علیزے کی دل چسپی دیکھ کر اسے پوچھنے لگا

"_ اگر میں کہوں کہ میں آپ کی کار چلانا چاہتی ہوں تو کیا آپ مجھے اجازت دیں گے

"_ تمہیں ڈرائیونگ آتی ہے

جی_ میں خود ڈرائیونگ کرتی تھی مگر میری کار بہت چھوٹی تھی اتنی بڑی کار کبھی نہیں چلائی

"_ میں نے

ٹھیک ہے تم یوسف خان کو ساتھ لے کر چلی جانا_ وہ مسکرایا تو علیزے حیرت سے روک گئی

واقعی_ "وہ حیران تھی زرگل نے بتایا تھا اس نے اپنے کزن دلاور خان کو کتنا مارا تھا اسے ہاتھ

"_ لگانے پر مگر اب

اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے مجھ سمیت میری ہر چیز پر تمہارا حق ہے تم مالک ہو

"_ میری ہر چیز کی اور میں خادم وہ ایک انکھ بند کرتا شرارت سے بولا

واک کریں_ ایک دم کھڑی ہوتی ہوئی بولی تو وہ مسکراتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑے اس کے ساتھ چلنے

لگا_ اب دونوں اپنی پسند ناپسند ایک دوسرے کو بتا رہے تھے_ ضیغم کے لیے یہ صبح زندگی کی

_ سب سے حسن صبح تھی

"_ کچھ دیر بعد وہ بولا

"_آؤ ناشتہ کرتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑے اندر کی طرف بڑا

****

وہ گنگناتے ہوئے بڑی مگن اندز میں ڈرائیونگ کر رہی تھی ضیغم کو سوچتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی_

"_اس کی سرگوشیاں یاد کر کے اسٹیرنگ پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگی

تب ہی سائیڈ سے فل اسپیڈ سے نکلتی کار کو دیکھ کر بوکھلا گئی اور رائٹ ٹرن کرنے کی کوشش میں گاڑی ایک موٹر بائیک سے ٹکرا کر کھمبے سے جا لگی_اس کا سانس روک سا گیا ساری غلطی اس کار والے کی تھی جو رونگ وے جا رہا تھا وہ بھی اتنی سپیڈ سے"_

کافی لوگ گاڑی کے ارد گرد جمع ہو گئے کچھ اس۔بائیک والے کو دیکھ رہے تھے_وہ حواس بخت سی گاڑی سے باہر نکلی گاڑی کا اچھا خاصہ نقصان ہو چکا تھا بمپر ہیڈ لائٹ ٹوٹ چکے تھے جب کے ڈینٹ بھی آئے تھے بہت زیادہ"_

گاڑی میں بیٹھ کر آپ لوگوں کو نظر نہیں آتا کیا وہ ہی بائیک والا شخص اس کے سر پر کھڑا اس پر چلا رہا تھا_ علیزے پریشانی سے اس کے ماتھے پہ لگے زخم کو دیکھنے لگی_ لوگوں کا ہجوم دیکھ کر وہ نروس ہونے لگی تھی_

کسی نے قریب کھڑی پولیس کو بلا لیا اب سب اسے برا بھلا کہنے کے ساتھ پولیس اسٹیشن کی بھی دھمکی دے رہے تھے_"

پولیس اسٹیشن کا سن کر اسے رونا آنے لگا اسے ایسا لگ رہا تھا سارے لوگ مل کر ابھی اسے مارنے لگیں گے_ اس وقت وہ بھول چکی تھی وہ ضیغم یار خان کی بیوی ہے جو ایک سیاستدان ہے_"

اس نے جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر موبائل نکالا اور نمبر ملا کر ضیغم کو کال کی جس کا نمبر بند جا رہا تھا اس نے شیر خان کے نمبر پر کال کی تھی_"

جی بی بی صاحب خیریت_"

ضیغم کہاں ہیں میری بات کروں پلیز_ علیزے کا گھبرایا انداز دیکھ کر شیر خان نے میٹنگ میں بیٹھے ضیغم کو موبائل دیا_"

"___ہاں علیزے کیا ہوا_"وہ حیران پریشان سا پوچھ بیٹھا

"_ ضیغم وہ_"وہ ایک دم رونے لگی

"_کیا ہوا علیزے_دوسری طرف وہ چیخ اٹھا

"_ گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے

"_ تم تم تو ٹھیک ہو نا_وہ کبھرایا تھا

"_کبھرانا نہیں میں ابھی آرہا ہوں

آپ آجائیں_اسے ایڈریس بتا کر اس نے فون بند

"_ ضیغم باہر کی طرف بھاگا

"_کچھ دیر بعد ضیغم کو تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھ اس کی جان میں جان آئی تھی

تمہیں کچھ ہوا تو نہیں چوٹ تو نہیں آئی؟اس کے قریب آتے ہی بے چینی سے اس کا جائزہ لے

"_ رہا تھا_اسے دیکھتے ہی وہاں ایک پل چل سی مچ گئی تھی ضیغم یار خان کو کون نہیں جانتا تھا

www.novelsclubb.com

"_اس نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

خان بی بی کو لے جائیں میں یہ سارا معاملہ نمٹا دوں گا علیزے کی کبھرا ہوا چہرہ اور کافی تعداد میں لوگوں کو دیکھ کر شیر خان نے ضیغم سے کہا_جو پولیس اور ان لوگوں کی تبیعت صاف کرنے کا سوچ رہا تھا جن ہونے اس کی بیوی کو حراساں کرنے کی کوشش کی تھی

"_وہ علیزے کی حالت دیکھتا اس کا ہاتھ تھام کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

"_جلدی سے بی بی کے لیے جوس لے کر آؤ_زرگل کو حکم دیتے وہ اسے کمرے میں لایا

اب آرام سے لیٹ جاؤ اسے بیڈ پر بیٹھاتا وہ خود بھی اس کے قریب بیٹھ گیا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسے ریلیکس کرنے لگا_لیکن وہ اسی طرح بیٹھی آنسو بہانے لگی

علیزے جان ایسے کیوں رو رہی ہو کہیں چوٹ لگی ہے تو مجھے بتاؤ_وہ پریشانی سے اس کا جائزہ لینے لگا خود اس کی چوٹ ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگا

آپ کی گاڑی_اس کا دماغ وہی اٹکا ہوا تھا_اسے یہ خوف تھا ضیغم یہ نا سمجھے اب بھی اسے بدلا لینے کے لیے یہ سب کر رہی ہے کیونکہ کہ ضیغم کے کہنے کے بعد بھی وہ یوسف خان کو ساتھ لے کر نہیں گئی تھی بلکے خود اکیلی چلی گئی تھی"_

گاڑی تم سے زیادہ تو نہیں ہے ایسی ہزار گاڑیاں تم پر قربان میری زندگی_میرے لیے یہی بہت ہے تم ٹھیک ہو گاڑی ٹھیک بھی ہو سکتی ہے نئ بھی آسکتی ہے لیکن اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں نئ علیزے کہاں سے لاتا_آخر میں شرارت سے بولا_تو اس کے آنسو میں روانی آگئ

"_ میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا وہ اس کے سینے سے لگی

_ضیغم نے مسکراتے ہوئے اس کے گرد اپنے بازو پھیلا لیے اور بالوں پر اپنے لب رکھے

"_ میں جانتا ہوں علیزے بس چپ ہو جاؤ

" _ دروازے پر دستک ہوئی تو علیزے اسے دور ہوئی زرگل جو س لے کر آئی تھی

_ضیغم کے سیل پر کال آئی تھی

میٹنگ کینسل کر دو_اس نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی_اب وہ علیزے کو اس حالت میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا_"

اب تمہیں جہاں بھی جانا ہو میرے ساتھ جاؤ گی اب اکیلے بلکل بھی نہیں جاؤ گی تم_ڈاکٹر کو کال کرنے کے بعد وہ کمرے میں آیا اور علیزے کو کہا_"

****

آئی ایم سوری عرشی!.....آئی ایم سوری_"وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اسے منانے کی کوشش کر رہا تھا_مگر وہ مان کر نہیں دے رہی تھی_

تم نے یہ سب کیسے کہہ دیا جو میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا_وہ بار بار ایک ہی بات دہرائے جا رہی تھی اور ہر بار اس کی آنکھیں نئے سرے سے برسنا شروع ہو جاتی

آریان کا۔جزباتی سا دل اس بن بادل برسات میں ڈوبتا جا رہا تھا_اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا_اس دن سے پہلے اس نے کبھی بھی عرشیہ سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی اور اس دن جیسے تمام عرصے کی کسر نکال چکا تھا_اسے عزاب نا جانے کیا کیا کہہ بیٹھا تھا_"

"_آئی ایم رئیلی ویری سوری عرشی؟"دیکھو پتا نہیں کیسے مجھے اتنا غصہ آگیا تھا

دیکھو معافی مانگ رہا ہوں یار_اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھتا ملتجی لہجے میں

"_بولا

ایسی باتیں کہی ہی کیوں جو معافی مانگنا پڑے وہ ابھی بھی راضی نہیں تھی اس کی سوجی آنکھوں

دیکھ کر آریان کو تاسف ہونے لگا_سب کی لڈلی کا کیا حال کر دیا تھا اس نے دو دن سے خود بھی تو

سکون میں نہیں تھی یہ پگلی_اس سب سے آریان ایک بات سمجھ چکا تھا کہ عرشیہ بھی اسے محبت

"_کرتی ہے

"_چلو آئندہ کے لیے پرامس_"اب تم لڑو تو لڑو میں کبھی بھی تم سے جھگڑا نہیں کروں گا

تم ہمیشہ یوں ہی کہتے ہو پھر جھگڑا بھی تم ہی شروع کرتے ہوں_عرشیہ نے ناراضگی سے کہا_

"_سارا الزام آریان پر ڈال دیا اس نے جیسے خود کبھی کچھ نہیں کرتی ہو

_جس پر آریان نے آئی برو کو ہلکی زرا سا اوپر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے بولا

_مائنڈ یو.."عرشی؟"لڑائی میں پہل ہمیشہ تمہاری ہی کسی بات کی وجہ سے ہوتی ہے

دیکھا۔یہی۔۔۔۔۔۔۔تمہیں اپنی غلطی کا کوئی احساس نہیں تم بس مجھے ہی غلط سمجھتے ہو خود کا

"_ قصور تو تمہیں نظر نہیں آتا_ وہ پھر ناراض ہونے لگی

آج مان لیتا ہوں یہی قصور ہے میرا جان من کہ میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں_ اور چاہتا ہوں تم بھی مجھ سے محبت کرو اس کے ہاتھوں کو لبوں سے چھوتا وہ عرشیہ کا دل دھڑکا گیا تھا_

'_ اس کا ہر انداز ہی قیامت لگا کرتا تھا عرشیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

_ اتنے سر پھرے بندے سے محبت کرنے کے لیے مجھے تو ڈگری لینا پڑے گی

"_ وائے ناٹ بے بی؟" وہ فورا پھیلنے لگا

تم چاہو تو آج ہی کلاسز جوائن کر سکتی ہو ہم تو محبت کے سبجیکٹ میں ٹاپ کر چکے ہیں_ اس کی شریر مسکراہٹ اور آنکھوں کے نرم گرم جزبات اپنی حدت سے پگھلا دینے کو کافی تھے_ مگر

"_ اس وقت وہ اسے کچھ اور ستانے کے مونڈ میں تھی

"_ سوری مجھے یہ ٹیچر پسند نہیں ہے_ اس نے بڑے اطمینان سے کہا

"_ تو وہ بڑے کانفیڈنس سے بولا ایک بار یہی بات مجھ سے نظر ملا کر کہو تو میں مان جاؤں

ہاں تو کہہ سکتی ہوں_ عرشیہ نے فوراً ہی اس کا چیلنج قبول کیا مگر اس کی آنکھوں کے سمندر میں

"_ ڈوبنے لگی تھی

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے دیکھتے ایک دوسرے کے بے حد قریب آ گئے

آریان اس کی بھوری آنکھوں میں کھو سا گیا اور ایسے ہی دیکھتے دیکھتے ایک دوسرے میں گم ہو گئے

_ تھے

بیڈ پر لیٹی عرشیہ کے لبوں پر اپنے لب رکھتے آریان اس پر چھکا مدہوشی اسی تھی کہ دونوں ایک

دوسرے سے الگ نہیں ہو پائے تھے_ کیوں کے اس فسوں خیز قیمتی لمحات میں ان کی سانسیں

_ بھی ایک ہو چکی تھی بہت دیر بعد اس سحر سے آزاد ہونے تو آریان نے اسے پوچھا

"_ اب خفا تو نہیں ہو نا

اب تو نہیں ہوں مگر آئندہ اگر مجھ پر یوں چیخے چلائے تو میں سنجیدہ سے ناراض ہو جاؤ گی_ عرشیہ

"_ نے شرم سے سرخ چہرے کے ساتھ جواب دیا

آریان نے اثبات میں سر ہلایا_ "اور پھر اسے اپنے قریب کیا_ کل یہ دونوں ہنی مون پر جانے والے تھے جو عرشیہ کے لیے آریان کی طرف سے سرپرائز ہو گا _"

اب دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت تھی ورنہ ہمیشہ ایسی ہی غلط فہمیاں ان کے بیچ پیدا ہوتی رہیں گی _"

****

علیزے نے پردہ ہٹا کر کھڑکی سے باہر جھانکا سورج واپسی کا سفر شروع کر چکا تھا_ سرسبز زمین پر اس کی نارنجی شعاعوں کا عکس سونا بکھیر رہا تھا_ وائٹ ہاؤس سے باہر بھی ہر سو دلکشی اور سبزہ بکھرا ہوا تھا_ سامنے ایک لمبی پگڈنڈی تھی جس کے دونوں اطراف رنگین بے تحاشا خوبصورت پھول کھلے گویا مسکرا رہے تھے_ باہر کے موسم کی تمام دلکشی و رعنائی اور حسن کسی کا بھی دل جکڑ لینے کی صلاحیت رکھتا تھا_ وہ چار بجے سو کر اٹھی تھی اور ضیغم کے ساتھ لنچ کرنے کے بعد کمرے میں آکر سو گئی تھی جب کے ضیغم دوبارہ آفس چلا گیا تھا_ دوپہر کے کھانے پر وہ اب گھر آنے لگا تھا _"

بی بی جی خان آپ کو بچلے باغ میں بلا رہے ہیں_ وہ قدرتی خوبصورتی میں مگن تھی جب زرگل نے آکر اسے چونکایا_ اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا_"

ضیغم آفس سے آگئے اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں_ وہ اسے ناراض نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی_"

معاف کرنا بی بی میں بازار گئی تھی ساماں لینے_"

اچھا ٹھیکہ ہے میں جاتی ہوں_"

اس نے پچھلے لان میں جانے سے پہلے زرگل کو کھانا بنانے کی تاکید کی_ اور خود لان کی طرف آئی یہاں گھاس لمبی تھی یہ تقریباً دس ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا میدان تھا_ اسے زرگل نے بتایا تھا لان کے کے دوسری جانب اصطبل تھا جہاں اعلیٰ نسل کے گھوڑے موجود تھے_ جن کی دیکھ بھال پر بہت سے ملازم الگ سے مامور تھے_ ضیغم کو رائیڈنگ کا شوق تھا_ یہ سوچ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی_

تیز ہوا کے جھونکوں سے اس کے بال اڑانے لگے اس نے ضیغم کی تلاش میں نگاہیں دوڑائیں_ _بالوں کو ایک ہاتھ سے سمیٹا جو پشت پر بکھرے ہوئے تھے

سامنے ہی سفید گھوڑے کی پشت ہاتھ پھیرتا وہ سیا لباس میں آنکھوں میں گلاسز چڑھائے شہزادوں کی آن بان شان کے ساتھ کھڑا تھا_ اسے دیکھتے ہی مسکرا کر اس کے قریب آیا اور ملازم کو گھوڑا باہر لانے کا اشارہ کیا "_

ڈرائیونگ تو دیکھ لی آپ کی اب رائیڈنگ دیکھتے ہیں_ اس نے علیزے کی طرف شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا "_

نہیں۔۔؟" میں نہیں مجھے کچھ نہیں کرنا_ علیزے کو خوف آیا اس آکسیڈنٹ کے بعد سے وہ ہر چیز سے خوف زدہ تھی "_

ایسے کیسے نہیں ضیغم خان کی بیوی ہو کر ڈر رہی ہو_ وہ ایک جست میں گھوڑے کی پشت پر سوار ہوا_ اور ایک ہاتھ سے لگامیں پکڑ کر دوسرے ہاتھ کو پھیلائے ہوئے وہ زرا سا جھکا تھا اور اگلے لمحے اسے کسی گڑیا کی طرح اٹھا کر گھوڑے کی پشت پر اپنے آگے سوار کیا "_

علیزے نے خود کو ہوا میں اٹھا محسوس کیا تو آنکھیں بند کیئے مسلسل چیختے گئی اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا_ کہ اگلے پل وہ زمین پر گرے گی اور گھوڑے کے بے رحم قدموں تلے آ کر کچلی جائے گی_ مگر ایسا جب بہت دیر تک نہیں ہوا تو اس نے حیران ہو کر ایک دم آنکھیں کھول کر دیکھا_ تو شرم سے پانی پانی ہو گئی وہ ضیغم سے چپکی ہوئی گرنے کے ڈر سے اس کے سینے میں منہ چھپائے ہوئی تھی_ اس نے بدک کر فاصلے پر ہونا چاہا مگر گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کے فاصلے برقرار رہنا ممکن نہیں تھا_ اس کی دونوں ٹانگیں اطراف میں تھی_ اور اس کا وجود ضیغم کے مضبوط آہنی بازوؤں کے حلقے میں_ گھوڑے کا ہر اٹھتا قدم ایک جھٹکا لگاتا اور اسے کچھ اور ضیغم خان کے قریب تر کر جاتا_ اس درجے قربت پر علیزے کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا "_

یہ کیا بد تمیزی ہے خان_ جب اسے کچھ نا سوجی تو اس نے ضیغم کے سینے پر دونوں ہاتھ سے مکوں کی بارش کر ڈالی تھی_ مگر اس پر کیا اثر ہونا تھا اس نے جیسے اعزاز سمجھ کر یہ سوغات قبول کی تھی مزے سے ہنستا چلا گیا "_

یہ بدتمیزی نہیں محترمہ! رومانس کا ایک خوبصورت انداز ہے اور سب بھول کر ان پلوں کو محسوس کرو جو آج ہمارے بیچ ہیں"_

اس کی کمبھراسر گوشی ہواؤ کی آواز کے ساتھ علیزے کے کانو میں گونجی تو وہ سمیت کر رہ گئی"_

کوئی دیکھ لے گا خان پلیز مجھے نیچھے اتریں_ گھوڑے کی رفتار ہر لمحہ بڑھ رہی تھی اور علیزے کو اپنی پوزیشن پہ شرم آرہی تھی اس لیے دھیمے سر گوشی میں بولی"_

مجھے تو اس میں کوئی برائی نظر نہیں آرہی ہے کوئی کچھ نہیں سوچے گا_ سب کو پتا ہے میرا تم سے کیا رشتہِ ہے_ اور دیکھ بھی لیا تو سوچیں گے اپنی خانم کو رومانس سکھا رہا ہوں گا ان کا خان_ اس نے شرارت سے آنکھ ماری اور اسے مزید قریب کر کے کندھے پر سر رکھ لیا"_

اب اس کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتار رہا تھا_

تھوڑی دیر بعد اس سے الگ ہوتا بولا"_

تم بہت خوبصورت ہو_"اس نے علیزے کو ایک بازو کے گھیرے میں لے کر اپنے آگے بٹھا یا_اب علیزے کی پشت بال گردن ضیغم کے سامنے آگئی اور اس کا منہ سامنے آگیا اب وہ اسے دیکھ نہیں سکتی تھی_"

جس سے علیزے کی سانسیں تیز ہو گئیں تھیں_

ضیغم اس کی حالت کو سوچتے مسکرا دیا علیزے کے بال بہت خوبصورت انداز میں ہوا میں لہر رہے تھے_ریشمی مخملیں بال ضیغم کے منہ پر لگ رہے تھے اور ان کی خوشبو ضیغم کی سانسوں کو مہکا رہی تھی_"

ضیغم نے علیزے کے بالوں کو سمیٹ کر اس کے دائیں کندھے پہ آگے کی جانب ڈال دیا_پھر اپنا چہرا اس کے کندھے پر ٹکا کے کان کی لو کو اپنے ہونٹوں سے چھوا_"

ہنی مون پر کہاں جانا ہے_"

شرارت بھرے انداز میں کہتے علیزے کو بازو کے حلقے میں لے کر زور سے بھینچا تھا_اسی طرح لیے اسے خوب سیر کرائی تھی علیزے کے دل سے سارا خوف ختم ہو گیا کیوں کے ضیغم اس کے ساتھ تھا_اس کی جگہ کھلکھلاہٹوں نے لے لی تھی_

دونوں ایک ساتھ گھوڑے کی پیٹھ پر سوار کتنی ہی دیر دور تک دوڑتے رہے اور انجوائے کرتے رہے_جب علیزے کو تھکان محسوس ہونے لگی تب وہ بولی_

اندر چلیں_ضیغم نے احتیاط سے اسے نیچے اتارا_پھر اسے بازو کے حلقے میں لے اندر کی طرف بڑھا_

اسی وقت اس کا موبائل رنگ ہوا کال شبیر علی خان کے خاص ملازم کی تھی_اس نے یس کر کے کان سے لگائی اور دوسری طرف کی بات سنتے ہوئے ایک دم چیخا.....

واٹ۔۔۔؟اور تم مجھے اب بتا رہے ہو کون سے اسپتال میں ہیں_ٹھیک ہے میں ابھی آرہا ہوں_

علیزے ضیغم کو پریشان دیکھ کر خود پریشان ہو گئی تھی خاموش کھڑی اسے کال سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی _"

کیا ہوا خان سب ٹھیک ہے نا _"

نہیں؟" بابا جان کی تبیعت ٹھیک نہیں مجھے ابھی جانا ہو گا_ تم اپنا خیال رکھنا اور اکیلے باہر مت نکلنا ٹھیک ہے_ وہ اس کا گال تھپ تھپا کے تیزی سے باہر نکلا تھا علیزے کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے ہی _"

****

شبیر علی خان کی تبیعت خرابی کا سنتے ہی وہ ساری ناراضگی ختم کرتے ان سے ملنے حویلی آیا تھا_ اسپتال سے حویلی آنے کے بعد ہی انہوں نے ضیغم خان کو کال کروائی تھی _

جب ضیغم ان کا ہاتھ پکڑ کے بیٹھا تو انہوں نے اسے اپنی پریشانی بتائی جس کی وجہ سے ان کی تبعت خراب ہوئی تھی ان کی مخالفین پارٹی نے کچھ معملات خراب کر دے تھے _

وہ اسے دو دن کے لئے اپنی جگہ بیروں ملک میٹنگ کے لیے ایمرجنسی کچھ ساتھی منسٹر کے ساتھ جانے کا کہا تھا_ جانا انہیں خود تھا مگر اب بیماری کی وجہ سے ضیغم کو بھیج رہے تھے_ ضیغم جو علیزے کے ساتھ ہنی مون پر جانے کا پلان کر چکا تھا_ اب بے بس ہوتا باپ کی حالات دیکھتا ان کے کہنے پر جانے کے لیے تیار ہو گیا "_

یار میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر اتنے دن_ ضیغم کا بلکل دل نہیں مان رہا تھا_ علیزے کو اکیلا چھوڑ کر جانے کو عجیب سی بے چینی اور خوف دل میں محسوس کر رہا تھا_ ساتھ لے کر نہی جا سکتا تھا کہ پچھلی بار اس کے ں سیاسی مخالفین نے علیزے کو نشانہ بنایا تھا_ اور اب بھی سب وہاں موجود ہوں گے_ کیوں کے تمام پارٹیوں کے سربراہ وہاں پہنچنے والے تھے_ اسی وجہ سے وہ علیزے کو سیاسی دو شمنی سے دور رکھنا چاہتا تھا_ اب وہ جس کام کے لیے جا رہا تھا وہ بھی کوئی نازک معاملہ تھا جو بگڑ گیا تھا_ جسے ٹھیک کرنے شبیر علی خان کو یا ضیغم کو ہی جانا ضروری تھا "_

دو دن کی تو بات ہے خان پھر ہم ساتھ ہی ہوں گے_ اداس تو علیزے بھی تھی مگر اس کے سامنے ظاہر کر کے اسے اور پریشان نہیں کر سکتی تھی_ کیا پتا یہ سر پھرا انسان جانے سے ہی انکار

کر دے یا کوئی اور ضد پر اڑ جائے_ اس سے اس کے باپ کی نظر میں اور بری بن جائے گی وہ
"_

دونوں آدھی رات کو بیٹھے اپنے اپنے دل کو سمجھتے تسلیاں دیتے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے
"_ تھے_ صبح سات بجے ضیغم خان کی فلائٹ تھی

****

دو روز بے حد مصروف گزرے تھے لیکن اس مصروفیت میں بھی اس کو علیزے کا خیال آ رہا
"_ تھا_ اس نے سوچ لیا تھا کہ اب کبھی علیزے کے بغیر کہیں نہیں جائے گا

"_ وہ سیدھا وائٹ ہاؤس پہنچ تھا

اس کی شام کی فلائٹ تھی اور علیزے کو سرپرائز دینے کے لیے وہ اپنے پرائیوٹ جیٹ میں
"_ پاکستان پہنچا تھا_ جس کا کسی کو علم نہیں تھا کہ وہ پاکستان آ چکا ہے

گھر آیا تو زرگل روئی روئی پریشان سی باہر لان میں ہی کھڑی تھی_ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف
_ لپکی

"_ خان۔۔۔خان وہ بی بی نہیں مل رہی کہیں بھی_ اب وہ باقاعدہ زور زور سے رونے لگی تھی

_ کیا بکواس کر رہی ہو کہاں گئی علیزے جب میں اسے گھر چھوڑ کر گیا تھا_ تم سب کی نگرانی میں

وہ غصّے سے دھاڑا تھا_ پھر اندر گھر میں گیا گھر کا ایک ایک کونا چھان مارا مگر علیزے کہیں نہیں

_ تھی

وہ باہر آیا اور زرگل کو گردن سے پکڑ لیا_ بتاؤ کہاں ہے علیزے میں تمہارے پاس چھوڑ کر گیا

"_ تھا

گارڈز۔۔!!!!!گارڈز۔۔!!!!؟اس نے چیخ چیخ کر سب کو جمع کر لیا اب ایک ایک کی شامت

_ آئی ہوئی تھی

تم سب کو میں زندہ جلادوں گا اگر علیزے کو کچھ ہوا تو کیا کرتے ہو تم سب کے سب میری بیوی

"_ گھر سے غائب ہو گئی_ اور تم سب کو ہوش ہی نہیں تھا_ "وہ ان سب پر غرایا تھا

خان بی بی خود گیا ہے ضمیر گل کے ساتھ_ زرگل نے اپنی صفائی دینی چاہی تھی_ "مگر وہ اس

"_ وقت کسی کا بھی یقین کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا

ہم سچ کہہ رہے ہیں خان بی بی اپنی مرضی سے گیا ہے_ آپ آپ اس میں دیکھ لو_ یوسف خان اہمیت کرتا اسے بولا اور لان میں لگے کیمرے کی طرف اشارہ کیا_ وہ بیچارا تو بس اتنا جانتا تھا یہ کوئی چیز ہے جو گھر میں آنے جانے والے لوگوں پر نظر رکھتی ہے_"

جب ہی ضیغم نے سیکورٹی روم میں جا کر سی سی ٹی فوٹیج میں دیکھا تو علیزے خود ضمیر گل کے ساتھ جا رہی تھی_ بنا کسی زبردستی کے_ "اس کا دماغ پھٹنے لگا تھا کہ اس کے بابا اس کے ساتھ کون سا گیم کھیل رہے ہیں_"

رات کے بارے کا ٹائم تھا جب وہ حویلی پہنچا تھا_ سیدھا شبیر علی خان کے کمرے میں آیا_ وہ سو رہے تھے یا اسے ہی آنکھوں پر ہاتھ رکھے بیٹھے تھے_

www.novelsclubb.com

اس نے آواز دی بابا جان انہیں پکارنے کے ساتھ لائٹ آن کی_"

بابا جان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھ کر تکیے کے سہارے بیٹھتے ہوئے بولے_

"ضیغم خان ابھی آئے ہو؟

علیزے کہاں ہے باباجان_ ان کی بات نظر انداز کرتے ہوئے سرد پر فیلے لہجے میں بولا تھا_ اس

"_ کے اندر جیسے کوئی طوفان چھپا تھا جو وہ سمجھ کر سنبھلے

"_ شبیر علی خان ایک لمحے کو ٹھٹھکے پھر فورا انجان بن گئے

"کون؟

"_ علیزے میری بیوی کہاں چھپا دیا ہے آپ نے اسے اور کیوں

"_ ضیغم کسی طرح ضبط نہیں کر پا رہا تھا

"_ آرام سے آرام سے بیٹھ کر بات کرو_ شبیر خان نے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی

میں آرام سے نہیں بیٹھ سکتا باباجان جب تک مجھے علیزے نہیں مل جاتی_ آپ بتائیں کہاں ہے

وہ آپ کے خاص ملازم کے ساتھ گئی تھی اور وہ آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا_ "وہ

"_ سپاٹ اندز میں بات کر رہا تھا ان سے

ہم کیا بتائیں_ ایک ہفتے پہلے ہی ہم نے ضمیر گل کو نکالا ہے چوڑی کے الظام میں_ اگر تمہیں ہمارا یقین نا آئے تو منشی سے پوچھ لو کیوں کے اس نے ہی رنگے ہاتھوں پکڑا تھا اس بدبخت کو_" شبیر خان نے اتنے یقین سے یہ بات کی کہ ضیغم سوچ میں پڑ گیا

تم ڈھونڈو اپنی بیوی کو اگر ہماری ضرورت ہو تو بتانا_ وہ میرے بیٹے کی خوشی ہے_ اور آج تک ہم نے تمہاری خوشی کے آگے کسی کو اہم نہیں جانا تمہارے خیال سے ہی ہم خاموش ہو کر بیٹھ گئے تھے_" ضیغم کو اپنے باپ کی بات پر یقین آ گیا تھا اور وہ بیمار بھی تھے کیوں ایسا کریں گے جب اتنے ٹائم سے کچھ برا نہیں کیا انہوں نے_"

ٹھیک ہے آپ اپنا خیال رکھئے گا میں چلتا ہوں_

ضیغم وہاں سے اٹھ کر باہر نکلا اور شیر خان کو کال کی سارے ملزم گارڈ کو اس کام پر لگا دو مجھے علیزے کسی بھی قیمت پر سہی سلامت چاہیے ورنہ کوئی زندا نہیں بچے گا_ وہ کال پر زخمی سانپ کی طرح بھنکارا تھا_"

رات بھر نا جانے کہاں کہاں ڈھونڈتا رہا تھا وہ لیکن علیزے کا کچھ پتا نہیں چلا_ فجر کے وقت وہ ہارے ہوئے جواری کی طرح گھر آیا اور اپنے بالوں کو مٹھی میں جھگڑ بے بس سا دوزانوں وہی لان میں بیٹھ گیا_ آنسو اس کی آنکھوں سے جاری تھے_ اسے اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا آج ایسا لگ رہا تھا اس کی زندگی کا آخری دن ہے_ اب وہ صبح کا سورج نہیں دیکھ پائے گا دل کی دھڑکن سست روی سے چلنے لگی_"

اسے وقت اس کے موبائل پر کال آنے لگی_ مگر اسے کوئی ہوش نہیں تھا موبائل بج بج کر بند ہو گیا_"

چھوٹے خان؟"شیر خان کی کال ہے آپ سے ضروری بات کرنا چاہتا ہے_ کہہ رہا ہے بات اہم ہے_

ضیغم کے کال نا اٹھانے پر شیر خان نے یوسف خان کو کال کی جو گیٹ پر ہی بیٹھا تھا_ اور ضیغم کو اس حال میں دیکھ کر خود بھی آنسو بہا رہا تھا_ یہ وہ لوگ تھی جو اپنے مالک کے لیے جان بھی دے سکتے تھے_"

خان اس انسان کا پتا لگ چکا ہے جس نے علیزے بی بی کی گاڑی کو بلاسٹ کیا تھا_ آپ جلدی سے

_ اجائیں شاید یہ جانتا ہوں بی بی کہاں ہیں

_ موبائل سے آتی آواز نے اس کے اندر ایک نئی زندگی پھونک دی تھی

_ وہ بجلی کی تیزی سے اٹھا اور فارم ہاؤس پہنچا تھا_ جہاں اس کا مجرم تھا

_ ضیغم آتے ہی اس پر ٹوٹ پڑا اور اسے ادھ مرا کرنے کے بعد اسے الٹا لٹکا کے پوچھا

اب بتا علیزے کہاں ہے_ میری بیوی کہاں ہے_ وہ اس کے بال پکڑتا سر اونچا کرتے اس کے

"_ منہ پر چیخا تھا

م۔۔۔میں ک کچھ ن ن نہیں جانتا خان وبس مجھے مجھے بڑے خ خان نے ااس دن بی بی ک کے

ساتھ ی یہ سب کرنے ک کا کہا تھا_ اس نے رو کی رو کی سانسوں کے ساتھ بات پوری کی اس کی

"_ تو ضیغم کو دیکھتے ہی روح کانپ اٹھی تھی

"_ کیا بکواس کر رہے ہو_ وہ چیخا تھا

"_ خان میں س سچ ک کہہ رہا ہوں م مرتا ہوا آدمی چ چھوٹ ن نہیں بول تا ہے

ضیغم سن دماغ کے ساتھ وہاں سے نکلا پے در پے شاکٹ اور دو دن جاگنے کی وجہ سے اس کا اب دماغ سن ہو چکا تھا_ اتنا بڑا دھوکا اس کے باپ نے کیا اس کے ساتھ_ وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا"_

****

بابا جان علیزے کہاں ہے_ ضیغم آندھی طوفان بنا کمرے میں آیا_ جو بیڈ پر لیٹے آرام کر رہے تھے_ اس کی سرخ انگارا آنکھیں بکھرے بال دو دن پرانے سوٹ میں وہ کوئی زخمی شیر معلوم ہو رہا تھا"_

ہمیں کیا معلوم ہو گا تمہاری بیوی کے بارے میں_ وہ خود کو مکمل انجان ظاہر کر رہے تھے_ جیسے ان کا علیزے کی گمشدگی سے کوئی تعلق نہیں_

ناجانے کس عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہو گی اور تم ہم سے پوچھنے آ گئے_ اب انہوں نے دوسری چال چلی تھی_

www.novelsclubb.com

ہم تو کہتے ہیں طلاق دے کر جان چھڑاؤ ویسے بھی گندی مچھلی کو تالاب میں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا الٹا سارا پانی خراب ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ تم دیکھ چکے ہو_ یہ بھی شکر ہے وقت پر اس طوائف کی حرکت کا پتا چل گیا_ اب اسے ہی غنیمت جان کر طلاق دے مارو اسکے منہ پر۔۔۔نہ جانے کتنے عاشق ہونگے آسکے ویسے بھی جس گند میں وہ رہی ہے دنیا دیکھ کر آئی ہے اب اس طرح کی لڑکی سے اور کیا امید کی جاسکتی ہے_ ان کی ہر بات میں علیزے کے خلاف ایک زہر بھرا تھا_ جسے سنتے ہی ضیغم کا غصّہ بلکل آسمان پر چڑھ چکا تھا_ اس نے سامنے رکھا واس زمین پے دے مارا اس کے ٹوٹے ہوئے شیشے ہر طرف پھیل چکے تھے۔۔۔

اگر اس کے خلاف آگے ایک لفظ بھی بولا آپ نے تو میں بھول جاؤنگا کے آپ میرے کیا لگتے ہیں_

وہ دھاڑتے ہوئے شبیر علی خان سے مخاطب ہوا جو کے اس کے انداز پر حیران ہوئے ان ہونے تو فل پلان بنا کر علیزے کو غائب کروایا تھا_ کہ ضیغم سمجھے وہ اپنی مرضی سے ضمیر گل کے ساتھ گئی ہے"_

www.novelsclubb.com

میں جان گیا ہوں کہ آپ نے جان پوچھ کر مجھے یہاں سے دور بھیجا تھا_ تکے علیزے کے ساتھ برا کر سکیں_ پہلے بھی علیزے کی گاڑی پر آپ نے ہی حملہ کروایا تھا اور اب اسے کڈنیپ کروا دیا

_

"ضیغم خان کی بیوی کو۔۔۔۔۔؟

تم سب جان ہی گئے ہو تو اب یہ بات کان کھول کر سن لو_ ہم کبھی بھی اس طوائف کو اپنی بہو قبول نہیں کریں گے_ ہم اپنے اعلیٰ نسل میں اس گندے خون کی آمیزش پر دیش نہیں کریں گے_ ہمارا خانوں کا خون ہیں اور اس میں ملوث نہیں ہو سکتی_ شبیر علی خان کے ہر انداز میں غرور اور تکبیر بول رہے تھا_"

بابا جان وہ چچا جان کی کھوئی ہوئی بیٹی ہے علیزے_ اس نے ایک آخری کوشش کی انہیں باز رکھنے کی_"

_ ہاہاہا!!!!؟"اس کی بات سن کر انہوں نے قہقہہ لگایا

www.novelsclubb.com

تم کیا ہمیں اتنا بے وقوف سمجھتے ہو کہ کسی کو بھی ہمارے بھائی کا خون بولو گے اور ہم مان لیں گے_ تم صرف اس لڑکی کو بچانے کے لیے ایسا بول رہے ہو_ انہوں نے اس کی بات مزاق میں اڑا کر سر جھٹکا_"

اسکا مطلب آپ کو مجھ سے زیادہ اپنی ضد اور انا پیاری ہے ٹھیک ہے پھر آپ رہیں اپنے اصولوں اور جھوٹی شان کے غرور میں مبتلہ_ اب ضیغم کے پاس اک آخری راستہ ہی بچا تھا_"

وہ بولتے ہوئے ان کے پاس جانے لگا ان کی سائیڈ ڈور سے کچھ نکالا_ شبیر علی خان الجھی نظروں سے اسے دیکھنے لگے_ وہ نہیں جانتے تھے یہ کیا کر رہا ہے_"

جیسے ہی ضیغم نے ڈراؤ سے ہاتھ باہر نکالا شبیر علی خان کی آنکھیں کھلی رہ گئی_"

یہ کیا کر رہے ہو رکھو اسے واپس_ پورے وقت میں وہ پہلی بار کبھرائے تھے_"

وہ ان ہی کی ریوالور نکالنے لگا تھا_ اس کی خود کی گن گاڑی میں تھی_"

بابا جان ایک بات آپ اچھی طرح سمجھ لیں اس وقت میں ایک جنون میں ہوں_ میں اپنے اپے میں نہیں ہوں_ مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا سہی ہے کیا غلط لیکن میرے پاس اس کے علاوہ کوئی

راستہ نہیں اس کی دوری کا احساس میرے انگ انگ کو کاٹ رہا ہے_ میں ہر گھڑی ایک اذیت سے گزر رہا ہوں_ آپ کو میری تکلیف کا بلکل بھی اندازہ نہیں ہے_ وہ ریوالور میں گولیاں بھرتے ہوئے بولا_

"_ اس کا لہجہ بہت عجیب سا تھا اس کی آواز میں اک وحشت بھری تھی

_ تم کہنا کیا چاہتے ہو؟ یہ ریوالور کس کے لیے اٹھائی ہے تم نے

"_ شبیر علی خان کی پیشانی پے تجسس سے بل پڑنے لگے

بابا جان میں آخری بار پوچھ رہا ہوں آپ مجھے علیزے کا پتا بتا رہے ہیں یا نہیں؟؟؟ وہ ریوالور مضبوطی سے پکڑ کر پوچھنے لگا_"

اس کی بات پر شبیر علی کے چہرے پر سدمے کے ساتھ ساتھ شدید غصّے کے ملے جلے تاثرات نمایاں ہونے لگے_

اس لڑکی کے لیے تم اپنے باپ کی جان لو گے تو ٹھیک ہے پھر کر لو اپنا یہ شوق بھی پورا_ اگر تمہیں لگتا ہے میں غلط ہوں تو دو مجھے سزا_

لیکن جب تک وہ لڑکی خلع کے پیپر پہ دستخط نہیں کرتی ہیں اسے رہائی نہیں دیں گے دوسری صورت میں اسے مارنا ہو گا مگر تمہاری زندگی میں واپس نہیں آئے گی اب_ وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولے تھے_ انہیں اب بھی یہی لگ رہا تھا وہ ضیغم کا بھلا چاہتے ہیں_

وہی تو کر رہا ہوں آپ کو سزا دے رہا ہوں_ لیکن آپ کی جان میں کیسے لے سکتا ہوں بھلا_ اتنا بے غیرت اور بے حس نہیں ہوں جو اپنے باپ کی جان لوں گا_

" وہ ان سے پیچھے ہٹتے ہوئے کچھ دور کھڑا ہو گیا_

لیکن اپنی جان لے سکتا ہوں_ اور آپ میرے قریب آئیے تو یہ ٹریگر دب جائے گا_ اس نے پسٹل اپنی پیشانی پر رکھ لی_ سرخ انگارا آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگا_

شبیر خان کو یہ اپنا وہ بیٹا تو لگ ہی نہیں رہا تھا_ جسے وہ جانتے تھے_ انہیں تو لگا تھا کہ کچھ دن چیخے گا چلائے گا پھر خود ہی بھول بھال جائے گا_ جب اس کی کسی اور سے شادی کریں گے جیسا ان کے بھائی نے کیا تھا_ مگر وہ اپنے بھائی کے وہ ناسور نہیں دیکھ پائے جن ہونے کہیں سالوں سے انہیں

سکون سے سونے نہیں دیا تھا_ کچھ لوگ ہوتے ہیں ناخود کو سہی پرفیکٹ سمجھنے والے جو خود کو بڑا سمجھتے سمجھتے خود کو (نعوذ باللہ) خدا سمجھنے لگتے ہیں "_

یہ کیا بے وقوفی ہے پاگل ہو گئے ہو ضیغم خان ہٹاؤ اسے_ اس کی اس حرکت پے شبیر خان کا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا تھا_ وہ وہی سے تڑپ کر چلانے تھے_ خان خاندان کا اکلوتا وارث تھا وہ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو ان کی نسل ختم ہو جاتی_ یہ شان و شوکت دولت اعلیٰ خون سب میٹھی میں مل جاتا "_ اس کے ساتھ ہی جس پر وہ کچھ دیر پہلے غرور کر رہے تھے

خانم۔۔۔۔خانم۔۔۔۔وہ بے بسی سے ہڑبڑاتے ہوئے اپنی بیوی کو آواز دینے لگے جو بہت مشکل سے نکل رہے تھی _

بی جان جو کمرے میں ہی آ رہی تھی ان کی پریشان کن آواز سن کر جلدی جلدی سے کمرے میں آئیں "_

کیا ہوا خیریت تو ہے آپ اس طرح کیوں چلا رہے ہیں_ وہ آتے ہی پریشانی سے پوچھنے لگیں تھی_ کہ اچانک ضیغم کو دیکھ کر وہ شدید رہے گئیں ان کی روح تک کانپ اٹھی تھی_ انہں تو

www.novelsclubb.com

شبیر خان کی تبیعت کا ڈر تھا وہ یہ ہی سمجھیں کے انہیں کوئی تکلیف ہو گی مگر یہاں ضیغم کو اس طرح دیکھ کر ان کی ممتا بلبلا اٹھی تھی_"

یہ۔۔۔یہ۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔کیا کر رہے ہو ضیغم میرے بچے؟نیچے اتارو اسے_وہ اب ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے سانس روکے مشکل سے بولیں تھیں_"

بابا جان آخری بار پوچھ رہا ہوں اس کے بعد آپ میری آواز زندگی بھر نہیں سن پائیں گے_

وہ ٹیگر پر اپنی انگلی جماتے ہوئے انہیں جتلانے لگا_"

بی جان نا سمجھی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی_"

یہ چابی لو بیسمنٹ کی اور گلاب خان کو میرے پاس بھیجو وہ تمہیں وہاں لے جائے گا_اب یہ مجھے دو_شبیر خان نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے چابی اس کی طرف بڑھائی_اور ریوالور کے لیے دوسرا ہاتھ بڑھایا_"

وہ چابی ہاتھ میں پکڑ کر گن پیچھے اپنی بیلڈ میں لگاتے باہر کی طرف جلدی سے بھاگا تھا_"

شبیر خان بھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ بیڈ پر گر سے گئے_ انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اپنی موت آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہو_ وجود ابھی تک کانپ رہا تھا "_

بی جان نے جلدی سے ان کی طرف پانی کا گلاس پڑھایا

****

شبیر علی خان نے علیزے کو فارم ہاؤس کے بیسمنٹ میں رکھا تھا_ ضیغم خان کا دل دکھ سے بھر گیا_ جہاں وہ اپنے دو شمنوں کو سزا دینے کے لیے رکھتا تھا اس ہی جگہ اس کی شہزادی تھی جو عربوں کی جائیداد کی اکیلی وارث تھی اس کی بھی اور اپنے باپ کی بھی "_ _

وہ پاگلوں کی طرح بھاگتا ہوا فارم ہاؤس میں آکر اندر بیسمنٹ کی سیڑھیاں اترتا نیچے آیا_ تو علیزے کو ایک طرف بے ہوش پڑا پایا_ یہاں زمین ایک گدہ بچھا تھا پانی کا جگ ایک پلیٹ میں ٹھکا کھانا جو شاید اس کی بیوی ہونے کے خیال سے دیا گیا تھا اور علیزے کے پاس کچھ پیپر پڑے تھے_ وہ سمجھ گیا یہ خلع کے پیپر ہیں_ ضیغم نے کسی بھی چیز پر توجہ دے بغیر علیزے کو اپنی

بانہوں میں اٹھایا اور باہر کی طرف لپکا_ اور گاڑی میں بیٹھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھے اب وہ پاگلوں کی طرح اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا_

علیزے آنکھیں کھولو تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی_ اچھا غصہ کر لو بے عزتی کر لو ناراض ہو جاو_ مگر آنکھیں کھول لو میں تمہاری قسم کھاتا ہوں علیزے تمہیں کچھ ہوا تو میں خود کو بھی ختم کر لوں گا_ وہ دیوانہ ہوا اس کے گال تھپ تھپاتا ہوش دلانے کی کوشش کر رہا تھا_ مگر علیزے یوں ہی سخت اس کی گود میں پڑی تھی جیسے کبھی آنکھ نا کھولنے کی قسم کھائی ہو_"

گاڑی تیز چلاؤ وہ ڈرائیور پہ دھاڑا تھا جو فل اسپیڈ سے ہی گاڑی بھگا رہا تھا ضیغم کا بس نہیں چل رہا تھا آڑ کر اسپتال پہنچ جائے_"

وہ اسے اٹھے اندھا دھن بھاگا تھا_ سارا اسپتال حرکت میں آ گیا تھا_ ایک تو ضیغم یار خان کو کون نہیں جانتا تھا_ دوسرا اس کے ساتھ کالے سوٹوں میں کمبے جھوڑے گارڈز ایک خوف حراس پھیل گیا تھا_ سب کھبرا رہے تھے_ جب علیزے کو اسٹیچر پر ڈال کر اندر لے کر جانے لگے ضیغم نے ڈاکٹر کا گریبان پکڑ لیا_

www.novelsclubb.com

میری بیوی کو کچھ ہوا تو کوئی نہیں بچے گا_اس پورے اسپتال کو آگ لگادوں گا سمجھے تم کچھ بھی کرو پورے شہر کے ڈاکٹرز کو بلالو مگر علیزے بلکل ٹھیک چاہیے مجھے_وہ ڈاکٹر کے منہ پر غرا رہا تھا_

پورے اسپتال میں اس کی دھاڑ گونج رہی تھی_اس نے ایک جھٹکے سے ڈاکٹر کا گریبان جھوڑ تو وہ گرتے گرتے بچا اور ایک سیکنڈ سے پہلے انداز غائب ہوا جان نچنے پر_

ضیغم زخمی شیر بنا ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا_کچھ ہی سیکنڈ میں اس نے اسپتال کو ہلا کر رکھ دیا تھا ہر جگہ افراتفری تھی"_

آدھے گھنٹے بعد ایک لیڈی ڈاکٹر مسکراتے ہوئے باہر آئی_

ضیغم کے ماتھے پر بل پڑنے لگے اسے مسکراتا دیکھ

ابھی وہ کچھ بولتا_

کبھرانے کی بات نہیں خان صاحب شی از پریگنٹ_آپ کی بیوی اب ٹھیک ہیں مینٹلی اسٹرس لینے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی ایسی حالت میں ہو جاتا ہے یہ سب_آپ ان کی ڈائٹ کا

خیال رکھیں گا یہ بہت ویک ہیں_ میں ڈائٹ پلان بنا دیتی ہوں_ "ڈاکٹر اپنی ہی بولے جا رہی تھی_ "

پہلے تو ضیغم سمجھا نہیں جب بات سمجھ آئی تو دل میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی اتنی ٹینشن بھرے ماحول میں اتنی بڑی خوشخبری اس کے دل میں لگی آگ پر نرم سی پھوار پر سنے لگی وہ سب بھولنے لگا_ "

شرشاری کی کیفیت میں وہ اندر داخل ہوا جہاں علیزے انجکشن کے زیر اثر سو رہی تھی_

اس کے قریب بیٹھ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہونٹوں سے لگایا_

میں بہت خوش نصیب ہوں جو تم مجھے ملی تم ایک خدا کی طرف سے تحفہ ہو جسے میں نے خوشی سے قبول کیا_ اور میری زندگی خدا نے خوشیوں سے بھر دی_ جیسے چچا جان نے تمہیں ٹھکرایا تو ان کی زندگی میں اندھیرا چھا گیا ان کی ہر خوشی خدا نے ان کی ناشکری کی وجہ سے واپس لی کیوں کے انہوں نے خدا کی عطا کردہ رحمت کو ٹھکرایا_ پھر اسی خدا سے رحمت کی اہمیت لگالی_

اگر بیٹا بیٹی پیدا کرنا انسان کے ہاتھ میں ہے تو پھر خدا کے آگے جھکنا اور اس سے مانگنا چھوڑ دو خود ہی اپنی دولت شہرت شان شوکت سے حاصل کر لو بیٹا بھی کیوں کے اس معاملے میں تمہیں خدا کے فیصلوں سے انکار ہے تو پھر اپنا بھلا خود سوچو_ انسان نادان بھٹکا ہوا یہ نہیں سمجھتا کہ وہ اوپر بیٹھا ستر ماؤں سے زیادہ چاہنے والا ہی تمہارے لیے سہی اور اچھے فیصلے کر سکتا ہے_ اگر خود پر اتنا ہی بھروسہ ہے تو نکل جاؤ دنیا سے باہر کر لو اپنی مرضی کیوں کے ہونا تو وہی ہے جو خدا چاہے گا ہم اس کے غلام اور بھیکاری ہیں وہ نہیں (نعوذ باللہ) جو غلطی چچا جان نے کی وہ میں کبھی نہیں کروں گا میں اپنی بیٹی کو شہزادی بنا کر رکھوں گا انشاءاللہ_ "

****

مما جانی آپ_ علیزے ایک پر نور جگہ پر تھی ہر طرح ہریالی اور پھول ہی پھول تھے ہواؤں میں ایسی خوشبو محسوس ہو رہی تھی جو روح تک کو تقویت پہنچا رہی تھی_ علیزے نے آج تک ایسا نور کہیں نہیں دیکھا تھا جو اس جگہ تھا_ کچھ دور سب سے خوبصورت جگہ پر اپنی ماں کو سفید

لباس میں تسبیح کرتے دیکھا تو وہ بھاگ کر ان کے پاس آئی اور ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی

_

_ پوری زندگی کی تکلیفوں اذیت کا مرہم اس جگہ تھا ماں کی گود ہر تکلیف بھولا دیتی ہے

جب ہی مریم بیگم نے علیزے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا علیزے تمہارے بابا کو تمہاری ضرورت ہے_ تم ان کو معاف کر دو میں نے زندگی کے امتحان دے کر وہ پا لیا جو ہزاروں سال کی عبادت کے بعد ملتا ہے_ میرا اللہ مجھ سے راضی ہے میں نے سب کو معاف کیا

" _ تم بھی کر دو اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

مما!!!!!؟"اچانک اس کی آنکھ کھولی تو وہ اسپتال کے بیڈ پر تھی اس کی ماں کہیں نہیں تھیں اور ضیغم اس کے پاس بیٹھا اسے سوتے ہوئے مسکراتے دیکھ رہا تھا جب وہ اچانک چلائی وہ اس نے

"_ علیزے کے قریب آیا

_ کیا ہوا علیزے کیئں درد ہے میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں

ن نہیں میں ٹھیک ہوں_ علیزے کو سب یاد آنے لگا شبیر علی خان کا اسے جھوٹ بول کر بلانا پھر

"_ اسے ٹارچر کرنا خلع کے پیپر پر سکنیچر کے لیے

_ وہ....وہ۔۔۔۔پیپر۔۔۔خلع؟"علیزے خوف سے اپنی بات بولنے کی کوشش کرنے لگی

_ شششش!!!!؟'سب بھول جاؤ برا خواب سمجھ کر ہوں،

اب ہمیں کوئی دور نہیں کر سکتا ہم لندن جا رہے ہیں ہمیشہ کے لیے_ جہاں میں تم اور ہماری

"_ پرنسز ہو گی

"_ میں اپنے بابا سے ملنا چاہتی ہوں

ضرور ملیں گے ابھی ہم گھر چلتے ہیں اس کے بعد ٹھیک ہے_"ضیغم نے اسے بہلایا وہ یہ نہیں بتا

"_ سکتا تھا کہ تیمور خان آخری بار اسے ملنے کے بعد سے ہی بیمار ہیں

"لیکن؟

_ بس اب کوئی بات نہیں ہو گی_"چلو اب گھر چلیں

****

"_ ضیغم اسے اپنے دوسرے بنگلہ پر لایا تھا

وہ اسے سہارا دے ڈرائنگ روم تک لایا جب سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر علیزے کے قدم وہی جم گئے_ ضیغم خود حیران تھا تیمور خان کو یہاں دیکھ کر جو بہت کمزور نظر آرہے تھے شاید انہیں علیزے کی گمشدگی کا معلوم ہو چکا تھا_ جب ہی شیر خان سے ہر بات معلوم کرنے کے بعد "_ یہاں پہلے سے موجود تھے_ ضیغم کو توکل سے علیزے کے سوا کوئی ہوش نہیں تھا

اپنے باپ کو معاف کر دو آیک موقع دے دو مجھے میری بچی_ انہوں نے بازو پھیلائے تو وہ روتی ہوئی ان کے سینے سے لگ گئی_ کبھی اس نے سوچا تھا کہ انہیں کبھی نہیں اپنائے گی جیسے انہوں نے اس کے ساتھ کیا_

مگر کہنے اور کرنے میں فرق ہوتا ہے وہ ان سے کبھی نفرت کر ہی نہیں سکی یہ تو بس غم غصہ تھا جو ان کے ٹھکرانے کے باعث ان پر تھا_ اور آج جب انہیں اس کی ضرورت اور اپنی غلطی پر

شرمندہ بھی تھے تو وہ کیسے ٹھکرا دیتی انہیں_ اور اب تو اس کی ماں نے بھی انہیں معاف کر دیا تھا_

ان کی آنکھوں میں آئے آنسوؤں نے علیزے کے دل میں سالوں کی بدگمانی کو دھو ڈالا تھا_ اب وہ اس کے لیے وہی باپ بن گئے تھے شدید محبت کرنے والے شفیق باپ_"

آپ نے ایسا کیوں کیا بابا جان کوئی اپنے خون کو بھی یوں ٹھکراتا ہے میں تو آپ کے وجود کا حصہ تھی پھر بھی۔۔۔۔ پھر بھی اس کے آنسو تیزی سے اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے_ اس کے شکوے شکایت شروع ہو چکے تھے جو ایک بیٹی لاڈ میں اپنے باپ سے کرتی ہے_"

ضیغم علیزے کا خوشی سے جگمگاتا چہرہ سامنے دیکھ رہا تھا_ وہ تیمور علی خان کے بازو سے لگی بیٹھی تھی_ ضیغم سے اس کی نظریں ملی تو وہ مسکرا دی_ اس کے مشکور نظروں سے دیکھنے پر ضیغم کے مونچھوں تلے لبوں کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی_ اسے اب اپنی منزل مل چکی تھی اور اس نے علیزے کو ساری خوشیاں دینے کا جو وعدہ کیا تھا آج پورا ہو چکا تھا_"

تیمور خان بھی بہت خوش تھے اپنے نانا بنے کا سن کر وہ بھی اب ان کے ساتھ لندن جانے کا فیصلہ کر چکے تھے_ جب انہیں علیزے کی کڈنیپنگ کا پتا چلا وہ اپنے بھائی سے ہر تعلق ختم کر کے یہاں آئے تھے _

****

اس بار شبیر علی خان کو ہر محاذ پر بڑی بری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا_ وہ کوئی غیر اور طوائف زادی نہیں بلکے ان کے بھائی کا خون ان ہی کے خاندان کا حصہ تھی_ اور اگر وہ اسے کوئی نقصان پہنچا دیتے تو تیمور علی خان کا سامنا کیسے کرتے جو اپنی بیٹی کی زرا سی تکلیف پر ان سے ہر طرح کا تعلق ختم کر کے جا چکے تھے _ "

www.novelsclubb.com

_پہلے ہی تیمور علی خان نے اپنی بیٹی ان کی وجہ سے اپنے جگر گوشے کو اپنا ماننے سے انکار کر دیا تھا اور پھر اب ضیغم بھی تھا ان کا وارث ان کا بیٹا جو اس کی خاطر اپنا سب کچھ داؤ پر لگانے کو تیار تھا یہاں تک کے اپنی جان بھی _

کتنے لوگوں کا چہرے ان کے سامنے گھوم گے جو ان سے دور ہو جاتے ان کا پورا خاندان بکھر کر رہے جاتا_"

اور پھر وہ کوئی غیر نہیں تھی ان کی اپنی ہی تھی جیسے کبھی انہوں نے اپنی روایتی اصولوں اور رسم ورواج کی پاسداری کے لیے کھو دیا تھا_ حالانکہ زریش اور زرتاشہ کی طرف وہ بھی ان کی عزت وغیرت تھی_ تب یہ احساس نہیں ہوا تھا مگر اب اس شدید احساس نے ان کے دل کو ہلا کر رکھ دیا تھا_ وہ چاروں طرف سے مجبور بے بسی ہو گئے تھے_ اور تیمور علی خان کو منانے علیزے کو پورے دھوم دھام سے اور ضیغم کی زندگی اور اپنے خاندان میں شامل کرنے کے لئے ولیمے کی تقریب کا فیصلہ کرتے روانہ ہوئے تھے_"

www.novelsclubb.com

****

آج ایک ہفتے بعد ان کا ریسیپشن تھا_ شہر کے سب سے بڑے شادی حال میں ملک کی بڑی بڑی سیاسی شخصیات اور بزنس مین نے اس میں شرکت کی تھی لاؤڈ میوزک سسٹم آن تھا جس کی وجہ سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی_"

سامنے سے سپورٹ لائٹ کی روشنی میں ضیغم کے ہاتھوں میں ہاتھ دیے_ سلور گرے میکسی پر برائیڈل میک اپ کیے جس کے لیے شہر کی مشہور بیوٹیشن کو بلوایا گیا تھا_ وہ کوئی کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی_ پیچھے دو لڑکیاں اس کے دور تک پھیلے دوپٹہ کو پکڑے چل رہی تھی ساتھ میں بلیک تھری پیس سوٹ میں سرخ سفید رنگت کے ساتھ بالوں کو جیل سے سیٹ کئے ضیغم خان اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ مسکراتا محبت بھری نظروں سے علیزے کو دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا_ دونوں کو جو دیکھتا تعریف کیے بغیر نہیں رہ تا تھا_ کیمرہ مین مووی میکر سب حرکت میں آئے ہوئے تھے اور اس خوبصورت پلوں کو کیمرے میں قید کرتے جا رہے تھے_ علیزے آج خود کو کوئی ریاست کی شہزادی ہی محسوس کر رہی تھی_

ساری تکلیفوں کے بعد اب اس کی زندگی میں خوشیاں آئی تھیں جو ہمیشہ قائم رہنے والی تھیں_"

شبیر علی خان نے سب سے معافی مانگ لی تھی اور علیزے نے بھی انہیں کھولے دل سے معاف کر دیا تھا جب وہ اپنے باپ کو معاف کر سکتی تھی وہ انہونے تو انتا کچھ کیا بھی نہیں تھا_ ویسے بھی

جب تک آپ کسی کی زیادتیاں ظلم معاف نہیں کرتے اس وقت تھا وہ آپ کے دل میں ناسور بن کر پلتا رہتا ہے جو آپ کو بھی اندر سے ختم کر رہا ہوتا ہے_ اور معاف کرنے کے بعد اللہ آپ کی بھی خطاوں کو در گزر کر کے آپ کا دل سکون اور راحت سے بھر دیتا ہے اور دنیا کی ہر چیز سے بھی نوازتا ہے_

تو بدلے کو چھوڑ کر سب کچھ اللہ پر چھوڑ کر پر سکون ہو جانا چاہیے_ یہ ہی علیزے اور مریم بیگم نے کیا_"

علیزے کی طرف سے خوشخبری سنتے ہی حویلی والوں نے خزانوں کے منہ کھول دیے_ شبیر علی خان اور بی جان کے تو خوشی کے مارے پیر ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے_ ابھی بھی یہاں آنے سے پہلے کالے بکروں کا صدقہ دیا گیا تھا_ بی جان تو اسے دیکھ کر گھبرا رہی تھی کہیں کسی کی نظر نا لگ جائے اتنی خوبصورت بہو ڈھونڈنے پر کتنو نے ان سے پوچھا تھا_

علیزے تو سب دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی اچانک اتنی اہمیت ملنے پر_

ابھی بھی ضیغم اس کا مضبوط سے ہاتھ پکڑے ساتھ اسٹیج تک لایا تھا_

اس کا تو بس نہیں چلتا تھا علیزے کو گود میں اٹھا لے وہ تو علیزے نے دھمکی دی تھی کہ وہ ناراض ہو جائے گی_ جب سے علیزے کی تبعت خراب ہوئی تھی ہر وقت ضیغم اس کے سر پر سوار رہتا آفس بھی آدھے دن کے لیے جاتا تھا_ اس پر بھی کال کر کے ملازموں کو ہولائے رکھتا "_ _ اس بات پر گھر میں سب اس کا بھرپور ساتھ دیتے تھے

آج ضیغم نے سکندر احمد اور ان کی فیملی کو بھی یہاں انوائیٹ کیا تھا جو کتنے ہی دن سے علیزے سے ملنے اور معافی مانگنے کے لیے اس کے گھر کے چکر لگا رہے تھے جو ہر بار ضیغم کے منا کرنے پر مایوس لوٹ جاتے_ جب سے انہوں نے نیوز میں علیزے کو دیکھا تھا ان کی تلاش ختم ہو گئی تھی

_

احتشام شیرازی اور اس کی فیملی نے ان سے معافی مانگ کر شفا کی رو خصتی کی تاریخ بھی رکھ دی تھی مگر سکندر احمد نے ہر بات اور ہر فیصلے سے انکار کر دیا تھا کہ جب تک علیزے آنہیں معاف نہیں کر دیتی تب تک وہ کسی خوشی کے بارے میں نہیں سوچ سکتے_ اور آج انہوں نے علیزے سے معافی مانگ کر اس کے مان جانے پر پر سکون ہو گئے تھے "_

عرشیہ اور اریان نے بھی شرکت کی تھی وہ لوگ کل ہی واپس آئے تھے وہ بھی علیزے اور ضیغم کے والیمے میں شریک ہونے_ زوار بھائی اور بھابھی نہیں آسکے تھے کیوں کے ان کے گھر کچھ دنوں بعد نئے مہمان کی آمد ہونے والی تھی جس کی وجہ سے زوار حوریہ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے_

تمام رسموں کے بعد کسی کی بھی پرواہ کئے بغیر علیزے کو لے کر ضیغم گھر آگیا تھا کیوں کے علیزے کو اب تھکان محسوس ہو رہی تھی_

"_ باقی سب کھانے کے بعد مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد آنا تھا

****

"_چار سال بعد

وہ آفس روم سے نکل اعتماد کے ساتھ میٹنگ روم کی طرف بڑھ رہی تھی ساتھ ساتھ اسسٹنٹ اور مینجر اسے امپورٹنٹ پوائنٹس بھی ٹوٹ کرواتے جا رہے تھے آج اس نے فرانسیسی ڈیلیکیشن کے ساتھ ڈیل سائین کرنی تھی_"

www.novelsclubb.com

ان چار سالوں میں علیزے نے اپنے باپ کے بزنس کو آسمانوں کی بلندیوں پر پہنچایا تھا_ دنیا کے بڑے بڑے ملک میں ان کے بزنس کا ایک نام پہچان تھی _

علیزے کی تیار کردہ پریزنٹیشن دیکھ کر اور ڈیل کرتے دیکھ کبھی کبھی تیمور علی خان اور ضیغم بھی حیران رہ جاتے تھے _

کیوں کے اتنے سال کے تجربے اور محنت کے بعد خود کا جو بزنس تیمور خان نے کھڑا کیا تھا اس کو ان چار سولوں میں علیزے نے تین گونا زیادہ کر کے دیکھیا تھا _ _

آج انہیں یقین آگیا تھا کہ لوگ اپنی بیٹیوں پر اتنا بھروسہ کیوں کرتے ہیں انہیں تعلیم رتبہ مقام سپورٹ کرنا ان کی طاقت بنانا اور انہیں خود کے قابل بنانا اور بدلے میں انہیں علیزے جیسی بیٹی کی صورت انعام ملتے ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں میں اپنے ماں باپ کا سر بلند کرتی ہیں_

"_ کیوں کے اللہ کے فیصلے بے مقصد نہیں ہوتے (بے شک)

****

دیکھو پلی یہ پلانت ہے ابھی ہم اس کو لدایں دے تو یہ اتنا بلا ہو دا ے دا_ (دیکھو پری یہ پلانٹ ہے ابھی ہم اس کو ہم لگائیں گے تو یہ اتنا بڑا ہو جائے گا)_ "تین سال اہان خان نے اپنی چھوٹی بہن کو اپنی عقل کے مطابق سمجھایا "_

"ہائی۔۔۔؟

_ اس کی بات سن کر ایک سال پریسہ نے ہاں میں سر ہلایا جیسے اسے بھائی کی بات سمجھ آگئی ہو پریسہ سے چاہے جو بھی بات کائیں وہ ہاں میں ہی سر ہلاتی تھی_ ابھی بس کچھ ہی ورڈ بولنا جانتی تھی وہ "_

آف میرے خدایا یہ کس قسم کے بچے ہیں_ علیزے سر پکڑ کے بیٹھی تھی جب اس کے تین سال بیٹے آہان اور ایک سالہ بیٹی پریسہ نے لان کے پودوں کا ستیاناس کیا ہوا تھا_ خود دونوں کے بال ہاتھ پیر اور کپڑے میٹھی سے بھرے تھے_ اور ملازمائیں بے چاری ہاتھ میں کھرپی اور ان کے اکھاڑے ہوئے پودے لے کھڑی تھیں _

دونوں بہن بھائی کو آج گارڈنگ کا شوق چڑا تھا سب گھر والوں نے مل کر ان دونوں بیگاڑ دیا تھا_

_ علیزے ابھی آفس سے آئی تھی جب لان کا منظر دیکھ کر اس نے سر پیٹ لیا

آہان خان ضیغم کی کاپی تھا تو پریسہ علیزے کی لیکن دونوں بچوں کی آنکھیں علیزے کی طرف

"_ نیلی کانچ جیسی تھی

" _ یہ کیا ہو رہا ہے؟"اس نے ان کے سر پر کھڑے ہو کر غصّے سے پوچھا

"_ ماما جان ہم پلانٹ لدا رہے ہیں_اس کے پوچھنے پر بڑی فخر سے اہان خان نے اطلاع دی

ماما دیے۔۔؟"ساتھ ساتھ پری نے بھائی کا ساتھ دینا ضروری سمجھا_اور ہاں میں سر ہلاتے

"_ پودے کی طرف اشارا کیا

"آج میں؟

"بابا ادائے۔۔۔۔بابا ادائے۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

ابھی وہ ان کو ڈانٹنے کا سوچ ہی رہی تھی جب ضیغم خان کی کار پورٹیکو میں آ کر رکی اور دونوں بچے اس کی طرف بھاگے_ گارڈ نے جلدی سے دروازہ کھولا ضیغم خان مسکراتا ہوا ایک سیکنڈ سے پہلے باہر نکلا اور نیچے جھک کر دونوں کو گود میں اٹھا لیا_"

بابا کی جان؟" اس نے دونوں کو بے تحاشا پیار کیا_ کیوں کے ضیغم ایک ہفتے کے لئے ملک سے باہر گیا ہوا تھا اور یہ ایک ہفتہ اس نے سب کو بہت زیادہ مس کیا تھا_ اب بھی بنا اپنے کپڑوں کی پرواکئے ان کو گود میں اٹھا علیزے کے قریب آیا جو دور سے اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی_

ضروری میٹنگ کی وجہ سے اب کی بار وہ لوگ ضیغم کے ساتھ نہیں جا سکے تھے_"

آپ نے ان دونوں کو بیگاڑ کر رکھ دیا ہے دیکھیں کیا کیا کرتے رہتے ہیں دونوں_ علیزے کچھ ناراضگی سے اس کے گندے ہوئے کپڑے دیکھ کر بولی_"

بیگاڑ تو ہم نے آپ کو بھی دیا ہے ایک بات نہیں مانتی_ ضیغم بچوں کو ملازمہ کے حوالے کرتا اس کی طرف جھک کر زو معنی لہجے میں بولا_ اب وہ دونوں اکیلے ہی کھڑے تھے_"

سفر کیسا رہا_ علیزے نے سرخ چہرے کے ساتھ بات بدلی_"

"_ تمہارے بغیر بہت برا_ اس کے گال ہے لب رکھتا خمار بھرے لہجے میں بولا

علیزے سٹپٹا گئی اس کی بے باکی پر جو نا جگہ دیکھتا تھا نا وقت_ فورا بولی اندر چلیں بچے ویٹ

_ کر رہے ہوں گے

ضیغم نے ہنستے ہوئے اس کے شانوں پر بازوں پھلائے اندر کی طرف بڑھا_ دونوں اپنی چھوٹی

_ سی جنت میں بہت خوش تھے اور خدا کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتے تھے

****

_ حیا باہر آؤ ورنہ آج میرے ہاتھ پیٹو گی

آج بھر اس شیطانوں کی نانی نے ملازمہ کو کچن کے فرش پر اوئل گھرا کرا اپنے لیے فرائز بنانے

"_ بھیجا تھا

"_ جب ہی اس کی چیخ پر عرشیہ کچن میں بھاگی تو بے چارہ ملازمہ کمر پکڑے فرش پر پڑی تھی

اب کب سے عرشیہ اسے ڈھونڈ رہی تھی جو مل کر نہیں دے رہی تھی_ وہ جانتی تھی اسے زوار بھائی کے چار سال بیٹے ارہاب نے ہی اچھپایا ہو گا_ جو اس کی ہر غلطی پر پردہ ڈالنے اور خود پر الزام لینے کو اپنا فرض سمجھتا ہے"_

بابا مما دانتائیں دی؟" حیا نے اس کے کان میں کہا_

شام میں آریان اپنی لاڈلی کو گود میں اٹھائے کمرے میں آیا تو عرشیہ آف مونڈ کے ساتھ بیٹھی تھی"_

کیا ہو گیا ہے یار کیوں بچی کو ڈرائے رکھتی ہو_ آریان کو بلکل پسند نہیں تھا حیا کو کوئی ایک بھی کہے'_

مجھے کیا ہوا ہے.... اپنی اس نئی شیطان سے پوچھیں ملازمہ کے ساتھ کیا کیا ہے_ عرشیہ بھٹ پڑی"_

www.novelsclubb.com

ہاں میں جانتا ہوں سوری کر لیا ہے ماما نے اور پیسوں کے ساتھ ایک ہفتے کی چھٹی کا بھی کہہ دیا ہے_اب تم اپنا مونڈ ٹھیک کرو اور خبر دار جو آج کے بعد میری پرنسز کو ڈرایا کیا اس کے باپ کو ڈرا کے رکھتی ہوں کافی نہیں_آخر میں آریان اس کی طرف جھکتے ہوئے شرارت سے کہا"_

ہاں ٹھیک ہے میں ہی پاگل ہوں نا نہیں کچھ کہوں گی کسی کو بھی بس اب تم بھی مجھ سے بات نہیں کرنا"_

ارے یار میں نے کیا کیا ہے اتنا ظلم_آریان تڑپ گیا اس کی سزا سن کر_بے بسی سے حیا کی طرف اشارا کیا کے اپنی مما کو منا لے"_

مما میں نے تجھ نہیں تیا تجی الاب نے تیا تھا_(مما میں نے کچھ نہیں کیا تھا ارہاب نے کیا تھا) بڑی معصومیت سے بول رہی تھی اگر کوئی اور سن لیتا تو کبھی یقین نہیں کرتا کہ یہ جھوٹا پس اتنا خطرناک ہے"_

تولی مما_(سوری مما)جب اس نے کان پکڑ کر آنکھوں میں جھوٹ موٹ کے آنسو بھرے کہا"_تو_عرشیہ کا دل تڑپ اٹھا اور فورا اسے خود سے لگا یا

مما کی جان میری پری مما ناراض تھوڑی ہیں رونا نہیں_ کچھ بھی ہو جائے عرشیہ اس کی _
"_ آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی تھی

اول دیدی تے_ (اور ڈیڈی سے) حیا نے بڑی چالاکی سے اپنی بات منوائی_ اور آریان خاموشی سے جونیئر عرشیہ کو دیکھ رہا تھا جو کل اسے بے وقوف بناتی تھی_ آج اس کی بیٹی اسے بنا رہی
_ ہے

ہاں ان سے بھی نہیں اب خوش_ عرشیہ نے مسکراتے ہوئے آریان کی طرف دیکھا جو دونوں
_ کو ہی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

ختم

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: